عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فتاویٰ محمودیہ

جلد ۲۸

از

فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہٗ
مفتی اعظم ہند دار العلوم دیوبند

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہٗ
خادم جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ الہند

مکتبہ محمودیہ
جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) الہند 245206

Design by: M.Rahman Qaasmi 9758814654

۲۸

مقدمہ فتاویٰ محمودیہ

از

فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرہٗ

مفتی اعظم ھند و دار العلوم دیوبند

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہٗ

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ، یوپی ۲۴۵۲۰۶

انتباہ

کوئی صاحب فتاویٰ محمودیہ کو کلاً یا جزاً بلا اجازتِ مرتب شائع نہ فرمائیں۔

تفصیلات

نام کتاب	:	**فتاویٰ محمودیہ......۲۸**
صاحب فتاویٰ	:	فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ (مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند)
مرتب	:	محمد فاروق غفرلہٗ
کمپوزنگ	:	مجیب الرحمٰن قاسمی جامعہ محمودیہ علی پور 7895786325
سن اشاعت	:	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
صفحات	:	۴۱۷
قیمت	:	

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) پن کوڈ: ۲۴۵۲۰۶

اجمالی فہرست

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

not found.

تفصیلی فہرست

مضامین فتاویٰ محمودیہ جلد...... ۲۸

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	کتاب الحظر والاباحۃ	
	﴿جائز اور ناجائز امور﴾	
	باب ہشتم	
	زیورات اور زینت کے مسائل	
	فصل اول:- زیورات کا استعمال	
۱	بیوہ عورت کا زیور پہننا	۲۷
۲	سکہ پر سونے چاندی کا ملمع کر کے زیور بنانا	۲۸
۳	چوڑیاں پہننا	۲۹
۴	آواز دار چوڑی پہننا	۲۹
۵	نائلون، پلاسٹک وغیرہ کی چوڑیاں عورتوں کو استعمال کرنا	۳۱

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

☆......☆......☆......☆......☆

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	☆...... باب دہم ......☆	
	اسلامی آداب واخلاق	
۱۲۰	انشاء اللہ کہنا	۱۴۸
۱۲۱	اخلاق بلا عبادات اور عبادات بلا اخلاق کا تقابل	۱۴۸
۱۲۲	کمر کے دونوں جانب ہاتھ رکھنا	۱۵۱
۱۲۳	گالی کے بدلے گالی	۱۵۱
۱۲۴	ننگے سر رہنا	۱۵۲
۱۲۵	ننگے سر پھرنا	۱۵۲
۱۲۶	بعد غسل کرتا پہلے پہنے یا پائجامہ	۱۵۳
۱۲۷	عمامہ بیٹھ کر پائجامہ کھڑے ہوکر پہننا	۱۵۳
۱۲۸	کسی کی بات کاٹنا	۱۵۴
۱۲۹	دو پارٹیوں میں صلح	۱۵۴
۱۳۰	اپنے سے زیادہ عمر والے کو چچا ماموں وغیرہ کہنا	۱۵۵
۱۳۱	شوہر کو بھیا کہنا	۱۵۶
۱۳۲	امر بالمعروف نہی عن المنکر	۱۵۶
۱۳۳	جو شخص خود عمل نہ کرے وہ دوسروں کو کہہ سکتا ہے یا نہیں	۱۵۷
۱۳۴	کسی عالم کا خلاف سنت میں مبتلا ہونا اس کی تدبیر	۱۵۸
۱۳۵	امرد کو کن کن سے احتراز کرنا چاہئے	۱۵۹

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

E:\f.m.Final \ Jild-28\ Fahrist

تمت وبالفضل عمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ہشتم: زیورات اور زینت کے مسائل

فصل اول:- زیورات کا استعمال

بیوہ عورت کا زیور پہننا

سوال:۔ بیوہ عورت کا کانچ کی چوڑی اور چاندی سونے کی چوڑی پہننا کیسا ہے؟ ہمارے یہاں یہ رسم ہے کہ بیوہ عورت کانچ کی چوڑی نہیں پہن سکتی ہے، نیز عورتوں کو چاندی سونے کے زیور کے علاوہ دیگر چیزوں کے زیور پہننا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بیوہ کو بعد عدت زیور کا کانچ کی چوڑی وغیرہ پہننا سب درست ہے[1]، جس زیور میں کفار وفساق کی مشابہت نہ ہو عورتوں کے لئے وہ سب درست ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] اذا طلقت المرأة او ماتت عنها زوجها فاذا انقضت عدتها فلا جناح عليها ان تتزين وتتصنع وتتعرض للتزويج (تفسير ابن كثير ص ۴۲۸/ ۱، سورۂ بقره آيت: ۲۳۴، مطبوعه مكتبه تجاريه مكه مكرمه، تفسير مظهری ص ۳۳۰/ ۱، سورۂ بقره آيت: ۲۳۴، مطبوعه ندوة المصنفين دهلی، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سکہ پرسونے چاندی کا ملمع کرکے زیور بنانا

سوال:۔سکہ کا زیور بنوا کر اس پرسونے چاندی کا پانی چڑھواتے ہیں، تو اس کا استعمال مرد عورت پر درست ہے یا نہیں؟ مرد انگوٹھی اور بٹن اس کا استعمال کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس پرسونے چاندی کا ملمع کرکے اس کا زیور بنوانا اور استعمال کرنا عورتوں کے لئے درست ہے، مرد کو صرف ایک انگوٹھی کی مقدار وزن میں اجازت ہے، وہ بھی چاندی کا بٹن تابع ثوب اس میں توسع ہے، مرد کے لئے بھی اجازت ہے، ''**ولا یتحلی الرجل بذهب وفضة مطلقا الابخاتم لایتختم بغیرها کحجر وذهب وحدید وصفر ورصاص وزجاج وفی الحاوی القدسی الاالخاتم قدردرهم ولابأس بازرار الدیباج والذهب لابأس بان یتخذ خاتم حدید قد لوی علیه فضة والبس بفضة حتی لا یریٰ اھ (درمختار[۱] وشامی)**

محض معمولی پانی اگر سونے چاندی کا ہو تو وہ کافی نہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱/۹۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱/۹۳ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] **یباح للنساء من حلی الذهب والفضة والجواهر کل ماجرت عادتهن بلبسه کالسوار والخلخال والقراط والخاتم ومایلبسه علیٰ وجوههن وفی اعناقهن وایدیهن وارجلهن وآذانهن الخ اعلاء السنن ج۱۷/ص۲۹۴/ کتاب الحظر والاباحة اعتبار عادة اهل النواحی فی باب التشبه (مطبوعه امدادیه مکه مکرمه)**

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] **درمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص۵۱۱-۵۱۹/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، بحر کوئٹه ص۸/۱۹۱، ......** (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

چوڑیاں پہننا

سوال:۔ چوڑیاں پہننا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز ہے[1] (صرف عورتوں کے لئے مردوں کو منع ہے) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

آواز دار چوڑی پہننا

سوال:۔ رسالہ مولوی میں تحریر تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کو چوڑی پہننا چاہئے ،اور مہندی لگانا چاہئے ،اس کی آواز سے برکت ہوتی ہے ،کہاں تک درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورتوں کے لئے مہندی لگانے کا حکم احادیث میں موجود ہے،کذافی مشکوٰۃ باب

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............کتاب الکراهية، فصل فی اللبس، زيلعی ص ۱۶/ ۶، كتاب الكراهية، فصل فی اللبس، امداديه ملتان، هندية كوئٹه ص ۳۳۲/ ۵، كتاب الكراهية، الباب التاسع فی اللبس، اعلاء السنن ص ۳۲۳/ ۱۷، كتاب الحظر والاباحة، قبيل باب خاتم الحديد، مطبوعه امداديه مكه مكرمه،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1] يباح للنساء من حلی الذهب والفضة والجواهر كل ماجرت عادتهن بلبسه كالسوار والخلخال والقرط والخاتم ومايلبس علی وجوههن وفی اعناقهن وايديهن الخ اعلاء السنن ،ج۱۷/ ص ۲۹۴/ (مطبوعه امداديه مكه مكرمه)كتاب الحظر والاباحة، اعتبار عادة اهل النواحی فی باب التشبه.

الترجل، ص۳۸۳/[۱] مگر آواز دار چوڑی کے متعلق روایت مسئولہ میں نے نہیں دیکھی، آواز دار جلاجل اور جرس کی ممانعت حدیث شریف میں صراحۃً آئی ہے!" **عن ابن الزبیر ان مولاۃً لهم ذهبت بابنة الزبیر الیٰ عمر ابن الخطابؓ وفی رجلها اجراس فقطعها عمر وقال سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول مع کل جرس شیطان رواه ابوداؤد وعن بنانة مولاۃ عبدالرحمن ابن حیان الانصاری کانت عند عائشةؓ اذا دخلت علیها بجاریة وعلیها جلاجل یصوتن فقالت لاتدخلنها علیَّ الا ان تقطع جلاجلها سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم یقول لاتدخل الملائکة بیتاً فیه جرس رواه ابوداؤد مشکوٰۃ شریف، باب النعال، ص ۳۷۹/**" [۲] سوال والی حدیث سے پہلے یہ دونوں حدیثیں ہیں، مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں دیکھ لیجئے روایت مسئولہ کے الفاظ اور حوالہ اگر رسالہ مولوی میں ہو نقل کیجئے، تاکہ اسکی تحقیق کی جاسکے رسالہ" مولوی" اہل علم کا رسالہ نہیں کہ اس کی نقل کردہ ہر روایت اور ہر مسئلہ قابل اعتماد ہو۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] **عن عائشة قال اومت امرأة من وراء ستر بیدها کتاب الیٰ رسول اللّٰه ﷺ فقبض النبی ﷺ یده فقال مادری ایدرجل ام ید امرأة قالت بل ید امرأة قال لو کنت امرأة لغیرت اظفارک یعنی بالحناء. مشکوٰۃ شریف، ص۳۸۳/ باب الترجل الفصل الثانی، مطبوعه درالکتاب دیوبند،**

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے ہاتھ نکال کر یہ اشارہ کیا کہ اسکے ہاتھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، اور فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے، یا عورت کا؟ اس عورت نے کہا کہ یہ ہاتھ عورت کا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کے رنگ کو بدل دیتی یعنی ان پر مہندی لگاتی۔

[۲] **مشکوٰۃ شریف ص ۳۷۹، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، باب الخاتم الفصل الثانی،** (ترجمہ اگلے صفحہ پر)

نائلون، پلاسٹک وغیرہ کی چوڑیاں عورتوں کا استعمال کرنا

سوال:۔(۱) نائیلون، پلاسٹک اور کانچ کی چوڑیوں کا استعمال عورتوں کے لئے کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) درست ہے[۱]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۵/۴/۹۲ھ

شادی میں دلہن کو پوت کا ہار پہنانا

سوال:۔عورتوں کو شادی کے بعد کچھ پہنانا ضروری ہے عوام میں مشہور ہے کہ کالی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) **ترجمہ**:-حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی ان کی لڑکی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئی، لڑکی کے پاؤں میں گھونگرو تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان گھنگروں کو کاٹ ڈالا، اور فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر بجنے والی چیز کے ساتھ شیطان ہوتا ہے، حضرت عبدالرحمٰن بن حیان انصاریؒ لونڈی بنانہ روایت کرتی ہیں کہ وہ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر تھی، کہ ان کے پاس ایک چھوٹی سی لڑکی لائی گئی، جو گھونگرو پہنے ہوئی تھی، اور وہ بج رہے تھے، حضرت عائشہؓ نے اس عورت سے جو لڑکی کو لائی تھی، فرمایا اس لڑکی کو میرے گھر میں اس وقت تک نہ لانا جب تک ان گھونگروؤں کو کاٹ کر پھینک نہ دے اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ جس گھر میں باجہ یا بجنے والی چیز ہو اس میں فرشتے نہیں آتے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] **يباح للنساء من حلي الذهب والفضة والجواهر كل ماجرت عادتهن يلبسه كاالسوار والخلخال والقرط والخاتم ومايلبسه علىٰ وجههن وفي اعناقهن وايديهن الخ اعلاء السنن ج ۱۷/ ص ۲۹۴/ كتاب الحظر والاباحة، اعتبارعادة اهل النواحي في باب التشبة، (مطبوعه امداديه مكه مكرمه)**

پوت جنت سے آئی ہے، جو بی بی فاطمہ کے گلے میں تھی کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورتوں کو گلے میں لچھہ پہننا بھی درست ہے یعنی گلے میں پوت کا ہار پہننا جائز ہے[1]، یہ بات کہ جنت سے یہ ہار آیا ہے، بے اصل ہے اور غلط ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

پھولوں کا ہار اور گجرے کا استعمال

سوال:۔ پھولوں کا ہار بنا کر اور پھولوں کا گجرا وغیرہ بنا کر ہاتھوں اور گلے میں پہننا شوقیا یا گول بنا کر ڈالیں، اور عورتوں کو پھولوں کا ہار بنا کر چوٹی وغیرہ میں ڈالنا کیسا ہے، معلوم یہ کرنا ہے کہ پھولوں کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مردوں کے لئے نہ ہار کی اجازت ہے نہ گجرے کی[2]، البتہ خوشبو کے لئے ہاتھ میں لینے

---

[1] یجوز للنساء لبس انواع الحلی کلها من الذهب والفضة والخاتم والحلقة والسوار والخلخال والطوق والعقد والتعاویذ والقلائدوغیرها (اعلاء السنن ج۱۷/ ص۲۹۳/ کتاب الحظر والاباحة ،الباب الاول، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه)

[2] البحث الثانی ان النهی عن خاتم الحدید وغیره مخصوص بالخاتم او شامل لسائر الحلی منها فلم ار نصا فیه فی کلام الفقهاء الا ان الحدیث وکلام الفقهاء یرشد ان الی عدم الاختصاص لان النبیﷺ قال مالی اری علیک حلیة اهل النار؟ وقال مالی اری منک ریح الاصنام فدل ذلک علی انه غیر مخصوص بالخاتم بل یشمل کل حلیة من الحدید او الشبه النحاس والصفر الخ، (اعلاء السنن ص۳۳۰/۱۷، کتاب الحظر والاباحة، باب خاتم الحدید وغیره، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه) مردوں کے لئے ممانعت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ ہار گجرے وغیرہ ہندوانہ رسم ہے جس کا ترک کرنا لازم ہے، من تشبه بقوم فهو منهم، (مشکوۃ شریف ص۳۷۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه دار الکتاب دیوبند)

اور پاس رکھنے کی اجازت ہے، عورتیں زینت کے لئے سونے اور چاندی کے ہار اور دیگر زیورات استعمال کرسکتی ہیں، پھول کے ہار بھی استعمال کرسکتی ہیں[۱]

تنبیہ:۔عورتیں مہکتی ہوئی خوشبو کے ساتھ گھر سے نکل کر نامحرموں کے قریب سے نہ گزریں[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱۰/۱۴۰۰ھ

زیور پہننے کے لئے ناک میں سوراخ کرنا

سوال:۔عورتیں جو زیور پہننے کے لئے ناک اور کان میں سوراخ کرتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز ہے۔ **"لابأس بثقب اذن البنت وهل تجوز الخزاء فی الانف لم اره** اھ **درمختار قلت ان کان مما یتزین به النساء کماهو فی بعض البلاد فهو فیها**

۱؎ یجوز للنساء لیس انواع الحلی کلها من الذهب والفضة والخاتم والحلقة والسوار والخلخال والطرق والعقدوالتعاویذ والقلائد وغیرها، (اعلاء السنن ج۱۷/ص۲۹۳/ کتاب الحظر والاباحة، باب حرمة الذهب علی الرجال وحله للنساء)

۲؎ قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان المرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فهی کذا وکذا یعنی زانیة، مشکوٰة شریف ص ۹۶/ باب الجماعة، مطبوعه یاسرندیم دیوبند)

ترجمہ:۔رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عورت جب خوشبو لگا کر مجلس سے گذرتی ہے تو وہ ایسی ہے ویسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

کثقب القرط . شامی، ج ۵/ص ۱۷۳/[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۵/۹۰ھ

لڑکیوں کے کان چھیدنا

سوال: لڑکیوں کو کان چھیدوانا مسنون ہے یا مکروہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

لابأس بكى البهائم للعلامة وثقب اذن الطفل من البنات لانهم كانوا يفعلونه فى زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم من غير انكار اھ شامى، ج۵/ص ۲۷۶/.[۲]

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ لڑکیوں کے کان میں بالی وغیرہ کے لئے سوراخ کرنا درست ہے، نفع المفتی[۳] والسائل، ص ۱۳۷/ میں ناک کے سوراخ کو بھی کان پر قیاس کرتے ہوئے جائز لکھا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۴/۲/۵۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ ہذا

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۸/صفر

---

[۱] درمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص ۶۰۲/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، نفع المفتی والسائل ص۱۳۵، کتاب الحظر والاباحة، مایتعلق بالنوم والقیام والقعود والکلام والختان ومایتعلق باللحیة والضیافة والعیادة وغیرها من افعال العباد، مطبوعہ مطبع یوسفی لکھنؤ،

[۲] شامی زکریا ج۹/ص۵۵۸/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع. هندیة کوئٹہ ص۵/۳۵۷، کتاب الکراهیة، الباب التاسع عشر فی الختان الخ،

[۳] نفع المفتی والسائل ص۱۲۷/ مایتعلق بالنوم والقیام الخ، مطبوعه رحیمیه دیوبند.

لڑکیوں کے ناک کان چھیدنا

سوال:-لڑکیوں کے کان اور ناک چھیدنا کیسا ہے ونیز ناک اور کان میں جو سوراخ لگائے جاتے ہیں اس میں کتنے سوراخ لگانا احسن ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ناک کان چھید کر لڑکیوں کو زیور پہنانا شرعاً درست ہے[1]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند،۵/۸۹/۱۳ھ

[1] لابأس بثقب أذن الطفل من البنات وهل يجوز الخزام فى الأنف لم أره قلت ان كان مايتزين النساء به كمافى بعض البلاد فهو فيها كثقب القرط الخ درمختار مع الشامى ص ۲۰۲ ج ۹ (مطبوعه زكريا ديوبند) كتاب الحظر والا باحة، فصل فى البيع، نفع المفتى والسائل ص ۱۲۶، مايتعلق بالنوم والقيام الخ، يجوز ثقب اذن البنات وختان النساء الخ، مطبوعه رحيميه ديوبند، عالمگيرى كوئٹه ص ۵/۳۵۷، كتاب الكراهية، الباب التاسع عشر فى الختان والخصاء الخ،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم:- انگوٹھی کا بیان

سونے چاندی کی انگوٹھی

سوال:۔سونے چاندی کی انگشتری اور بوتام بنانا شریعت میں جائز ہے؟ یا ممنوع ہے؟ اگر جائز ہے تو کتنا سونا چاندی جائز ہے، مرد وعورت کے لئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

سونے چاندی کی انگشتری بنانا شرعاً درست ہے، البتہ مرد کو صرف چاندی کی انگشتری کی اجازت ہے، وہ بھی ایک مثقال سے کم[1]، عورت کیلئے کوئی قید نہیں ہے، اس کیلئے سونے کی

---

[1] ولا یتختم ای الرجل الا بالفضة ولایزیده علی مثقال الخ الدرالمختار علی الشامی زکریا ج۹/ ص۵۱۷–۵۲۰/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، بحر کوئٹہ ص ۱۹۱/۸، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، تبیین الحقائق ص۱۶/۶، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان،

بھی اجازت ہے[۱] اور وزن میں بھی جس قدر چاہے استعمال کرسکتی ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۱۹/۴/۹۰ھ

چاندی وغیرہ کی انگوٹھی

سوال:۔مردکوسونا، چاندی، پیتل، لوہے ۶-۷/آنے بھرتک استعمال کرنا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

مردکوصرف چاندی کی انگوٹھی ساڑھے تین ماشہ کی مقدار درست ہے، اس کے علاوہ کسی دھات کی انگوٹھی مرد کیلئے درست نہیں، کذافی الدر المختار[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

---

[۱] یجوز للنساء لبس انواع الحلیٰ کلها من الذهب والفضة کالخاتم والحلقة الخ اعلاء السنن ج۱۷/ص۳۱۷/ کتاب الحظر والاباحة. باب ماجاء فی الرخصة فی التختم بخاتم الذهب والفضة للنساء، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه، مجمع الانهر ص۱۹۶/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[۲] ولایتحلی الرجل بذهب ولایتختم الا بفضة لحصول الاستغناء بها فیحرم بغیرها کحجر وذهب وحدید وصفرو زجاج وغیرها ولایزیده علیٰ مثقال الخ، الدرالمختار علی الشامی زکریا ج۹/ص۵۱۷-۵۲۰/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، بحر کوئٹه ص۱۹۱/۸، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، تبیین الحقائق ص۱۶/۶، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان،

چاندی کی انگوٹھی

سوال:۔ انگشتری کی چاندی جس کا وزن ۶/ ماشہ ہے کیا اس کو آدمی پہن سکتا ہے، یا نہیں؟ اور اگر پہن سکتا ہے تو کس وزن کی پہن سکتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

بادشاہ وقاضی اور متولی وغیرہ کو مہر لگانے کے لئے انگشتری چاندی کی جائز ہے، جس کا وزن ۴/ ماشہ سے کم ہو اوروں کے لئے مناسب نہیں "**وترك التختم لغير السلطان والقاضي وذي حاجة اليه مكتول افضل وفي البستان عن بعض التابعين لايتختم الا ثلاثة امير او كاتب او احمق**"[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی اللہ عنہ

سونے کی انگوٹھی مرد کے لئے

سوال:۔ سونے کی انگوٹھی مرد کے لئے جائز ہے یا نہیں؟ ریڈیو، گانا بجانا، ناٹک، قوالی، جھوٹی خبریں خود سننا اور اپنے اہل وعیال کو سنانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

سونے کی انگوٹھی مرد کو پہننا حرام ہے[2]، ریڈیو پر امورِ مسئولہ کو سننا جائز نہیں[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۰/۴/۱۳۹۱ھ

---

[1] درمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص ۵۲۰/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس بحر کوئٹہ ص ۸/۱۹۱، کتاب الکراھیة، فصل فی اللبس، تبیین الحقائق ص ۶/۱۶، کتاب الکراھیة، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان، (باقی حواشی اگلے صفحہ پر)

انگوٹھی میں سونے کا نگ

سوال:۔ مرد انگوٹھی میں سونا بطور نگینہ کے استعمال کرسکتا ہے یا نہیں؟

اگر جواب نفی میں ہے، تو ھدایہ کتاب الکراھیۃ کی عبارت **"والحلقۃ ھی المعتبرۃ لان قوام الخاتم بھا ولا معتبر بالفص حتی یجوز ان یکون من حجر الخ"** کا کیا مطلب ہوگا؟

الجواب حامداومصلیاً

چاندی کی انگوٹھی مرد کے لئے جائز قرار دی گئی ہے، اوراس کا وزن متعین کردیا گیا کہ اس سے زائد نہ ہو، اس مسئلہ کے ذیل میں صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ حلقہ اور نگینہ کا مجموعی وزن اتنا ہونا مراد نہیں، بلکہ وزن کی یہ تحدید حلقہ کے لئے ہے، لہٰذا اگر صرف حلقہ کا اتنا وزن ہو اور نگینہ مثلاً پتھر کا ہو کہ مجموعہ کا وزن زیادہ ہوجائے، تب بھی درست ہے، اگر نگینہ پتھر کا ہوتو اس کی اجازت دی گئی ہے، اگر حلقہ پتھر کا ہوتو اس کو منع کیا گیا ہے، اگر پتھر کے نگینہ میں سونے کی کیل ہو، تو اس کی بھی ممانعت نہیں، اگر کسی اور چیز کا نگینہ ہو جو کہ مرد کے لئے ممنوع ہو، تو اس کی بھی ممانعت نہیں۔

(حواشی صفحہ گذشتہ)　۲؎　ولایتختم الا بالفضۃ لحصول الاستغناء بھا فیحرم بغیرھا (قولہ بغیرھا) نھی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذھب فعلم ان التختم بالذھب والحدید والصفر حرام .الدر مع الرد ج۹/ص ۵۱۷/ زکریا کتاب الحظر والاباحۃ. فصل فی اللبس، بحر کوئٹہ ص ۸/۱۹۱، کتاب الکراھیۃ، فصل فی اللبس،

۳؎ استماع صوت الملاھی کضرب القصب ونحوہ حرام، الدر مع الشامی زکریا ص ۵۰۴، کتاب الحظر والاباحۃ، قبیل فصل فی اللبس، بزازیۃ علی الھندیۃ کوئٹہ ص ۶/۳۵۶، کتاب الکراھیۃ، الثالث فیما یتعلق بالمناھی، فتح القدیر ص ۱۴، ۱۰/۱۶، کتاب الکراھیۃ، قبیل فصل فی اللبس، مطبوعہ دارالفکر بیروت،

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 02-Angothi ka bayan

"ثم الحلقة فی الخاتم هی المعتبرة لان قوام الخاتم بها ولا معتبر بالفص حتی انه یجوز ان یکون حجراً اوغیره کذافی السراج الوهاج ولابأس بسد ثقب الفص بمسمار الذهب کذافی الاختیار شرح المختار عالمگیری، ج۴/ص۱۰/[1] ولایتختم الا بالفضة وهذا نص علی ان التختم بالحجر والصفر حرام هدایة والمسئلة مذکورة تکملة فتح القدیر، ج۸/ص۹۶/[2] بحر الرائق، ج۸/ص۱۹۱/[3] و تبیین الحقائق ج۶/ ص۱۶/[4]"، چونکہ نگینہ حلقہ کا تابع ہوتا ہے، اس لئے اگر وہ سونے کا ہوتو گنجائش معلوم ہوتی ہے، جیسے ازرارِثوب کی اجازت ہے[5]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کئی نگ والی انگوٹھی

سوال:۔ انگوٹھی جس میں کئی نگ ہوں یا ایک ہی نگ کی دوتین انگوٹھی انگلیوں میں پہننا کیسا ہے؟ اور ایسی انگوٹھیاں پہنے ہوئے نماز ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

ایسی نگوٹھیاں جس میں کئی نگ ہوں حرام ہے[6]، ایک سے زائد انگوٹھی بھی کوئی مرد نہ

---

[1] عالمگیری ج۵/ص۳۳۵/ کتاب الکراهیة، الباب العاشر فی استعمال الذهب والفضة.

[2] فتح القدیر ج۹/ص۴۵۷/ کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس (مطبوعه رشیدیه کویٹه)

[3] البحرالرائق ج۸/ص۱۹۱/ مطبوعه الماجدیه کویٹه، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس.

[4] تبیین الحقائق ج۶/ص۱۶/ مطبوعه امدادیه ملتان، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس.

[5] لابأس بازرار الدیباج والذهب (الدرمع الشامی زکریا ص۵۱۰/۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، اعلاء السنن ص۳۲۳/۱۷، کتاب الحظر والاباحة، قبیل باب خاتم الحدید وغیره، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه، هندیه کوئٹه ص۳۳۲/۵، کتاب الکراهیة، الباب التاسع فی اللبس، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

پہنے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیوبند ۷/۷/۹۶ھ

انگوٹھی اور گھڑی کی چین

سوال:۔ ”فی الجامع الصغیر ولا یتختم الا بالفضة وهذا نص علی ان التختم بالحجر والحدید والصفر حرام ورأی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم علیٰ رجل خاتم صفر فقال مالی اجدمنک رائحة الاصنام ورأی علیٰ اٰخر خاتم حدید فقال مالی اری علیک حلیة اهل النار هدایة اخیرین، ص ۴۴۲/ کتاب الکراهیة مجتبائی)

مذکورہ بالا احادیث میں نہی اور ممانعت صرف تختم تک محدود ہے یا چاندی سونے کے علاوہ دوسری دھاتوں سے بنی ہوئی تمام چیزوں کو شامل ہے، خواہ وہ چیزیں خاتم کی شکل میں ہوں، یا اور کسی زیور کی شکل میں، اگر یہ نہی صرف تختم تک محدود نہیں، تو پھر آج کل اسی سے گھڑیوں کے لئے عموماً چین استعمال کی جاتی ہے، جو سفید ہے یا سنہری، بہرصورت وہ مختلف قسم کی دھاتوں سے تیار ہوتی ہے، لہٰذا سوال یہ ہے کہ اس قسم کی چین مذکورہ بالا احادیث نہی کے تحت داخل ہو کر ممنوع ہے یا نہیں؟

(۲) آج کل عورتوں اور بالخصوص بچیوں کے لئے اکثر پیتل، رولڈ گولڈ یا مختلف قسم

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲ اما لوله فصان أو اکثر حرم الخ شامی زکریا ج۹/ص ۵۲۱/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس. هندیة کوئٹه ص ۵/۳۳۵، کتاب الکراهیة، الباب العاشر فی استعمال الذهب، مجمع الانهر ص ۴/۱۹۶، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت،

کی دھاتوں سے بنے ہوئے زیورات مثلاً چوڑیاں، ہار، ایرنگ وغیرہ مستعمل ہوتے ہیں، اسی طرح آج کل عینک کے اندر پلاسٹک کے علاوہ اسٹیل وغیرہ کی جو سفید یا سنہری فریم استعمال کی جاتی ہیں، کیا یہ سب چیزیں بھی مذکورہ بالا حدیث نہی کے تحت داخل ہو کر ممنوع اور ناجائز ہیں؟ اگر ناجائز ہیں تو آج کل عموم بلویٰ کے پیش نظر اس میں گنجائش کا پہلو ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) ولایتحلی الرجل بالذهب والفضة الابالخاتم والمنطقة وحلية السيف من الفضة (متن كنز) قوله من الفضة قيد للمذكور جميعه عينى (شلبى على هامش الزيلعى ج۶ /ص ۱۵[۱]) ولا يتحلى الرجل بذهب وفضة مطلقاً الا بخاتم ومنطقة وحلية سيف منها اى الفضة اذالم يردبه التزين (درمختار)قوله ولايتحلى اى لا يتزين قوله اذالم يردبه التزين الظاهر ان الضميرفى به راجع الى الخاتم فقط لان تحلية السيف والمنطقة لاجل الزينة لابشئ اٰخر بخلاف الخاتم ويدل عليه مافى الكفاية حيث قال قوله الا بالخاتم هذا اذالم يرد به التزين (ردالمحتار ،ج۵ /ص ۳۱۴/) التختم بالذهب والحديد والصفر حرام والتختم بالذهب والحديد والصفر والنحاس والرصاص مكروه للرجال والنساء (شامى ج۵ /ص ۳۱۵[۲]) ولايتختم رجل ولاامرأة بحجرولا صفر ولاحديد ولاغيرالا الفضة وقيل مباح التختم بالحجر الخ (سكب الانهر ، ج۲ /ص ۵۳۶[۳])

---

[۱] حاشية الشلبى على زيلعى ۶ /ص ۱۵ /كتاب الكراهية باب اللبس، مطبوعه امداديه ملتان،

[۲] درمختار مع الشامى زكريا ج۹ /ص۵۱۷ / كتاب الحظر والاباحة، فصل فى اللبس،

[۳] سكب الانهر على مجمع الانهر ج۴ /ص۱۹۷ / (مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت) كتاب الكراهية، فصل فى اللبس،

عبارات منقولہ سے معلوم ہوا کہ تختم دوسری دھاتوں کی مرد وعورت سب کے لئے منع ہے، عورت کے لئے ذہب وفضہ دونوں کی اجازت ہے، مرد کے لئے تحلی یعنی تزین خواہ بشکلِ خاتم ہو یا کسی اور شکل میں ہو، صرف فضہ مخصوص مقدار تک درست ہے، حلیۃ السیف والمنطقہ کی بھی قیود کے ساتھ اجازت ہے، جوشن کی بھی حرب میں اجازت ہے، دستی گھڑی کی چین ذہب وفضہ کے علاوہ جس دھات کی بھی ہو وہ خاتم کے حکم میں نہیں، یہ متعین نہیں کہ یہ حلیہ ہی ہے، اقرب یہ ہے کہ اس کا حال جیبی گھڑی کی طرح ہے، کہ وہ حلیہ نہیں، مشبہ بالحلیہ ہونے کی وجہ سے بھی حرمت کا فتویٰ محتاج دلیل ہے، احتیاط کی جائے تو وہ اقرب الی الورع ہے۔

(۲) ان میں کوئی چیز ممنوع نہیں، فتاویٰ رشیدیہ[۱] میں عورتوں کو ہر قسم کے زیورات کی اجازت دی ہے، عینک بھی حلیہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۲۹/۲/۸۸ھ

انگوٹھی یا گھڑی کس ہاتھ میں پہنے

سوال:۔ انگوٹھی (انگشتری) اور واچ (گھڑی) سیدھے ہاتھ میں پہننا سنت ہے یا بائیں ہاتھ میں بھی پہن سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گھڑی ہاتھ میں پہننے کو سنت کہنا غلط ہے، پھر داہنے بائیں کا سوال سنت کی حیثیت

---

[۱] فتاویٰ رشیدیہ مبوب ج۲/ص ۱۰۹/ جواز ومرمت کے مسائل (مطبوعہ دیوبند)

سے بے محل ہے، انگوٹھی (وزن محدود میں) جس ہاتھ میں چاہے پہن سکتا ہے، کوئی قید نہیں[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۳/۹۲ھ

---

[1] وفی غاية البيان قدسوی الفقيه ابوالليث فی شرح الجامع الصغير بين اليمين واليسار وهوالحق الخ شامی زكريا ج۹/ص ۵۱۹/ كتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، حاشية الشلبی علی الزيلعی ص:۱٦، ج:٦، كتاب الكراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه امداديه ملتان، مجمع الانهر ص:۱۹۷، ج:۴، كتاب الكراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فصل سوم

گھڑی کا بیان

گھڑی باندھنا کیسا ہے؟

سوال:۔ اسلام میں چاندی کے علاوہ اور چیزیں حرام ہیں، تو گھڑی ہم لوگ استعمال کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ اس میں ہر چیز لوہے کی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

گھڑی اگر زیور کے طور پر ہاتھ میں نہ باندھی جائے، بلکہ وقت دیکھنے کے لئے ہو جیسا کہ وہ اسی مقصد کے لئے بنائی گئی ہے، تو ممنوع نہیں، جس طرح لوہے کا خود اور تلوار اور زرہ پہننا اور لگانا ممنوع نہیں، کیونکہ وہ زیور نہیں بلکہ ضرورت ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] لکن ذکر الشئی لاینافی جریان الحکم علیٰ غیرھٰذاالشی عند وجود العلۃ وھی الحاجۃ والضرورۃ الخ مجمع الانھر ج۴/ص۱۹۸/ کتاب الکراھیۃ فصل فی اللباس، (مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

گھڑی کا استعمال مرد وعورت کے لئے

سوال:- کلائی کی گھڑی کے استعمال میں مرد اور عورت یکساں ہیں یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟ بحوالۂ کتب معتبرہ تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس جگہ اس کا مرد وعورت میں عام رواج ہو کوئی تخصیص کسی کی نہ ہو تو وہاں ہر دو کا حکم ایک ہے اور جس جگہ مردوں کے ساتھ مخصوص ہو عورتیں عام طور پر استعمال نہ کرتی ہو وہاں عورتوں کو ناجائز ہے کیونکہ عورتوں کو مردوں کے ساتھ تشبہ کی حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے۔ کذا فی المشکوۃ ص ۳۸۰[1]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ، معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح عبداللطیف

گھڑی کس ہاتھ میں؟

سوال:۔ کچھ لوگ بائیں ہاتھ کے بجائے داہنے ہاتھ میں گھڑی پہنتے ہیں، اور کچھ لوگ دائیں ہاتھ میں، کس ہاتھ میں گھڑی پہننا بہتر ہے؟

---

[1]...... **قال النبی ﷺ لعن اللّٰہ المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال.**

ترجمہ:- نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نیان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرے اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کریں۔

مشکوٰۃ شریف ص ۳۸۰، کتاب اللباس، باب الترجل، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

الجواب حامداً ومصلیاً

کیا کسی مخصوص ہاتھ میں گھڑی باندھنا غیروں کا شعار ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس سے بچنا چاہئے،[۱] ورنہ دونوں میں سے جس میں دل چاہے استعمال کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

گھڑی اور سونے کی چین وغیرہ

سوال:۔ گھڑی پہننا جائز ہے، یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو گھڑی کا کیس ڈائل وچین سونے کی بنوانا یا سونے کا پانی چڑھوانا، یا پین کا نب سونے کا بنوانا اور قمیص وکرتے وغیرہ کا بٹن سونے چاندی کا بنوانا کیسا ہے؟ رولڈ گولڈ کا حکم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

وقت معلوم کرنے کے لئے تا کہ ہر کام کا نظام صحیح رہے، اور اپنے وقت سے نہ ہٹے اور وقت ضائع نہ ہو تو گھڑی رکھنا درست ہے، اور ہاتھ میں باندھنا بھی درست ہے، مگر کیس ڈائل چین سونے کا نہ ہو،[۲] سونے کا پانی اس میں ہو تو مضائقہ نہیں[۳]، چاندی سونے کا بٹن کپڑے

---

[۱] من تشبه بقوم ای من شبه نفسه بالكفار مثلافی اللباس وغيره اوالفساق اوالفجار فهو منهم ای فی الاثم قال الطيبی هذا عام فی الخلق والخلق والشعار الخ، مرقات ج۴/ص ۱۴۳/ (مطبوعه اصح المطابع بمبئی) كتاب اللباس الفصل الثانی،

[۲] ولايتحلى الرجل بذهب وفضة مطلقاالخ درمختار على الشامی زكريا ، ج۹/ص۵۱۶/ كتاب الحظر والاباحة ،فصل فی اللبس، بحر كوئٹه ص ۸/۱۹۰، كتاب الكراهية، فصل فيا للبس، مجمع الانهر ص ۴/۱۹۶، كتاب الكراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

میں اس طرح ہو جیسے گھنڈی کہ جدا نہ ہو سکے، تو وہ تابع ثوب قرار دے کر درست ہے[۱]، رولڈ گولڈ کی حقیقت مجھے معلوم نہیں، اگر وہ سونا چاندی نہیں اور اس پر سونے یا چاندی کا پانی ہے تو اس کا حکم آ چکا، قلم کے نب پر اگر سونے کا پانی ہو تو وہ بھی درست ہے[۲] خالص سونے کا نہ ہو[۳] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۵/۱/۹۱ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ // //

گھڑی کا کیس چاندی کا ہو اس کا حکم

سوال:۔گھڑی کا کیس چاندکا ہو تو اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] اما التمویه الذی لا یخلص فلا بأس به بالاجماع لانه مستهلک فلا عبرة ببقائه لونا، شامی کراچی ص ۶/۳۴۴، کتاب الحظر والاباحة، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۳۵، کتاب الکراهیة، الباب العاشر فی استعمال الذهب والفضة، تبیین الحقائق ص ۶/۱۱، کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب، مطبوعه امدادیه ملتان، بحر کوئٹه ص ۸/۱۸۶، کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱] لابأس بعروة القمیص وزره من الحریر لانه تبع وفی التاتارخانیة عن السیر الکبیر لابأس بأزرار الدیباج والذهب الخ درمختار علی الشامی زکریا، ج۹/ص ۵۱۵/ کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس، مجمع الانهر ص ۴/۱۹۴، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، اعلاء السنن ص ۱۷/۳۲۳، کتاب الحظر والاباحة، قبیل باب خاتم الحدید وغیره، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه،

[۲] ملاحظه هو حاشیه : ۲/

[۳] ملاحظه هو حاشیه : ۱/

الجواب حامداً ومصلیاً

ناجائز ہے[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۱/۲/۹۳ھ

گھڑی کی چین

سوال:۔ زید نے گھڑی میں فیتے کی چین باندھ کر نماز پڑھی اس کی نماز ہوگئی یا نہیں چین وہی ہے، جو آج کل عام گھڑیوں میں استعمال ہوتی ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

فیتہ گھڑی کی حفاظت کے لئے باندھا جاتا ہے، یہ کوئی حلیہ زیور نہیں، اسی طرح چین گھڑی کی حفاظت کے لئے استعمال کی جاتی ہے، یہ بھی زیور نہیں، مروجہ چین جو کہ نہ چاندی کی ہے، نہ سونے کی، گھڑی کی حفاظت کے لئے باندھے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے، جیسا کہ فیتہ باندھے ہوئے نماز پڑھنا درست ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۵/۱۴۰۰ھ

[1] الحاصل أن الذهب لايحل للرجال مطلقاً لااستعمالاً ولااتخاذاً ولا تضبيباً ولاتمويها وكذا الفضة الافى التضبيب والخاتم وتحلية الة الحرب الخ اعلاء السنن ،ج۱۷/۳۲۵/ كتاب الحظر والاباحة قبيل باب خاتم الحديد وغيره (مطبوعه مكه مكرمه) مجمع الانهر ص ۱۹۴، ج:۴، كتاب الكراهية، فصل فى اللبس، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، بحر كوئٹه ص ۱۹۰، كتاب الكراهية،

[2] بقى الكلام فى بندالساعة الذى تربط ويعلقه الرجل بزرثوبه والظاهرانه كبند السبحة الذى تربط الخ، شامى زكريا ج۹/ص ۵۱۰/ كتاب الحظر والاباحة، فصل فى اللبس،

گھڑی کی زنجیر کا استعمال کرنا

سوال:۔ گھڑی کی زنجیریں بعض لوہے کی ہوتی ہیں، اور بعض پیتل وغیرہ کی اور جس کو ہم اسٹیل کہتے ہیں، وہ بھی ایک قسم کا لوہا ہوتا ہے، تو ایسی زنجیر کا استعمال جائز ہے یا نہیں، اور اس طریقہ سے سونے کا پانی چڑھائی ہوئی، گھڑی یا چین کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو لوہا یا رانگ اور پیتل وغیرہا کی انگوٹھی پر حدیث سے نکیر آئی ہے، اس کا کیا جواب ہوگا؟

الجواب حامداًومصلیاً

"ولایتحلی الرجل بذهب وفضة مطلقاً الا بخاتم ومنطقة وحیلة سیف منها ولایتختم بغیرها وذهب وحدید وصفر ورصاص وزجاج وغیرها (درمختار)وقال الشامی لابأس بان یتخذ خاتم حدید قدلوی علیه فضة والبس بفضة حتی لایری (شامی نعمانیة تاتارخانیة ،ج۵/ص ۲۳۰/[1] وفی الجوهرة واما الاٰنیة من غیر الفضة والذهب فلابأس بالاکل والشرب فیها والا نتفاع بها کالحدید والصفر والنحاس والرصاص والخشب والطین(شامی[2] ج۵/

[1] درمختار مع الشامی کراچی ج۶/ص۳۶۰/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، بحر کوئٹه ص ۸/۱۹۰، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، تبیین الحقائق ص۶/۱۵، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان،

[2] شامی کراچی ج۶/ص۳۴۳/ کتاب الحظر والاباحة، بحر کوئٹه ص۸/۱۸۶، کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب، تبیین الحقائق ص۶/۱۰، کتاب الکراهیة، فصل فی الاکل والشرب، مطبوعه امدادیه ملتان،

ص ۲۱۸ /) والخلاف فی المفضض اما المطلی فلابأس بہ بالاجماع (درمختار) والخلاف فی المفضض ارادبہ مافیہ قطعۃ فضۃ والاظھر عبارۃ العینی وغیرہ وھی ھذا الاختلاف فیما یخلص واما التمویہ الذی لایخلص فلا بأس بہ بالاجماع لانہ مستھلک فلا عبق ببقائہ لونا (شامی[۱] ج۵/ ص ۲۱۹)

عبارات منقولہ سے معلوم ہوا کہ حلیہ اور غیر حلیہ میں فرق ہے اوّل صرف فضہ کے محدود وزن میں مرد کے لئے درست ہے، اگر لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کے پتر چڑھائے جائیں، جس سے لوہا مستور ہوجائے، تو وہ بھی چاندی کے حکم میں ہوکر درست ہے، چاندی کا محض پانی اگر اس میں ہو تو وہ درست نہیں، وہ پانی مستہلک ہے، اور لوہے کے تابع ہے، غیر حلیہ میں اوانی جدیدہ کی اجازت ہے، اگر ان پر چاندی کا پانی ہو تو ان کی بھی اجازت ہے، گھڑی کی زنجیر اگر بمقصد حلیہ استعمال کی جائے، تو اس پر حلیہ کا حکم ہوگا، ورنہ غیر حلیہ کا ہر دو کی تفصیل مع دلیل وعبارت نقل کردی گئی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ ۱۵/۳/۸۴ھ

گھڑی میں کسی دھات کا پٹہ

سوال:۔ کلائی گھڑی میں اسٹیل یا رولڈ گولڈ یا کسی اور دھات کا پٹہ لگانا کیسا ہے؟ اور ایسا پٹہ باندھے ہوئے نماز پڑھنے یا پڑھانے کا کیا حکم ہے؟

---

[۱] درمختار مع الشامی کراچی ج۶/ص ۳۴۴/ کتاب الحظر والاباحۃ، بحر کوئٹہ ص ۱۸۶/۸، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاکل والشرب، تبیین الحقائق ص ۱۱/۶، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاکل والشرب، مطبوعہ امدادیہ ملتان،

الجواب حامداً ومصلیاً

درست ہے، اس سے نماز بھی درست ہے، یہ زیور نہیں [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] بقی الکلام فی بندالساعة الذی تربط ویعلقه الرجل بزرثوبه والظاهر انه کنبدالسبحة الذی تربط الخ، شامی زکریا ج۹/ص۱۰۵/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس فتاویٰ احیاء العلوم ص۲۵۸/ (مطبوعه مبارکپور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چهارم

اشیاءِ زینت

بالوں، ہونٹوں پر سرخی

سوال:۔ کیا عورتیں بنے ہوئے لمبے بالوں، ہونٹوں پر سرخی اور آنکھوں کے پلکوں پر رنگ کر کے نماز پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر وہ سرخی ایسی ہے جس نے بالوں اور ہونٹوں کو ڈھانک لیا اور طہارت میں پانی وہاں نہیں پہونچتا تو طہارت ناممکن رہے گی اور نماز نہیں ہوگی [۱] اگر کسی دوسرے بنے ہوئے بالوں میں لگائیں تو اس سے طہارت ناممکن نہیں رہے گی لیکن دوسرے بال اپنے بالوں میں اس طرح لگانا تا کہ اصلی بال معلوم ہوں درست نہیں۔ [۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] وان صلباً منع وهو الاصح (در مختار) لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج، شامی زكريا ص۲۸۹ ج۱ كتاب الطهارة تحت التنبيه، مجمع الأنهر ص۳۶ ج۱ كتاب الطهارة، بحث الغسل، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، حاشية الشلبي ص۱۳ ج۱ كتاب الطهارة، مطبوعه امداديه ملتان، البحر الرائق ص۴۷ ج۱، كتاب الطهارة تحت فرض الغسل، مطبوعه الماجديه كوئٹه. (حاشیہ ۲ اگلے صفحہ پر)

لبوں پر سرخی لگانا

سوال:۔عورتوں میں رواج ہے کہ ہونٹوں پر سرخی لگاتی ہیں کیا یہ مناسب ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اصلی خوبصورتی کو فنا کرکے مصنوعی خوبصورتی کو اس کی جگہ پیدا کرنا جو کہ عقل ودانش اور ذوق سلیم کے بھی خلاف ہے،[1] اگر اس میں کوئی ناپاک چیز ہو جیسے عامۃً اسپرٹ ہوتی ہے، تو ہونٹوں اور چہرے کی ناپاکی کا بھی حکم ہوگا۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ)

[2] ومن يكون شعرها قصيرا او حقيرا فتطوله او تغزره بشعر غيرها فكل ذالک داخل فی النهی وهو من تغيير خلق الله تعالىٰ الخ، فتح الباری ص۵۷۵، ج۱۱، کتاب اللباس، باب المتنمصات، مطبوعه نزارمصطفی الباز المکة المکرمة،

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] شوہر کی اجازت سے گھر میں رہتے ہوئے زینت اختیار کرنا درست ہے،يجوز باذن الزوج إلا ان وقع به تدليس فيحرم، ويجوز الحف والتحمير والنقش والتطريف اذا كان باذن الزوج لأنه من الزينة، فتح الباری ص۵۷۵ ج۱۱ کتاب اللباس، باب المتنمصحات، مطبوعه دار الفکر بیروت، قال الخطابی انما نهی عن ذلک لما فيه من الغش والخداع ولو رخص فی ذلک لاتخذوالناس وسيلة الى انواع الفساد ولعله يدخل فی معناه صنعة الكيمياء فان من تعاطاها انما يروم ان يلحق الصنعة بالخلقة وكذلک كل مصنوع يشبه بمطبوع وهو باب عظيم من الفساد وقد رخص اكثر العلماء فی القرامل وذلک كما لا يخفىٰ انها مستعارة فلايظن بها تغير الصورة، حاشية بخاری شريف رقم الحاشية ۱۰، ص۸۷۹ ج۲ کتاب اللباس باب الموصولة، مطبوعه اشرفی دیوبند.

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

عورتوں کے لئے لپ اسٹک لگانا کیسا ہے؟

سوال: ۔عورتوں کو لپ اسٹک لگانا جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے یہاں بے پردگی کا رواج ہے، اس صورت میں کیا ایک شادی شدہ عورت اپنے شوہر کے حکم کے ماتحت لپ اسٹک استعمال کر کے موٹر کار میں بیٹھ کر یا پیدل کسی کام سے یا یونہی تفریحاً جاسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو چیز کفار یا فساق کا شعار ہیں ان کو استعمال کرنا درست نہیں[1]، اسی طرح جو چیزیں

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ)

[2] اسپرٹ اگر ناپاک اشیاء سے نہ بنائی گئی ہو تو گنجائش ہے ورنہ نہیں، جیسا کہ آج کل ابتلائے عام اور اسپرٹ کی پوری حقیقت بدل جانے کی وجہ سے پاکی کا حکم لگا دیا گیا ہے، حكم الكحول المسكرة التى عمت بها البلوى اليوم فانها تستعمل فى كثير من الادوية والعطور والمركبات الاخرى فانها إن اتخذت من العنب أو التمر فلا سبيل الى حلتها أو طهارتها وان اتخذت من غيرهما فالامر فيها سهل على مذهب أبى حنيفة ولايحرم استعمالها للتداوى او لاغراض مباحة اخرى ...... وإن معظم الكحول التى تستعمل اليوم فى الادوية والعطور وغيرها لا تتخذ من العنب او التمر إنما تتخذ من الحبوب او القشور أو البترول وغيره وحينئذٍ هناک فسحة فى الأخذ بقول ابى حنيفة، تكملة فتح الملهم ص۶ ۰ ۵، ج۹، كتاب الاشربة، باب تحريم الخمر، مطبوعه مكتبه اشرفيه ديوبند، بهشتى زيور اخترى ص ۱ ۰ ۱، ۲ ۰ ۱، حصۂ نهم طبى جوهر ضميمۂ ثانيه، "اسپرٹ کا حکم" مطبوعه تهانوى ديوبند، حاشية امداد الفتاوى ص ۱۳۰، ۱۳۳ ج ۱ كتاب الطهارة "تفصيل در حكم اسپرٹ" مطبوعه زكريا ديوبند.

(صفحہ ہٰذا) [1] من تشبه بقوم فهومنهم ،مشكوة شريف، ص۳۷۵/ كتاب اللباس مسند احمد ص۹۲ ج۲ مسند عبد الله بن عمر، مطبوعه دار الفكر بيروت، ابوداؤد شريف ص ۵۵۹ ج۲ كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، مطبوعه سعد بكڈپو ديوبند (بقیہ اگلے صفحہ پر)

مردوں کا شعار ہیں ان کو استعمال کرنا عورتوں کو درست نہیں[۱] مسئولہ چیزوں میں اگر کوئی چیز نجس ہو تب بھی استعمال ممنوع ہوگا، اگر کوئی ایسی چیز ہو جسکی وجہ سے فرض وضو وغسل میں کوتاہی رہتی ہو، یعنی پانی پہنچنے سے مانع ہو تو فریضۂ طہارت ناتمام رہے گا،[۲] جو چیزیں عرفاً شادی شدہ کا شعار ہیں اس کو غیر شادی شدہ استعمال کرے تو اس میں ایک تلبیس ہے، پردہ لازم ہے اور بغیر پردہ کے رہنا اور نامحرم کیساتھ ملنا موٹر پر جانا یہ سب امور خلافِ شرع ہیں۔[۳]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) وقال الطیبی ھذاعام فی الخلق والخلق والشعار الخ مرقات، ج۴/ص ۴۳۱/ (مطبوعہ بمبئی) کتاب اللباس، الفصل الثانی، شرح الطیبی ص ۲۳۲ ج۸ کتاب اللباس، فصل ثانی، مطبوعہ زکریا دیوبند.

(صفحہ ہذا) [۱] لعن اللّٰہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال، مشکوٰۃ شریف، ص ۳۸۰/باب الترجل، الفصل الاول، ابوداؤد شریف ص ۵۶۲ ج۲، کتاب اللباس، باب فی لباس النساء، مطبوعہ سعد بکڈپو دیوبند، بخاری شریف ص ۸۷۴ ج۲ کتاب اللباس، باب المتشبھین بالنساء، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

[۲] وان کان علیٰ ظاھر بدنہ جلدسمک أوخبز ممصوغ قدجف، فاغتسل ولم یصل الماء الیٰ ماتحتہ لایجوز الخ عالمگیری ،ج ۱/ص ۱۳/ مطبوعہ کوئٹہ، کتاب الطھارۃ، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضہ، المحیط البرھانی ص۲۲۷ ج۱ کتاب الطھارات، الفصل الثالث فی الغسل، نوع منہ فی بیان فرائضہ وسننہ، الدر المختار علی الشامی زکریا ص ۲۸۹ ج ۱ کتاب الطھارۃ، مطلب فی ابحاث الغسل.

[۳] الخلوۃ بالاجنبیۃ حرام الخ درمختار علی الشامی زکریا ،ج۹/ص ۵۲۹/کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی النظروالمس، سکب الانھر علی مجمع الأنھر ص۲۰۳ ج۴ کتاب الکراھیۃ، فصل فی النظر والمس، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت، فتاوی البزازیۃ علی ھامش الھندیۃ کوئٹہ ص ۳۷۱ ج۶ کتاب الکراھیۃ، التاسع فی المتفرقات.

E:\F.M.Fainal\Jild-28\04-Ashya Zeenat

کریم پاؤڈر کا استعمال لڑکوں کیلئے

سوال:۔ چند لڑکے کریم پاؤڈر لگاتے ہیں، کیا مردوں کو لگانا جائز ہے؟ ظاہر ہے جب دن کو لگاتے ہیں تو زینت ہی مقصود ہوتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو چیزیں عورتوں کا شعار ہوں مردوں کو اس کے استعمال کی اجازت نہیں ہے[1] اسی طرح جو چیز کفار یا فساق کا شعار ہو، اس کے بھی استعمال کی اجازت نہیں[2] اسی قاعدہ پر اپنے سوال کو جانچ کر جواب نکالیں۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۳/۲۱/ ۹۴ھ

---

[1] عن ابن عباسؓ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لعن المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال رواہ البخاری، مشکوٰۃ ص ۳۸۰ باب الرجل، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند۔

[2] من تشبہ بقوم فھومنھم .الحدیث مشکوٰۃ شریف،ص۳۷۵/(مطبوعہ یاسرندیم دیوبند) کتاب اللباس الفصل الثانی، ابوداؤد شریف ص ۵۵۹ کتاب اللباس، باب فی لبس الشھرۃ، سعد بکڈپو دیوبند۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل پنجم

خوشبو کا بیان

عطر کون سا جائز ہے؟

سوال:۔عطر اور دیگر خوشبو کا شوقین ہوں، میں نے ابھی عطر خریدا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ اس طرح کی خوشبو استعمال کرنا ناجائز ہے۔ استعمال سے پہلے اس کی حقیقت جاننا چاہتا ہوں، کیونکہ ان ہی کپڑوں سے میں نماز بھی پڑھتا ہوں، اگر یہ ناجائز ہے تو نماز نہیں ہوگی نہ ہی اللہ کا رحم وکرم ہوگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ بات ان لوگوں سے تحقیق کرنے کی ہے جو عطر بناتے ہیں کہ فلاں عطر میں کوئی ناجائز ناپاک چیز تو نہیں ڈالی جاتی جب تک تحقیق نہ ہو کسی عطر کو ناپاک ناجائز نہیں کہا جائے گا۔[۱]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۷/۱/۱۴۰۱ھ

---

[۱] الیقین لایزول بالشک، الأشباه والنظائر ص۲۷ الفن الأول، القاعدة الثالثة، مطبوعه إشاعة الإسلام دهلی، قواعد الفقه ص۱۴۳ رقم القاعدة (۴۲۱) (بقیہ اگلے صفحہ پر)

سینٹ

سوال:۔ سینٹ کا استعمال کرنا کیسا ہے لوگ کہتے ہیں کہ اس میں اسپرٹ ہوتی ہے، اسی طرح اسٹوپ چولہا جو اسپرٹ سے گرم کیا جاتا ہے، اس کا پکا ہوا کھانا استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں، یا مکروہ ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر اسپرٹ ناپاک ہے، تو وہ سینٹ جس میں یہ اسپرٹ ہو وہ بھی ناپاک ہے، اور اس کا استعمال ممنوع ہے[۱] جس اسٹوپ میں اسپرٹ استعمال ہوتی ہے، اس کا پکا ہوا کھانا درست ہے وہ ناپاک نہیں جیسے اُپلوں، سرقین[۲] یا بس میں پکا ہوا پاک ہے، ناپاک سینٹ سے کپڑے

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) مطبوعه دار الکتاب دیوبند، شرح المجلة ص۲۰ ج۱ رقم المادة (۴) المقالة الثانية فی بيان القواعد الفقية، مطبوعه اتحاد بکڈپو دیوبند.

[۱] حكم الكحول المسكرة التی عمت بها البلوی اليوم فانها تستعمل فی كثير من الادوية والعطور والمركبات الاخرى فانها تستعمل كثير من الادوية والعطور والمركبات الاخرى فانها إن اتخذت من العنب أو التمر فلا سبيل إلى حلتها أو طهارتها إن اتخذت من غيرهما فالأمر فيها سهل، تكملة فتح الملهم كراچی ص۶۰۸ ج۳ كتاب الاشربة، بهشتی زيور مكمل ومدلل حصۂ نهم ص۱۰۲، ۱۰۱، "اسپرٹ کا حکم" مطبوعه مکتبه تهانوی دیوبند، حاشية امداد الفتاوی ص۱۳۰،۱۳۳ ج۱ كتاب الطهارة، تفصیل در حکم اسپرٹ، مطبوعه زکریا دیوبند، منتخبات نظام الفتاوی ص۳۹۶،۳۹۵ ج۱ کتاب الحظر والإباحة، مطبوعه اسلامک فقه اکیڈمی دهلی، ایضاح النوادر ص۱۲۵، "الکحول اور اسپرٹ کی تجارت" مطبوعه مكتبة الاصلاح مرادآباد.

[۲] فان قلت يشكل هذا بالسرقين فانه ينتفع بهافی الايقاد قلت الانتفاع بالنجس بالاستهلاک جائز الخ، نفع المفتی والسائل ص۱۲۵، مطبوعه رحيميه ديوبند، باب مايتعلق بالانتفاع بالاشياء النجسة، شامی کراچی ص۵/۵۸، باب البيع الفاسد، مطلب فی بطلان بيع الوقف، سكب الأنهر مع مجمع الانهر ص۲۱۲، ۴/۲۱۱، كتاب الكراهية، فصل فی البيع.

ناپاک ہوجاتے ہیں، کھانا اسپرٹ جلانے سے ناپاک نہیں ہوتا۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۵؍ذی الحجہ ۶۹ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۷؍ذی الحجہ ۶۹ھ

سینٹ کا استعمال

سوال:۔جس طریقہ سے عطر کا استعمال کرنا سنت ہے، تو ایسے ہی بجائے عطر کے سینٹ کا استعمال کرنا درست ہے یانہیں؟ اور سینٹ کے استعمال کرنے سے سنت ادا ہوگی یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سینٹ میں اگر کوئی نجس چیز نہیں تو یہ بھی عطر کے حکم میں ہے[1] مطلقاً خوشبو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغوب ومحبوب تھی[2] سینٹ اس زمانہ میں نہیں تھا، اس لئے اس کو سنت تو نہیں کہا جائیگا، سنت تو مخصوص طور پر اس خوشبو کو کہا جائے گا جس کو آپ ﷺ نے استعمال فرمایا ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۲؍۲؍۹۲ھ

---

[1] وان معظم الكحول التى تستعمل اليوم فى الادوية والعطور وغيرها لا تتخذ من العنب او التمر انما تتخذ من الحبوب او القشور اوالبترول وغيره كما ذكرنا فى باب بيع الخمر من كتاب البيوع وحينئذ هناك فسحة فى الاخذ بقول ابى حنيفة عند عموم البلوى تكملة فتح الملهم ص۶۰۸ ج۳ كتاب الاشربة، باب تحريم الخمر، مطبوعه دار العلوم كراچی، (باقی اگلے صفحہ پر)

سینٹ وانگریزی تیل

سوال:۔عطر مونڈ یا سینٹ ایسے ہی انگریزی تیل وغیرہ کا استعمال کرنا جائز ہے یا محض خلاف اولیٰ ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جب تک ان میں ناپا کی کا یقین یا ظن غالب نہ ہو ان کا استعمال جائز ہے اور یقین یا ظن غالب ناپا کی کا ہوجائے تو جائز نہ ہوگا۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ ۲۵/۳/۵۳ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] عن انس رضی اللّٰہ عنه قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم حبب الی النساء والطیب الحدیث، نسائی شریف ج۲/ص۷۷/ کتاب عشرة النکاح، باب حب النساء، مطبوعه مکتبه فیصل دیوبند، السنن الکبریٰ للبیهقی ص۷۸ج۷ کتاب النکاح، باب الرغبة، مطبوعه دار المعرفة بیروت، فیض القدیر ص۳۷۰ج۳ باب الحاء، حدیث ۳۶۶۹ مطبوعه دار الفکر بیروت.

ترجمہ:۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو عورتیں اور خوشبو محبوب ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] من شک فی انائه اوثوبه اوبدنه اصابته نجاسة اولا فهوطاهر مالم یستیقن وکذا مایتخذه اهل الشرک اوالجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمة والثیاب، شامی کراچی ص۱۵۱/۱/ شامی زکریا ج۱/ص۲۸۳/ کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، تاتارخانیه کراچی ص۱۴۶ج۱ کتاب الطهارة، نوع آخر فی مسائل الشک، الاشباه والنظائر ص۱۰۳ القاعدة الثالثة، الیقین لایزول بالشک، مطبوعه مکتبه دار العلوم دیوبند.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل ششم

متفرقات زیورات

سونے چاندی کے دانت

سوال:۔ صحابی کا خول ناک پر چڑھوانے کا واقعہ یہ ہے، مظاہر حق جلد سوم کتاب اللباس، ص ۴۹۹ ربحوالہ ترمذی حضرت عبدالرحمٰن بن طرفہ سے روایت ہے کہ دادا عرفجۃ ابن اسعد کی ناک کاٹی گئی، دن کلاب کے پس بنائی اس نے چاندی کی، پس بدبو ہوئی وہ ناک اس پر حکم کیا حضور نے کہ بناوے سونے کی ناک اس دلیل سے بعض علماء نے جائز قرار دیا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

یہ واقعہ متعدد کتب میں دیکھا ہوا ہے اور یاد بھی ہے، مگر آپ نے خط میں اسکو جہاد لکھا تھا، حالانکہ یہ نبوت سے بھی کئی سال قبل کا واقعہ ہے، اسلئے مجھے تردد اور تامل تھا، جس وقت یہ واقعہ پیش آیا، اس وقت حضرت عرفجۃ مسلمان بھی نہیں ہوئے تھے، اور آپ نے لکھا تھا کہ ایک صحابی کی جہاد میں ناک کٹ گئی تھی، اس لئے تردد تھا اگر آپ ''جہاد'' اور ''صحابی'' تحریر نہ کرتے تو کچھ اشکال نہیں تھا، امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دانت کو چاندی کے تار سے باندھنا درست ہے، سونے کے تار سے درست نہیں، امام محمد کے نزدیک دونوں سے

درست ہے، امام محمدؒ کی دلیل یہ حدیث ہے، امام ابوحنیفہؒ وامام ابویوسفؒ فرماتے ہیں کہ سونے کی ناک کی اجازت بجبوری بدبو کی وجہ سے دی گئی ہے، اور جب تک چاندی سے کام چل سکے سونے کے استعمال کی ضرورت نہیں۔ کذا فی الزیلعی[1] شرح الکنز. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

چاندی سونے کے دانت

سوال:۔ جب دانت ٹوٹ جائے، اس کی جگہ دانت کے اوپر سونا یا چاندی کا دانت یا میخ یا پترہ لگوالینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

امام اعظمؒ کے نزدیک چاندی کی میخ، پترہ، دانت لگوانا جائز ہے، سونے کی میخ، پترہ دانت لگوانا جائز نہیں، امام محمدؒ کے نزدیک سونے کی میخ وغیرہ بھی درست ہے، سونے کی میخ وغیرہ سے اختلاف کی وجہ سے اجتناب احوط ہے " **ولایشد سنه المتحرک بذهب بل بفضة وجوزهما محمدؒ درمختار وفی التاتر خانیة وعلیٰ هذا الاختلاف اذاجدع**

---

[1] **یحل شد السن المتحرک بالفضة ولایحل بالذهب وهذا عندابی حنیفة وابی یوسف وقال محمد رحمه الله یحل بالذهب ایضاً وهو روایة عنهما لماروی ان عرفجة بن سعد اصیب انفه یوم کلاب فاتخذ انفاً من فضة فأنتن فامره النبی صلی اللّٰه علیه وسلم أن یتخذ انفاً من ذهب ولان الفضة والذهب من جنس واحد ووجه المذکور هنا ان استعمالهما حرام الا للضرورة وقد زالت بالادنی وهو الفضة فلا حاجه الی الاعلی الخ، زیلعی ج٦ ص ١٦/ (مطبوعه ملتان) کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس. الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ٥٢٠، ٩/٥٢١، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، مجمع الانهر ص ١٩٦/٤، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالکتاب العلمیة بیروت،**

انفه واذا قطع اذنه او سقط سنه فاراد ان يتخد سنا اٰخر فعند الامام يتخد ذٰلک من الفضة فقط وعند الامام محمد يتخد من الذهب ايضاً، شامی ج۵/۱۸۳۱[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

چاندی کا خلال

سوال:۔ ہندہ کو عرصہ سے چاندی کے خلال کی عادت ہے، اور پان وغیرہ کھانے کی وجہ سے چھالی اندر کے دانتوں میں پھنس جاتی ہے، اور تنکے سے نکالنا مشکل ہوتا ہے، دوسری بات یہ ہے کہ چاندی کے خلال کے لئے طبیب کہتا ہے کہ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا، مگر بہشتی زیور کے اندر ممنوع لکھا ہے، اب دریافت طلب یہ ہے کہ چاندی کا خلال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

چاندی کا خلال استعمال نہ کریں[2] تانبے، پیتل وغیرہ کا استعمال کرلیا کریں، اس کے لئے وزن مقرر نہیں، جتنی ضرورت ہو استعمال کر سکتے ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] درمختار مع الشامی زکریا ج۹/ص ۵۲۰-۵۲۱/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، زیلعی ص ۶/۱۶، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان، مجمع الانهر ص ۴/۱۹۲، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[2] وکذا یکره الاکل بملعقة الفضة والذهب والاکتحال بمیلهما وما اشبه ذالک من الاستعمال کمکحلة ومرأة وقلم ودواة ونحوها (الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۹/۴۹۲، کتاب الحظر والاباحة، .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

چاندی سونے کے دانت اور چاندی سونے کے تار اور خول کا استعمال دانت کیلئے

سوال:۔(۱) بعض مردوں اور عورتوں کے دانت کمزوری سے ہلنے لگتے ہیں، جس کی وجہ سے مردوعورتیں اپنے اپنے دانتوں میں چاندی وسونے کا خول چڑھواتے ہیں، یا چاندی یا سونے کے تار سے دانتوں کو بندھواتے ہیں، مضبوطی کے لئے، تو کیا مردوں اور عورتوں کے لئے سونا وچاندی کا خول چڑھوانا یا دانتوں پر ٹانکہ لگوانا جائز ہے یا نہیں؟ یا محض عورتوں کے لئے رواہے تو مردوں کے لئے کیا حکم ہے؟

(۲) مظاہر حق میں ہے کہ جہاد میں کسی صحابیؓ کی ناک ضائع ہوگئی تھی تو صحابیؓ نے ناک پر سونے کا خول بنوایا تھا انکو جہاد کیوجہ سے اجازت تھی یا عوام کو بھی اجازت ہے۔ فقط

الجواب حامداًومصلیاً

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سونے کی ممانعت ہے، چاندی کی اجازت ہے، امام محمدؒ کے نزدیک دونوں کی اجازت ہے، فتاویٰ عالمگیری، ص۳۳۶/ میں امام ابوحنیفہؒ سے بھی ایک روایت امام محمدؒ کے موافق نقل کی ہے، لہٰذا گنجائش ہے، اور اس میں مردوعورت کا ایک ہی حکم ہے۔[۱]

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)..................مجمع الانهر ص ۱۸۲/۴، كتاب الكراهية، فصل فی الاكل، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، بحر كوئٹه ص ۱۸۵/۸، كتاب الكراهية، فصل فی الاكل والشرب، اعلاء السنن ج۱۷/ص ۳۲۵/ (مطبوعه امدادايه مكه مكرمه) كتاب الحظر والاباحة، قبيل باب خاتم الحديد.

[۱] اذاتحركت الاسنان وخيف سقوطها فاراد صاحبها أن يشدها بشدها بالفضة ولايشدها بالذهب وهذا قول ابی حنيفة رحمه الله تعالیٰ .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) مجھے تو مظاہرحق میں یہ واقعہ باوجود تلاش کے ملانہیں خدا جانے آپ نے کہاں سے دیکھ کر لکھا ہے، کیوں کہ مصباح کے حوالہ سے علامہ شلبیؒ نے زیلعی شرح کنزص ۱۶/ ۵، کے حاشیہ پر یہ واقعہ حضور ﷺ کی بعثت سے پانچ سال قبل کا لکھا ہے[1]، اور آپ کہتے ہیں کہ ایسا ایک جہاد میں ہوا، بدائع زیلعی ردالمحتار[2] وغیرہ میں لکھا ہے کہ بہت ممکن ہے کہ یہ ان صحابیؓ کی تخصیص ہو۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دانت پر خول

سوال:۔ زید اور عابد کے درمیان اس بات پر گفتگو نا گوار حد تک پہنچی ہوئی ہے، زید کا کہنا ہے کہ آدمی اپنے دانت پر خول چڑھائے چاہے سونا ہو یا چاندی، یا اسٹیل ہر صورت میں حرام ہے، اس کی نماز اور غسل جنابت کچھ بھی ادا نہیں ہوتا، اس کے پیچھے نماز پڑھنا درست

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)..........وقال محمد رحمه اللّٰه تعالیٰ يشدها بالذهب ايضاً الیٰ قوله وذكر الحاكم فی المنتقیٰ لوتحركت سن رجل وخاف سقوطها فشدها بالذهب اوبالفضة لم يكن به بأس عندابی حنيفة وابی يوسف الخ عالمگیری ج۵/ ص۳۳۶/ كتاب الكراهية، الباب العاشر فی استعمال الذهب (مطبوعه كوئٹه)

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1] قال فی المصباح والكلاب وزان غراب ماء لبنی تميم وكان به وقعة مشهورة بين العرب قبل المبعث بخمس سنين (حاشية الشلبی علی الزيلعی ص:۱۶، ج:۶، كتاب الكراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه امداديه ملتان،

[2] ويحتمل انه عليه الصلاة والسلام خص بذالک عرفجة بذالک (زيلعی ص:۱۶، ج:۶، فصل فی اللبس، مطبوعه امداديه ملتان، شامی كراچی ص:۳۶۲، ج:۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، بدائع ص:۳۱۶، ج:۴، كتاب الاستحسان، لكم شد السن المتحرک بالذهب، مطبوعه زكريا،

نہیں ہے، اور عابد کا کہنا ہے کہ ٹوٹا ہوا دانت چاہے پلاسٹک پر خول چڑھا کر دانت کو جمائے کوئی حرج نہیں ہے، خول سونے کا ہو یا چاندی کا یا اسٹیل کا ہر صورت میں جائز ہے غسل اور وضو میں کوئی فرق نہ پڑے گا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر بغیر خول چڑھائے دانت کا قائم رہنا دشوار ہو تو چاندی کا خول چڑھا لینا درست ہے، غسل کے وقت اس کو اتارنے سے معذوری ہو تو بغیر اتارے بھی غسل درست ہو جائیگا، نماز بھی درست ہو جائے گی، سونے کے خول میں اختلاف ہے احتیاط یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۵/۷/۹۶ھ

رولڈ گولڈ کور میں دانت

سوال:۔ زید کا ایک دانت چوٹ لگنے سے ٹوٹ گیا ہے، زید دانت لگوانے کی غرض سے ڈاکٹر کے پاس گیا، ڈاکٹر نے مشورہ دیا کہ مستقل لگا رہنے والا دانت لگوائیں گے، جو نکالنا نہیں پڑے گا، تو رولڈ گولڈ کور میں وہ دانت لگے گا، جسے عام طور پر لوگ لگواتے ہیں، اب سوال یہ ہے کہ رولڈ گولڈ سونے کا کیا حکم ہے؟ رولڈ گولڈ کور میں اگر زید دانت لگوائے تو کیا حکم ہے؟

---

[1] اذاجدع انفه أو اذنه او سقط سنه فاراد ان يتخذ سناآخر فعند الا مام يتخذ ذالک من الفضة فقط وعند محمد من الذهب ايضاً الخ، شامی زکریا ج ۹/ص ۵۲۱/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس. مجمع الانهر ص ۴/۱۹۶، کتاب الکراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه امدادیه ملتان،

چاندی کے کور لگوا سکتا ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر چہ سونے اور چاندی دونوں کا دانت لگوانے کی بھی گنجائش ہے، لیکن چاندی سے کام چل جائے تو سونے سے پرہیز مناسب ہے، ''اذا جدع انفه، او اذنه او سقط سنه فاراد ان يتخذ سنا اٰخر فعند الامام يتخذ ذٰلک من الفضة فقط وعند محمد من الذهب ايضا اھ الدرالمختار، ج۵/ص ۲۲۶/'' [۱] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۶/۲/۱۰ھ

سونے کے بٹن کرتے میں

سوال:۔ سونا استعمال کرنا مردوں کے لئے حرام ہے، لیکن سابق صدر مفتی حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ دارالعلوم میں لکھا ہے کہ سونے کا بٹن مردوں کے لئے استعمال کرنا جائز ہے، دلیل درمختار وغیرہ سے پیش کر کے یہ فرمایا کہ چونکہ یہ بٹن مستقل نہیں بلکہ لباس کے تابع ہیں، لہٰذا درست ہے، آیا واقع میں درست بھی ہے یا نہیں؟ کیونکہ بہت دنوں کے بعد اس پر نگاہ پہنچی ہے، اس لئے تعجب ہو رہا ہے، ورنہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ کے فتویٰ کو دیکھنے کے بعد لب کشائی کی گنجائش نہیں رہ جاتی؟

الجواب حامداومصلیاً

اگر سونے کے بٹن کرتے میں گندھے ہوئے ہیں تو یہ کرتے کے تابع ہو کر جائز ہے

---

[۱] شامی زکریا ج۹/ص ۵۲۱/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، مجمع الانهر ص۱۹۶/۴، کتاب الكراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت، زيلعی ص۱۶/۶، کتاب الكراهية، فصل فی اللبس، مطبوعه امداديه ملتان،

"لابأس بازرارِ الدیباج او الذھب"(الدرمختار علیٰ ھامش الشامیہ، ج۵/ ص ۳۴۸/[۱]) اور اگر الگ بنے ہوئے ہیں، اور کرتہ میں لگاتے ہیں جیسا کہ آج کل رواج ہے تو ناجائز ہے اس لئے کہ اس صورت میں وہ کرتہ کے تابع نہیں ہونگے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۲۹/۱/۸۸ھ

سونے چاندی کے بٹن

سوال:۔ مرد کو سونے چاندی وغیرہ کے بٹن جائز ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

مرد کو سونے چاندی کے بٹن جائز نہیں[۲]، وغیرہ کا مطلب کیا ہے، اسکے معلوم ہونے پر جواب ملے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

---

[۱] درمختار علی الشامی زکریا ج۹/ص ۵۱۱/ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس. ھندیۃ کوئٹہ ص ۵/۳۳۲، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع فی اللبس، اعلاء السنن ص ۳۲۳، ج:۱۷، کتاب الحظر والاباحۃ، قبیل باب خاتم الحدید، مطبوعہ امدادیہ مکہ مکرمہ.

[۲] ولایحلی الرجل بذھب وفضۃ مطلقاً الخ، درمختار علیٰ الشامی زکریا ج۹/ص ۵۱۶/ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، بحر کوئٹہ ص ۱۹۱/کتاب الکراھیۃ، فصل فی اللبس، زیلعی ص ۶/۱۶، کتاب الکراھیۃ، فصل فی اللبس، مطبوعہ امدادیہ ملتان،

نوٹ:- البتہ اگر سونے چاندی کے بٹن کپڑے کیساتھ جڑے ہوئے ہوں تو وہ کپڑے کے تابع ہوکر جائز ہے۔

"لابأس بعروۃ القمیص وزرہ من الحریر لانہ تبع فی التاتارخانیہ عن السیر الکبیر لابأس بأزرار الدیباج والذھب ،الخ درمختار علی الشامی زکریا ،ج۹/ص ۵۱۱/ کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی اللبس"

پیتل کے بٹن

سوال:۔کیا مردوں کو پیتل وغیرہ کے بٹن جس پر پالش ہوتی ہے، پہننا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

درست ہے[1] جبکہ ان میں تشبہ نہ ہو[2]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

رولڈ گولڈ کے سنہرے بٹن، گھڑی کی چین لوہے کی انگوٹھی اور مخلوط دھاتوں کے بٹن انگوٹھی کا حکم

سوال:۔آج کل جو رولڈ گولڈ کی سنہرے رنگ کی جو بٹن بازار میں فروخت ہوتی ہے، ان کا شرعی حکم کیا ہے؟ نیز گھڑی کے سنہرے چینوں کا کیا حکم ہے؟ ان دھاتوں کا شمار لوہے وغیرہ میں ہوگا یا نہیں؟ اگر ہے تو کتب فقہ میں مثلاً ہدایہ وغیرہ میں جو یہ مسئلہ صراحۃً لکھا ہے، کہ حدید وغیرہ دھاتوں کے بٹن وغیرہ استعمال کرنا مکروہ ہے،اس کا کیا مطلب ہے؟

---

[1] کمایستفاد لابأس بأزرار الدیباج والذهب الخ درمختار علی الشامی زکریا ج۹/ ص ۵۱۱/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، هندیة کوئٹه ص ۳۳۲/۵، کتاب الکراهیة، الباب التاسع فی اللبس، اعلاء السنن ص۳۲۳/۱۷، کتاب الحظر والاباحة، قبیل باب خاتم الحدید، مطبوعه امدادیه ملتان،

[2] من تشبه بقوم فهو منهم (مشکوة شریف ص۳۷۵، کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه دارالکتاب دیوبند،

الجواب حامداً ومصلیاً

بٹن جو کپڑے میں سلا ہوا ہو وہ تابع ثوب ہے، درمختار میں ازرارِ ذہب کو جائز لکھا ہے،[۱] لوہے کی انگوٹھی مکروہ ہے،[۲] ورنہ رولڈ گولڈ کی حقیقت کے متعلق ان لوگوں سے تحقیق کی جائے، جو اس کا تجربہ رکھتے ہیں وہ بتاسکیں گے کہ یہ سونا ہے یا لوہا، یا مخلوط ہونے کی صورت میں جو دھات غالب ہوگی اس کا حکم جاری کیا جائیگا۔[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ ۱۰/۶/۹۶ھ

تانبے کے برتن پر چاندی کی قلعی

سوال:۔ تانبے وغیرہ کے برتن پر اگر چاندی یا سونے کی قلعی کرا کر استعمال کیا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

تانبے کے برتن پر سونے چاندی کے پانی سے اگر اس طرح قلعی کردی جائے، کہ اس

۱؎ لابأس بازرار الديباج والذهب الخ الدرالمختار على الشامي زكريا، ج۹/ص ۵۱۰/ كتاب الحظر والاباحة. فصل في اللبس.

۲؎ في الجوهرة والتختم بالحديد والصفر والنحاس والرصاص مكروه للرجال والنساء الخ شامي زكريا، ج ۹/ص ۵۱۸/ كتاب الحظر والاباحة فصل في اللبس، هندية كوئته ص ۵/۳۳۵، كتاب الكراهية، الباب العاشر في استعمال الذهب، مجمع الانهر ص۱۹۷، ج: ۴، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

۳؎ ماغالبه الفضة او الذهب فضة وذهب اذ الحكم في الشرع للغالب (مجمع الانهر ص۱۶۷/۳، كتاب الصرف، مطبوعه بيروت، الدر مع الشامي كراچي ص۲۶۶/۵، كتاب الصرف، النهر الفائق ص۵۳۷/۳، كتاب الصرف، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

سے مستقلاً الگ نہ ہوسکے تو اس کی گنجائش ہے۔ کذافی ردالمحتار ج۵/ ص ۳۰۱/[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

برتن پر سونے چاندی کا ملمع کرنا

سوال: ۔جیسا کہ چاندی سونے کے برتن وغیرہ استعمال کرنا حرام ہیں، تو اگر کسی برتن پر چاندی یا سونے کا ملمع ہو تو اس کا استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر چاندی یا سونے کا صرف پانی چڑھایا گیا ہو، جس کو مستقلاً جدا نہ کیا جاسکتا ہو، تو گنجائش ہے[2] اجتناب پھر بھی ورع ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۷/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۷/۸۸ھ

---

[1] واما التمویہ الذی لایخلص فلابأس بہ بالاجماع لانہ مستھلک فلا عبرۃ ببقائہ لوناً الخ، شامی زکریا ج۹/ص۴۹۷/ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی الاکل، ھندیۃ کوئٹہ ص۵/۳۳۵، کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذھب والفضۃ، بحر کوئٹہ ص۸/۱۸۶، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاکل والشرب،

[2] ولابأس بالانتفاع بالاوانی المموھۃ بالذھب والفضۃ بالاجماع الخ، عالمگیری ج۵/ ص۳۳۵/ کتاب الکراھیۃ، الباب العاشر فی استعمال الذ ھب (مطبوعہ کویٹہ) شامی زکریا ص۹/۴۹۷، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی الاکل، بحر کوئٹہ ص۸/۱۸۶، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الاکل والشرب،

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

باب نہم : پردہ کے احکام

فصل اول:- پردہ کا ثبوت اوراس کا وجوب

پردہ کا حکم اورعورت کا مردوں کے مجمع میں تقریر کرنا

سوال:۔(۱) پردہ اسلام میں ضروری ہے یانہیں؟

(۲) اگر کوئی عورت پردہ نہ کرے تو اس کو گناہ ہے یانہیں؟

(۳) کسی عورت کا بے پردہ مردوں کے سامنے تقریر کرنا کیسا ہے مجمع میں؟

(۴) اگر مقرر عورت برقع اوڑھکر مردوں کے مجمع میں تقریر کرے تو کیسا ہے؟

(۵) ایسی عورت کی تقریر سننا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) پردہ اسلام میں ضروری چیز ہے، قرآن کریم[1] اورحدیث شریف سے ثابت ہے[2]

---

[1] قال تعالی : یا ایها النبی قل لأزواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیهن من جلابیبهن الآیة : یقول تعالیٰ أمراً رسوله صلی اللّٰه علیه وسلم تسلیماً أن یامر النساء المؤمنات خاصة أزواجه وبناته لشرفهن – بأن یدنین علیهن من جلابیبهن ...... والجلباب هو الرداء الخ، قال الجوهری : الجلباب الملحفة، تفسیر ابن کثیر ص۸۲۴ ج۳ سورة الأحزاب، آیت ۵۹، مطبوع المکتبة التجاریة، مصطفیٰ احمد الباز.

[2] عن ابن مسعودؓ عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال المرأ ة عورة فإذا خرجت استشرفها الشیطان رواه الترمذی وعن أم سلمة أنها کانت عند رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم(بقیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) وہ گنہگار رہے [۱]

(۳) ناجائز ہے [۲]

(۴) عورت کا مردوں کے ساتھ مسجد میں جا کرنماز پڑھنا بھی علماء کرام نے ممنوع لکھا ہے [۳]، خواہ برقع اوڑھ کر جائے یا بلا برقع اوڑھے، کیوں کہ اس میں بہت مفاسد اور فتن

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) وميمونة إذ أقبل ابن أم مكتوم فدخل عليه فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: "إحتجبا منه" فقلت يا رسول اللّٰه أليس هو أعمٰى لا يبصرنا ؟ فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : أفعميا وإن أنتما ألستما تبصرانه ؟ رواه احمد والترمذى، مشكوٰة شريف ص ۲۶۹ ج ۲ باب النظر إلى المخطوبة وبيان العورات، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] اسلئے کہ پردہ فرض ہے، بے پردگی نصوص قرآن وحدیث کے خلاف ہے،(م رن) قال تعالىٰ : يا أيها النبى قل لأزواجک وبناتک ونساء المؤمنين يدنين عليهن من جلابيبهن الآية سورة الأحزاب، آيت ۵۹، عن عبداللّٰه عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم قال المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان ترمذى شريف ،ج ۱/ص ۱۴۰/ باب ماجاء فى كراهية الدخول على المغيبات، ابواب الرضاع، مطبوعه رشيديه دهلى، مطبوعه اشرفى ديوبند ص ۲۲۲ ج ۱، مشكوٰة شريف ص ۲۶۹ ج ۲ باب النظر الى المخطوبة وبيان العورات، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

ترجمہ:۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا عورت پردے کی چیز ہے، پس جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانک تانک کرتا ہے۔

[۲] صوت المرأة عورة ولانجيزلهن رفع اصواتهن ولاتمطيطها ولاتليينها وتقطيعها لمافى ذٰلک من استمالة الرجال اليهن وتحريک الشهوات منهم (شامى نعمانيه ،ج ۱/ص ۲۷۲/ (باب شروط الصلوٰة، مطلب فى سترالعورة، شامى كراچى ص ۴۰۶ ج ۱ منحة الخالق على البحر الرائق ص ۲۷۰ ج ۱ باب شروط الصلاة، مطبوعه كوئٹه پاكستان.

[۳] ويكره حضورهن الجماعة ولولجمعة وعيد ووعظ مطلقا على المذهب المفتى به لفساد الزمان (الدرالمختارعلى الشامى ج ۱/ص ۳۸۰/ باب الامامة مكتبه نعمانيه، البحر الرائق كوئٹه ص ۳۵۸ ج ۱ باب الإمامة، طحطاوى مع المراقى ص ۲۴۶ فصل فى بيان الأحق بالإمامة، مطبوعه مصر.

ہیں، لہٰذا عورت کا مردوں کے مجمع میں جا کر تقریر کرنا بھی (بلا شدید ضرورت کے) منع ہے۔

(۵) مردوں کو ایسے مجمع میں شریک ہونا اور تقریر سننا شرعاً درست نہیں[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ، صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ ۲/ربی الثانی ۵۸ھ

پردہ فرض ہے یا سنت

سوال:۔ (۱) غیر محرم سے مستورات کے لئے پردہ فرض ہے یا سنت اور قرآن شریف کی کس آیت شریفہ کی رو سے یا کس حدیث شریف کی رو سے تا کہ پوری تسلی کر کے عمل کیا جائے؟

(۲) زید کے باپ سے زید کی بیوی کو پردہ کرنا آیا ہے یا نہیں؟ اور اگر پردہ کرنا نہیں آیا، تو اس کے بارے میں قرآن شریف کی کوئی آیت شریفہ یا حدیث شریف ہے؟ اسے بھی درج فرما کر آگاہی بخشیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) فرض ہے **لقوله تعالیٰ قل للمؤمنین یغضوامن ابصارھم الاية،**[۲] **بدائع ج۵/ص**[۳] **۱۲۱/ لایجوز النظر الیٰ المرأة (الاجنبیة) لمافیه من خوف الفتنة**

---

[۱] ملاحظہ ہو گذشتہ صفحہ کا حاشیہ [۲]۔

[۲] سورۃ النور، آیت ۳۰/**ترجمہ:**۔ آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔

[۳] **بدائع الصنائع ص ۱۲۱ ج۵ کتاب الاستحسان، وأما النوع السادس : وھو الأجنبیات الخ، مطبوعه ایچ ایم سعید کراچی، الفقه الحنفی وأدلته ص۳۸۷ ج۲ کتاب الحظر والإباحة، النظر إلی المرأة، فقه المعاملات، القسم الأول مطبوعه دار الفیحاء بیروت.**

ولھٰذا قال علیه السلام المرأة عورة مستورة زیلعی ، ج۶/ص۱۷/[۱] فاسئلوھن من وراء حجاب الایة[۲]

(۲) نہیں یحل للرجل النظر من ذوات محارمه الیٰ رأسها الیٰ ان قال لقوله تبارک وتعالیٰ ولایبدین زینتهن الالبعولتهن او اٰبائهن او اٰباء بعولتهن الایة، بدائع[۳]، ج۵/ص۱۲۰/وبسط طرق الاستدلال فی القاء السکینة ،بلکہ اس کے خلاف نص ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱/۱۷/۵۴ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور یکم ذی الحجہ ۵۴ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱/۱۷/۵۴ھ

نامحرم کی آواز کا جواب

سوال:۔(۱) زید کی بیوی نے اگر کسی نامحرم کے آواز دینے پر جبکہ گھر میں کوئی بچہ یا بڑا اس کو جواب دینے کے لئے موجود نہ ہو اس کو جواب دیدیا تو کیا زید اگر کبھی نماز پڑھائے اس کے پیچھے نماز ہوگی صرف اسکی بیوی کے جواب دینے پر زید مستقل امام نہیں ہے؟

---

[۱] زیلعی ،ج۶/ص۱۷/، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امدادیه ملتان، مجمع الأنهر مع سکب الأنهر ص۲۰۲ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه الخ، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[۲] سورہ احزاب، آیت ۵۳/ **ترجمہ**:۔تو پردہ کے باہر سے مانگا کرو۔

[۳] بدائع الصنائع کراچی،ج۵/ص۱۲۱/ کتاب الإستحسان وأما النوع الثالث : وهو ذات الرحم المحرم الخ، مطبوعه ایچ ایم سعید کراچی، البحر الرائق کوئٹه ص۱۹۳ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر واللمس، مجمع الأنهر مع سکب الأنهر ص۲۰۱ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

(۲) جبکہ کوئی دوسرا شخص موجود نہ ہوتو نامحرم کو جواب دے سکتے ہیں کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اتنی بات کی وجہ سے زید کی امامت میں خرابی نہیں آئے گی۔

(۲) ضرورت کے درجہ میں اگر ایسا جواب دیا جائے جس سے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتو اس کی اجازت ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

پردہ کس عمر میں

سوال:۔عورت کو کتنی عمر تک پردہ کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب لڑکی سیانی ہوجائے کہ اس کے اندر ایسا مادہ پیدا ہوجائے کہ خود اس کو مرد کی خواہش ہونے لگے، یا مرد کو اس کی خواہش ہونے لگے، تو وہ پردہ کے قابل ہوگی[۲] پھر ساری

---

[۱] ویجوز الکلام المباح مع امرأة اجنبية (قوله : فقالت مرحباً وأهلاً) قال النووى : فيه جواز سماع كلام الأجنبية ومراجعتها الكلام للحاجة الخ، شرح النووى على هامش المسلم ص۱۷۷ ج۲ كتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلك الخ، مطبوعه اشرفی دیوبند.

[۲] لا عورة للصغير جداً وكذا لصغيرة ...... وإذا لم يبلغ الصغير والصغيرة حد الشهوة إلى قوله: واختلفوا فى تقدير حد الشهوة : فقيل سبع وقيل تسع، وسياتى فى باب الإمامة تصحيح عدم اعتباره بالسن، بل المعتبر أن تصلح للجماع بأن تكون عبلة ضخمة وهذا هو المناسب إعتباره، در مختار مع الشامى ص۴۰۷،۴۰۸ ج۱ باب شروط الصلاة، مطلب فى النظر إلى وجه الأمرد، مطبوعه ایچ ایم سعید کراچی.

عمر پردہ کریگی، کسی وقت بھی اس کو آزادی نہیں کہ بے پردہ ہوکر مردوں میں گھومتی پھرے[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۵/۹۲ھ

چہرہ کا پردہ

سوال:۔خالدہ ادیب خانم نے جوایک مشہور ترکی خاتون ہیں، ترکی میں مشرق ومغرب کی کشمکش کے عنوان پر اپنے ساتویں خطبہ میں یہ بات صاف طور پر ظاہر کی ہے کہ: ''کلام الٰہی کے اعتبار سے عورتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے سر، سینے اور زینت کو چھپاویں، چہروں کے چھپانے کا کہیں ذکر نہیں ہے، اور نہ عورتوں سے کہا گیا کہ وہ گھر میں بیٹھی رہیں، اور خدمتِ عامہ انجام نہ دیں''، علاوہ ازیں اسی خطبہ میں آگے چل کر یہ الفاظ موجود ہیں، کہ ''اگر اس پردہ کو مسلمان قائم رکھنا چاہتے ہیں انہیں اختیار ہے مگر وہ یہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتے کہ اس کی بناء مذہب کے احکام پر ہے''، لہٰذا برائے مہربانی یہ فرمایئے کہ وہ کونسی احادیث یا اسلامی روایات ہیں جن کی رو سے عورتوں کو بغیر عذر چہرہ چھپانا ضروری ہوجاتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سر، سینہ، زینت اور تمام بدن کے چھپانے کا حکم تسلیم کرنے کے بعد چہروں کے چھپانے کے حکم میں تأمل کرنا بہت ہی حیرت انگیز ہے، غور کا مقام ہے، '' **قل للمومنین**

---

[1] وأن يستعففن بترک الوضع والتستر خير لهن من الوضع لبعده من التهمة فلكل ساقطة إلى قوله : وأبلغ ما فى ذلک أن عدم وضع الثياب فى القواعد من الإستعفاف إيذاناً بأن وضع الثياب لا مدخل له فى العفة، هذا فى القواعد فكيف بالكواعب ؟ (روح)، أحكام القرآن للشيخ ظفر احمد التهانوى ص ۴۳۹ ج۳ تفصيل الخطاب فى مسئلة الحجاب، تفصيل ما انتظمت الآية السادسة من الأحكام، مطبوعه ادارة القرآن كراچى.

یغضوا من ابصارھم[۱]، کا حکم کس لئے ہے؟ اگر اس سے چہروں کا پردہ مقصود نہیں تو کیا ہے ” یاایھا النبی قل لازواجک و بناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیھن“[۲] (الایة) کا کیا مطلب ہے؟ اس کی تفسیر حضرت ابن عباسؓ سے اس طرح مروی ہے،”قال علی بن ابی طلحة عن ابن عباسؓ امر اللّٰہ نساء المؤمنین اذاخرجن من بیوتھن فی حاجةان یغطین وجوھھن من فوق رؤسھن بالجلابیب ویبدین عیناً واحدةاھ[۳] ابن کثیر، ج ۳ ؍ص ۵۱۸؍اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورتوں کو اصالۃً گھروں میں رہنے کا حکم ہے، اگر کسی حاجت کے لئے مجبوراً نکلیں تو چہرہ اور سر چھپا کر نکلیں، راستہ دیکھنے کے لئے ایک آنکھ کی مقدار کھولنے کی گنجائش ہے، اور عبیدہ سلمانی نے اس آیت کی تفسیر بتلاتے وقت اپنا چہرہ اور سر چھپا کر دکھلایا اور صرف بائیں آنکھ کو کھولے رکھا، کذا فی تفسیر[۴] ابن کثیر، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی میں نماز پڑھنا کس قدر موجب فضیلت ہے، لیکن ارشاد ہے ”صلوة المرأة فی بیتھا أفضل من صلوٰتھا فی حجرتھا وصلوٰتھا فی مخدعھا أفضل من صلوٰتھا فی بیتھا[۵] رواہ ابوداؤد۔

---

[۱] سورۃ النور آیت ۳۰؍

[۲] سورۂ احزاب آیت ۵۹؍ **ترجمہ**:۔اے پیغمبر (ﷺ) اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دوسرے مسلمانوں کی بیبیوں سے بھی کہہ دیجئے کہ نیچی کرلیا کریں اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں (بیان القرآن)

[۳] تفسیر ابن کثیر، ج۳؍ص ۸۲۴–۸۲۵؍ سورۂ احزاب تحت آیت ۵۹؍ مطبوعہ مصطفی الباز مکہ مکرمہ.

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ نے مؤمنین عورتوں کو حکم فرمایا ہے جب کسی ضرورت سے اپنے گھر سے نکلا کریں اپنے چہروں کو اپنے سروں کے اوپر سے چادر سے ڈھانپ لیا کریں، اور ایک آنکھ کھول لیا کریں۔

[۴] سألت عبیدة السلمانی عن قول اللّٰہ عزوجل (یدنین علیھن من جلابیبھن) فغطی وجھہ ورأسہ وابرز عینہ الیسری،تفسیر ابن کثیر ،ج۳؍ص ۸۲۵؍سورة الاحزاب ، تحت آیت ۵۹؍ مطبوعہ مصطفی الباز مکہ مکرمہ.

[۵] مشکوٰة شریف ،ص ۹۶؍باب الجماعة وفضلھا،الفصل الثانی، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ایک روایت میں ہے، ’’ولاتمنعوا اماء اللّٰہ مساجد اللّٰہ ولکن لیخرجن وھن تفلات‘‘ وفی روایۃ : ’’وبیوتھن خیر لھن[۱]‘‘

ایک دفعہ کچھ عورتیں جمع ہوکر حاضر ہوئیں اورعرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد جہاد کرکے فضیلت میں ہم سے بڑھ گئے ،آپ کوئی عمل ایسا بتائیے جس سے جہاد جیسی فضیلت حاصل ہو ،ارشاد ہوا ’’من قعدت منکن فی بیتھا فانھا تدرک عمل المجاھدین فی سبیل اللّٰہ تعالیٰ[۲]‘‘ یعنی جوتم میں سے اپنے گھر میں بیٹھی رہے، اس کو جہادجیسا اجر ملے گا، جہادجیسی عبادت اورخدمت ملک وملت کے مقابلہ میں بھی عورتوں کو گھرمیں بیٹھے رہنے کا حکم ہوا، ترمذی کی روایت میں ہے[۳] ’’عن النبی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ان المرأۃ عورۃ فاذا اخرجت استشرفھا الشیطان اھ‘‘ ،خالدہ ادیب خانم نے افسانہ نگاری اورعبارت آرائی یادیگرطرق مروجہ سے ملک وقوم کی خدمت کرکے ممکن ہے کہ ادبی دنیا میں کوئی خاص شہرت پیدا کی ہو،اورارباب قلم سے خراجِ تحسین وصول کیا ہو،

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ابوداؤد شریف، ج ۱/ص ۸۴/کتاب الصلاۃ، باب التشدید فی ذٰلک، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

ترجمہ:. عورت کا گھرمیں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہےاور(گھر کے اندر) کوٹھری میں نماز پڑھنا گھرمیں نماز پڑھنے سے افضل ہے۱۲۔

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] ابوداؤد شریف،ص ۸۴/(باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد)کتاب الصلاۃ، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

ترجمہ:۔اللہ کی بندیوں کواللہ کی مسجدوں سے نہ روکولیکن وہ بلازینت نکلا کریں ،اورایک روایت میں ہےاوران کے گھران کے لئے بہترہیں۔

[۲] تفسیرابن کثیر،ج ۳/ص ۷۶۸/مطبوعہ نزار مصطفیٰ الباز مکہ مکرمہ سورۃ الاحزاب تحت آیت ۳۳/۔

[۳] ترمذی شریف ،ج ۱/ص ۲۲۲/ باب قبیل ابواب الطلاق ،مطبوعہ ادارۃ الرشید دیوبند

ترجمہ:. عورت پردہ کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہےتو شیطان نظر اُٹھا کراس کو دیکھتا ہے۔۱۲

لیکن مذہبی اصول وفروع پر عبور کے لئے صرف اتنا کافی نہیں، بلکہ اس کا ساحل بہت بعید ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۳/۸/۶۴ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۵/ شعبان ۶۴ھ

عورتوں کا لباس اور ستر

سوال:۔(۱) عورتوں کو ساڑی باندھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۲) عورت کو سفید لٹھے کی شلوار پہننا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(۳) عورت کو اونچی ایڑی کا چپل جیسا کہ آج کل رائج ہے، پہننا جائز ہے یا نہیں؟

(۴) عورتوں کو کھڑی ایڑی کا لیڈی بوٹ جیسا کہ یورپین استعمال کرتی ہیں جائز ہے یا نہیں؟

(۵) عورتوں کو سر میں کنگھی یا کلف وغیرہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟ کیونکہ اکثر عورتیں اس وجہ سے لگاتی ہیں کہ بال اور مانگ خراب نہ ہو، زیادہ دیر تک ٹھیک رہے۔

(۶) جس گھر میں کسی غیر محرم کا گذر نہ ہو تو ایسے گھر میں عورتوں کو گلے کھلی نصف آستین کی قمیص یا جمپر پہننا جائز ہے یا نہیں؟

(۷) مصری قطع کا برقع جس کا ناف سے اوپر کا حصہ علیحدہ اور بدن پر فٹ ہوتا ہے، عورتوں کو اوڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱رتا ۴ر) جو لباس کفار یا فساق یا مردوں کے ساتھ مخصوص ہے، عورتوں کو اس کا استعمال ناجائز ہے، جو مشترک ہے، اس کا استعمال جائز ہے، تاہم صلحاء کا لباس جو عورتوں کے

ساتھ مخصوص ہواس کا استعمال مستحسن ہے،[۱] اس سے ان تمام نمبروں کا جواب ہو گیا۔

(۵) اگر یہ محض زینت وآرام کے لئے ہوتو جائز ہے، بشرطیکہ یہ فساق یا کفار کا شعار نہ ہو۔

(۶) لباس کی حیثیت سے جواب آ چکا ہے، پردہ کی حیثیت سے جواب یہ ہے کہ محرم سے ان اعضاء کا پردہ نہیں، بشرطیکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

(۷) لباس کی حیثیت سے جواب معلوم ہو گیا، فٹ ہونے کی حیثیت سے جس سے بدن کی کیفیت ظاہر ہو، جواب یہ ہے کہ ایسی حالت میں نامحرم کے سامنے جانا منع ہے۔

"قال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم لعن اللّٰه المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال،رواه البخاری، مشکوٰۃ شریف[۲]، ص ۲۸۰/"

قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من تشبه بقوم فهومنهم ،رواه احمد وابوداؤد اھ مشکوٰۃ شریف[۳]، ص ۳۷۵/اما نظره الی ذوات محارمه فنقول یباح له ان ینظر منها الی موضع زینتها الظاهرة والباطنة وهی الراس والشعر والعنق والصدر والا ذن والعضد والساعد والکف والساق والرجل

---

۱ (قوله:) من تشبه بقوم : أی من تشبه نفسه بالکفار مثلاً فی اللباس وغیره أو بالفساق أو الفجار أو بأهل التصوف والصلحاء الأبراء (فهو منهم) أی فی الإثم والخیر، قال الطیبی: هٰذا عام فی الخلق والخلق والشعار، مرقاة شرح مشکوٰۃ ص ۱۳۴ ج ۴ کتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی.

۲ مشکوٰۃ شریف،ص ۳۸۰/باب الترجل،الفصل الاول،

ترجمه : حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشادفر مایا عورتوں کی مشابہت کرنے والے مردوں اور مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔

۳ مشکوٰۃ شریف ،ص ۳۷۵/ کتاب اللباس ، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم ،جوکسی قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے۔

والوجه، اھ عالمگیری، ج۴/ص۳۰۵/[1]" فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۳/۷/۵۸ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۳/۷/۵۸ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۵/رجب/۵۸ھ

نامحرموں کو دیکھنا

سوال:۔زید ہمیشہ اجنبی حسین عورتوں کو تاکتا رہا اور احباب سے حالات بیان کرتا رہا کیا اس کو بھی گناہ کبیرہ کہا جاوے گا، اور اصرار علی الکبیرہ ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اجنبی عورت کو شہوت سے دیکھنا بلاضرورت شرعیہ حرام ہے[2] کیونکہ آنکھ کا زنا ہے[3] اپنے فعل سے توبہ کرنا ضروری ہے اگر توبہ نہ کرے تو یہ اصرار ہے۔[4] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] عالمگیری، ج۵/ص۳۲۸/کتاب الکراهية، الباب الثامن فی النظر والمس. مکتبه کوئٹه پاکستان، مجمع الأنهر ص۲۰۱ ج۴ کتاب الکراهية، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت، المحيط البرهانی ص۲۷ ج۸ کتاب الکراهية والإستحسان، الفصل التاسع فيما يحل للرجل النظر إليه الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهيل.

[2] فإن كان لا يأمن على نفسه الشهوة لم ينظر إلى وجهها إلا لحاجة ضرورية، الفقه الحنفی وأدلته ص۳۸۷ ج۲ کتاب الحظر والإباحة، النظر إلى المرأة، فقه المعاملات، القسم الأول، مطبوعه دار الفيحاء بيروت، زيلعی شرح کنز ص۱۷ ج۶ کتاب الکراهية، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امداديه ملتان، مجمع الأنهر ص۲۰۲ ج۴ کتاب الکراهية، فصل فی النظر ونحوه الخ، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت. (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محرم سے پردہ کی حد

سوال:۔ پردہ دار عورت بہنوئی، بھائی، پھوپھا، چچا، دیور سے پردہ کس حد تک کرے یعنی شریعت میں اس کا کیا درجہ؟ اور ہاتھ صرف گٹوں تک اور چہرہ کھول کر سامنے آجائے تو کچھ حرج تو نہیں ہے، یعنی ان لوگوں سے کس درجہ تک پردہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بھائی اور چچا سے پردہ نہیں[۱]، بہنوئی، پھوپھا، چچازاد بھائی وغیرہ سے پردہ ہے بالکل ان کے سامنے نہ آئے، اگر ایک ہی مکان میں رہتے ہوں اور مکان کی تنگی ہو تو مجبوراً اتنا پردہ بھی کافی ہے کہ چہرہ ہاتھ نہ کھولے، بلکہ گھونگٹ کرے، اور تنہائی میں ایک جگہ ان کے ساتھ نہ ہو، اور بے تکلفی ہنسی مذاق نہ کرے[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۱۳/۱/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۱۳/۱/۹۰ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۳] لقوله عليه الصلوٰة والسلام العينان تزنيان وزناهما النظر الخ (زيلعى ، ج٦/ص ١٩ / كتاب الكراهية، فصل فى النظر والمس مكتبه امداديه ملتان)

[۴] وكل معصية اصر عليها العبد فهى كبيرة، وكل ما استغفر عنها فهى صغيرة، شرح عقائد النسفى مع النبراس ص ٢٢٥ بحث الكبيرة والصغيرة، مطبوعه امداديه ملتان.

(صفحه هذا) [۱] ولابأس للرجل ان ينظر من امه وابنته البالغة واخته وكل ذى رحم محرم منه.عالمگيرى ج٥/ص٣٢٨/ كتاب الكراهية ،الباب الثامن فيما يحل للرجل النظر اليه الخ، البحرالرائق كوئٹه ص١٩٣ ج٨ كتاب الكراهية، فصل فى النظر واللمس، در مختار على الشامى كراچى ص٣٦٧ ج٦ كتاب الحظر والإباحة فصل فى النظر والمس.

[۲] عن عقبة بن عامرؓ قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، إياكم والدخول على النساء أى غير المحرمات على طريق التخلية أو على وجه التكشف (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بیوی کو بے پردگی پر مجبور کرنا

سوال:۔ زید نے اپنی لڑکی صفیہ کا عقد عمر کے بیٹے ظفر کے ساتھ اس شرط پر کیا کہ اس کی لڑکی پردہ میں رہے گی، اورارکان شرع کی پابندرہے گی، ظفر نے دوسال کے بعد اپنی بیوی کو بے پردہ رکھنا شروع کیا، نیز جب وہ قرآن شریف کی تلاوت کرتی ہے، تو اسے جواب دیا جاتا ہے، کہ کیا رام کہانی شروع کررکھی ہے، زید کو جب اس واقعہ کی خبر ہوئی تو وہ اپنی بچی کو گھر لے آیا، ظفر کا اصرار ہے کہ وہ اپنی بیوی کو لیجائے گا زید کا کہنا ہے کہ تم نے شرط پوری نہیں کی، اس لئے اب میں رخصت نہ کرونگا، ایسی صورت میں شرعی نقطۂ نگاہ سے کیا کرنا چاہئے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

زید کو چاہئے کہ وہ ظفر سے پختہ عہد کرلے اور چند معزز آدمیوں کے سامنے تحریر کرالے کہ ظفر اب آئندہ اپنی بیوی کو پردہ کے ساتھ رکھے گا، بے پردگی پر مجبور نہ کرے گا، نیز احکام شرع کی پابندی کرے گا، اوراگر اس پر اطمینان نہ ہوتو زوجہ کو چاہئے کہ حاکم مسلم بااختیار کی عدالت میں مقدمہ پیش کرے، کہ ظفر میرا شوہر ہے مجھے بے پردہ رکھتا ہے، اور احکام شرعی کی بجاآوری میں مخل ہوتا ہے، اس پر حاکم ظفر کو بلاکر تحقیق کرے اوراس کو حکم دے کہ تم اپنی زوجہ کو پردہ میں رکھواوراحکام شرع کی پابندی میں رکاوٹ نہ ڈالو ورنہ آزاد کردو، اس پر ظفر احکام شرع کی پابندی کا وعدہ کرے یا آزاد کردے اگر وہ وعدہ کرے تو بہتر ہے،[۱]

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) فقال رجل یا رسول اللّٰہ أرأیت الحمو ؟ قال الحمو الموت أی دخولہ کالموت مہلک، مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف ص ۴۰۹،۴۱۰ ج۳ باب النظر الی المخطوبۃ، الفصل الأول، مطبوعہ بمبئی، الخلوۃ بالأجنبیۃ حرام، شامی کراچی ص۳۶۸ج۶ کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی النظر والمس.

[۱] الحیلۃ الناجزۃ ص ۶۱ ع۶۲ حکم زوجۂ متعنت، مطبوعہ دار الإشاعت دیوبند.

اگر آزاد کردے تو بعد عدت نکاح ثانی درست ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

لڑکیوں کا فیکٹری میں کام کرنا

سوال:۔ یہاں انگلینڈ کا یہ اصول ہے کہ لڑکا یا لڑکی کی عمر جب تک سولہ سال کی نہ ہو اس وقت اسکول جانا فرض ہے، جب سولہ سال کی عمر ہو جاتی ہے، تو اسکول کی طرف سے فیکٹری میں کام دیتے ہیں، تو ہم لوگوں کا پوچھنا یہ ہے کہ لڑکی کو اسکول کی جانب سے کام ملتا ہے، اس فیکٹری میں خالص عورتوں ہی کا کام ہوتا ہے، اور اس میں عورتیں ہی کام کرتی ہیں، مرد کا نام بھی نہیں، یہ فیکٹری سپلائی کی ہے، میں نے دو عالم سے پوچھا، انہوں نے یہ جواب دیا کہ جس فیکٹری میں عورتیں ہی کام کرتی ہیں اس میں کام پر لڑکی کو بھیجنے میں کوئی حرج نہیں، جس ڈیپارٹ منٹ میں عورتیں کام کرتی ہیں، وہاں کی سپروائزر عورت ہی ہوتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بوقت حاجت شرعی حدود کی رعایت رکھتے ہوئے اجازت ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۵/۹۰ھ
الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۵/۹۰ھ

---

[۱] والحاصل ان مدار حل خروجها بسبب قيام شغل المعيشة فيتقد ربقدره فمتى انقضت حاجتها لايحل لها بعدذٰلک صرف الزمان خارج بيتها الخ الدرالمختار على الشامی زکریا، ج۵/ص۲۲۵/ باب العدة،فصل فی الحداد،مطلب الحق انّ على المفتی ان ينظر الخ، البحرالرائق کوئٹه ص۱۵۳ ج۴ باب العدة، فصل فی الإحداد، الفقه الحنفی وأدلته ص۲۴۸، (فقه المعاملات، القسم الأول) کتاب النكاح، حكم الإحداد، خروج المعتدة من البيت، مطبوعه دار الفيحاء بيروت.

بازار میں چندہ کے لئے جانا جہاں بے پردہ عورتیں ہوں

سوال:۔امام مسجد کا ایک ادارہ کا چندہ وصول کرنا ایسی صورت میں جبکہ شہروں میں عام طور سے عورتیں عریاں نظر آتی ہیں، نیز شہری ماحول میں امام صاحب کو بسا اوقات رہنا پڑتا ہے، کیونکہ پورے مہینہ دوکانوں میں لگے ہوئے بکسوں کے ذریعہ چندہ حاصل کرتے ہیں، اس طرح امام صاحب کا بسا اوقات بازار ہی میں گزر ہوتا ہے، شہر کے بازار محلوں گلیوں میں پھرتے رہنا زہد وتقویٰ کا مجروح ہونا یقینی ہے، کیا امام صاحب کا فعل مناسب یا روا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حدود شرعیہ کی رعایت کرتے ہوئے شہروں اور بازاروں میں ضرورت سے جانا جائز ہے،[۱] محض تفریح یا برہنہ عورتوں کو دیکھنے کے لئے جانا جائز نہیں[۲]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] وعن عقبة بن عامرؓ قال : لقيت رسول الله صلى الله عليه وسلم : فقلت : ماالنجاة ؟ فقال أملک عليک لسانک، وليسعک بيتک الخ بأن تسکن فيه ولا تخرج منه إلا للضرورة مرقاة مع المشکوٰة ص۲۲۲ ج۴ باب حفظ اللسان والغيبة والشتم، الفصل الثانی، مطبوعه أصح المطابع بمبئی.

[۲] ولباسها إن كان ملتزقاً ببدنها أو رقيقا فالنظر من ورائها كالنظر إلى بدنها، والنظر إلى العورة لا يجوز إلا للضرورة، وقد عمت به البلوى فى بلادنا من لبس الثياب الملتزقة ببدنها والرقيقة، وهى لا تجوز عند المحارم ايضاً غير الزوج فكيف بالأجانب ؟ والناس عنه غافلون، احكام القرآن للشيخ ظفر احمد العثمانى ص۴۸۳ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير آيات الحجاب، تتمة فى بعض الحوادثات التى عمت به البلوى، مطبوعه إدارة القرأن كراچی.

کنگھی کر کے پھول پہن کر باہر جانا

سوال: ۔ ہمارے علاقہ میں اکثر عورتیں تقریباً ہر روز یا اکثر کنگھی کرنے کے بعد میں پھول لگا لیتی ہیں، یقیناً اس میں خوشبو بھی ہوتی ہے، جو نامحرم کو بھی متوجہ کرسکتی ہے، لہٰذا اس کا استعمال جائز ہے یا کہ ناجائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر وہ مکان سے باہر نامحرموں میں اس طرح جائیں تو اس کی اجازت نہیں ہے [۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عورتوں کو گھومنے کے لئے باہر نکلنا

سوال: ۔ آج کل بعض حضرات کا خیال ہے کہ چہار دیواری میں عورتوں کو محصور رکھنا ظلم ہے، عورتوں کو اپنے شوہروں کے ساتھ برقع اوڑھ کر گھومنا چاہئے، کیونکہ عہد نبوی میں عورتیں جنگ میں شریک ہوتی تھیں، اور ہر کام میں امداد دیتی تھیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جن شرائط اور احوال کی رعایت سے عہد نبوی میں عورتیں جہاد میں شریک ہوئی ہیں آج انکا عشر عشیر بھی موجود نہیں، بلکہ ان کا پایا جانا عادۃً محال ہے، تاہم جس درجہ میں فقہاء نے

---

[۱] عن ابی موسیٰ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کل عین زانیة ان المرأة اذااستعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا اوکذا یعنی زانیة (مشکوٰة، ص ۹۶/ باب الجماعة وفضلھا، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم.

ترجمہ: . بلاشبہ عورت جب عطر لگا کر (مردوں کی) مجلس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ہے ویسی ہے، یعنی زانیہ ہے، (مراد یہ ہے کہ زنا کی دعوت دیتی ہے)

اجازت دی ہے، اس درجہ میں جہاد کے لئے آج بھی عورتوں کا نکلنا جائز ہے، یعنی اضطرار کی حالت میں نفیر عام کے وقت عورتوں کو جہاد کے لئے نکلنا درست ہے، بشرطیکہ ان کو قتال کی قدرت بھی ہو، اور لشکر بڑا ہو مرہم پٹی وغیرہ کے لئے بوڑھی عورتوں کو نکلنا جائز ہے جوانوں کو جانا جائز نہیں ''قال محمدؒ لا یعجبنا ان تقاتل النساء المسلمات مع الرجال الا ان یضطر المسلمون ذٰلک فإن اضطر المسلمون الٰی ذلک بان جاء النفیر وکان فی خروجهن حاجة وضرورة فلابأس بخروجهن للقتال–الیٰ ان قال : ولاتخرج الشواب لمداواة الجرحیٰ وسقی الماء والطبخ والخبز لاجل الغزاة واما العجائز اللاتی دخلن فی السن فلابأس بان یخرجن فی الصوائف ونحوها من الجنود العظام ویداوین المرضیٰ والجرحیٰ ویسقین الماء ویخبزن ویطبخن ولکن لایقاتلن عالمگیری ، ج ۲ / ص ۸۰۳ / [۱]'' جب کہ جہاد کے لئے نکلنے کا یہ حکم ہے تو پھر شوہروں کے ساتھ گھومنا تو کوئی عبادت بھی نہیں اس کو جہاد پر قیاس کرنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے، خصوصاً جب کہ روایات ذیل سے پردہ کی سخت تاکید معلوم ہوتی ہے، ''المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشیطان ترمذیؒ [۲]، صلوٰة المرأة فی بیتها افضل من صلو تها فی حجرتها وصلوتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها ابوداؤد [۳] عن عائشةؓ قالت لوادرک رسول اللّٰہ ﷺ مااحدث النساء

[۱] الهندية، ص ۱۸۹–۱۹۰ ج۲ اول کتاب السیر الباب الأول مطبع کوئٹہ پاکستان، المحیط البرهانی ص ۱۱۰، ۱۱۱ کتاب السیر، الفصل الخامس فی بیان من یجوز له الخروج إلی الجهاد الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

[۲] ترمذی شریف، ص۲۲۲ ج۱ باب ماجاء فی کراهية الدخول علی المغيبات، مطبوعه ابواب الرضاع، مطبوعه اشرفی دیوبند، **ترجمه**:۔عورت پردہ کی چیز ہے جب وہ نکلتی ہے تو شیطان نظر اُٹھا کر اس کو دیکھتا ہے؟

[۳] عورت کا گھر میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور (گھر کے اندر) کوٹھری میں نماز پڑھنا گھر میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(ابوداؤد شریف ، ج ۱ / ص ۸۴ / **(بقیہ اگلے صفحہ پر)**

لمنعهن من المسجد كمامنعت نساء بني اسرائيل الخ (بخاری[۱]) اس روایت میں حضرت عائشہؓ نے اس زمانہ کا حال بیان فرمایا ہے جس کے متعلق ارشاد ہے ''خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ[۲]''، آج فتنہ وفساد کے غلبہ کی وجہ سے مساجد میں نماز کیلئے عورتوں کا آنا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا، جیسا کہ نہایہ[۳]، عنایہ[۴]، مبسوط[۵]، جامع الرموز[۶]، محیط[۷] وغیرہ میں مصرح موجود ہے، جب کہ دینی امور میں عورتوں کے نکلنے کا یہ حکم ہے تو پھر شوہروں کے ساتھ گھومنا تو کوئی دینی ضرورت نہیں، بلکہ نصاریٰ کا شعار

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) باب ماجاء في خروج النساء الى المسجد) باب التشديد في ذلک، کتاب الصلوٰة، مطبوعه اشرفی دیوبند.

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] بخاری شریف ،ج ۱/ص ۱۲۰/ ، كتاب الأذان، آخر باب خروج النساء إلى المساجد، بالليل والغلس، مطبوعه اشرفی دیوبند، ابوداؤد شریف ص ۸۴ ج ۱ کتاب الصلوٰة، باب ما جاء في خروج النساء الى المسجد، باب التشديد في ذلک مطبوعه اشرفی دیوبند.

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت کو معلوم کرتے جو عورتوں نے بنالی ہے تو بیشک انہیں مسجد جانے سے روکدیتے، جس طرح بنی اسرائل کے عورتوں کو روک دیا گیا۔

[۲] ترمذی شریف، ج۴/ص۴۳۳/ کتاب الفتن ،باب ماجاء في القرن الثالث ،مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، مطبوعه اشرفی دیوبند ص ۴۶ ج ۲.

ترجمہ حدیث:۔ سب سے بہترین زمانہ میرا زمانہ ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو اس کے بعد ہیں پھر وہ لوگ ہیں جو اس کے بعد ہیں۔

[۳] كفاية على هامش فتح القدير ،ج ۱/ص ۳۱۸/باب الامامة،مطبوعه رشيديه كوئٹه.

[۴] والفتویٰ اليوم على كراهة حضور هن في الصلوٰة كلها لظهور الفساد(عناية على الفتح ، ج ۱/ص ۳۶۶/ باب الامامة، مطبوعه دار الفكر بيروت.

[۵] مبسوط ،ج ۲/ ص ۴۱/ باب صلاة العيدين ،مطبوعه دارالفكر بيروت.

[۶] جامع الرموز ،ج ۱/ص ۷۸/ كتاب الصلاة،فصل في القرأة ،مطبوعه نول كشور لكهنؤ.

[۷] المحيط البرهاني ،ج۲/ص ۴۸۶/ كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون، نوع آخر في بيان من يجب عليه الخروج ،في العيدين ،مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

اور طریقہ ہے، وہ کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶؍۳؍ ۵۳ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶؍۳؍ ۵۳ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶؍۳؍ ۵۳ھ

جو عورت پہلے سے بے پردہ ہو اس کو بھی پردہ لازم ہے

سوال:۔شادی سے پہلے عورت نے کبھی پردہ نہیں کیا، شادی کے بعد اس کا خاوند کہتا ہے کہ پردہ کرو، مگر یہ کہہ کر ٹال دیتی ہے، کہ اب تک پردہ نہیں کیا، تو اب کیا پردہ کرنا ہے، جبکہ ہر شخص اس کو جانتا ہے، دوسرے اس علاقہ میں برقع کا رواج بھی نہیں ہے، تو اس عورت کو خاوند کے کہنے کے مطابق پردہ کرنا چاہئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اسکو پردہ کرنا چاہئے[1]، اگر کسی نے مدت دراز تک نماز نہیں پڑھی اور وہ یہ کہے کہ اب بڑی عمر میں کیا نماز پڑھیں گے تو اس کا یہ جواب غلط ہے، اسی طرح اس عورت کا جواب غلط ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

---

[1] یا أیھا النبی قل لأزواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن الآیة سورة الاحزاب، آیت ۵۹، قال علی بن طلحة : عن ابن عباسؓ أمر اللّٰہ نساء المؤمنین إذ اخرجن من بیوتھن فی حاجة أن یغطین وجوھھن من فوق رؤسھن بالجلابیب، ویبدین عیناً واحدةً، تفسیر ابن کثیر ص۸۲۴ ج۳ سورة الأحزاب، تحت آیت ۵۹، مطبوعه المکتبة التجاریة مصطفی احمد الباز، مکة المکرمة.

کیا نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے پردہ ہے

سوال:۔ کچھ لوگوں نے ایسا مشہور کر رکھا ہے کہ نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے جس سے نکاح ہوا ہے، اس سے پردہ ضروری ہے تو اس کی کیا اصلیت ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

عورت کا جس مرد سے نکاح ہو گیا وہ اس کا شوہر ہو گیا، اگرچہ ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو، اس سے پردہ نہیں [1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸؍۱۲؍۹۲ھ

مشترکہ مکان میں شرعی پردہ

سوال:۔ جس مکان میں پورا خاندان ساتھ رہتا ہو وہاں پردہ قائم رکھنے کی صورت (جبکہ جیٹھ اور دیور یکے بعد دیگرے آتے جاتے ہوں) تحریر فرماتے ہوئے پردہ شرعی کو واضح فرمائیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

باقی بدن تو چھپا رہتا ہی ہے، چہرہ بھی سامنے نہ کریں، اور نامحرم کے ساتھ خلوت کا موقع کبھی آنے نہ دیں، ہنسی مذاق سے پوری احتیاط رکھیں، یہ اس وقت جبکہ مکان میں تنگی کی وجہ سے اتنی گنجائش نہ ہو کہ نامحرم کی آمد کے وقت مکان کے اندرونی حصہ میں چلی جائیں،

---

[1] وينظر الرجل من زوجته إلى جميع بدنها ويحل له مسها والإستمتاع بها في الفرج ومادونه الخ، الفقه الحنفي وأدلته ص ۳۸۹ (فقه المعاملات، القسم الأول) كتاب الحظر والإباحة، النظر إلى المرأة، مطبوعه دار الفيحاء بيروت، عالمگيری كوئٹه ص۳۲۷ ج۵ كتاب الكراهية، الباب الثامن، بحر الرائق كوئٹه ص۱۹۳ ج۸ كتاب الكراهية، فصل في النظر واللمس.

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 07-Parda ka Suboot & Wujoob

یا پردہ درمیان میں لٹکا دیں، اگر گنجائش ہوتو چہرہ چھپا کربھی سامنے آنے سے اجتناب کریں، یہ تو عورتوں کے حق میں ہے۔

مردوں کے حق میں یہ ہے کہ جب مکان میں جائیں اطلاع کرکے جائیں، اورنگاہ نیچی رکھیں، اورہنسی مذاق نیز خلوت سے پوری احتیاط کریں "عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والدخول على النساء فقال رجل من الانصاريارسول الله افريت الحمو قال الحمو الموت اھ بخاری شریف،[1] زاد ابن وهب فى رواية عن مسلم سمعت الليث يقول الحمواخوالزوج وماشبه من اقارب الزوج ابن العم ونحوه ووقع عند الترمذى بعد تخريج الحديث قال الترمذى يقال اخوالزوج كره له ان يخلوبها قال ومعنى الحديث على نحوماروى لايخلون رجل بامرأة قال ثالثها الشيطان اھ وهذا الحديث الذى اشار اليه اخرجه احمد من حديث عامر بن ربيعة وقال النووى اتفق اهل العلم باللغة على ان الاحماء اقارب زوج امرأة كابيه وعمه واخيه وابن اخيه وابن عمه ونحوهم اھ فتح البارى[2] ج ۹ / ص ۲۸۹ / الخلوة بالاجنبية حرام[3] اھ درمختار تمنع من كشف الوجه بين رجال لخوف الفتنة اھ تنوير ، ج ۱ / ص ۲۲۴ /[4]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] بخاری شریف، ج ۲/ص ۷۸۷/ باب لايخلون رجل بامرأة الا ذو محرم والدخول على المغيبة .

ترجمہ:۔عقبہ بن عامر روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے پرہیز کرو، ایک مرد انصاری نے کہا آپ دیور کے لئے بتائے؟ آپ نے فرمایا دیور تو موت ہے۔

[2] فتح البارى ، ج ۹ /ص ۲۸۹ / مكتبه يوسفى ديوبند ،باب لايخلون رجل بامرأة الا ذومحرم والدخول على المغيبة.

[3] الدرالمختار على ردالمحتار ، ج ٦ / ص ۳٦۱/ كراچى، فصل فى النظر والمس.

[4] تنوير على الشامى ، ج ۱ / ص ۲۷۴ /نعمانيه ،باب شروط الصلوٰة،مطلب فى سترالعورة.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم
جن سے پردہ ضروری ہے

نامحرم ملازم سے پردہ

سوال:۔زید اپنی بیوی کا فرمانبردار ہے، اور اپنی بیوی کے واسطے ایک نامحرم شخص کو ملازم رکھا ہے، جو ہر وقت اس کی خدمت میں یعنی کھانا پکانا اور جھاڑو لگانا، اور گھر کے کام میں مشغول رہتا ہے، اور وہ دونوں میاں بیوی بیوقوف بتلاتے ہیں، اور بچہ کہتے ہیں، حالانکہ اس کی مونچھیں نکلنی شروع ہوگئی ہیں، اور اس کی عمر بلوغت کو پہنچ چکی ہے، کیا اپنے آرام کی خاطر اس کا گھر میں بے روک ٹوک جانا درست ہے؟ اور دلہن صاحبہ کی خدمت ایسے آدمی سے لینا درست ہے، اس کو دو تین سال میں دلہن صاحبہ نے کام بھی گھر کا بہت محنت سے سکھایا ہے، مگر بدقسمتی سے اب وہ جوان ہوگیا ہے، اب بیگم صاحبہ اس کو علیحدہ کرنا نہیں چاہتی ہیں، کیونکہ آرام میں فرق پڑتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نامحرم سے پردہ کرنا ضروری ہے[1] اور جب وہ ملازم ہے گھر کا کام بھی کرتا ہے، تو بسا

---

[1] أن النساء أيضاً مأمورات بغض البصر عن الرجال الأجانب كما أن الرجال مأمورون بغض البصر عن النساء الأجنبيات إلى قوله : نعم إن كان بينهما محرمية نسب (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اوقات اس سے خلوت اور تنہائی کی بھی نوبت آتی ہوگی، عورت کو نامحرم کے ساتھ خلوت اور تنہائی کرنا حرام ہے[1] لہٰذا اس ملازم کو علیحدہ کر کے کسی عورت یا نابالغ یا کسی محرم کو ملازم رکھا جائے، ورنہ اس سے باقاعدہ پردہ کرنا چاہئے، اس کے سامنے چہرہ کھول کر بے پردہ آنا اور اس کو مکان میں بے پردہ بلانا جائز نہیں[2] اپنے آرام کی خاطر شریعت کے خلاف کرنا ور خدا اور رسول کے حکم کو نہ ماننا سخت گناہ ہے[3] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/۶/۵۹ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) أو رضاع الخ، أحكام القرآن للتهانوى ص ۴۳۶ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير آيات الحجاب، تفصيل ما انتظمت الآية السادسة من الأحكام، مطبوعه إدارة القرآن كراچى.

(صفحہ ہٰذا) [1] الخلوة بالاجنبية حرام. الدرالمختارعلى ردالمحتار، ج۶/ص۳۶۸/ كتاب الحظروالاباحة، فصل فى النظر.(مطبع كراچى)، الأشباه والنظائر ص ۱۵۹، كتاب الحظر والإباحة، الفن الثانى، مطبوعه مكتبه إشاعت الإسلام دهلى.

[2] كما يحرم نظر الرجل إلى المرأة يحرم نظرها اليه، ولو بلا شهوة ولا خوف فتنة، نعم! إن كان بينهما محرمية نسب أو رضاع أو مصاهرة الخ، أحكام القرآن للتهانوى ص ۴۳۶ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير آيات الحجاب، تفصيل ما انتظمت الآية السادسة من الأحكام، مطبوعه إدارة القرآن كراچى، روائع البيان تفسير آيات الأحكام ص۱۴۵ ج۲ المحاضرة السادسة، آيات الحجاب والنظر، مطبوعه دار السلام، والإسلام قد حرم على المرأة أن تكشف شيئاً من عورتها أمام الأجانب خشية الفتنة إلى قوله : فهل يسمح لها أن تكشف عن الوجه الذى هو اصل الجمال ومنبع الفتنة وممكن الحظر، روائع البيان تفسير آيات الأحكام ص ۱۶۲ ج۲، المصدر السابق.

[3] ومن يعص الله ورسوله ويتعدّ حدوده يدخله ناراً خالداً فيها وله عذاب مهين، سورة النساء آيت ۱۴.

نامحرم معمر عورت سے پردہ

سوال:۔ معمر عورت بے پردہ رہتی ہواس کے یہاں جانا جائز ہے یانہیں؟ جبکہ کسی قسم کے فتنہ کا اندیشہ بھی نہ ہو؟

الجواب حامداًومصلیاً!

کسی نامحرم عورت سے تنہائی میں بے پردہ ملنا جائز نہیں[۱] خواہ وہ معمر ہی کیوں نہ ہو اسکے چہرے کی طرف بھی نہ دیکھا جائے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررالعبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دیور سے پردہ

سوال:۔ (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عورت کے لئے دیور موت ہے، اس کا علم مجھے نہیں کہ کس موقعہ پرارشاد فرمایا ہے، اور منشاء ارشاد کیا ہے عورت کو بیوہ ہوجانے کے بعد دیور سے پردہ کرنا ضروری ہے، یاشوہر کی زندگی میں بھی دیور سے پردہ ضروری ہے؟

(۲) ایک ہی مکان میں والدین کے ساتھ کئی بھائی رہتے ہیں،اور بعض مکان بالکل چھوٹے ہوتے ہیں، بھاوج کے سوا بعض وقت مکان میں کوئی اور عورت نہیں ہوتی،صرف شوہر اوراسکے بھائی مکان میں رہتے ہیں،اورشوہر کی غیرموجودگی میں اپنے دیوروں کو کھانا

---

[۱] الخلوة بالاجنبية حرام. الدرالمختار على الشامى ،ج٦ /ص٣٦٨ /كتاب الحظروالاباحة، فصل فى النظر واللمس، مكتبه كراچى، الأشباه والنظائر ص١٥٩ كتاب الحظر والإباحة، الفن الثانى، مطبوعه مكتبۂ اشاعت الإسلام دهلى، سكب الأنهر على هامش المجمع ص٢٠٣ ج٤ كتاب الكراهية، فصل فى النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

وغیرہ دینا پڑتا ہے، اور گھر میں شوہر کی غیر موجودگی میں صرف دیور ہی ہوتے ہیں، ان تمام صورتوں میں پردہ ضروری ہوتا ہے، اگر پردہ ضروری قرار دیا جائے، تو تمام دیور اپنا مکان چھوڑ کر کہاں جا کر رہیں؟ بعض اوقات شوہر باہر ہوتا ہے، دیور ہی گھر کی نگرانی کرتے ہیں اگر پردہ ہے تو گھر کی نگرانی شوہر کی عدم موجودگی میں مشکل ہوجائے گی، بعض اوقات بھاوج بیوہ ہوجاتی ہے، اور کوئی پرسان حال نہیں ہوتا، مجبوراً دیوروں کے زیر پرورش ہوجاتی ہے، اور بچوں کی پرورش اور نگرانی دیوروں کے ذریعہ ہوا کرتی ہے، کیا ان تمام صورتوں میں دیور کے سامنے عورت نکل سکتی ہے، اور گھر کے اور افراد کی طرح ان سے بھی گفتگو ان کے ساتھ رہنا سہنا ہوسکتا ہے، شرعاً اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

(۳) اگر پردہ لازم ہو تو پھر بھائیوں بھائیوں میں تعلق ویسے نہیں رہ سکتا جیسے کہ بے پردگی میں اور مل جل کر رہنے اور ایک دوسرے کے پاس آنے جانے میں ہوا کرتا ہے، بھائیوں کا تعلق بھی غیروں جیسا ہوجائیگا، جیسے کہ اور دوستوں سے تعلق ہوا کرتا ہے تمام بھائی اور بھائی کی بیویاں سب مل جل کر بھی ایک جگہ بیٹھ نہیں سکتے، حالانکہ ایک ہی خاندان کے افراد ہیں، پردہ کی صورت میں ایک دوسرے سے کٹا ہوا ہو یا اس میں جو صورت ہو مطلع فرماویں نیز اس کا خیال رکھیں کہ آپس میں پردہ کی صورت میں تعاون ومعیت کے مواقع ختم ہوجائیں گے ایک ہی خاندان کے افراد بجائے قریب ہونے کے دور ہوجائیں گے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) پردہ کی تاکید پر کسی نے سوال کیا تھا کہ کیا دیور سے بھی پردہ کیا جائے، اس پر ارشاد فرمایا تھا، کہ دیور تو موت ہے[۱]، فتنہ کا اندیشہ زیادہ ہے، اس سے پردہ شوہر کی زندگی میں

[۱] ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل من الانصار افرأیت الحمو قال الحمو الموت ،ترمذی شریف، ج ۱/ص ۱۳۹/ (مطبوعہ رشیدیہ دھلی) ابواب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیۃ الدخول علی المغیبات، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بھی کیا جائے اور بعد میں بھی۔

(۲) بے تکلفی سے ہنسی مذاق نہ کیا جائے چہرہ سامنے نہ کھولا جائے، تنہائی ایک کمرہ میں نہ ہووقت ضرورت بات کرنے میں مضائقہ نہیں[۱] کھانا کسی بچے کے ہاتھ بھیج دیا کریں اس طریقہ سے پرورش ہوسکتی ہے، ایک مکان میں رہنا بھی ہوسکتا ہے[۲] اور انشاء اللہ تعالیٰ فتنہ بھی نہیں ہوگا، ورنہ جب بے تکلفی کے تعلقات ہوتے ہیں تو عموماً فتنہ ہوجاتا ہے۔

(۳) جواب نمبر۲ رمیں جوصورت تحریر کی گئی ہے، ایسی صورت پرعمل کرنے سے نہ بیگانگی ہوگی، خاندان میں یکجہتی رہے گی، اور حکم شریعت پرعمل بھی رہے گا، اور مستورات آپس میں مل جل کر رہیں گی، ایک دوسرے کے (خاوندوں) سے پردہ رہے گا، اور سب کے خاوند آپس میں ملے جلے رہیں گے، اور ایک دوسرے کی بیوی سے علیحدہ رہے گا، اسی میں عزت ہے، اسی میں حفاظت ہے، ورنہ کہیں اکبر مرحوم کا قول صادق نہ آجائے،

ــہ آج کل پردہ دری کا یہ نتیجہ نکلا......☆......جس کو سمجھتے تھے کہ بیٹا ہے بھتیجا نکلا

اللہ پاک نفس وشیطان کے شر سے حفاظت فرمائے آمین۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۳/۲۸/ ۸۹ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۲۹/ ۸۹ھ

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) مشکوۃ شریف ص۲۶۸ ج۲ باب النظر المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

ترجمہ:. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، تو ایک انصاری صحابیؓ نے فرمایا کہ آپؐ دیور کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا دیور موت ہے۔

(صفحه هذا) [۱] الخلوة بالاجنبية حرام وفي الشامي ويجوز الكلام المباح مع امرأة اجنبية الخ ،درمختار مع الشامي زكريا ،ج۹/ص ۵۲۹-۵۳۰/ كتاب الحظر والاباحة ،فصل في النظر واللمس.

[۲] الخامس وجوب الحجاب على النساء، فلا يظهرن للرجال، **(بقیہ اگلے صفحہ پر)**

اندیشۂ فتنہ کی صورت میں محارم سے بھی پردہ

سوال:۔محرم یعنی حقیقی باپ، بھائی، چچا، تایا، ماموں وغیرہ کے کیریکٹر وکردار کے مشکوک ہونے کی صورت میں مثلاً نشہ شراب کرنا یا کوئی اور عمل فاسد وفسق وفجور میں مبتلا ہونے اورلڑکی کو باہر پھرنے، نمائش جیسی قبیح جگہ پر لیجانے، غیر مسلم یا غیرمحرم کے سامنے آنے پر مجبور کرنے کی صورت میں شوہر کوان وجوہ کے مدنظر ان حضراتِ محرم کے سامنے اور ان سے ملنے کی اجازت دینے پر پابندی عائد کرنے کی شرعی اجازت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فتنہ کا اندیشہ ہو اور بگڑنے کا خطرہ ہوتو ان سے بھی پردہ کرایا جائے [۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سالی سے مذاق

سوال:۔زید وعمر مثلاً آپس میں ہمزلف ہیں اورزید مذکورہ اپنی سالی کے ساتھ

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) وتقضی الحوائج کسوال المتاع وأمثاله من وراء الحجاب، أحكام القرآن للتهانوی ص ۴۰۱ ج۳ تفصيل الخطاب فی تفسير آيات الحجاب، يجب الحجاب على النساء، مطبوعه إدارة القرآن كراچی.

(صفحه هذا) [۱] ويخلوبها يعنى محارمه اذاأمن على نفسه فان علم انه يشتهيهااوتشتهيه ان سافر بها اوخلابها اوكان أكبر رايه ذالک اوشک فلايباح له ذٰلک (الهندية ،ج۵/ص ۳۲۸/كتاب الكراهية،الباب الثامن فيما يحل للرجل النظراليه،مطبع كوئٹه)، بحر الرائق كوئٹه ص۱۹۴ ج۸ كتاب الكراهية، فصل فی النظر واللمس، زيلعی شرح كنز ص۱۹ ج۶ كتاب الكراهية، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امداديه ملتان.

ناشائستہ مذاق کرتا ہے، اور دواعیٔ جماع کا ظاہراً ارتکاب کرتا ہے، اسی بناپر عمر نے زید کے ساتھ اپنے تعلقات کو ختم کردیا، لہٰذا زید کا یہ فعل شرعاً جائز ہے اور عمر کا اس طرح زید سے تعلق ختم کردینا بھی جائز ہے، یا نہیں؟ اور نیز یہ دونوں حضرات امام ہیں، لہٰذا ان دونوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں، یا ظالم اور مظلوم میں کچھ رعایت ہے؟ اور یہ بھی تحریر کریں کہ کن کن لوگوں سے شرعی پردہ درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

یہ طریقہ خلافِ شرع اور ناجائز ہے، سالی کو پردہ کرنا لازم ہے[1] تنہائی اس کے ساتھ حرام ہے[2] اگر زید فہمائش کے بعد بھی اپنی حرکت سے باز نہیں آیا اور اس کے فتنہ سے حفاظت کیلئے عمر نے اس سے قطع تعلق کردیا اور اپنی بیوی کی اس طرح سے حفاظت کرلی تو بہت اچھا کیا، اس کو ایسا ہی کرنا چاہئے[3] ایسا کرنے سے عمر کی امامت میں کوئی خلل نہیں، زید البتہ خطاوار ہے، اس کو توبہ واحتیاط لازم ہے، ورنہ وہ منصب امامت سے علیحدہ کرنے کے قابل ہوگا[4] جن لوگوں سے کسی وقت بھی نکاح جائز ہے ان سے پردہ کرنا لازم ہے۔[5]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۱/۱۰/۸۵ھ

---

[1] ذهب كثير من العلماء إلى أنه لا يجوز للمرأة الى الرجال الأجانب، بشهوة ولا بغير شهوة اصلاً، احكام القرآن للشيخ ظفر احمد العثماني، ص ۴۲۲ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير آيات الحجاب، الآية السادسة، مطبوعه إدارة القرآن كراچى.

[2] الخلوة بالأجنبية حرام، در مختار على الشامى زكريا ص۵۲۹ ج۹ كتاب الحظر والإباحة، فصل فى النظر واللمس، الأشباه والنظائر ص۱۵۹ كتاب الحظر والإباحة، الفن الثانى، مطبوعه اشاعة الاسلام دهلى.

[3] فأما الهجران لأجل المعاصى والبدعة فواجب استصحابه إلى أن يتوب من ذلك، ولا يختلف فى هذا، المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ص ۵۳۴ ج ٦ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

جیٹھ اور دیور کے پردہ میں فرق

سوال:۔عورتوں کے لئے پردہ کے لحاظ سے جیٹھ اور دیور میں کچھ فرق تو نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

کچھ فرق نہیں [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بھاوج کے ساتھ رہنا اور بھتیجوں سے خدمت لینا

سوال:۔زید کا انتقال ہوجاتا ہے، بوقت انتقال ان کی بیوی اور چچا زاد بھائی بکر زندہ ہیں، زید اور بکر دونوں لا ولد ہیں، بکر نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی، بکر اپنی دیکھ بھال کرنے کے اہل بیس سال سے نہیں تھے، چنانچہ زید نے ان کو لا کر اپنے پاس رکھا اور زید اور ان کی بیوی نے ان کی ساری خدمت کی اور سب خرچ اٹھایا، بکر کے پاس ۲۵-۳۰/ بیگہ زمین

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) باب النهى عن التحاسد والتدابر الخ، حكم الهجران لأجل المعاصى والبدع، مطبوعه دار ابن كثير دمشق بيروت.

[۴] وكره أمامة العبد ...... والفاسق لعدم إهتمامه بالدين فتجب إهانته شرعاً فلا يعظم بتقديمه للإمامة، مراقى على الطحطاوى ص۲۴۵ باب الإمامة، فصل فى الأحق بالإمامة، مطبوعه مصر، شامى مع الدر المختار زكريا ص۹۸،۲۹۹ ج۲ باب الإمامة، قبيل مطلب البدعة خمسة أقسام.

[۵] اس لئے کہ وہ غیر محرم ہیں اور غیر محرم سے پردہ فرض ہے۔راجع:عنوان:''نامحرم عورتوں کی جگہ پر جانا''۔

(صفحہ ہذا) [۱] الحموالموت ،قال ابن حجر تحته سمعت الليث يقول الحمو أخو الزوج وماشبهه من اقارب الزوج من العم ونحوه (فتح البارى ،ج۹/ص۲۸۹/ باب لايخلون رجل بامرأة الاذو محرم والدخول على المغيبة ،مكتبه يوسفى ديوبند)

تھی، جس پر زید نے کاشت کی اور اس کی آمدنی اور نیز اس سے زیادہ اپنے پاس سے بکر پر خرچ کیا، بکر نے بہت خوشی اور مطمئن زندگی چچازاد بھائی اور بھابھی کے پاس گذاری، اچانک زید کا انتقال ہوگیا، بکر جو نہ اکیلے رہ سکتے ہیں، عمر اور عقل کی کمی کی وجہ سے انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ بھاوج کی زیرنگرانی رہیں گے، اور کسی قیمت پر کہیں اور جانے کے لئے تیار نہیں ہیں، چنانچہ وہ اسی طرح رہ رہے ہیں، زید کی جائیداد میں سے ۳/۴ رحصہ بکر کے نام منتقل کردیا گیا، اسی طرح روپیہ میں سے بھی ان کا حصہ ان کے نام جمع کردیا گیا ہے، یہ سب زید کی بیوی نے بخوشی اپنے بھائی کے مشورہ پر کیا، اور بھائی جو بہت ایماندار اور متمول ہے، ان دونوں کی جائداد کی دیکھ بھال کررہا ہے۔

(۱) کیا بکر کی چوتھی پانچویں پشت کے بھتیجہ کا شرعی حق ہے، کہ وہ بکر کو اپنی زیرنگرانی رکھیں، اور ان کی جائیداد کی نگرانی اپنے ہاتھ میں لیں؟

(۲) پسر نمبر ۱۴ر بہت ہی معمولی حیثیت رکھتے ہیں، اور پچھلے بیس سال میں زید یا بکر کے تعلقات خوشگوار رہے، زید کی بیوہ انکے رشتہ دار یا بکر کے اور زیادہ دور کے رشتہ دار جن کا رشتہ آٹھویں یا نویں پشت سے ملتا ہے، اور جو ایماندار اور متمول ہیں شرعاً ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بکر اپنی اور اپنی جائیداد کی نگرانی خود نہیں کرسکتے ہیں، جس کی نگرانی ان کے اور ان کی جائیداد کے حق میں مفید ہو اس کو نگراں تجویز کیا جائے، اگر وہ موجودہ بھاوج کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں، اور ان کو ہر طرح کا اطمینان ہے، تو رہ سکتے ہیں، لیکن چونکہ بھاوج شرعاً محرم نہیں، اس لئے انکے ساتھ تنہائی میں نہ رہیں بے پردہ نہ رہیں،[1] یا پھر بھاوج سے شرعی طریقے

---

[1] الخلوة بالاجنبية حرام (الدرالمختار على ردالمحتار، ج٦/ص ٣٦٨/كتاب الحظر والاباحة، فصل في النظر والمس، مطبع كراچی)، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

سے نکاح کرلیں، چوتھی پانچویں پشت کا کوئی بھتیجہ خدمت کرنا چاہے تو اسکی سعادت ہے، اس کو خدمت سے منع نہ کیا جائے، خاص کر جبکہ اس کو جائیداد وغیرہ کا کوئی خیال بھی نہ ہو، بلکہ اخلاص سے خدمت کرے۔

(۲) جائیداد کی نگرانی کے لئے تو رشتہ داری پر خیر خواہی مقدم ہے، خدمت کا ہر ایک کو حق ہے، کوئی خطرہ نہ ہو تو خدمت کا موقع دیا جائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۲/۲۷/ ۹۵ھ

چچی اور ممانی سے پردہ

سوال:۔ چچی اور ممانی سے پردہ کرنا ضروری ہے یا دیگر محارم کی طرح ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ دونوں سوتیلی ہوں یا سگی شرعاً اجنبی ہیں ان سے پردہ ایسا ہی ضروری ہے، جیسا کہ غیروں سے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/ ربیع الاول ۶۴ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) الأشباه والنظائر ص ۱۵۹ کتاب الحظر والإباحة الفن الثانی، مطبوعه اشاعت الإسلام دهلی، بزازیة علی هامش الهندیة ص ۳۷۱ ج۶ کتاب الکراهیة، التاسع فی المتفرقات، مطبوعه مصر.

(صفحہ ہذا) [1] عن عقبة بن عامرؓ قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إیاکم والدخل علی النساء أی غیر المحرمات علی طریق التخلیلة، أو علی وجه التکشف، مرقاة شرح مشکوٰة ص ۴۰۹ ج۳ باب النظر إلی المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه بمبئی.

بہنوئی کی اولاد سے پردہ

سوال:۔ایک عورت ہے (شادی شدہ) اس کی بہن کے خاوند کا انتقال ہوگیا، اب اس کو اپنے سوتیلے بھانجوں یعنی اپنی بہن کے خاوند کے بچوں سے جو کہ دوسری بیوی سے ہیں پردہ نہ کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پردہ کرنا چاہئے، کیونکہ وہ اجنبی محض ہیں[1]، اس سے نکاح درست ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۰/۷/۵۶ھ

الجواب صحیح عبداللطیف ۱۱/رجب ۵۶ھ الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

بہو کا ساس کے بدن کو دبانا اور مالش کرنا

سوال:۔ایک عورت جو کہ گھر کے زیادہ کام کرنے کی وجہ سے کمزوری کی بناء پر اس کے پورے بدن میں درد ہوتا رہتا ہے، اور اس عورت کی بہو اور بالغ اور نابالغ لڑکے بھی موجود ہیں، اس حال میں کیا اس عورت کے بالغ لڑکے اپنی والدہ کی پیٹھ اور کمر پر اسی طرح اس کی ران اور ساق پر روغن وغیرہ کی مالش کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بہو کا اس خدمت کو انجام دینا اہون ہے، "**ینظر الرجل من الرجل سویٰ مابین سرته الیٰ ماتحت رکبتیه ومن محرمه الی الرأس والوجه والصدر**

---

[1] گذشتہ صفحہ کا حاشیہ ملاحظہ فرمائیں۔

والساق والعضد ان أمن شهوتهٖ لاالی الظهر والبطن والفخذوماحل نظره حل لمسه اھ (درمختار[۱]) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱/۹۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱/۹۳ھ

جوان بیٹی، باپ، بہن بھائی کا ایک بستر پر سونا

سوال:۔ جوان بیٹی کا باپ کے ساتھ ایک ہی چارپائی پر یا بستر پر ایک ساتھ لیٹنا، سونا ازروئے شرع کیا حکم ہے؟ اسی طرح جوان بھائی بہن کا اور اسی طرح جوان بیٹے اور باپ کا ہمراہ لیٹنا اور سونا ازروئے شرع کیسا ہے؟ خلاف شرع ہونے کی صورت میں عتاب الٰہی کی کیا صورت واقسام ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ہرگز اجازت نہیں، یہ سب الگ الگ سویا کریں، حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جب بچے سیانے ہوجائیں ان کے بستر الگ الگ کردو[۲]

---

[۱] الدرالمختار علی الشامی کراچی، ج۶/ص۳۶۷/ فصل فی النظر والمس، البحر الرائق کوئٹہ ص۹۲-۹۴ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر واللمس، عالمگیری ص۳۲۸ ج۵ کتاب الکراهیة، الباب الثامن فیما یحل للرجل النظر إلیه الخ، مطبوعه دار الکتاب دیوبند.

[۲] عن عمربن شعیب عن ابیه عن جده قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم مروا او لادکم بالصلوٰة،وهم ابناء سبع سنین واضربوهم علیها وهم ابناء عشروفرقوا بینهم فی المضاجع(ابوداؤدشریف،ج۱/ص ۱۷/ باب متی یومر الغلام بالصلوٰة)، مطبوعه اشرفی دیوبند، مشکوٰة شریف ص۵۸ ج۱ کتاب الصلوة، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

ترجمه:۔ حدیث: حضرت عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو، جبکہ وہ سات سال کے ہوں، اور ان کو اس پر مارو، جبکہ وہ دس سال کے ہوں، اور ان کے بستر الگ کردو۔

حدیث پاک کے خلاف کرنے کا نتیجہ یہاں بھی برا ہے، اور آخرت میں بھی برا ہے کوئی عارضی وجہ ہو مثلاً کوئی اتنا بیمار ہے کہ بغیر ماں، بہن، بیٹی کے وہ چین سے لیٹ نہیں سکتا اور خدمت کے لئے ان کی ضرورت ہے، تو مجبوری کا حکم دوسرا ہے[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خالہ زاد، ماموں زاد بھائی وغیرہ سے پردہ

سوال:۔ ہمارے یہاں اجتماع میں قرآن پاک کا ترجمہ سنایا جاتا ہے، ایک روز پردہ کا ذکر بھی سنایا گیا، پردہ کا ذکر سنتے ہی عورتیں پریشان ہوگئیں، کیونکہ قرآن کریم کا حکم اٹل ہے ،اب یہ تمام عورتیں دریافت کرتی ہیں، کہ ہم تمام منہ ڈھانک لیں یا صرف نگاہیں نیچی کرلیں؟ ہم لوگ سید ہیں سب سے پردہ کرتی ہیں، لیکن ماموں کے بیٹے چچا اور خالہ کے بیٹے سے پردہ نہیں کرتی ہیں، اور سسرال میں دیور، جیٹھ، نندوئی سے پردہ نہیں رکھتی اور کہتی ہیں کہ یہ سب تو گھر کے ہیں، ان سے کیا پردہ صرف نگاہ کا پردہ کافی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

دیور، جیٹھ، نندوئی، بہنوئی، خالہ زاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد، سب سے پردہ لازم ہے، اگر مکان تنگ ہو تو اتنا پردہ کافی ہے کہ چہرہ نہ کھولا جائے، گھونگھٹ کرلیا جائے، بے تکلفی ہنسی مذاق نہ کیا جائے، ایک جگہ تنہائی نہ ہونے پائے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹؍۴؍۸۹ھ

---

[1] المشقة تجلب التيسير والأصل فيها قوله تعالىٰ : يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر الآية الخ، الاشباه والنظائر ص۷۳ الفن الأول، القاعدة الرابعة، مطبوعه مكتبۂ اشاعت الإسلام دهلى، قواعد الفقة ص۱۲۲ رقم القاعدة (۳۲۲) الرسالة الثالثة فى القواعد الفقهية، مطبوعه دار الكتاب ديوبند. (حاشیہ ۲ اگلے صفحہ پر)

سوتیلی والدہ کے ساتھ سفر

سوال: ۔میری سوتیلی والدہ ہے، اورحقیقی والدہ نہیں ہے کیا میرے سفر میں ساتھ سوتیلی ماں جاسکتی ہے؟

الجواب حامداًمصلیاً!

سوتیلی والدہ محرم ہے اس کے ساتھ سفر کی اجازت ہے، وہ جاسکتی ہے، بشرطیکہ کسی مفسدہ کا اندیشہ نہ ہو[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱/۹۲ھ

پھوپھی زاد خالہ زاد وغیرہ سے پردہ

سوال: ۔ پھوپھی، ماموں کے دامادوں نیز شوہر کے بہنوئی کے سامنے عورت آسکتی

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۲] عن عقبة بن عامرؓ قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : إیاکم والدخول علی النساء أی غیر المحرمات علی طریق التخلیة أو علی وجه التکشف فقال رجل : یا رسول اللّٰہ أرأیت الحمو ؟ قال الحمو الموت أی دخوله کالموت مهلک ...... والمراد بالحمو هنا أقارب الزوج غیر آبائه لان الخوف من الأقارب أکثر والفتنة منهم أوقع لتمکنهم من الوصول الیها الخ مرقاة شرح مشکوٰة شریف ص۴۰۹، ۴۱۰ج۳ باب النظر إلی المخطوبة: الفصل الاول، مطبوعه بمبئی، الخلوة بالأجنبیة حرام، در مختار علی الشامی کراچی ص۳۶۸ج۶ کتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر والمس.

(صفحہ ہٰذا) [۱] استفید من المقام من عدم جواز السفر للمرأة الابزوج اومحرم خاص بالحرة غیر مجوسی ولا فاسق (یعم الزوج والمحرم) لعدم حفظهما (شامی مع الدر المختار، کراچی، ج۲/ص ۴۶۴/ کتاب الحج ،مطلب فی قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع)، النهر الفائق ص۵۹ج۲ کتاب الحج، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، زیلعی شرح کنز ص۵ج۲ کتاب الحج، مطبوعه امدادیه ملتان.

ہے یا نہیں؟ اس طرح بیوی کی خالہ زاد بہن اور ماموں زاد، پھوپھی زاد بہن ہے کیا ان سب سے پردہ کرنا ضروری ہے، اسی طرح دودھ شریکی خالہ کے شوہر کے سامنے بھی عورت آ سکتی ہے یا نہیں یہ بات بھی لحاظ خاطر رہے کہ مذکورہ اعزہ میں سے بعض ایسے ہیں جو تعطیلات میں اپنے سسرال میں آ کر رہتے، اور ایک ہی گھر میں وہ عورتیں بھی رہتی ہیں، جن کے متعلق مسئلہ پوچھا جا رہا ہے، مثلاً پھوپھی کے داماد اور بعض ایسے ہیں جن کے گھر میں جا کر کبھی کبھی مستقل طور پر ہفتہ عشرہ ماہ پندرہ یوم رہنا ہوتا ہے، مثلاً نندوئی کے گھر جا کر رہنا ہو تو اب نندوئی سے پردہ کا سوال پیدا ہوتا ہے، جس طرح سامنے آنے کیلئے سوال کیا جا رہا ہے، اس کی نوعیت وہ ہی ہوگئی جو نمازی کی ہوتی ہے، کہ سارا بدن ڈھکا رہے، سوائے چہرہ ہاتھ اور پاؤں کے پنجوں کے دودھ شریک خالہ کے لڑکے اور ان کے دامادوں کے سامنے بھی کیا جا سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان سب سے پردہ لازم ہے، یہ سب نامحرم ہیں، جس سے کسی وقت بھی نکاح جائز ہے اس سے پردہ کیا جائے، مکان تنگ ہونے کی وجہ سے اگر دشواری ہو تو بھی چہرہ نہ کھولے بے تکلف ہنسی مذاق نہ کریں، ایک جگہ تنہائی نہ ہونے پائے جو لوگ اجنبی ہوں ان میں فتنہ کم ہوتا ہے، ان کی ہمت بھی نہیں ہوتی، جو نامحرم عزیز قریب ہوں، ان میں فتنہ زیادہ ہوتا ہے، ان سے بچنے کیلئے بڑے اہتمام کی ضرورت ہے[1] اسی لئے حدیث شریف میں دیور کو موت

---

[1] عن عقبة بن عامرؓ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إياكم والدخول على النساء أى غير المحرمات على طريق التخلية أو على وجه التكشف، فقال رجل: يا رسول الله أرأيت الحمو؟ قال: الحمو الموت ...... والمراد بالحمو هنا أقارب الزوج غير آبائه لأن الخوف من الأقارب أكثر والفتنة منهم أوقع لتمكنهم من الوصول إليهما، والخلوة بها من غير نكير عليهم بخلاف غيرهم وعادة الناس المساهلة فيه، مرقاة شرح مشكوٰة شريف ص ۴۰۹، ۴۱۰ ج ۳ باب النظر إلى المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه بمبئی.

فرمایا گیا ہے ''**الحمو الموت**''(مشکوٰۃ شریف[1]، ج ۲/ص ۲۶۸/۱)

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۴/۴/۸۹ھ

مطلقہ سے پردہ

سوال:۔ایک شخص نے ایک عورت کو طلاق دیدی ہے، وہ عورت پھر بھی اس کے گھر آتی ہے، حالانکہ اس عورت کا نکاح دوسری جگہ ہو چکا ہے، تو اب وہ شخص کیا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

طلاق کے بعد جب عدت گذر گئی تو وہ عورت بالکل غیر ہوگئی، اس سے میل جول جائز نہیں رہا، لہٰذا پردہ لازم ہے[1]، اور جب اس نے دوسرے آدمی سے نکاح بھی کرلیا ہے، تو اس کو موجودہ شوہر کے حوالہ کر کے اپنے پاس آنے سے بالکل روک دے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۵/۵/۹۲ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۷/۵/۹۲ھ

---

[1] لایجوز النظر الی المرأة (ای الاجنبیة) لمافیه من خوف الفتنة (زیلعی ،ج٦/ص ١٧/ فصل فی النظروالمس، مکتبه امدادیه ملتان) (ومن عرسه وأمته) فینظر الرجل منهما ...... فخرج المجوسیة والمکاتبة والمشرکة ومنکوحة الغیر ...... فحکمها کالأجنبیة، در مختار مع الشامی ص٣٦٦ج٦ کتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه کراچی.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل سوم

اعضائے مستورہ کو دیکھنا اور کھولنا

ستر کھول کر کشتی کرنا

سوال:۔ پہلوان کشتی کرتے ہیں، مگر صرف لنگوٹ باندھ کر عام مجمع میں لڑتے ہیں، حالانکہ از روئے شریعت گھٹنوں تک ستر فرض ہے!

الجواب حامداً ومصلیاً!

پہلوانوں کا یہ فعل ناجائز ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ

---

[1] کشف العورة حرام (طحطاویٰ علی المراقی ص ۳۹/ مطبوعه مصری، فصل فیما یجوز به الاستنجاء ومایکره به الخ، العورة من الرجل ما تحت السرة إلی الركبة إلی قوله : روی الدار قطنی فی حدیث طویل عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال : فإن ما تحت السرة إلی الركبة من العورة (الحدیث) حلبی كبیری ص ۲۰۹ الشرط الثالث، شرائط الصلوٰة، مطبوعه سهیل اكیڈمی لاهور، مجمع الأنهر ص ۱۲۲ ج ۱ كتاب الصلوٰة، شروط الصلوٰة، مطبوعه دار الكتب العلمیة بیروت.

گھٹنہ ستر ہے یا نہیں

سوال:۔ اگرایک آدمی گھٹنہ کھولے تو وہ کیسا ہے؟ اوراس کافعل حرام ہے یا مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گھٹنہ حنفیہ کے نزدیک ان اعضاء میں سے ہے جن کا چھپانا واجب اور کھولنا جس سے ستر باقی نہ رہے مکروہ تحریمی ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۷/۹۰ھ

کاشت یا مچھلی کا شکار کرتے وقت اگر ستر کھل جائے تو کیا کرے

سوال:۔ ستر عورت کے لئے جو حکم شریعت میں بتلایا گیا ہے، اور جس موقع پر کپڑا یا ستر ترک کرنے کا حکم بتایا گیا ہے، اس کے علاوہ اوقات مثلاً زمین میں بوتے وقت میں جب کہ پانی گھٹنہ کے اوپر ہو تو کپڑا اٹھانا پڑتا ہے، یا مثلاً راستہ میں کمر تک ہوتا ہے، یا مثلاً مچھلی پکڑتے وقت کہ اس صورت میں کپڑا ستر سے اوپر اٹھانا پڑتا ہے، بغیر اس کے کام نہیں ہوپاتا از روئے شریعت کیا کام کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب پانی کمر تک ہو تو بغیر لنگی اس میں داخل ہونے میں مضائقہ نہیں، راستہ چلتے ہوئے

---

[۱] فالركبة من العورة لرواية الدار قطنى ماتحت السرة الى الركبة من العورة لكنه محتمل والاحتياط فى دخول الركبة ولحديث علیؓ قال : قال رسول اللّٰه ﷺ الركبة من العورة الخ شامى زكريا، ج۲/ص ۷۶/ باب شروط الصلوٰة، مطلب فى سترالعورة، حلبى كبيرى ص ۲۰۹ شرائط الصلوٰة، الشرط الثالث، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق كوئٹه ص ۲۶۹ ج ۱ كتاب الصلوٰة، شروط الصلاة.

اور شکار کرتے ہوئے، اور کھیتی کرتے ہوئے اس کا اہتمام کیا جائے کہ جس حصہ بدن کا چھپانا ضروری ہے وہ نہ کھلے بے خیالی میں گھٹنہ یاران کھل جائے تو اس کو پھر ڈھانک لینا چاہئے، یہی احتیاط ہے قصداً دوسروں کے سامنے نہ کھولیں[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۶/۹۱ھ

الجواب صحیح العبد نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۱۸/۶/۹۱ھ

اپنا ستر کھولنا

سوال:۔اپنا ستر بوقت حاجت یا دوسری ضرورتوں کے علاوہ دیکھتے رہنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مورث نسیان ہے[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بیوی کے ستر کو دیکھنا

سوال:۔اپنی بیوی کے ستر کو دیکھنا کیسا ہے؟ ساتھ ہی اندرونی وبیرونی ستر کی تفصیل فرماویں؟

---

[۱] وینظر الرجل من الرجل سوی مابین سرته الیٰ ماتحت رکبته قال الشامی حتی ان کاشف الرکبة ینکر علیه برفق الخ الدرالمختار مع الشامی زکریا ،ج۹/ص ۲۵۶/ کتاب الحظر والاباحة،فصل فی النظر والمس، مجمع الأنهر مع سکب الأنهر ص۲۰۰ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[۲] ان النظر الی العورة یورث النسیان (زیلعی ،ج۶/ص۱۸/ فصل فی النظر والمس، مکتبه امدادیه ملتان، مجمع الأنهر مع سکب الأنهر ص ۲۰۱ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

الجواب حامداً ومصلیاً!

اجازت ہے،[۱] لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے، "ومارأی منی ومارأیت منه الحدیث[۲]"، فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

ڈاکٹر کے سامنے اپنا بدن کھولنا

سوال:۔اللہ تعالیٰ نے جو پردہ کا اور نامحرم سے چھپنے کا حکم پارہ ۱۸/رکوع ۱۰/آیت ۴/میں فرمایا ہے، اس میں کوئی استثناء بھی مرض وغیرہ کی حالت میں نامحرم معالج کے روبرو بے حجاب ہونے کا اور اپنے تمام جسم کو تصرف میں دینے کا دیا ہے یا نہیں؟ اگر کوئی زوجہ ایسا فعل کرے تو اپنے خاوند کے ناموس میں خلل ڈالا کہ نہیں، اور ایسی صورت میں شوہر کو اس سے باز پرس کا حق ہے یا کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس حصۂ جسم کو چھپانا فرض ہے، اگر اس میں کوئی تکلیف زخم وغیرہ ہو کہ بغیر معالج کے سامنے کھولے علاج نہ ہوسکتا ہو تو صرف اتنا حصہ شدت ضرورت کے وقت کھولنا شرعاً درست ہے، اس سے زیادہ نامحرم کے سامنے کھولنا جائز نہیں، "وینظر الطبیب الیٰ

---

[۱] وینظر الرجل إلی جمیع بدن زوجته حتی فرجها والأولیٰ ترکه، سکب الأنهر مع مجمع الأنهر ص ۲۰۱ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، زیلعی شرح کنز ص۱۸ ج۶ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امدادیه ملتان.

[۲] جمع الوسائل ،ج۲/ص ۵۳۳/ باب ماجاء فی حیاء رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم، مکتبه اعزازیه دیوبند، مرقات ، ج۳/ص ۴۱۴/باب النظر الی المخطوبة الخ، الفصل الثالث، مطبوعه اصح المطالع بمبئی، **ترجمه**:- نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ستر دیکھا نہ میں نے آپ کا ستر دیکھا۔

موضع مرضها اھ کنز،وفی نظر الطبیب الی موضع المرض ضرورة فیرخص لهم احیاء لحقوق الناس ودفعاً لحاجتهم فصار کنظر الختان والخافضة وکذا ینظر الیٰ موضع الاحتقان للمرض لانه مداواة. وینبغی للطبیب ان یعلم امرأة ان امکن لان نظر الجنس اخف وان لم یمکن ستر کل عضومنها سوی موضع المرض ثم ینظر ویغض بصرهٗ عن غیر ذٰلک الموضع ما استطاع لأن ماثبت للضرورة یتقدر بقدر الضرورة والاصل ان لایجوز النظر الیٰ امرأة لما فیه من خوف الفتنة ولهٰذا قال علیه السلام : المرأة مستورة اھ زیلعی[1] بتغیر"

اس میں بہتر یہ ہے کہ معالج کسی عورت کو علاج سکھلادے اور وہ عورت علاج کردے تاکہ مرد کے سامنے کھولنے کی نوبت ہی نہ آوے، اگر یہ دشوار ہو تب مرد کے سامنے کھولنے کی اجازت ہے اور تمام بدن معالج کے تصرف میں دینا یا معالج کا موضع مرض کے علاوہ کسی دوسرے حصہ کو دیکھنا ہرگز درست نہیں، اگر بغیر شرعی ضرورت کے عورت اپنا جسم غیر محرم کے سامنے کھولے یا اس سے تعلقات قائم کرے یا اس سے ہمکلام ہو یا شوہر کے ساتھ گستاخی اور بے ادبی سے پیش آئے، تو شریعت نے اجازت دی ہے کہ ایسی حالت میں شوہر اس کو سزادے" یعزر المولیٰ عبده والزوج زوجته علیٰ ترکها الزینة الشرعیة مع قدرتها علیها، وترکها غسل الجنابة، وعلی الخروج من المنزل لو بغیر حق، وترک الاجابة الی الفراش لوطاهرة من نحو حیض. ویلحق بذٰلک لوضربت ولدها الصغیر عند بکاء، اوضربت جاریته غیرة ولاتتعظ بوعظه اوشتمته، ولوبنحوحمار، اوإدعت علیه أو مزقت ثیابه، اوکلمة لیسمعها

[1] زیلعی، ص۱۷،۱۸ ج۶ فصل فی النظر والمس، کتاب الحظر والاباحة، مکتبه امدادیه ملتان پاکستان، مجمع الأنهر ص۱۹۹،۲۰۰ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوہ، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، بحر الرائق کوئٹه ص۱۹۲ ج۸، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر واللمس.

اجنبی او کشفت وجهها لغیر محرم او کلمته اواعطت مالم تجرالعادة به بلااذنه والضابطة کل معصیة لاحدفیها فللزوج والمولیٰ التعزیر اھ[۱] درمختار۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

برہنہ ہوکر غسل کرنا

سوال:۔ حنفی مسلک کے لوگ ہمارے یہاں ننگے ہوکر غسل کرتے ہیں، اور شیعہ لوگ آکر کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں کہیں نہیں لکھا کہ غسل ننگے ہوکر کرو، اور غسل کرنے کے بعد ننگے ہونے کی حالت میں وضو کرنے سے وضو نہیں ہوتا، اور نہ نماز ہوتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

تنہائی کی جگہ میں ننگے ہوکر نہانا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور یہ حدیث شریف بخاری[۲] ومسلم شریف[۳] میں ہے، غسل کے بعد مستقل وضو کی ضرورت نہیں، ''کان

۱؎ الدرالمختار علی الشامی زکریا ص۱۲۸،۱۲۹ ج۶، کتاب الحدود، باب التعزیر، البحرالرائق کوئٹہ ص۴۹ ج۵، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، النهر الفائق ص۱۷۲،۱۷۳، ج۳، فصل فی التعزیر، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت.

۲؎ عن ام هانی بنت ابی طالب تقول ذهبت الیٰ رسول الله صلی الله علیه وسلم عام الفتح فوجدته یغتسل وفاطمة تستره فقال من هذه فقلت انا ام هانی.

''عن میمونة قالت سترت النبی ﷺ وهو یغتسل من الجنابة فغسل یدیه ثم صب بیمینه علی شماله فغسل فرجه ومااصابه ثم مسح بیده علی الحائط اوالارض ثم توضاء وضؤه للصلوٰة غیر رجلیه ثم افاض علی جسده الماء ثم تنحی فغسل قدمیه (بخاری شریف، ج۱/ص ۴۲/، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عند الناس، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

۳؎ مسلم شریف، ج۱/ص ۱۵۳/ ، کتاب الحیض، باب تستر المغتسل بثوب ونحوہ، مطبوعہ رشیدیہ دهلی. (بقیہ اگلے صفحہ پر)

النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لایتوضأ بعد الغسل رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ ومشکوٰۃ شریف"[۱] فقط واللہ اعلم بالصواب

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۷/ ۹۰ھ

غسل خانہ میں ننگے ہوکر غسل کرنا

سوال:۔(الف) غسل خانہ میں بالکل ننگے ہوکر غسل کرنا کیسا ہے؟

(ب) اوراگر وہ مصر ہو تو پھر اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(الف) درست ہے[۲] (ب) کس بات پر مصر ہے؟ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۴/ ۹۲ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۴/ ۹۲ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) "وفی تقریر مولانا محمد حسن المکی التستر عندالغسل فی الخلوۃ وترکہ سواء بل الاول ترکہ لان النبی ﷺ ماتستر فی الخلوۃ اصلا الخ، لامع الدراری ص ۱۲۲ ج ۱ کتاب الغسل، باب من إغتسل عرنا وحدہ، مطبوعہ مکتبۃ الرشید سہارنپور.

ترجمہ:۔ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی، میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا، اورحضرت فاطمہؓ پردہ کئے ہوئے تھیں، آپ نے ارشاد فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے کہا ام ہانی ہوں! ''حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پردہ کئے ہوئے تھی، اور آنحضرت غسل جنابت فرمارہے تھے، آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، اور پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، اور شرمگاہ کو اور جہاں ناپاکی لگی تھی اس کو دھویا پھر اپنے ہاتھ کو دیوار یا زمین پر رگڑا پھر نماز جیسا وضو کیا، پیروں کے دھونے کے علاوہ پھر تمام بدن پر پانی بہایا، پھر ایک طرف ہٹ کر پیروں کو دھویا۔

(صفحہ ہٰذا) [۱] مشکوٰۃ شریف ،ص ۴۸/ باب الغسل ،الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

ترجمہ:۔حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

[۲] یجوز أن یتجرد للغسل وحدہ. طحطاوی علی المراقی ،ص ۸۴/مصری ،فصل فی آداب الاغتسال، حلبی کبیری ص ۵۱ سنن الغسل، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور.

غسل خانہ میں برہنہ ہوکر غسل کرنا

سوال:۔ غسل خانہ میں مرد یا عورت برہنہ ہوکر غسل کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب کہ وہاں پردہ ہے، کوئی دیکھتا نہیں ہے، تو برہنہ غسل سب کیلئے درست ہے۔[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ننگے ورزش کرنا

سوال:۔ زید پہلوانی کرتا ہے لیکن ستر کھلی رہتی ہے، صرف قبل ودُبر پر لنگوٹ رہتی ہے کسرت کے وقت تنہائی میں بھی ہوتا ہے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تنہائی میں اس طرح ورزش منع نہیں، لوگوں کے سامنے اس طرح ستر کھول کر درست نہیں۔[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سید احمد علی سعید دارالعلوم دیوبند ۲۱/۴/۸۶ھ

---

[1] یجوز أن یتجرد للغسل وحدہ. طحطاوی علی المراقی، ص۸۴/ مصری، فصل فی آداب الاغتسال، حلبی کبیری ص ۵۱ سنن الغسل، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور، شرح نووی علی ہامش المسلم ص ۱۵۴ ج ۱ کتاب الحیض، باب جواز الإغتسال عریاناً فی الخلوۃ.

[2] وستر عورتہ ووجوبہ عام ای فی الصلوٰۃ وخارجہا ولوفی الخلوۃ ای اذاکان خارج الصلوٰۃ یجب الستر بحضرۃ الناس اجماعاً وفی الخلوۃ علی الصحیح **(بقیہ اگلے صفحہ پر)**

طبیب کا عضوِ تناسل دیکھنا

سوال:۔ایک حکیم ضعف باہ کے لئے جب مریض کو دیکھتا ہے تو عضوِ تناسل کو بھی دیکھتا ہے، کیونکہ اس سے تشخیص میں بڑی مدد ملتی ہے، اس کو ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر بغیر دیکھے علاج نہیں ہوسکتا تو مجبوراً گنجائش ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷؍۴؍۱۴۰۱ھ

ولادت سے ساتویں روز برہنہ کرکے نہلانا

سوال:۔ایک لڑکی کو بچہ پیدا ہوا ساتویں روز اس کو بالکل برہنہ کرکے نہلایا گیا، جس میں تین عورتیں اور شامل تھیں، یہ شرعاً کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

کسی عورت کو عورتوں کے سامنے بھی بالکل برہنہ ہونا جائز نہیں[۲] خواہ نہانے کیلئے ہو یا

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ......ثم ان الظاهر ان المراد بمایجب ستره فی الخلوة خارج الصلوٰة هومابين السرة والركبة فقط على الصحيح الالغرض صحيح كتغوط واستنجاء (ملخصاً شامی کراچی، ج ۱/ص ۴۰۴/ مطلب فی ستر العورة، باب شرط الصلوٰة، البحر الرائق كوئٹه ص ۲۶۹ ج ۱ باب شروط الصلاة.

(صفحه هذا) [۱] ويجوز النظر الى الفرج للخاتن وللقابلة وللطبيب عند المعالجة الخ، عالمگیری ج۵/ص ۳۳۰/ مطبوعه کوئٹه، کتاب الکراهية، الباب الثامن فيما يحل للرجل النظر الخ، مجمع الأنهر مع سكب الأنهر ص۱۹۹ ج۴ کتاب الکراهية، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

[۲] جازللمرأة أن تنكشف للمرأة مومنة كانت اوكافرة حرة كانت اوامة الامابين سرتها وركبتها، تفسیر مظهری، ج۶/ص ۴۹۸/سورة النور، (بقيه اگلے صفحه پر)

کسی اور مقصد کیلئے ہو، پردہ کرکے نہایا جائے، جہاں اسکے جسم کو کوئی نہ دیکھے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۷/۸۸ھ

کاشتکاروں کے لئے کشف عورت

سوال:۔اگر کاشتکار ستر عورت نہ چھپاوے اور جب تک کاشتکاری کا کام کرے اس وقت تک کھولے رکھے، اگر ان کو اس پر تنبیہ کی جاتی ہے کہ ستر عورت کو ڈھانکو تو اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ ہم اس سے مجبور ہیں، تو کیا ایسا کرنا یا ایسا کہنا ان کا درست ہے، ازروئے شرع شریف؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ایسا کرنا اور ایسا کہنا خلاف شرع ہے، شریعت کا حکم سب کے لئے ہے کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں، **"يجوز ان ينظر الرجل الى الرجل الا الى عورته كذافى المحيط وعليه الاجماع كذافى الاختيار شرح المختار وعورته مابين سرته حتى تجاوز ركبته كذافى الذخيرة ومادون السرة الىٰ منبت الشعر فى ظاهر الرواية ثم حكم العورة فى الركبة اخف منه فى الفخذوفى الفخذ أخف منه فى السوأة الخ هنديه**[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) تحت آیت ۳۱/مطبوعه رشيديه كوئٹه، البحر الرائق كوئٹه ص ۱۹۳ ج۸ كتاب الكراهية، فصل فى النظر والمس، بدائع الصنائع ص ۲۹۹ ج۴ كتاب الإستحسان، حكم ذوات الرحم بلا محرم، مطبوعه زكريا بكڈپو ديوبند.

(صفحہ ہذا) [1] فتاوىٰ هنديه ،ج۵/ص۳۲۷/كتاب الكراهية، الباب الثامن فيما يحل للرجل النظراليه ومالايحل لهٗ، مطبع كوئٹه پاكستان، مجمع الأنهر مع سكب الأنهر ص ۲۰۰ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

گھٹنے کھول کر کھیتی وغیرہ کا کام کرنا

سوال:۔ گھٹنے کھول کر اپنا کام مثلاً کھیتی وغیرہ کر سکتا ہے یا نہیں؟ اور دریا وغیرہ میں گھسنے کی حالت میں ضرورۃ پائجامہ یا تہہ بند کو چڑھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گو بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے، مگر احتیاط اسی میں ہے کہ گھٹنے نہ کھولے [۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۲۹/۵۵/۸۷ھ

چار انگل کی لنگوٹی باندھ کر تماشہ دکھانا

سوال:۔ ہمارے یہاں نٹ لوگ کھیل تماشہ کرتے ہیں، یہ لوگ چار انگل کی لنگوٹی باندھ کر کھیلتے ہیں، ڈھول، بجتا رہتا ہے، اور اس پر انعام مانگتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

لوگوں کے سامنے ستر کھولنا اور چار انگل کی لنگوٹی باندھ کر تماشہ کرنا، ناچنا، ڈھول بجانا

---

[۱] والركبة عورة خلافاً للشافعي وحكم العورة في الركبة أخف منه في الفخذ حتى أن كاشف الركبة ينكر عليه برفق(شامي زكريا ،ج۹/ص۵۲۶/كتاب الحظر والاباحة،فصل في النظر والمس، الركبة عضو مركب من عظم الساق والفخذ على وجه يتعذر تمييزه، والفخذ من العورة والساق ليس من العورة، فعند الإشتباه يجب العمل بالإحتياط، وذلك فيما قلنا، بدائع الصنائع ص۲۹۸ ج۴ كتاب الإستحسان، حكم ذوات الرحم بلا محرم، مطبوعه زكريا ديوبند، زيلعي شرح كنز ص۱۸ ج۶ كتاب الكراهية، فصل في النظر والمس، مطبوعه امداديه ملتان.

اوراس پر انعام مانگنا سب ناجائز ہے[۱]، تماشہ کرنے اور دیکھنے والے اوراس پر پیسے دینے والے سب ہی گنہگار رہیں، سب کو توبہ لازم ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

بے پردگی کی حالت میں اسپتال میں ولادت

سوال:۔ زید کی منکوحہ ہندہ پہلے بچہ کی ولادت کے وقت زید نے گھر پر زچگی کا بندو بست کیا، لیکن بچہ کسی طرح نہ ہوا، مجبوراً اسپتال لیجانا پڑا، اور آپریشن کے ذریعہ بچہ کی پیدائش ہوئی، اسپتال میں پردہ کا کوئی انتظام نہیں، دوسرے بچہ کی ولادت کا وقت قریب ہے، گھر پر انتظام میں جان کا خطرہ ہے، ایسی حالت میں زید کیا کرے؟ اسپتال میں علیحدہ کمرہ لے کر بے پردگی میں کچھ کمی ہوسکتی ہے، تو زید کے پاس کچھ نہیں، قرض لے کر ہی بندوبست کیا جاسکتا ہے، زید کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب جان کے لالے پڑ جائیں، تو یہ بے پردگی انتہائی مجبوری کے باعث ہے[۲]، نہ اختیاری ہے نہ خوشی سے ہے، اللہ پاک اپنے بندوں کی مجبوریوں کو خوب جانتے ہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۳/۱۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۳/۱۳ھ

---

[۱] كشف العورة حرام ، طحطاوی علی المراقی، ص ۳۹/ مصری، فصل فيمايجوز به الاستنجاء ومايكره به ومايكره فعله. (بقیہ حاشیہ [۲] اگلے صفحہ پر)

ملازمت کے لئے ڈاکٹری معائنہ

سوال:۔زید میونسپلٹی میں فن تجوید وقرآن شریف اور ضروریات دین کے لئے یا اور کسی شعبہ میں ملازم ہے اور وہ شخص عالم بھی ہے، اور کسی قسم کا مریض نہیں، میونسپلٹی کی طرف سے اس کو ڈاکٹری معائنہ کا حکم دیا، نو سال ملازمت کرنے کے بعد ڈاکٹری معائنہ کی صورت یہ ہے کہ ڈاکٹر انسان کے بدن کو سر سے پیر تک ننگا کر کے بدن کا معائنہ کرتا ہے، حتی کہ ذکر کو ہاتھ میں لیتا ہے، اور دباتا بھی ہے، تاکہ سوزاک وآتشک معلوم کر سکے، اور دبر میں بھی انگلی تک مارتا ہے، تاکہ بواسیر معلوم کر لے، تو کیا ملازمت کے لئے یہ ڈاکٹری کرنا کرانا جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟ مع مذاہب اربعہ ادلۂ اربعہ سے مع حوالہ جات کتب معتبرہ تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس طور پر ڈاکٹری معائنہ کرانا اور کرنا ناجائز ہے، جس حصۂ بدن کو چھپانا فرض ہے اس کو اس غرض کے لئے کھولنا اور نامحرم کو دکھانا اور اس کا ہاتھ لگوانا ہرگز ہرگز جائز نہیں، اگر ملازمت اس شرط کے ساتھ مشروط ہے تو ایسی شرط کو قبول کرنا بھی جائز نہیں، ''وینظر **الرجل الی الرجل الاالعورة وھی مابین السرة والرکبة ثم حکم العورة فی الرکبة اخف منه فی الفخذوفی الفخذاخف منه فی السوأ ة حتی ینکر**

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)[۱] لایحل للرجل ان ینظر الیها لکن تعلم امرأة تداویها فان لم یجدوا امرأة تداویها ولاامرأة تتعلم ذٰلک اذا علمت وخیف علیها البلاء اوالوجع اوالهلاک فانه یستر منها کل شئی الا موضع تلک القرحة(الیٰ قوله) ولافرق فی هذا بین ذوات المحارم وغیرهن (الهندیة ج۵/ ص۳۳۰/ کتاب الکراهیة، الباب الثامن فی النظر ،مطبع کوئٹه پاکستان)، زیلعی شرح کنز ص۱۷، ۱۸ ج۶ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امدادیه ملتان، البحر الرائق کوئٹه ص۱۹۲ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس.

علیه فی کشف الرکبة برفق وفی الفخذ بعنف وفی السوأة بضرب ان لج ویمس ماحل النظر الیه ای من محارمه اومن الرجل لامن الاجنبیة اھ زیلعی، ج ٦/ ص ١٨ – ١٩ [1] اور یہ مسئلہ اجماعی ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں، ستر عورت ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاتفاق فرض ہے، "اجمعوا علیٰ ان ستر العورة عن العیون واجب فی الصلوٰة وغیرها اھ میزان الکبریٰ [2] ج ١/ ص ١٥٦/ لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق [3] الحدیث۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ، صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/ صفر ۵۹ھ

پانی کو عبور کرتے ہوئے رانیں کھولنا

سوال:۔ جب پانی عبور کرنا ہو اور پانی گھٹنوں سے اوپر تک ہو تو تہہ بند کو رانوں تک اٹھانا اور گھٹنے اور ران کھولنا اس طرح پانی عبور کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ناف سے گھٹنوں تک عورت ہے کسی کے سامنے اس حصۂ بدن کو کھولنا جائز نہیں، نہ نماز میں نہ خارج نماز میں، اس حکم میں ہر مرد عالم ہو یا غیر عالم سب کا حکم ایک ہے، [4] جو شخص

---

[1] زیلعی ص ١٩/ ١٨/ ٦، مکتبه امدادیه ملتان پاکستان، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، البحرالرائق کوئٹه ص ١٩٢ ج٨ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، مجمع الأنهر مع سکب الأنهر ص ٢٠٠ ج٤ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[2] المیزان الکبریٰ للشعرانی، ج ١/ ص ١٧٦/ باب شروط الصلاة، مطبوعه مصر.

[3] مشکوٰة شریف، ج٢/ ص ٣٢١/ کتاب الامارة، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم، خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ (حاشیہ ٤ اگلے صفحہ پر)

گھٹنے کھولے اس کو نرمی سے منع کیا جاوے، جوران کھولے اس کو سختی سے منع کیا جائے، البتہ اگر گھٹنے اور رانیں پانی میں چھپ جائیں اور کپڑا بالکل پانی کے قریب رہے، کہ بدن کسی کو نظر نہ آئے تو اس طرح عبور کرنا شرعاً درست ہے ''وینظر الرجل من الرجل الی ماسویٰ العورة وقد بینت فی الصلوٰة ان العورة مابین السرة الی الرکبة والسرة لیست بعورة خلافالما یقوله ابوحنیفةؒ والشافعیؒ والرکبة عورة خلافاً للشافعیؒ ثم حکم العورة فی الرکبة اخف منه فی الفخذ وفی الفخذ اخف منه فی السوأ ة حتی ینکر علیه فی کشف الرکبة برفق وفی الفخذ بعنف وفی السوأة بضرب ان اصرّاھ مجمع الانهر ، ج ۲ / ص ۵۳۸ / [۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۶/۱۰/۶۴ھ

الجواب صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۶/۱۰/۶۴ھ

داخلہ کالج یا ملازمت سرکاری کیلئے برہنہ بدن کا معائنہ

سوال:۔ آج کل جو پولیس میں بھرتی کے وقت یا کالجوں میں داخلہ کے وقت آدمی کو ننگا کر کے اس کا ڈاکٹری معائنہ کرتے ہیں، کیا یہ جائز ہے کیونکہ کشف عورت تو حرام ہے؟

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) [۲] والرابع : ستر عورته ووجوبه عام أی فی الصلاة وخارجها ولو فی الخلوة علی الصحیح ...... وهی للرجل ما تحت سرته إلی ما تحت رکبته، در مختار مع الشامی کراچی ص ۴۰۴ ج ۱ باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة.

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] ملتقیٰ الأبحر مع مجمع الانهر ،ج۴/ص ۳۰۰/ کتاب الکراهیة ،فصل فی النظر، مکتبه دارالکتب العلمیة بیروت، البحرالرائق کوئٹه ص ۱۹۲ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر واللمس،

الجواب حامداً ومصلیاً!

کشفِ عورت کے لئے یہ ضرورت شرعاً معتبر نہیں کیونکہ نہ اس پر مدار صحت ہے نہ مدار زندگی کوئی اور بھی شرعی ضرورت اس پر موقوف نہیں، تحصیل علم جس کے لئے یہ معائنہ کرایا جاتا ہے، اولاً خود محل کلام ہے کہ بہت سے عقائد اسلام کے خلاف اس پر مرتب ہوتے ہیں، دوسرے یہ داخلہ کالج پر موقوف نہیں، خارجی طریق سے بھی اس کی تحصیل ممکن ہے، پولیس کی ملازمت میں بہت سے مواقع پر قانوناً خلاف شرع کرنے پر آدمی مجبور ہوتا ہے، نیز اس پر کچھ معیشت کا بھی مدار نہیں، بغیر اس کے بہت بڑی مخلوق آسائش کے ساتھ موافق شرع زندگی بسر کرتی ہے، پس صورت مسئولہ میں ارتکاب حرام کی ہرگز گنجائش نہیں، بلکہ اجتناب واجب ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/۴/۵۷ھ

الجواب صحیح عبداللطیف غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۶/ربیع الثانی ۵۷ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۶/۴/۵۷ھ

حیض ونفاس وغیرہ میں ستر دیکھنا اور صحبت کی دعاء

سوال:۔ صحبت کے وہ کون چار طریقے مشہور ہیں، نیز اس کی دعا کیا ہے، اگر کسی نے غیر حیض میں ناف اور گھٹنے کے بیچ دیکھا ہے تو گنہگار ہوگا اور حیض یا نفاس کے دنوں میں تو کیا گناہ ہوگا؟

---

[1] ویحرم النظر الی العورة الاعند الضرورة ولایتجاوز قدرالضرورة الخ مجمع الانہر، ج۴/ص ۱۹۹/ کتاب الکراھیة، فصل فی النظر،مکتبہ دارالکتب العلمیة بیروت، عن النوّاس بن سمعان قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق، مشکوٰة شریف ص ۳۲۱ج۲ کتاب الأمارة والقضاء، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً!

دعا یہ ہے " بسم اللّٰہ اللّٰهم جنبنا الشیطٰن وجنب الشیطن مارزقتنا (عمل الیوم واللیلة[1]) نیز صحبت سے پہلے "رب اعوذبک من همزات الشیاطین واعوذبک رب ان یحضرون "پڑھنا مستحسن ہے[2]۔

صحبت کے چار طریقے مجھے معلوم نہیں بیوی کو غیر حیض میں برہنہ دیکھنے سے گناہ نہیں[3]، البتہ حیض ونفاس میں ناف اور گھٹنے کے درمیان سے احتیاط چاہئے[4] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹/۱۵/ ۹۶ھ

---

[1] عمل الیوم واللیلة لابن السنی ،ص۱٦۴ /مطبوعه دائره معارف حیدرآباد)، مطبوعه مؤسسة الکتب الثقافیة بیروت ص۲۱۵ باب ما یقول إذا جامع أهله، رقم الحدیث (۲۰۸)

[2] وقوله تعالیٰ "وقل رب اعوذبک من همزات الشیاطین و قوله تعالیٰ واعوذبک رب ان یحضرون أی فی شئی من امری ولهذاأمربذکر اللّٰه فی ابتداء الا مور وذٰلک لطردالشیطان عندالاکل والجماع والذبح وغیر ذٰلک من الامورتفسیر ابن کثیر ، ج۳/ص ۴۰۸/ سورة مؤمنون، آیت۹۸/۹۷ تجاریة مصطفی احمد الباز مکة المکرمة.

[3] وینظر الرجل من الرجل سوی مابین سرته الی ماتحت رکبته ومن عرسهٖ وامته الحلال الیٰ فرجها بشهوة وغیرها (درمختار مع الشامی کراچی، ج٦/ص٣٦٦/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر والمس، عالمگیری کوئٹه ص۳۲۷ج۵ کتاب الکراهیة، الباب الثامن، مجمع الأنهر ص ۲۰۱ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت،

[4] یجتنب الرجل من الحائض ماتحت الازار عندالامام (شامی کراچی، ج ۱/ص ۲۹۲/ کتاب الطهارة ،باب الحیض، سکب الانهر علی مجمع الانهر ص ۷۹/۱، باب الحیض، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل چہارم

اجنبی عورتوں سے تنہائی، میل جول اور مس کرنا

نامحرم کے ساتھ تنہائی اگرچہ وہ متدین ہو

سوال:۔اگر زید اپنی زوجہ اور لڑکے اور لڑکی کو خالد کی سرپرستی میں دیدے تو کیا ایسی صورت میں وہ قابل لعن وطعن ہوگا یا لائق مبارکباد؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر خالد سرپرستی کا اہل ہے، تربیت سے واقف ہے متدین ہے تو کوئی لعن وطعن نہیں حق تعالیٰ فتنہ سے بچائے ،لڑکی کا نامحرم کے ساتھ رہنا یا بے پردہ اس کے پاس جانا،تنہائی کرنا جائز نہیں[1]،اگرچہ وہ متدین ہو۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۱/۳/ ۹۵ھ

---

[1] الخلوة بالاجنبية حرام الدر المختار على ردالمحتار ،ج۶/ص۳۶۸/كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر.(مطبع كراچى)، بزازية على هامش الهندية ص۳۷۱ج۶ كتاب الكراهية، التاسع فى المتفرقات، مطبوعه مصر.

نامحرم کے ساتھ تنہائی

سوال:۔ خلاصۂ سوال یہ ہے کہ مہر علی اور محمد رضا دونوں دوست ہیں، محمد رضا نے مہر علی سے کہا کہ میرے لئے بازار سے بیل لانا، وہ لینے کے لئے گئے مگر ملا نہیں، یہ کہنے کے لئے شام کو مہر علی محمد رضا کے گھر گئے، جب کہ اس کے بیوی بچے موجود تھے، گھر میں جا کر مہر علی صحن میں بیٹھ گئے، وہ یہ بتلانے گئے تھے کہ بیل ملا نہیں، مگر مہر علی کی زوجہ جو بدکلام اور لڑاکو ہے، اس نے یہ کیا کہ اپنے گھر سے فوراً اس مکان پر آئی اور دروازہ بند کر دیا اور خود اپنے شوہر مہر علی کو بدنام کیا اور ان کو ذلیل کیا کہ محمد رضا کی بیوی سے اس کا ناجائز تعلق ہے، اس صورت میں اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

دراصل مہر علی کے پاس بہت سے جانور ہیں، جن کی دیکھ بھال نہیں ہوتی، اس لئے شکایت مہر علی کی زوجہ کو ہے کہ ہم سے یہ جانور نہیں پلتے ہیں، بہر حال اس واقعہ کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مرد کو نامحرم عورت کے پاس اس طرح شام کے وقت مکان میں جا کر بیٹھنا مناسب نہیں[1]، اس سے احتیاط کی جائے، بیل خریدنے کے متعلق بات کرنے کیلئے بلکہ بتانے کیلئے کہ ''خریدا ہے یا نہیں'' مکان کے اندر جانے کی بالکل ضرورت نہیں تھی، دروازہ پر کھڑے ہو کر بتا کر چلے جاتے، عورت کا باہر سے دروازہ بند کر کے شوہر کو بدنام اور ذلیل کرنا بڑی ذلیل

[1] الخلوة بالاجنبية حرام. الدرالمختارعلى ردالمحتار، ج۶/ص۳۶۸/كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر.(مطبع كراچى)، سكب الأنهر على هامش المجمع ص۲۰۳ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت.

حرکت ہے، اگراس کواپنے شوہر کے گھریلو معاملات کے متعلق کوئی شکایت تھی اس کی وجہ سے زنجیر لگا کر بدنام کرنا نہایت کمینہ پن ہے اسکولازم ہے کہ شوہر سے معافی مانگے، اوراپنی غلطی اور حماقت کا اقرار کر کے آئندہ ہمیشہ کے لئے ایسی حرکت سے اجتناب کرے۔[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

نامحرم کے ساتھ رکشہ میں بیٹھنے کی سزا

سوال:۔ میں ایک ساٹھ سال کی عورت ہوں اور ۶۵ر سال کے ایک مرد کے ساتھ بازار سے گھر تک رکشا میں بیٹھ گئی، جب میں گھر پہنچی تو میرے سماج نے مجھے اپنے سماج سے باہر کر دیا، تو آپ سے یہی کہنا چاہتی ہوں کہ اگر میں اس کے ساتھ بیٹھ کر گئی تو کیا گناہ ہے؟ اگر میں نے اس کے ساتھ کوئی گناہ بھی کیا ہو، کیا سزا ہے یا کیا کفارہ ہے، کہ اس کو میں ادا کروں اور سماج میں شامل ہوسکوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نامحرم سے پردہ لازم ہے[2] اس طرح اس کے ساتھ رکشا میں بیٹھ کر آنا کہ بدن سے

---

[1] قال علی بن أبی طالبؓ : دخلت علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم أنا وفاطمةؓ : ووجدناہ یبکی بکاءً شدیداً ع فقلت لہ : فداک أبی وأمی یا رسول اللّٰہ ما الذی أبکاک ؟ قال: یا علی لیلة اسری بی إلی السماء رأیت نساء من أمتی یعذبن بأنواع العذاب فبکیت لما رأیت من شدة عذابهن الی قوله: ورأیت إمرأة معلقة بلسانها والحمیم یصب فی حلقلها ...... وأما التی کانت معلقة بلسانها فإنها کانت تؤذی زوجها الخ، کتاب الکبائر للذهبی ص ۱۴۹ الکبیرة السابعة والأربعون، مطبوعه نزار مصطفی الباز. (حاشیہ ۲ اگلے صفحہ پر)

بدن لگے درست نہیں ہے۔[۱] اگر اس کے علاوہ بھی کوئی گناہ کیا ہو تو جیسا گناہ ہو ویسی ہی اس کی سزا ہوگی، اب موجودہ وقت میں شرعی سزا کے شرائط موجود نہ ہونے کی وجہ سے اصلی سزا نہیں دی جاسکتی، سماج سے الگ کر دینا ہی سزا ہے، توبہ استغفار کے بعد جب اطمینان ہوجائے کہ آئندہ ایسا نہیں ہوگا، اور پردہ کا اہتمام کیا جائے گا، تو سماج میں شامل کرلیا جائے۔[۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۹/۹۰ھ

نامحرم عورتوں کی جگہ پر جانا

سوال:۔اگر نامحرم عورت سے تنہائی میں بھی نہ ملے اور نہ اس کے چہرہ کی طرف نظر ڈالے، تب بھی ایسی جگہ جانا جائز ہے جہاں نامحرم عورتیں ہوں، عام ہے کہ معمر ہوں یا غیر معمر، جو عورتیں پردہ میں رہتی ہیں، لیکن دیندار سے پردہ کرتی ہیں اور ان کے سامنے سر وغیرہ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) ؏ أن النساء ایضاً مأمورات بغض البصر عن الرجال الأجانب كما ان الرجال مأمورون بغض البصر عن النساء الاجنبيات، أحكام القرآن للتهانوى ص۴۳۶ ج۳ تفصيل ما انتظمت الآية السادسة من الأحكام، مطبوعه إدارة القرآن كراچى.

(صفحہ ہٰذا) [۱] وما حل نظره حل لمسه إذا أمن الشهوة على نفسه وعليها إلا من أجنبية فلا يحل مس وجهها وكفها وإن أمن الشهوة لأنه أغلظ، در مختار على الشامى كراچى ص۳۶۷ ج۶ كتاب الحظر والإباحة، فصل فى النظر والمس، البحرالرائق كوئٹه ص۱۹۴ ج۸ كتاب الكراهية، فصل فى النظر واللمس، زيلعى شرح كنز ص۱۹ ج۶ كتاب الكراهية، فصل فى النظر والمس، مطبوعه امداديه ملتان.

[۲] وهذا الهجران الذى ذكرناه هو الذى يكون عن غضب لأمر جائز لا تعلق له بالدين فأما الهجران لأجل المعاصى والبدعة فواجب إستصحابه إلى أن يتوب من ذلك ولا يختلف فى هٰذا، المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم ص۵۳۴ ج۶ كتاب البر والصلة باب النهى عن التحاسد والتدابر والتباغض وإلى كم تجوز الهجرة ؟ مطبوعه دار ابن كثير بيروت.

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 10-Ajnabi Aurton Se Tanhai

ڈھک کر آتی ہیں ان کے یہاں جانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس طرح عورت کو نامحرم مرد سے پردہ کرنا لازم ہے، مرد کو بھی نامحرم عورت سے بچنے کی کوشش لازم ہے[1] لہٰذا ایسی جگہ ہرگز نہ جائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ ۲۱/۷/۹۴ھ

نامحرم کو چوڑیاں پہنانا

سوال:۔ ایک مسلمان آدمی جو چوڑیوں کا کام کرتا ہے، یعنی چوڑی پہنانے کا پیشہ ہے، نیز ذریعۂ معاش بھی یہی ہے، اور وہ شخص مختلف گاؤں میں جا کر چوڑیاں پہناتا ہے، اور فروخت بھی کرتا ہے، اور غیر محرم عورتوں کا ہاتھ پکڑ کر چوڑیاں پہناتا ہے، تو اس کا پہنانا کیسا ہے؟ اور شریعت اس کے بارے میں کیا فیصلہ کرتی ہے، لہٰذا جواب مطلوب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ طریقہ شرعاً جائز نہیں ہے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] أن النساء مأمورات بغض البصر عن الرجال الأجانب كما أن الرجال مأمورون بغض البصر عن النساء الأجنبيات إلى قوله كما يحرم نظر الرجل إلى المرأة يحرم نظرها إليه، ولو بلاشهوة ولا خوف فتنة، أحكام القرآن للشيخ ظفر احمد التهانوى ص۴۳۶ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير الحجاب، تفصيل ما انتظمت الآية السادسة من الأحكام، مطبوعه إدارة القرآن كراچى، روائع البيان تفسير آيات الأحكام ص۱۴۵ ج۲ المحاضرة السادسة آيات الحجاب والنظر، مطبوعه دار السلام مكة المكرمة.

[2] وماحل نظره حل لمسه الامن اجنبية فلايحل مس وجهها وكفها الخ (الدرالمختار على الشامى زكريا، ج۹/ص ۵۲۸/كتاب الحظروالاباحة، فصل فى النظر والمس)، **(بقیہ اگلے صفحہ پر)**

نامحرم کا چوڑی پہنانا

سوال:۔ چوڑیاں پہنانے والے پردہ نشین عورتوں کو یا غیر پردہ نشیں عورتوں کو چوڑیاں پہناتے ہیں، مردوں کا چوڑیاں پہنانا ازروئے شرع کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

منع ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ

کاروبار میں نامحرم کو ہاتھ لگانا

سوال:۔ ایک شخص جو کہ عورتوں کو چوڑی پہنانے کا کاروبار کرتا ہے، وہ سب عورتوں کو اپنی ماں بیٹی تسلیم کرتا ہے، غلط نظر نہیں ڈالتا، دوسرا کاروبار اس کے لئے مشکل ہے، تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نامحرم کو ہاتھ لگانا درست نہیں[2]، اگرچہ کوئی نامناسب خیال اسکے دل میں نہ آئے، اپنی بیوی بہن وغیرہ کسی کے ذریعہ یہ کام انجام دیا جائے تو درست ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) البحر الرائق کوئٹه ص ۱۹۴ ج۸ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر واللمس، تبیین الحقائق ص ۱۹ ج۶ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه امدادیه ملتان.

(صفحہ ہذا) [1] ملاحظہ ہو گذشتہ صفحہ کا حاشیہ [2]۔

[2] ملاحظہ ہو عنوان: نامحرم کو چوڑیاں پہنانا۔

سالی اور دیور کے ساتھ گفتگو

سوال:۔عمر اپنی بالغ سالی کے ساتھ بات کرسکتا ہے یا نہیں؟ اور عمر کی بیوی کا دیور کے ساتھ بات کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عمر کا سالی سے بات کرنا وقت ضرورت پردہ کے ساتھ جائز ہے[۱] لیکن بے پردہ ہوکر سالی کے سامنے آنا اور بے تکلفی سے ہنسی مذاق کرنا، تنہائی میں ملنا جائز نہیں[۲]، ایسا ہی حال عمر کی بیوی کا اپنے دیور کے ساتھ ہے۔[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند

---

[۱] فانا نجيزالكلام مع النساء للاجانب ومحاورتهن عندالحاجة (شامى نعمانيه ، ج ۱/ص ۲۷۴/ باب شروط الصلوٰة) مطلب فى سترالعورة، شامى زكريا ص ۷۹ ج۲، وتقضى الحوائج كسوال المتاع وأمثاله من وراء الحجاب، أحكام القرآن للشيخ ظفر احمد العثمانىؒ ص ۴۰۱ ج۳ تفصيل الخطاب فى تفسير آيات الحجاب، يجب الحجاب على النساء، مطبوعه إدارة القرآن كراچى.

[۲] الخلوة بالأجنبية حرام، سكب الأنهر على هامش المجمع ص۲۰۳ ج۴ كتاب الكراهية، فصل فى النظر ونحوه، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، الأشباه والنظائر ص۱۵۹ كتاب الحظر والإباحة، الفن الثانى مطبوعه مكتبة إشاعت الإسلام دهلى.

[۳] عن عقبة بن عامرؓ أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : إياكم والدخول على النساء، فقال الرجل من الأنصار : يا رسول الله، أفرأيت الحمو ؟ قال : الحمو الموت، بخارى شريف ص۷۸۷ ج۲ كتاب النكاح، باب لايخلون رجل بإمرأة إلا ذو محرم الخ، مطبوعه اشرفى ديوبند، مشكوٰة شريف ص۲۶۸ ج۲ باب النظر إلى المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

بعض غیر محارم اور عورت کا غیر محرم کے سامنے آنا

سوال:۔عورت کا غیر محرم کے سامنے آنا کیسا ہے؟ خالو، پھوپھا، بہنوئی، دیور، جیٹھ وغیرہ کا حکم محرم کا ہے، یا غیر محرم کا؟ غیر محرم کے سامنے آنے کی حکم شرع توڑنے پر عتاب خداوندی کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ سب نامحرم ہیں، ان کے سامنے بے پردہ آنا، ان سے بے تکلف ہنسی مذاق کرنا سخت فتنہ کا موجب ہے، حدیث شریف میں دیور کو موت قرار دیا ہے، غیر آدمی کو اتنی جرأت نہیں ہوتی جتنی ان لوگوں کو ہوتی ہے، ان سے پردہ لازم ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دو بھائیوں کا ایک مکان میں مع بیوی کے بے پردہ رہنا

سوال:۔ایک ہی مکان میں دو مادرزاد بھائی رہتے ہیں، دونوں بھائی اور دونوں کی بیوی اسی مکان میں رہتی ہیں، ایسی صورت میں ایک بھائی کی بیوی پر دوسرے بھائی کی نظر

---

[1] عن عقبة بن عامر قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اياكم والدخول على النساء فقال رجل يارسول اللّٰه ارأ يت الحموقال الحموالموت. (مشكوٰة شريف، ص۲۶۸/ باب النظر الى المخطوبة) قال النووى : رحمه اللّٰه والمراد بالحمو هنا أقارب الزوج غير آبائه لأن الخوف من الأقارب أكثر والفتنة منهم أوقع لتمكنهم من الوصول اليها والخلوة بها من غير نكير عليهم بخلاف غيرهم، وعادة الناس المساهلة فيه، مرقاة شرح مشكوٰة شريف ص۲۱۰ ج۳ باب النظر إلى المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعه بمبئى، فتح البارى ص ۲۸۹ ج ۹ كتاب النكاح، باب لا يخلون رجل بإمرأة الخ، مطبوعه مكتبۂ يوسفى ديوبند.

اچانک پڑتی ہے، بات چیت نہیں ہوتی، دوسرا بھائی جب باہر سے آکر مکان میں کھانے کے لئے داخل ہوتے ہیں، تو پہلے کی بیوی پر نظر پڑتی ہے، بے حیائی وغیرہ کی بات یا اور کوئی بات نہیں ہوتی، ایسی صورت میں شرعی کیا حکم؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مکان کی تنگی اور غربت کے باعث کبھی ایسی نوبت آجائے اور نظر فوراً ہٹالی جائے تو امید ہے کہ پکڑ نہ ہوگی[1] لیکن ایسی جگہ جانے کے لئے پہلے شریعت نے استیذان تجویز کر رکھا ہے، اس کا لحاظ رکھا جائے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۱۳/۸/۱۳۹۹ھ

خادمہ کے ساتھ باندی جیسا سلوک

سوال:۔ لونڈی کے ساتھ بغیر نکاح کے بیوی جیسا سلوک کیا جاسکتا ہے، اگر غلام مرد ہو تو اس کے ساتھ نوکر جیسا سلوک کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس لونڈی کے ساتھ اس قسم کے سلوک کی اجازت ہے، وہ آج کل یہاں موجود

---

[1] عن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي ياعلي لاتتبع النظرة النظرة فان لک الاولیٰ ولیست لک الأخرۃ رواه احمد مشکوٰۃ شریف، ص ۲۶۹/ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) کتاب النکاح، باب النظر الیٰ المخطوبة، الفصل الثاني.

ترجمه:. حضرت بریدہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علیؓ سے کہ اے علیؓ! ایک بار دیکھنے کے بعد دوسری مرتبہ نظر مت ڈالو، اس لئے کہ تیرے لئے پہلی نظر جائز ہے، دوسری جائز نہیں۔

[2] لا يحل للرجل أن يدخل بيت غيره من غير إستئذان وإن كان من محارمه فلا يدخل من غير إستئذان إلا أن الأمر فى الإستئذان على المحارم أيسر وأسهل، البحر الرائق کوئٹہ ص ۱۹۴ ج ۸ كتاب الكراهية، فصل فى النظر واللمس.

نہیں، خادمہ اور ملازمہ کے ساتھ یہ سلوک حرام ہے[1]، غلام مرد بھی موجود نہیں۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غیر محرم سے تعلق ومحبت کا علاج

سوال:۔ایک عورت جس کا نام سکینہ ہے، اس کو ایک شخص سے محبت پیدا ہوئی، جس وقت سکینہ کی شادی ہوئی تھی، اس وقت کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ عورت کسی اجنبی شخص سے محبت کرتی ہے، اور اس نے اس اجنبی شخص کو ایک رومال بھی دیا ہے، اب معلوم نہیں کہ محبت ان دونوں میں کیسی ہے، اب آپ مطلع فرمائیں کہ کیا صورت کی جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

غیر آدمی سے محبت کے نتائج نہایت خطرناک ہوتے ہیں، فوراً توبہ کرکے اللہ تعالیٰ سے عہد کرے اور دعا کرے کہ حق تعالیٰ توبہ پر قائم رکھے، درود شریف کثرت سے پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ غلط محبت سے دل صاف ہوجائے گا۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۱۱/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۴/۱۱/۸۸ھ

---

[1] الخلوة بالاجنبية (الدرالمختار علی الشامی، ج۶/ص ۳۶۸/ فصل فی النظر والمس مکتبه کراچی)، الأشباه والنظائر ص۱۵۹ کتاب الحظر والإباحة، الفن الثانی، مطبوعه مکتبۀ إشاعت الإسلام دهلی، سکب الأنهر علی هامش المجمع ص۲۰۳ ج۴ کتاب الکراهية، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دار الکتب العلمية بيروت.

دوست کی بیوی کا پردہ

سوال:۔ (۱) شرع میں پردہ کس سے جائز ہے؟

(۲) زید وعمر دو دوست ہیں نیک سیرت پابند نماز ،روزہ ہیں کیا وہ اپنی بیویوں کو ایک دوسرے کے سامنے کر سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) جس سے نکاح جائز ہے اس سے پردہ لازم ہے [۱]

(۲) نہیں [۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۳/رجب ۶۷ھ

بہنوئی کی والدہ سے پردہ

سوال:۔ عمر بکر کا سالہ ہے تو بکر کی والدہ سے عمر کا پردہ ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پردہ ہوگا وہ محرم نہیں [۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] وأما المرأة الحرة التی لا نکاح بینه وبینها ولا حرمة ممن یحل له نکاحها فلیس ینبغی أن ینظر إلی شیء منها، المبسوط للإمام محمد رحمه اللّٰه ص ٥٦ ج٣ کتاب الإستحسان، مطبوعه إدارة القرآن کراچی.

[۲] اسلئے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہیں، نظر الرجل إلی المرأة الأجنبیة حرام من کل شئ من بدنها، وکذلک نظر المرأة إلی الرجل سواء کان بشهوة أو بغیرها، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

غیر مرد کے ساتھ ٹھٹھا کرنا

سوال:۔ اگر عورت غیر مرد کے ساتھ ٹھٹھا کرتی ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی عورت کا غیر مرد کے ساتھ مذاق یا ٹھٹھا کرنا جائز نہیں۔[1]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

ضرورت پڑنے پر نامحرم عورتوں سے گفتگو

سوال:۔ بیہقی کی ایک روایت ہے کہ جو نامحرم پر نظر ڈالے اور جو اپنے او پر نامحرم کی نظر پڑنے کی خواہش اور تمنا کرے اس پر خدا کی لعنت ہے، (مذکورہ حدیث مولانا عاشق الٰہی بلندشہری نے ''رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئیاں'' کے ص٦٦ / پر اخذ کی ہے) آج کے دور میں مندرجہ بالا حدیث پر عمل کرنا دشوار ہورہا ہے، کیونکہ جدھر نظر ڈالیں عورتیں ہی عورتیں نظر آتی ہیں، دفتروں میں بحیثیت آفیسر یا سکریٹری، اسپتال میں بحیثیت ڈاکٹر یا نرس، دوکانوں

(**گذشتہ صفحہ کا حاشیہ**) مرقاة شرح مشکوٰة شریف ص۲۰۹ ج۳ باب النظر إلی المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعہ اصح المطابع بمبئی.

[۳] قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : إیاکم والدخول علی النساء أی غیر المحرمات علی طریق التخلیلة، أو علی وجه التکشف الخ، مرقاة شرح مشکوٰة ص۲۰۹ ج۳ باب النظر إلی المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعہ بمبئی.

(**صفحہ ہٰذا**) [۱] ولانجیزلهن رفع اصواتهن ولاتمطیطها ولاتلیینها وتقطیعها لمافی ذٰلک من استمالة الرجل الیهن وتحریک الشهوات منهم (شامی نعمانیه ،ج ۱/ص ۲۷۲/ باب شروط الصلوٰة)، شامی کراچی ص۴۰٦ منحة الخالق علی البحر الرائق کوئٹه ص۲۷۰ ج۱ باب شروط الصلوٰة.

میں بحیثیت مالک یا نوکر اور کالجوں میں بحیثیت پرنسپل یا استاذ اسی طرح دیگر شعبوں میں خواتین کسی نہ کسی عہدہ پر فائز ہیں اور کام کرنے میں انہی سے واسطہ پڑتا ہے، اوران سے مخاطب ہوکر بات کرنے پران پرنظر پڑتی ہے، اگران کی طرف مخاطب نہ ہوں تو کام نہیں ہوتا، ایسی مجبوری کی حالت میں ان کی طرف مخاطب ہونا درست ہوگا یانہیں؟ اور دیکھنے والے پر گناہ عائد ہوگا یانہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نامحرم سے بات کرنے کی ضرورت پیش آئے تو آنکھ میں آنکھ ڈالکر بات نہ کی جائے، نگاہ بچا کربھی بات کی جاسکتی ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ اسکول وغیرہ میں رہنا

سوال:۔ جولڑکی مردوں کے اسکول میں نامحرم لڑکوں کیساتھ تعلیم حاصل کرے گی اورنامحرم کے ساتھ ہرقسم کا خلاملا خلوت جلوت میں ہوگا تواس کے والدین گنہگار ہوں گے، یانہیں؟ توان کے گھر والوں کے ساتھ تمام مسلمانوں کوکیا برتاؤ کرنا چاہئے؟

غیرمحرم مرد غیرمحرم عورت جوان کے ساتھ جس کا شوہر زندہ ہوایک کمرے میں اکھٹا رہنا جائز ہے یانہیں؟ اکثر یاوہ علیحدہ کمرے میں رہتے ہیں،کوئی تیسرا شخص نہیں ہوتا کیا اس میں گناہِ کبیرہ لازم آتا ہے،اورمہر کی ادائیگی کا حقدار وہ مرد ہوتا ہے یانہیں؟

---

[۱] ویجوز الکلام المباح مع امرأة اجنبیة شامی کراچی، ج۶/ص۳۶۹/ فصل فی النظر والمس قوله : (فقالت مرحباً وأهلاً) قال النووی : فیه جواز سماع کلام الأجنبية ومراجعتها الكلام للحاجة الخ، شرح النووی علی المسلم ص۱۷۷ ج۲ کتاب الأشربة، باب جواز استتباعه غيره إلى دار من يثق برضاه بذلک الخ، مطبوعه أشرفی دیوبند.

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر والدین نے اس کی اجازت دی ہے اور لڑکی کے اس طرز سے خوش ہیں تو والدین بھی بڑے گنہگار ہوں گے[1] اس طرح ان دونوں کا کمرے میں رہنا حرام ہے[2] اس حرام کام سے مہر لازم نہیں ہوتا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

بوڑھے آدمی کے ساتھ خلوت

سوال:۔ کسی ساٹھ یا اسی سالہ بوڑھے کو کسی غیر محرم یا کنواری عورت کے ساتھ تنہائی میں باتیں کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

منع ہے۔ ''واجمعوا ان العجوز لاتسافر بغیر محرم فلا تخلو برجل شاباً اوشیخاً اھ شامی، ج۵/ص ۲۳۵/''[3] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

---

[1] عن أبی بکر الصدیقؓ قال: یأیها الناس إنکم تقرون هذه الآیة : یأیها الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ذل إذا اهتدیم فإنی سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول : ان الناس إذا رأوا منکراً فلم یغیروه (مع القدرة علی إنکاره) یوشک أن یعمهم اللّٰه بعقابه رواه ابن ماجه والترمذی، مرقاة مع المشکوٰة ص۱ ج۵ باب الامر بالمعروف، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی، مشکوٰة شریف ص ۴۳۶ ج۲ المصدر السابق، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

[2] الخلوة بالاجنبیة حرام الدرالمختار علی الشامی کراچی ،ج۶/ص ۳۶۸/کتاب الکراهیة، فصل فی النظر والمس، الأشباه والنظائر ص۱۵۹، کتاب الحظر والإباحة، الفن الثانی، مطبوعه مکتبۂ اشاعت الإسلام دهلی، سکب الأنهر علی هامش المجمع ص۲۰۳ ج۴ کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوهٖ مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت. (حاشیہ ۳ اگلے صفحہ پر)

مرد عورتیں راستہ پر مل کر نہ چلیں

سوال:۔ راستہ میں سڑک کی کونسی طرف چلنا مسنون ہے؟ کیا مرد اور عورت دونوں کا ایک ہی حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عورتیں کنارے کنارے چلیں ،مرد درمیان میں چلیں ،عورتیں مل کر مردوں کے ساتھ نہ چلیں [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی دار العلوم دیوبند

طبیہ کالج میں داخلہ پردہ نشین لڑکی کے لئے

سوال:۔ میری ہمشیرہ مذہبی خاندان سے نہایت پاکیزہ اور اعلیٰ تعلیم یافتہ صوم وصلوٰۃ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ ۲) [۱] شامی کراچی، ج۶/ص ۳۶۸/کتاب الحظر والاباحة،فصل فی النظر والمس، عالمگیری ص۲۱۸ ج ۱ کتاب المناسک، الباب الأول، مطبوعه دار الكتاب ديوبند.

(صفحہ ہذا) [۱] وعن ابی أسیدن الانصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه أنه سمع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم يقول : "وهو خارج من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطريق" فقال للنساء : استاخرن فانه لیس لكن ان تحققن الطريق عليكن بحافات الطريق فكانت المرأة تلصق بالجدار حتى ان ثوبها ليتعلق بالجدار.(مشكوٰة شريف، ص۴۰۵ ج۲ باب الجلوس والنوم والمشی، الفصل الثانی، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، ابوداؤد شريف ص۷۱۴ ج۲ كتاب الأدب، ابواب السلام، باب فی مشی النساء فی الطريق، مطبوعه اشرفی ديوبند)

ترجمہ : ابوسعید انصاریؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ آپ ﷺ مسجد سے باہر آرہے تھے ،اور مردوں کا عورتوں کے ساتھ راستہ میں اختلاط ہو گیا تھا، آپؐ نے عورتوں سے فرمایا پیچھے رہو ،اس لئے کہ تمہارے لئے مناسب نہیں ہے کہ تم بیچ راستہ میں چلو تمہیں کنارے کنارے چلنا چاہئے ،اس کے بعد عورتیں دیوار سے چپک کر چلتی تھیں، یہاں تک کہ ان کا کپڑا دیوار میں اٹک جایا کرتا تھا۔

کے پابند اور غیر شادی شدہ، خوبصورت اور پردہ نشین ہے، جو بمبئی میں مقیم ہے، پھر یہ اعلیٰ تعلیم کے لئے طبیہ کالج اسپتال میں حکمت کے کورس میں داخلہ لینا چاہتی ہے، طبیہ کالج میں اکثر اساتذہ مرد ہیں، اور طلبہ میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں تعلیم حاصل کرتے ہیں، لڑکیاں کلاس میں برقع اوڑھ کر بیٹھیں تو سختی نہیں ہے، مگر نقاب نہیں ڈال سکتیں، چہرہ کھلا رہے گا، بعد میں دوسال تک مریضوں پر عمل تشخیص بھی کرائی جائے گی، جہاں مرد مریضوں کا معائنہ کرنا ضروری ہوگا، کیونکہ یہ کورس کا عمل ضروری ہے، مختصر یہ کہ کافی بے پردگی ہے، اور لڑکی یہ کورس حاصل کرنے کے لئے مجبور نہیں ہے، مقصد صرف ڈاکٹری حاصل کرکے اچھی جگہ شادی کرنی ہے، یہ دنیاوی حسن حاصل کرنا ہے، لہٰذا اس لڑکی کا کالج میں داخلہ لینا جائز ہے، یا نہیں؟ رہا شادی کا معاملہ تو وہ قسمتی معاملہ ہے، جو صرف خدا کے ہاتھ میں ہے، یہ ہمارا عقیدہ ہے بس ترک اسباب نہ ہو، نیز یہ بھی ارشاد فرماویں کہ گورنمنٹ کے میڈیکل کالج میں جہاں اکثر اساتذہ اور طلبہ غیر مسلم ہیں، اور تعلیم مخلوط ہے وہاں پر بے پردگی کے ساتھ لڑکیوں کو تعلیم دلوانا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس کے دیگر ڈگری کالجوں میں جہاں ''ایم،اے'' وغیرہ کی ڈگری دی جاتی ہے، لڑکیوں کو تعلیم دلوانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

طریقہ مذکورہ پر داخلہ لیکر تعلیم اور ڈگری حاصل کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے[1] یہی حکم دیگر میڈیکل کالجوں کا ہے، لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم اور بے پردہ ملاقات، بودوباش، مرد اساتذہ کا ان کو تعلیم دینا، ان کا مریض مردوں پر عمل تشخیص کرنا یہ سب چیز غلط ہے، ان سے پورا پرہیز لازم ہے[2] شادی کا معاملہ جس طرح خدا کے ہاتھ میں ہے اسی طرح

---

[1] وتمنع المرأة الشابة من كشف الوجه بين رجال لخوف الفتنة وان امن الشهوة. الدرالمختار على الشامى، ج ۱/ص ۲۲۴/ (باب شروط الصلوٰة مطلب فى ستر العورة، مطبوعه نعمانيه)

[2] الخلوة بالأجنبية حرام، الأشباه والنظائر ص ۱۵۹ كتاب الحظر والإباحة، (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ہر معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۵/۹۰ھ

کافرہ عورت کو بیوی کی طرح رکھنا

سوال:۔ ایک مسلمان جوان عاقل بالغ اپنی زوجہ منکوحہ کو آٹھ نو سال سے اپنے ساتھ نہیں رکھتا اور ایک کافرہ عورت جوان ساتھ رکھتا ہے، اس عورت کے متعلق دریافت کرنے سے وہ کہتا ہے کہ نوکر ہے، مگر ظاہری معاملات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی بی بی ہے، علاوہ ازیں وہ سرکاری نوکری کرتا ہے، اور جہاں قیام کرتا ہے اس عورت کو بھی ساتھ رکھتا ہے، اور اس وقت وہاں اس کا کوئی خویش واقارب نہیں رہتا بلکہ وہ شخص اور وہ عورت ایک ساتھ رہتے ہیں، اور اس شخص کے کھانے پینے غرض ہر کام وہ ہی عورت کرتی ہے، اب براہ خدا فرمایئے؟

(الف) اس طور پر ایسی بے گانی عورت بطور خادم رکھنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(ب) اس شخص پر زنا کا شبہ لاحق ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(ج) جو عالم یا قاضی این ہمہ دیدہ دانستہ جانبداری کرے تو اس پر شرعاً کیا گناہ ہے

(د) ایسے لوگوں کی ہم نشینی اور اکل وشرب جائز ہے یا نہیں؟

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) مطبوعہ مکتبۂ اشاعت الإسلام دھلی، سکب الأنھر علی ھامش المجمع ص۲۰۳ ج۴ کتاب الکراھیة، فصل فی النظر ونحوہ، مطبوعہ دار الکتب العلمیة بیروت، در مختار علی الشامی کراچی ص۳۶۸ ج۶ کتاب الحظر والإباحة، فصل فی النظر والمس، قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : إیاکم والدخول علی النساء أی غیر المحرمات علی طریق التخلیة أو علی وجہ التکشف الخ، مرقاة شرح مشکوٰۃ ص۴۰۹ ج۳ باب النظر إلی المخطوبة، الفصل الأول، مطبوعہ بمبئی.

(ہ) اگر یہ ہر ایک کا فتویٰ ہوجائے تو ہر ایک کے لئے کیا حد جاری ہوگی ، بینوا بالتفصیل وتوجروا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(الف) اجنبیہ عورت کو نوکر رکھنا شرعاً درست ہے،[1] لیکن اجنبیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے۔[2]

(ب) بلا دلیل شرعی کسی کو زانی کہنا حرام ہے،[3] خواہ اس کے کتنے ہی وسیع تعلقات ہوں، لیکن اس کو بھی لازم ہے کہ ایسے تعلقات نہ رکھے جس سے لوگوں کو بدگمانی کا موقع ہو،[4] ایسے تعلقات رکھنا بھی شرعاً ممنوع ہیں۔

---

[1] ویکره أن یستأجر امرأة حرة أو أمة یستخدمها ویخلو بها لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم : لا یخلون رجل بغمرأة لیس منها بسبیل فإن ثالثهما الشیطان إلی قوله : ولکن هٰذا النهی لمعنیً فی غیر العقد فلا یمنع صحة الإجارة ووجوب الأجر إذا اعمل کالنهی عن البیع وقت النداء، المبسوط للسرخسی ص۵۲ ج۸ الجزء السادس عشر، کتاب الإجارات، باب إجارة الرقیق فی الخدمة وغیرها، مطبوعه دار الفکر بیروت، المحیط البرهانی ص۱۳۰ ج۱۱ کتاب الإجارة، الفصل الحادی عشر فی الإستئجار للخدمة، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل.

[2] الخلوة بالاجنبیة حرام (الدرالمختار علی ردالمحتار ،ص۳۶۸/ج۶/ کراچی ،فصل فی النظر والمس)، الأشباه والنظائر ص۱۵۹ کتاب الحظر والإباحة، الفن الثانی، مطبوعه إشاعة الإسلام دهلی.

[3] الرمی بالزنا وهو من الکبائر بالاجماع .الدرالمختار علی ردالمحتار کراچی ، ج۴/ص ۴۳/باب حد القذف، بحر الرائق کوئٹه ص۲۹ ج۵ باب حد القذف، مجمع الأنهر مع سکب الأنهر ص۳۶۳ ج۲ کتاب الحدود، باب حد القذف، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[4] "إتقوا مواضع التهم" هو معنی قول عمر: "من سلک مسالک التهم إتهم" ورواه الخرائطی فی مکارم الأخلاق عن عمر موقوفاً بلفظ : من أقام نفسه مقام التهم، فلا یلومن من أساء الظن به، الموضوعات الکبیر لعلی القاری ص۲۴، حرف الهمزة، مطبوعه ایجوکیشنل پریس کراچی، کشف الخفاء ص۴۴ ج۱ حرف الهمزة، رقم الحدیث (۸۸) مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت.

(ج) عالم یا قاضی نے کیا جانبداری کی ہے اگر یہ کہا ہے کہ ایسے شخص کو زانی مت کہو تو یہ صحیح کہا ہے، کیونکہ جب تک چار عینی گواہ عادل یہ شہادت نہ دیں کہ ہم نے اپنی آنکھ سے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس وقت تک کسی کو زانی کہنا جائز نہیں[۱] اگر کوئی اور جانبداری کی ہے تو اس کو تحریر کیجئے!

(د) ایسے شخص کو مسئلہ کی شرعی حیثیت اولاً نرمی سے سمجھا دی جائے[۲] کہ اجنبیہ کے ساتھ تعلقات رکھنا اور خلوت کرنا شرعاً ممنوع ہے، اور لوگوں کو تہمت لگانے اور بدگمانی کا موقع ملتا ہے، لہٰذا اس سے پرہیز چاہئے، اس کے بعد بھی اگر وہ نہ مانے بلکہ اس اجنبیہ سے خلوت کرے تو پھر اس سے ترک تعلق کر دیا جائے، تاکہ وہ تنگ آ کر توبہ کرے اور اپنی حالت شریعت کے مطابق بنائے[۳]

(ہ) کیا فتویٰ ہو جائے اور کیا حد جاری کرنا چاہتے ہیں، اور کس سے کونسا فعل موجب حد سرزد ہوا اور یہاں حدود جاری کرنے کا شرعاً کس کو اختیار حاصل ہے، تفصیل سے لکھئے تاکہ غور کیا جا سکے۔

---

۱ ویثبت الزنا بشهادة أربعة رجال مجتمعين بالزنا إلى قوله : فبينوه وقالوا رأيناه وطئها فى فرجها بصيغة الفعل كالميل فى المكحلة الخ، مجمع الأنهر مع سكب الأنهر ص۳۳۳،۳۳۵ ج۲ كتاب الحدود، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، در مختار مع الشامى كراچى ص۷ ج۴ كتاب الحدود، مطلب الزنا شرعا لا يختص بما يوجب الحد الخ.

۲ الأمر بالمعروف يحتاج إلى خمسة أشياء : ...... والثالث الشفقة على المأمور : فيامره باللين والشفقة الخ، عالمگیری کوئٹه ص۳۵۳ ج۵ كتاب الكراهية، الباب السابع عشر فى الغناء واللهو الخ.

۳ (وقوله : نهى رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عن كلامنا أيها الثلاثة) هو دليل على وجوب هجران من ظهرت معصيته، فلا يسلم عليه إلا أن يقلع وتظهر توبته، المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مصلم ص۹۸ ج۷ كتاب الرقاق، باب يهجر من ظهرت معصيته، مطبوعه دار ابن كثير، دمشق بيروت.

تنبیہ:۔ کافرہ سے مسلم کا نکاح حرام ہے ،"لقوله تعالیٰ ولاتنكحوا المشركات الاية[۱]" آٹھ نوسال سے زوجہ کواپنے ساتھ نہ رکھنے کی وجہ سے اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی،[۲] اگر زوجہ نے اپنے حقوق کو معاف نہیں کیا،اور شوہر کے اس طرز عمل سے خوش نہیں تو اس کو چاہئے کہ عدالت مسلم میں دعویٰ کرے کہ فلاں شخص میرا شوہر ہے اور اتنی مدت سے میرے حقوق ادانہیں کرتا،میرے حقوق ادا کرائے جائیں یا طلاق دلائی جائے ، اس پر حاکم با قاعدہ واقعات کی تحقیق کر کے اگر عورت کا دعویٰ صحیح ثابت ہوشوہر کو حاضر کرے اور کہے کہ یا تم اپنی زوجہ کو طلاق دیدو یا اپنی زوجہ کے حقوق ادا کرو ورنہ ہم تفریق کردیں گے اگر شوہر کوئی صورت اختیار کرلے بہتر ہے ورنہ حاکم مسلم خود تفریق کردے،[۳] اس کے بعد عدت طلاق تین حیض گذار کر عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنا شرعاً درست ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرس مظاہر علوم سہارنپور ۵/رجب ۶۶ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/رجب ۶۶ھ

زیرِ تربیت لڑکی سے خدمت لینا

سوال:۔ایک چھوٹی لڑکی ہے،اس کے رشتہ داروں میں سے سوائے پھوپی کے کوئی

---

[۱] اورنکاح مت کروکافرعورتوں کے ساتھ(از بیان القرآن)(سورہ بقرہ،پ۲/)

[۲] اسلئے کہ رکن طلاق مفقود ہے ورکنه (أى الطلاق) لفظ مخصوص، هو ما جعل دلالته على معنى الطلاق من صريح أو كناية، شامى كراچى ص ۲۳۰ ج۳ كتاب الطلاق، مطلب طلاق الدور، البحر الرائق كوئٹه ص ۲۳۵ ج۳ كتاب الطلاق.

[۳] الحيلة الناجزة ص ۲۱،۲۲ حكم زوجۀ متعنت، مطبوعه دار الإشاعت ديوبند.

موجود نہیں ہے، اب اس کی پرورش میں وہ بچی دیدی گئی، تو کیا کسی صورت میں اس مربیہ کو اس لڑکی سے بحکمِ شرعی خدمت لینے کی اجازت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مربیہ بچی کی تعلیم وتربیت کے لئے خدمت بھی لی جاسکتی ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۹/۶/۹۵ھ

---

[1] جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خدمت کی: **خدمه (انس) عشر سنين، الاصابة فی تمیز الصحابة ص ۷۱ ج ۱، حرف الالف.**

باب دھم: اسلامی آداب واخلاق

انشاءاللہ کہنا

سوال:۔عبادت کے کام میں جیسا کہ میں نے اعلان کیا کہ انشاءاللہ تعالیٰ کل سے عصر کی نماز ۵؍ بجے ہوگی۔ یہ انشاءاللہ کہنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداًومصلیاً!

مستحب ہے[1]۔فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

اخلاق بلا عبادات اور عبادات بلا اخلاق کا تقابل

سوال:۔ایک شخص مسلمان ہے ازروئے عقیدہ پختہ حنفی المذہب ہے، قرآن پاک کی تلاوت مع ترجمہ خوب کرتا ہے نیک خصلت ہے جھوٹ سے نفرت ہے معصیت و بداخلاقی سے محفوظ رہنے کی حتی الامکان بہت کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ کوئی عادت رذیلہ نہ اس سے دیکھی گئی نہ سنی گئی مگر اصل چیز نماز روزہ سے غافل ہے یعنی تارک ہے۔

دوسرا شخص بھی مسلمان ہے پختہ حنفی ہے اصل چیز نماز روزہ میں چوکس ہے پیشانی پر نماز کے نشانات بھی موجود رہتے ہیں۔ ریش مبارک بھی ہے مرید بھی ہے خلافت بھی حاصل ہے مگر جھوٹ بہت بولتا ہے۔ جھوٹی گواہی دیتا ہے، یتیم کا مال خوب کھاتا ہے۔ وعدہ خلافی اس کا شعار ہے جس سے قرض لیتا ہے ادانہیں کرتا ہے غرض یہ کہ بداخلاقی کا پتلہ ہے۔

---

[1] وَلَاتَقُولَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ الاية سورة الكهف آيت ۲۳؍۲۴، معارف القرآن ص ۵۷۰ ج۵ سورہ کہف تحت آیت:۲۳؍۲۴.

سوال یہ ہے کہ بحالت موجودہ کون اچھا ہے کون ترجیح کے قابل ہے اولٹ کر ملاحظہ فرمایئے۔

(۲) معیارِ نبوت اخلاق ہیں یا عبادت

(۳) اخلاق کو عبادت پر فوقیت ہے یا عبادات کو اخلاق پر۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

نماز دین کا ستون ہے[۱]۔ جو شخص نماز کا تارک ہے وہ بہت بڑی معصیت میں مبتلا ہے[۲] حتی کہ اگر عمداً چھوڑ دے اور قضا کی نیت نہ ہو اور خوف عقاب بھی نہ ہو تو کفر تک نوبت پہونچ جاتی ہے[۳] پھر ایسے شخص کو یہ کہنا کہ معصیت و بد اخلاقی سے محفوظ رہنے کی حتی الامکان بہت کوشش کرتا ہے قرین قیاس نہیں۔ جہاں اس کو اللہ تعالیٰ نے اور اوصاف حسنہ جھوٹ سے نفرت وغیرہ دیئے ہیں۔ اس کو چاہئے کہ نماز کی بھی پابندی کرے۔ اسی طرح روزہ نہ رکھنا کبیرہ گناہ ہے، اس کی پابندی بھی فرض عین ہے[۴]۔ بغیر نماز روزہ وغیرہ عبادات کئے محض خوش اخلاقی عذاب

---

[۱] الصلاة عماد الدين، كنز العمال ص ۲۸۴ / ج۷، الفصل الثانی، رقم الحديث ۱۸۸۸۹، مطبوعه مؤسسة الرسالة، فيض القدير ص ۲۴۸ / ج۴، رقم الحديث ۱۵۸۵، فصل فی المحلی بأل من هذا الحرف، مطبوعه دارالفكر بيروت.

[۲] وتاركها عمداً مجانة ای تكاسلا فاسق يجس حتی يصلی. الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زكريا ص ۵ ج ۲ اول كتاب الصلاة سكب الانهر ص ۱۰۳ / ج ۱ / كتاب الصلوة، دارالكتب العلميه بيروت.

[۳] يكفر بترك الصلاة متعمدا غير ناوٍ للقضاء وغير خائف للعقاب. مجمع الانهر ص ۵۰۸ ج ۲ ثم ان الفاظ الكفر انواع. الثالث فی القرآن والذكر الخ. مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت البحرالرائق ص ۱۲۲ / ج۵ باب احكام المرتدين، مطبوعه كوئٹه.

[۴] وصوم رمضان فريضة علی كل مسلم ومسلمة مكلف لقوله تعالیٰ فمن شهد منكم الشهر فليصمه. الدر المنتقی علی مجمع الانهر ص ۳۴۲ ج ۱ كتاب الصوم. مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۵۲۳ كتاب الصوم مطبوعه مصری.

E:\F.M.Fainal\Jild-28\11-Islami Adab & Akhlaq

سے نجات کے لئے کافی نہیں[۱]۔

دوسرے شخص کا جھوٹ بولنا، یتیم کا مال ناحق کھانا وغیرہ بھی کبیرہ گناہ ہیں قیامت میں ہر ہر بات کی باز پرس ہوگی[۲]۔

حقوق العباد سر پر ہوتے ہوئے محض نماز روزہ سے عذاب سے چھٹکارا نہ ہوگا حقوق العباد جس کے ذمہ ہیں اور ادا نہیں کرتا۔ اس کی حالت زیادہ خطرناک ہے اس شخص سے جس کے ذمہ حقوق اللہ ہیں، اور حقوق العباد سے سبکدوش ہے۔

(۲) اخلاق حسنہ وعبادات دونوں میں نبی کے لئے کمال ضروری ہے عبادات بلا اخلاق یا اخلاق بلا عبادات نبوت کے لئے کافی نہیں[۳]۔

(۳) جن کو شریعت نے اخلاق حسنہ بتایا ہے وہ عبادات ہی ہیں پھر فوقیت کا سوال بیکار اور لغو ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] قال النووی الدخول بسبب العمل والعمل من رحمته تعالیٰ. مرقاة شرح مشکوٰة ص۸۷ ج۱ کتاب الایمان الفصل الاول تحت حدیث وندخل به الجنة. مطبوعه اصح المطابع بمبئی.

[۲] والکبیرة قداختلف الروایات فیها فروی ابن عمر انها تسعة الشرک باللّٰه وقتل النفس بغیر حق الی قوله واکل مال الیتیم الخ شرح عقائد ص۱۰۷ مبحث الکبیرة. مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، مشکوٰة شریف ص۱۷ باب الکبائر الخ الفصل الاول مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. شرح عقیدة الطحاویة ص۵۲۵ ج۲ اختلاف العلماء فی تحدید الکبیرة، مطبوعه دارالفکر بیروت، شرح فقه اکبر ص۶۸ عدد الکبائر مطبوعه رحیمیه دیوبند.

[۳] إمّا من نسب أو جمال أو قوة أو علم، أو حلم أو شجاعة أو سماحة حتی یعظم قدره إلیٰ قوله من اجتمعت فیه کل هذه الخصال إلیٰ مالایأخذه عَدٌّ ولایعبر عنه مقال و لاینال بکسب ولاحیلة إلا بتخصیص الکبیر المتعال من فضیلة النبوة والرسالة، کتاب الشفاء ص۵۲ ج۱ القسم الاوّل، الباب الثانی، فصل فی اجتماع الخصال المحمودة فیه صلی الله علیه وسلم مطبوعه مؤسسة الکتب الثقافیة، بیروت.

کمر کے دونوں جانب ہاتھ رکھنا

سوال:۔ دونوں طرف کمر پر ہاتھ رکھنا کیسا ہے؟ اور دونوں ہاتھ کمر کے پیچھے باندھ کر چلنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداًومصلیاً!

نامناسب ہے[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۷/۹۵ھ

گالی کے بدلے گالی

سوال:۔ برائی کا بدلہ برائی ہےتو گالی کے بدلے گالی جائز ہے یانہیں؟

الجواب: حامداًومصلیاً!

جس لفظ پر حد لازم نہیں ہوتی ہو بدلے میں ایسے لفظ کی گنجائش ہے لیکن معاف کردینا اعلیٰ مقام ہے[۲]۔ **وان تعفوا اقرب للتقویٰ**[۳]۔

بدی را بدی سهل باشد جزاء اگر مردی احسن الیٰ من اساء

فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۷/۳/۹۴ھ

---

[۱] **أنه نهیٰ عن الاختصار وقال الاختصار راحة اهل النار قال التور بشتی فسر الخصر بوضع الید علی الخاصرة وهو صنع الیهودالخ مرقات. ص ۱۳ ج ۲ (مطبوعه بمبئی) کتاب الصلاة باب مالا یجوز من العمل فی الصلاة الفصل الاول، شامی کراچی ص ۶۴۱ ج ۱، مکروهات الصلاة، عالمگیری کوئٹه ص ۱۰۶ ج ۱، الفصل الثانی فیمایکره فی الصلاة ومالا یکره.**

[۲] **قیل له: یا خبیث ونحوه جازله الرد فی کل شتیمة لایوجب الحدوترکه افضل (درمختار مع شامی ۹/۶۰۸ کتاب الحظر والاباحة باب الاستبراء. فصل فی البیع، مطبوعه زکریا دیوبند)**

[۳] ترجمہ: معاف کرنا تقویٰ اور پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے، سورۃ بقرہ آیت: ۲۳۷۔

ننگے سر رہنا

سوال:۔آنحضرت ﷺ کھانے پینے کے وقت سر پر ٹوپی رکھا کرتے تھے یا نہیں؟ نماز کے علاوہ حالتوں میں آپ سر کھلے رہتے یا سر پر کپڑا ہوتا، سونے کے علاوہ چلنے پھرنے مجلسوں میں بیٹھنے عام لوگوں سے ملاقات، بات چیت کرنے میں آپ ٹوپی پہننے کا اہتمام کرتے تھے یا نہیں؟ اس سلسلہ کی احادیث کو بیان فرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

آپ ﷺ کو ٹوپی پر عمامہ باندھنا پسند تھا۔ اس کے خلاف بھی کبھی ہوتا تھا۔ ننگے سر رہنے کا فیشن جو آج کل رائج ہے۔ یہ طریقہ نہیں تھا۔ جمع الوسائل شرح[۱] شمائل ترمذی میں روایت مذکور ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۱۰/۱۲ھ الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ

ننگے سر پھرنا

سوال:۔ مردوں کو ننگے سر رہنا کیسا ہے اور شرعاً یہ فعل مردوں کا جائز ہے یا ناجائز ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

وقت ضرورت ننگے سر ہونے میں مضائقہ نہیں لیکن جو طریقہ آج کل رائج ہو رہا ہے کہ ہر وقت ننگے سر بالوں میں تیل ڈالے ہوئے پھرتے رہتے ہیں۔ یہ طریقہ اصالۃً صلحاء اور اہل مروت کا نہیں بلکہ خدا کے دشمنوں کا طریقہ ہے اس سے اجتناب لازم ہے[۲]۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱] اعلم انه ﷺ كانت له عمامة تسمى السحاب وكان يلبس تحتها القلانس جمع الوسائل ص۲۰۴ ج ۱ (مطبوعه اعزازيه ديوبند) باب ماجاء في عمامة رسولؐ.

[۲] من تشبه بقوم فهو منهم. مشكوة شريف ص۳۷۵ كتاب اللباس الفصل الثانی مطبوعه ياسر نديم ديوبند، مرقاة ص ۴۳۱ ج۴، كتاب اللباس الفصل الثانی مطبوعه اصح المطابع ممبئی..

بعد غسل کرتا پہلے پہنے یا پائجامہ

سوال:۔غسل کرنے کے بعد پہلے پاجامہ پہنے یا قمیص؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

دونوں طرح درست ہے۔ پہلے کرتا پہننا بہتر ہے[1]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

عمامہ بیٹھ کر پائجامہ کھڑے ہوکر پہننا

سوال:۔عمامہ بیٹھ کراور پائجامہ کھڑے ہوکر پہننا منع ہے۔اس کی اصل کہاں تک ہے احادیث شریفہ،تعامل صحابہؓ سے اس کی کوئی حجت ملتی ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

بعض علماء نے لکھا ہے کہ عمامہ کھڑے ہوکر باندھنا چاہئے اور پائجامہ بیٹھ کر پہننا چاہئے اس کے خلاف میں کچھ مضرتیں دیکھی ہیں والتعمم قاعداً والتسرول قائماً یورث البخل والتقتیر والاسراف والکسل والتوانی والتهاون فی الامور کل ذلک یورث النسیان اھ تعلیم المتعلم مع الشرح ص ۴۴[2] فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ،معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور،یکم رجب ۵۶ھ

صحیح:عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم،۶،رجب ۵۶ھ الجواب صحیح:سعید احمد غفرلہٗ

---

[1] کمایستفاد ویختار ماهو استر الخ مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص ۸۴، کتاب الطهارة فصل آداب الاغتسال، مطبوعه مصری.

[2] تعلیم المتعلم ص ۴۴، طریق التعلیم فصل فیما یجلب الرزق و مطبوعه کراچی ص ۷۵.

کسی کی بات کاٹنا

سوال:۔ جب دو شخص گفتگو کررہے ہوں تو تیسرے شخص کو درمیان میں بات کاٹنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جب کوئی شخص بات کرتا ہوتو بلاوجہ بات نہ کاٹی جائے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دو پارٹیوں میں صلح

سوال:۔ ایک گاؤں میں دو مسئلوں کا جھگڑا ہے ایک طلاق کا دوسرا سود کا ہے۔ ان دونوں مسئلوں کی وجہ سے دو پارٹی بنی ہوئی ہے جس کو چھ سات سال ہورہے ہیں۔ بہت مرتبہ آپس میں صلح کرانے کی کوشش ہوئی اور بہت سے علماء نے بھی کوشش کی مگر فیصلہ نہیں ہو پاتا۔ ایک پارٹی دوسری پارٹی کی بات نہیں مانتی ہے۔ ہر پارٹی دوسری پارٹی کی برائی کرتی ہے اور فیصلے کے درمیان لڑائی شروع ہوجاتی ہے۔ اس وجہ سے آج تک یہ فیصلہ نہیں ہوسکا اور آئندہ کے لئے بھی صلح مشکل نظر آتی ہے، کیونکہ کوئی کسی کی بات نہیں مانتا اور نہ تو کوئی کسی عالم کی بات مانتا ہے۔ کیا طلاق اور سود کی بات کو مدنظر رکھ کر اگر صلح کی بات کی جائے تو ملایا جاسکتا ہے؟ شریعت کی رو سے کیا حکم ہے؟ اور اس طرح صلح کرانے کا کیا مسئلہ ہے؟ یعنی بغیر ان دونوں باتوں کے چھیڑے ہوئے ان لوگوں کو ملایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ تحریر فرمائیں۔

---

[1] چونکہ اس سے ایذاء ہوتی ہے اور ایذاء ناجائز ہے۔ عن ابن عمرؓ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادىٰ بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يَفْضِ الإِيْمَانُ اِلىٰ قَلْبِهٖ لَاتُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ الحديث مشكوٰة شريف ص ۴۲۹، باب ماينهىٰ عنه من التهاجر الخ مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

الجواب: حامداً ومصلیاً!

یہ مرض بہت عام ہے بڑی کثرت سے لوگ اس میں گرفتار ہیں اور کسی صورت سے نجات نہیں پاتے۔ اگر بغیر ان دو مسئلوں پر بحث کئے ہوئے بھی صلح ہوسکتی ہے تب بھی صلح کرادی جائے۔ مثلاً ایک پارٹی کہتی ہے کہ سود لینا جائز ہے دوسری کہتی ہے کہ ناجائز ہے اور کوئی پارٹی اپنے خلاف بات سننے اور ماننے کو آمادہ نہیں۔ ہر ایک اپنی اپنی بات پر پختہ ہے تب بھی بغیر اس کا تصفیہ کئے ہوئے صلح کرادی جائے۔ اسی طرح ایک پارٹی کہتی ہے کہ فلاں لفظ سے طلاق ہوجاتی ہے۔ دوسری پارٹی کہتی ہے کہ نہیں ہوتی تب بھی صلح کردی جائے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۱۳/۱۰/۹۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

اپنے سے زیادہ عمر والے کو چچا ماموں وغیرہ کہنا

سوال:۔ کسی بھی زیادہ عمر کے آدمی کو چچا کہنا یا جو معمر شخص نانہال کے قصبہ یا گاؤں کا رہنے والا ہے اور اس سے کوئی رشتہ بھی نہ ہو مگر دلداری یا احترام کے ناتے نانا ماموں کہنا حرام ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جائز ہے یہاں احترام مقصود ہوتا ہے نسبت حقیقی نہیں ہوتی نہ دوسروں کو اس کا شبہ ہوتا

---

[1] **لا خیر فی کثیر من نجواھم اِلا من أمر بصدقة أو معروف أو اصلاح بین الناس** (سورۂ نساء پ۵ آیت: ۱۱۴، ترجمہ: عام لوگوں کی اکثر سرگوشیوں میں خیر نہیں ہوتی ہاں مگر جو لوگ ایسے ہیں کہ خیرات کی یا اور کسی نیک کام کی یا لوگوں میں باہم صلح کردینے کی ترغیب دیتے ہیں۔ (بیان القرآن) **وقال اللّٰہ تعالیٰ والصلح خیر الایة سورة النساء آیت ۱۲۸.**

ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۶/۲/۸۹ھ

شوہر کو بھیا کہنا

سوال:۔ایک محترمہ ہیں جن کو بات بات میں بھیا کہنے کی عادت ہے مثلاً آؤ بھیا جاؤ بھیا لاؤ بھیا نہ بھیا وغیرہ وغیرہ اسی طرح وہ اپنے شوہر سے بھی مخاطب ہوتی ہیں میں نے ان کو کئی بار ٹوکا مگر ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ بے خیالی میں ان کی زبان سے نکل جاتا ہے وہ دل سے نہیں کہتی ہیں اس صورت میں ان کے نکاح پر کوئی اثر تو نہیں پڑا؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

بیوی کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ شوہر کو بھیا کہے اس کی احتیاط چاہئے[1] مگر اس کی وجہ سے اس کا نکاح فسخ نہیں ہوا نہ وہ اپنے شوہر پر حرام ہوئی زبان پر جو لفظ بطور تکیۂ کلام چڑھ جاتا ہے وہ اگر غلط ہو تو اس کی اصلاح چاہئے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۱۹/۷/۱۴۰۱ھ

امر بالمعروف نہی عن المنکر

سوال:۔ اس نازک وقت میں علماء کو خاموش رہنا چاہئے یا جگہ جگہ اور موقع بموقع مساجد میں تقریر کرتے رہنا چاہئے علماء کیوں خاموش ہیں؟

---

[1] کما یستفاد. یکرہ قولہ انت امی ویاابنتی ویا اختی ونحوہ الخ درمختار علی الشامی زکریا ص ۱۳۱ ج۵ باب الظہار.

الجواب: حامداً ومصلیاً!

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر حسب حیثیت لازم ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جو شخص خود عمل نہ کرے وہ دوسروں کو کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

سوال:۔ کیا یہ اچھی بات ہے کہ جو کام خود نہ کرے اس کو دوسروں کو کرنے کا حکم کرے اور ایک ناجائز بات کو جائز قرار دے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

ناجائز بات کو جائز قرار دینا تو سراسر باطل ہے[۲] اگر ایک شخص پر حکم شرعی عائد نہیں ہوتا اسلئے وہ خود عمل نہیں کرتا اور دوسروں پر عائد ہوتا ہے اسلئے دوسرے کو کہتا ہے تو یہ درست ہے مثلاً ایک بیمار آدمی ہے روزہ رکھنے سے معذور ہے اور غیر معذور سے روزہ رکھنے کو کہے تو اسمیں کیا مضائقہ ہے اسی طرح بیمار آدمی جو کہ مسجد نہیں جا سکتا وہ اپنے غیر معذور بیٹوں کو کہے تو یہ ٹھیک ہے اور اگر حکم اس پر بھی عائد ہوتا ہے مگر خود عمل نہیں کرتا اور دوسروں کو عمل کیلئے کہتا ہے تو اس کے کہنے کی وجہ سے اسکی پکڑ نہیں ہوگی البتہ عمل نہ کرنے کی وجہ سے پکڑ ہوگی[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فان لم يستطع أى التغيير باليد فبلسانه أى فليغيره بالقول فان لم يستطع فبقلبه بان لايرضى به(مرقاة ص ۲ ج۵ باب الامر بالمعروف) مطبوعه ممبئى.

[۲] من استحل حراماً فكافر (شرح فقه اكبر ص ۱۸۶) مجمع الانهر ص ۵۱۱ ج ۲، كتاب السير والجهاد. نم ان الفاظ الكفر انواع الخ، دارالكتب العلميه بيروت، عالمگيرى كوئٹه ص ۲۷۲ ج ۲، كتاب السير مطلب موجبات الفكر انواع الخ.

[۳] والصحيح ان العالم يا مربالمعروف وان لم يفعله وينهى عن المنكر وان ارتكبه (ابن كثير ص ۱۲۹ ج ۱) تفسير قوله تعالىٰ اتأمرون الناس سوره بقره ۴۴، عالمگيرى كوئٹه ص ۳۵۳ ج۵، كتاب الكراهية الباب السابع فى الغذاء الخ.

کسی عالم کا خلاف سنت میں مبتلا ہونا اس کی تدبیر

سوال:۔ اگر کوئی شخص دیکھنے میں بہت ہی نیک ہو ان کے اخلاق اچھے ہوں ان کی علمی صلاحیت بھی اچھی ہو اچھے عالم میں شمار ہوتے ہوں مگر ان کا فعل سنت نبوی ﷺ کے خلاف ہو ایسے شخص کو تنبیہاً سنت کی طرف توجہ دلانا درست ہے یا نہیں خلاف سنت پر ان کو ٹوکنا بتانا کہ یہ خلاف اسلام کام ہے جائز ہے یا نہیں حالانکہ ان کو اچھی طرح ان باتوں کا علم ہے شریعت کا کیا حکم ہے؟ ایسے شخص کے بارے میں کسی دوسرے کے سامنے یہ کہنا کہ فلاں شخص کو ہم نے سنت کے خلاف کام کرتے دیکھا ایسا ان کو نہ کرنا چاہئے کیونکہ عوام الناس پر برا اثر پڑے گا کہ جب ایسے مولوی حضرات کا یہ فعل ہے تو ہم جاہلوں کا کیا ہوگا یہ گفتگو کرنا درست ہوگا یا نہیں کیونکہ اس کے بارے میں دو آدمی کے ساتھ حجت ہوگئی ہے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ یہ کہنا درست نہیں دوسرے کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص حدیث نبوی سنت کے خلاف کام کرتا ہے تو اس کے بارے میں کہنا درست ہے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جس شخص سے خلاف سنت کام ہوتے ہوں اور وہ عالم صالح ہو۔ اس سے خلاف سنت کاموں کے متعلق دریافت کرلیا جائے کہ فلاں کام سنت کے موافق ہے یا خلاف ہے انشاءاللہ اپنے علم اور اصلاح کی وجہ سے جلد ہی خلاف سنت چیز ترک کردیں گے لیکن اپنی مجالس کا مشغلہ نہ بنایا جائے کہ فلاں شخص سنت کے خلاف کام کرتا ہے۔ یہ طریقہ غلط ہے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۱۸/۱۰/۱۳۹۹ھ

---

[1] اس لئے کہ یہ غیبت ہے إن الغیبة حرام (شامی کراچی ص۴۰۸ ج۶ کتاب الحظر الاباحة، فصل فی البیع، بحر کوئٹہ ص۵۰۸ ج۸، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، مطبوعه کوئٹه. عالمگیری ص۳۶۲ ج۵، کتاب الکراهیة، الباب الثالث والعشرون فی الغیبة الخ مطبوعه کوئٹه)

امرد کو کن کن سے احتراز کرنا چاہئے؟

سوال:۔ امرد کو کن کن لوگوں سے احتراز کرنا چاہئے مثلاً ماموں، چچا وغیرہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ ممانعت یا عدمِ ممانعت کا حکم اشخاص وافراد کے اعتبار سے ہوگا یا حکم سب کے حق میں برابر ہوگا یعنی حکم کا تعلق شہوت پیدا ہونے والے یا نہ ہونے سے ہے یا امرد کی ذات سے ہے کہ وہ مشتہیٰ ہے۔ اگر حکم کا تعلق مشتہیٰ سے مان لیا جائے تو ظاہر ہے اس کیلئے ہر آن وہر لمحہ برابر نہ ہوگا۔

الجواب: حامداًومصلیاً!

جس جس سے فتنہ کا اندیشہ ہو[1]۔ ذات امرد سے حکم کا تعلق ہے اور افراد اور اشخاص سے بھی تعلق ہے۔ افراد واشخاص اپنا محاسبہ کرتے رہا کریں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند

امرد سے خط وکتابت

سوال:۔ امرد سے خط وکتابت کرنا کیسا ہے؟

---

[1] وان كـاصبيـحا فحكمه حكم النساء وهو عورة من قرنه الى قدمه لايحل النظر اليه عن شهوة الـخ شـامى زكريا ص ۵۲۴ ج ۹ كتاب الحظر والاباحة فصل فى النظر والمس ويجوز النظر إليـه بشهـوة كوجه أمرد إلـى قـولـه فـحـلّ الـنـظر منوط بعدم خشية الشهوة مع عدم العورة الـدرالـمـختـار عـلـى الشـامـى زكريا ص ۷۹، ۸۱ ج ۲، كتاب الصلاة باب شروط الصلاة، مـطـلب فى النظر إلى وجه الأمرد، البحر الرائق ص ۲۷۰ ج ۱، باب شروط **الصلاة**، مطبوعه الماجديه كوئٹه، النهر الفائق ص ۱۸۳ ج ۱، باب شروط الصلاة، دارالكتب العلميه بيروت.

[2] يَـاَيُّهَـا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَالْتَنْظُرْ نَفسٌ مَّاقَدَّمَتْ لَغَدٍ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ إنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَاتَعْمَلُوْنَ، سورة الحشر آيت ۱۸.

الجواب: حامداًومصلیاً!

ضرورت ہوتو درست ہے۔فتنہ ہوتو پرہیز کیا جائے[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند

غیر مسلم پڑوسی کو تکلیف پہونچانا

سوال:۔کفار کو قتل کرنا یا ایذاء پہونچانا جائز ہے یا نہیں مثلاً اگر قرب وجوار میں اگر کوئی مسلمان کے ہو۔

الجواب: حامداًومصلیاً!

بلا وجہ کسی کو علاوہ حربی کے اذیت پہونچانا ہرگز جائز نہیں اور خاص کر قرب وجوار میں رہنے والے کے لئے تو شریعت نے اور بھی زیادہ حقوق بتائے ہیں۔حدیث شریف میں آیا ہے۔

عن ابی هريرةؓ ان النبی ﷺ قال والله لا يؤمن والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذی لا يأمن جاره بوائقهٗ ۔رواه البخاری[۲]۔

دوسری روایت میں ہے:

عن عائشةؓ عن النبی ﷺ قال مازال جبرئيل يوصينی بالجار حتی ظننت انه سيورثه

---

[۱] وان كان صبيحاً فحكمه حكم النساء درمختار ص ۵۲۴ ج ۹ وفی الشامی لابأس بأن يتكلم مع النساء بمالايحتاج اليه الخ شامی زكرياص ۵۳۰ ج ۹، كتاب الحظر والاباحة فصل فی النظر، بحر كوئٹه ص ۲۷۰ ج ۱، باب شروط الصلاة، النهرالفائق ص ۱۸۳ ج ۱، باب شروط الصلاة، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

[۲] بخاری شريف ص ۲/۸۸۹ (مطبوعه اشرفی ديوبند) كتاب الادب باب اثم من لايامن جاره بوائقه رقم الحديث: ۵۷۸۲.

رواہ البخاری [۱] قال الشخ ابن الحجرؒ فی الفتح [۲] واسم الجاریشمل المسلم والکافر والعابد والفاسق والصدیق والعدو والغریب والبلدی والنافع والضار والقریب والاجنبی والاقرب داراًوالأ بعد وله مراتب بعضها اعلیٰ من بعض فاعلا ها من اجتمعت فیه الصفات کلها ثم اکثرها وھلم جراالیٰ الواحد وعکسه من اجتمعت فیه الصفات الأخریٰ کذٰلک فیعطی کل ذی حق حقه بحسب حاله وقد تتعارض صفتان فاکثر فیرجح اویساوی وقد حمله عبداللّٰه ابن عمرؓ علیٰ العموم فامر لماذبحت له شاة ان یهدی منها لجاره الیهودی اخرجه البخاری فی ادب المفرد الترمذی وحسنه وقدوردت الاشارة الی ماذکرته فی حدیث مرفوع اخرجه الطبرانی من حدیث جابرؓ رفعه الجیران ثلٰثة جارله حق وھو المشرک له حق الجوار وجارله حقان وھو المسلم له حق الجوار و حق الاسلام وجارله ثلٰثة حقوق مسلم له رحم له حق الجوار و الاسلام والرحم الخ۔ [۳]

---

[۱] بخاری شریف ص ۲/۸۸۹ (مطبوعه اشرفی دیوبند) کتاب الادب باب الوصایة بالجار رقم الحدیث : ۵۷۸۱

[۲] فتح الباری ص ۱۲/۵۴ ۱ (مطبوعه نزار مصطفیٰ الباز مکه مکرمه) باب الوصاة بالجار کتاب الادب

ترجمہ :حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔خدا کی قسم مومن نہیں،خدا کی قسم مومن نہیں،عرض کیا گیا کون یارسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا وہ شخص جس کے پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہیں۔

[۳] (ترجمہ حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا، جبرئیل علیہ السلام مجھ کو پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی برابرتا کید کرتے رہے حتی کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اس کو وارث بنادیں گے (یعنی پڑوسی کو ہی وارث بنادیا جائے گا) شیخ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا ہے ''اور جار (پڑوسی) کا نام مسلم،کافر،عابد،فاسق اور دوست دشمن، پردیسی ،شہری، نافع، ضار،قرابت دار، اجنبی، اقرب، ابعد،سب کو شامل ہے اور اس کے مختلف مراتب ہیں بعض بعض سے اعلیٰ ہیں سب سے اعلیٰ وہ ہے جس میں تمام پہلی صفات جمع ہوں پھر وہ جس میں اکثر صفات جمع ہوں اسی طرح آخر تک۔جس میں صرف ایک صفت ہواوراس کے عکس وہ جس میں دوسری صفات جمع ہوں اسی طرح ہے پس ہرایک کا حق حسب حال ادا کیا جائے گا۔اور کبھی دو یا اس سے زائد (بقیہ اگلے صفحہ پر)

اور تفصیل سے ذمی وحربی ومستامن وغیرہ کے ساتھ معاملات صلہ وغیرہ کو۔ فتاویٰ عالمگیری[۱] ص۲۲۶ جلد رابع کتاب الکراہیۃ کے الباب الرابع عشر اور تکملہ بحر[۲] جلد ثامن ص۲۰۴ کی کتاب الکراہیۃ میں بیان کیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، یکم رجب ۵۴ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم، ۳/رجب...... الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

غیر مسلم بیمار کی خدمت اور اس کے لئے دعائے صحت

سوال:۔ غیر مسلم مریضوں کی خدمت نصرت اور تیمارداری کرنا کیسا ہے؟ بعد از نماز ان کے لئے دعاء صحت کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

ایسا کرنا بلندی اخلاق ہے جب کہ کوئی دنیوی لالچ نہ ہو دعائے صحت بھی درست ہے کہ

(بقیہ صفحۂ گذشتہ) صفات میں تعارض ہوتا ہے تو یا تو کسی کو ترجیح دی جائے گی (اگر وجہ ترجیح ہو) ورنہ برابری کی جائے گی۔ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے اس کو عموم پر محمول کیا ہے۔ اسی لئے جب آپ کے واسطے بکری ذبح کی گئی۔ اس میں سے اپنے پڑوسی یہودی کو ہدیہ دینے کا حکم فرمایا۔ امام بخاریؒ نے اس کی ادب المفرد میں تخریج فرمائی ہے اور امام ترمذیؒ نے اس کی تخریج کی ہے اور اس کو حسن کہا ہے جو میں نے ذکر کیا ہے اس کی طرف اشارہ حدیث مرفوع میں بھی وارد ہوا ہے۔ طبرانیؒ نے اس کو حدیث جابرؓ سے مرفوعاً بیان فرمایا ہے۔ کہ پڑوسی تین قسم کے ہیں (۱) ایک وہ کہ اس کا ایک حق ہے وہ مشرک ہے صرف حق پڑوس اس کے لئے ہے (۲) وہ پڑوسی جس کے دو حق ہیں وہ مسلمان پڑوسی ہے ایک حق پڑوس دوم حق اسلام (۳) وہ پڑوسی جس کے تین حق ہیں وہ قرابت دار مسلمان ہے ایک حق پڑوس دوم حق اسلام سوم حق قرابت داری۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) [۱] عالمگیری ص ۳۴۶ ج۵ مطبوعه كوئٹه كتاب الكراهية الباب الرابع عشر فی أهل الذمة والاحكام التی تعود اليهم.

[۲] بحر ص ۲۰۴ ج۸، كتاب الكراهية فصل فی البيع، المحيط البرهانی ص ۷۰ ج۸، كتاب الكراهية الخ، الفصل السادس عشر اهل الذمة الخ، مطبوعه ڈابھیل.

حق تعالیٰ ہدایت دے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۵/۱۲/۱۸ھ

قبلہ وکعبہ وغیرہ بعض خطابات کا حکم

سوال:۔ متعلقہ خطابات جیسے (۱) قبلہ وکعبہ (۲) قبلۂ عالم (۳) حکیم الامت (۴) حکیم الاسلام (۵) کعبہ دو جہاں (۶) قبلہ کونین فلاحِ دارین (۷) قبلہ مقصودِ حیات (۸) اعلیٰ حضرت۔ یہ کہنا یا خط وکتابت میں تحریر کرنا یا پتھر پر کندہ کردینا مثلاً بزرگوں کے مزار پر ان کی یادگار کے لئے جو پتھر نصب کیا جاتا ہے یہ جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

اپنے بڑوں کی خاص کر ان بڑوں کی جن سے فیض پہونچا ہو تعریف کرنا فطری اور احسان شناسی ہے جو کہ موجبِ خیر وترقی ہے۔ لیکن حد سے بڑھانا اور غلط تعریف کرنا منع ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے اپنے متعلق بھی تعریف میں مبالغہ کرنے کو منع فرمایا ہے[۲]۔ پس (۱) و (۲) و (۵) و (۶) و (۷) والے القاب سے احتراز کیا جائے، ان کی زندگی میں بھی بعد الوفات

---

[۱] ولو دعا للذمی بطول العمر قیل لا یجوز لان فیه التمادی علی الکفر وقیل یجوز لان فی طول عمره نفعاً للمسلمین باداء الجزیة فیکون دعاء لهم وعلی هذا الاختلاف الدعاء له بالعافیة (عالمگیری ص ۳۴۸ ج۵ الباب الرابع عشر فی اهل الذمة کتاب الکراهیة) البحرالرائق ص ۲۰۴ ج۸، کتاب الکراهیة فصل فی البیع، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، المحیط البرهانی ص ۱۷ ج۸، کتاب الکراهیة الخ، الفصل السادس عشر، اهل الذمة، مطبوعه ڈابھیل.

[۲] عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ لاتطرونی کما اطرت النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم فانما انا عبده فقولوا عبدالله ورسوله متفق علیه مشکوٰة شریف ص ۴۱۷ باب المفاخرة والعصبیة الفصل الاول.

بھی، زبان میں بھی تحریر میں بھی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

چچا کو باپ کہنا

سوال:۔ ایک شخص کے چھ لڑکے ہیں۔ ایک لڑکے کا انتقال ہوا جس کے تین بچے ہیں جو اپنے چچا کے پاس رہتے ہیں۔ چچا ہی ان کے کھانے پینے اور رہائش کے ذمہ دار ہیں۔ اور بھتیجوں کو اپنی اولاد کی طرح رکھتے ہیں۔ اور وہ بھتیجے بھی چچا کو باپ کہہ کر مخاطب کرتے ہیں آیا اس طرح ان بچوں کا چچا کو باپ کہہ کر مخاطب کرنا شرع سے جائز ہوسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

چچا کو مجازاً باپ کہہ سکتے ہیں، خصوصاً جبکہ وہ پرورش وغیرہ کے بھی ذمہ دار ہیں، اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ والجد والعم یسمیان اباً مجازاً[۱]۔ (روح المعانی ص ۵۰۷ ج ۲)۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

شانِ خداوندی میں گستاخی کرنے والے کے ساتھ سلوک

سوال:۔ غیر مسلم اللہ کی شان میں گستاخیاں کرتا ہے۔ ظاہر ہے اگر اس کو اللہ کی عظمت کا علم ہو جاتا تو ایسا نہ کرتا۔ علم رکھنے والے کے لئے ایسے موقع پر خاموشی اختیار کرنا کیسا ہے؟ سمجھانے پر نہ ماننے پر جسمانی تکلیف پہونچانے کا حق ہے یا نہیں؟ جبکہ قدرت ہو۔

---

[۱] روح المعانی ص ۲۸۲ ج۵ (مطبوعہ دارالفکر بیروت) تحت قولہ تعالیٰ وَاِذْقَالَ اِبْرَاهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ الآية، سورۃ الانعام آیت: ۷۴.

الجواب: حامداً ومصلیاً!

کیا جسمانی تکلیف پہونچانے سے اس کی اصلاح ہو جائے گی، جبکہ وہ بے علم ہے۔ اصلاح کی صورت تو یہ ہے کہ اخلاق وشفقت سے اس کو اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم کرایا جائے اور عقیدہ درست کیا جائے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند، ۲۹/۱۲/۹۱ھ

کچھ دھوپ کچھ سایہ میں بیٹھنا

سوال:۔ کچھ دھوپ اور کچھ سایہ میں بیٹھنے کی ممانعت یہ ممانعت اندیشہ مضرت سے ہے مضرت نہ ہو تو ممانعت نہیں اس پر مزید عرض ہے کہ مضرت سے کس قسم کی مضرت مراد ہے جس کی کیفیت کے علم سے جواب کا نفع حاصل ہو سکے بظاہر تو محسوس ہونے والی کوئی مضرت نظر نہیں آتی۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

یہ طبی مضرت ہے شراح حدیث نے ایسا ہی لکھا ہے[2] تفصیل مطلوب ہو تو اطباء سے رجوع کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند، ۱۹/۲/۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، ۲۰/۲/۸۹ھ

---

[1] ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم باللتی هی احسن. سورة نحل آیت: ۱۲۵.

[2] لأن الانسان اذا قعدذات المقعد فسدمزاجه لاختلاف حال البدن من المؤثرین المتضادین الخ مرقات ص ۵۸۸ ج ۴ (مطبوعه بمبئی) باب الجلوس والنوم والمسی الفصل الثانی.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب یازدہم

﴿ختنہ کا بیان﴾

ختنہ کی ابتداء اور مصلحت

سوال:- مسلمانی (ختنہ) کا آغاز کب سے ہوا؟ اور سب سے پہلے کس نے کروائی؟ پہلے کہاں ہوئی اور کب ہوئی؟ اور کیوں ہوئی؟ بالتفصیل مدلل تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

مسلمانی (ختنہ) حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ ان کی اتباع کا حکم اس امت کو بھی دیا گیا ہے[۱]۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ پاک کے حکم سے

[۱]...... ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراھیم حنیفاً. سورة نحل، آیت: ۱۲۳،

ترجمہ:- پھر ہم نے آپ کے پاس وحی بھیجی کہ آپ ابراہیم کے طریقہ پر جو کہ بالکل ایک طرف ہو رہے تھے چلئے (از بیان القرآن)

اس کو کیا۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ۸۰؍سال کی عمر میں کیا ہے[۱]۔ اتباع حکم کے بعد کسی علت کے دریافت کرنے کی حاجت نہیں رہتی، بدن کی صفائی میل سے اور طہارت قطرات سے اور جماع میں حصول لذت وغیرہ مفاد ومنافع کی حیثیت سے ظاہر ہیں، شروح[۲] بخاری میں تفصیل مذکور ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۷؍۲؍۱۴۰۶ھ

ختنہ کی ابتدا، کون سے نبی مختون پیدا ہوئے؟

سوال:- ختنہ سنت ابراہیمی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوا ہے یا اس سے پہلے سے چلا آرہا ہے، اگر پہلے سے ہے تو کس پیغمبر سے یہ سنت جاری ہوئی، اور حضرت آدم علیہ السلام مختون تھے یا نہیں؟ اسی طرح پر تمام انبیاء علیہم السلام، اور اگر تمام انبیاء علیہم السلام تھے تو وہ ید قدرت سے مختون ہی متولد ہوتے تھے یا بعد میں ختنہ کئے گئے اور اگر

۱...... اخرج ابو شيخ فى العقيقة من طريق موسى على بن رباح عن ابيه ان ابراهيم عليه السلام امر ان يختتن وهو حينئذ ابن ثمابين سنة الحديث (فتح البارى ص ۵۳۲ ج ۱۱، مطبوعه نزار مصطفىٰ المكة المكرمة، كتاب اللباس، باب قص الشارب، فتح البارى ص ۳۶۳/۱۲، كتاب الاستئذان، باب الختان بعد الكبر الخ، مطبوعه مصطفى الباز مكه مكرمه، تفسير ابن كثير ص ۲۴۸/۱، تحت قوله واذ ابتلى ابراهيم ربه الخ، مطبوعه تجاريه مكه مكرمه، سورهٔ بقره آيت: ۱۲۴،

۲...... (قال) ابو شاحه بان فى الختان عدة مصالح كمزيد الطهارة والنظافة الخ، (فتح البارى ص ۳۴۲ ج ۱) مصرى وص ۵۳۲ ج ۱۱، (مطبوعه نزار مصطفىٰ الباز مكه مكرمه) باب قص الشارب كتاب اللباس قوله بل مكرمة للرجال) لانه الذفى الجماع زيلعى (شامى نعمانيه ص ۴۷۹ ج ۵) فى مسائل شتى، طحطاوى على المراقى ص ۷۸، كتاب الطهارة، فصل مايوجب الاغتسال، مطبوعه مصرى،

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مشروع ہوا ہے تو اگلے انبیاء علیہم السلام کی ذوات کے متعلق کیا کہا جائے گا۔ اور خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ختنہ کس نے کیا؟ وہ کس نام اور کس قوم کا تھا، اوران کے زمانہ میں کون قوم یہ کام کرتی تھی؟ اور غسل جنابت کی ابتداء کن سے ہوئی؟ ہر سوال کا مفصل جواب بحوالہ کتب معتبرہ تحریر فرمایا جائے، اگر چہ بعض سوال تاریخ سے تعلق رکھتے ہیں، مگر من وجہ شرعی ہونے کی حیثیت سے منصب سے چنداں نازیبا نہیں، بالخصوص جبکہ بعض چیزوں کی ابتداء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی بیان کی ہو، مبرہن بیان فرمایا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

وقال القرطبی وفی المؤطا وغیره عن یحییٰ بن سعید انه سمع سعید بن المسیبؒ یقول ابراهیم علیه السلام اول من اختتن الخ تفسیر ابن کثیر ص ۲۶ ا[۱] ج ا . ان ابراهیم علیه السلام اول من اختتن وهو ابن عشرین ومائةواختتن بالقدوم اه فتح الباری[۲] ص: ۷۴، ج: ۱۱، وقد ثبت لابراهیم علیهم السلام اولیات اخریٰ کثیرة منها انه اول من ضاف الضیف وقص الشارب واختتن ورأى الشیب وغیر ذٰلک وقد اتیت علی ذلک بادلة فی کتابی اقامة الدلائل علی معرفة الاوائل اهـ، فتح الباری[۳] ص ۲۷۶ ج ا . ان ابراهیم علیهم السلام امران یختتن وهو حینئذ ابن ثمانین سنة فعجل واختتن بالقدوم فاشتد علیه الوجع فدعا ربه فاوحی اللّٰه الیه

[۱]...... تفسیر ابن کثیر ص۲۴۸ ج ا، (مطبوعه التجاریه مکه مکرمه) تحت قوله واذا ابتلیٰ ابراهیم ربه بکلمت الآیة. سورة بقرة آیت: ۱۲۴،

[۲]...... فتح الباری ص ۱۲/۳۶۳، کتاب الاستئذان بالختان بعد الکبر الخ، مطبوعه مصطفی الباز مکه مکرمه.

[۳]...... فتح الباری ص ۶/۲۷۶، کتاب احادیث الانبیاء، باب قول الله واتخذ الله ابراهیم خلیلا الخ، مطبوعه یوسفی دیوبند،

انک عجلت قبل ان نامرک بالٰته قال یارب کرهت ان اُؤَخِّرَ امرک قال الماوردی القدوم جاء مخففاً ومشدداً وهو الفاس الذی اختتن به وذهب غیره الی ان المرادبه مکان یسمّٰی القدوم وقال ابوعبید الهروی فی الغریبین یقال هو کان مقیله وقیل اسم قریة بالشام وقال ابوشامة هو موضع بالقرب من القریة التی فیها قبره وقیل بقرب حلب وجزم غیر واحد ان الاٰلة بالتخفیف وصرح ابن السکیت بانه لا یشدد واثبت بعضهم الوجهین فی کل منهما اھ) (فتح الباری ص۲۸۸[1] ج۱) وفی الوشاح لابن درید قال ابن الکلبی بلغناعن کعب الاحبارؓ انه قال نجد فی بعض کتبنا ان اٰدم علیه السلام خلق واثنا عشرنبیا من بعده من ولده خلقوا مختتین اخرهم محمدﷺ وشیث وادریس ونوح وسام ولوط ویوسف وموسی وسلیمان وشعیب ویحییٰ وهود، وصالح صلی الله تعالیٰ علیهم اجمعین اھ خصائص کبریٰ[2] ص۵۳ ج۱ .عن انس بن مالکؓ عن النبی ﷺ قال انی ولدت مختوناً ولم یراحد سوانی اھ دلائل النبوة لابی نعیم[3] ص۴۶ ج۱ . للعلماء اقوال فی ختانه ﷺ احدها انه ولِدَ مختوناً مسروراً الثانی ان الملائکة ختنوه فنقل ابونعیم الاصبهانی بسنده.

عن ابی بکرة اَنَّ جبرئیل ختن النبیﷺ حین طهر قلبه دلائل النبوة[4] ص۴۶، ج۱ . ختنه فی الیوم الذی شق فیه صدره المبارک وملئ علماً وحکمة وذٰلک

---

[1]...... فتح الباری ص۵۳۳ ج۱۱ (مطبوعه نزار مصطفیٰ المکة المکرمة) کتاب اللباس باب قص الشارب،

[2]...... الخصائص الکبریٰ ص۱۳۳/۱، باب الآیة فی ولادتهﷺ، مختونا مقطوع السرة، مطبوعه دارالکتب الحدیثیة

[3]...... دلائل النبوة البی نعیم ص۱۹۲، ۱۹۳/۱، المکتبة العربیة حلب،

[4]...... حوالۂ بالا، (حاشیه نمبر:۳)

خلف خیمة حلیمةؓ وکان ختانه فی ذٰلک الیوم الثالث ان جده عبدالمطلب ختنه فی الیوم السابع وسماه اضاف اھ سفر السعادة ص ۱۱۰[1]، عن جابرؓ ان النبی ﷺ ختن حسناً وحسیناً بسبعة ایام قال الولید فسألت مالکاً عنه فقال لا ادری ولکن الختان طهرة. فکلما قدمها کان احب الی واخرج البهیقی حدیث جابر رضی الله تعالیٰ عنه واخرج ایضاًمن طریق موسیٰ بن علی عن ابیه ان ابراهیم علیه السلام ختن اسحق وهو ابن سبعة ایامٍ اھ فتح الباری ص۲۸۹ ج ۱۰[2]۔

عبارت بالا سے امور ذیل ثابت ہوئے۔ ختنہ سنت ابراہیمی ہے۔ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہم السلام نے اس کو کیا اور خود اپنے ہاتھ سے کیا۔ کسی خاص قوم کا پیشہ نہیں تھا۔ حضرت آدم علیہم السلام مختون پیدا ہوئے اور بارہ انبیاء علیہم السلام مختون پیدا ہوئے۔ حضور اقدس ﷺ کے متعلق تین قول ہیں، صحیح یہ ہے کہ آپ بھی مختون پیدا ہوئے۔

غسل جنابت کا حکم اس امت کیلئے تو وان کنتم جنباً فاطھرو[3] الآیة، سے ثابت ہے اسکی ابتداء کہاں سے ہوئی، اسکا ذکر کسی کتاب میں نظر سے نہیں گذرا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶/۳/۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

صحیح عبداللطیف ۴/ربیع الثانی ۵۹ھ

---

[1]...... سفر السعادة ص ۱۴۹، باب فی عموم احواله ﷺ ومعاشه، فصل فی الفطرة وتوبعها،

[2]...... فتح الباری ص ۵۳۴ ج ۱۱ (مطبوعه نزار مصطفی الباز مکه مکرمه) کتاب اللباس باب قص الشارب،

[3]...... سورة مائده آیت: ۶،

ترجمہ:- اگر تم جنبی کی حالت میں ہو تو سارا بدن پاک کرو۔ (از بیان القرآن)

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے؟

سوال:- انبیاء میں سے چند پیغمبر کا مولود مختون ہونا شامی کے پانچویں جز میں ص ۴۶۷ پر ہے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ مختون مولود ہوئے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قد اختلف الرواة والحفاظ فی ولادة نبیّنا صلی اللّٰہ علیہ وسلم مختوناً ولم یصح فیہ شیئ واطال الذھبی فی رد قول الحاکم انہٗ لو تو اترت بہٖ الروایة وقد ثبت عندھم ضعف الحدیث وقال بعض المحققین من الحُفاظ الاشبہ بالصواب انہ لم یولد مختوناً (ردالمحتار جلد خامس[1] مسائل شتی) خصائص کبریٰ[2] میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا ختنہ کیا تھا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ختنہ کا وقت اور حکم

سوال:-قرآن مجید میں کسی جگہ لکھا ہے کہ مسلمان ختنہ کرادیں ختنہ کرانے کے متعلق کون سی حدیث ہے۔ کیا ختنہ کرانا سنت ہے یا فرض یا واجب یا سنت مؤکدہ یا مستحب۔ لڑکے

---

[1]...... ردالمختار ص ۴۷۹ ج۵ مطبوعہ نعمانیہ زکریا ص ۴۸۲ ج۱۰ فی مسائل شتی

[2]...... لم اجدہ فی الخصائص الکبریٰ للسیوطی ھذا القول، الخصائص الکبریٰ ص: ۵۳، ج: ۱، (مطبوعہ دارالفکر لبنان) باب الایة فی ولادتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مختوناً. ولکن وجدت فی زاد المعاد ففیہ القول الثالث ان جدہ عبدالمطلب ختنہ یوم سابعہ ووضع مأدبة وسماہ محمداً، زادالمعاد ص: ۸۰، ج: ۱، مطبوعہ مؤسسة الرسالة. فصل فی ختانہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم،

کی ختنہ کتنی عمر تک کرانا چاہئے اگر دس سال تک ختنہ نہ ہو اس کی نماز درست ہے یا نہیں۔ جس شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو کیا وہ مسلمان نہیں جس بالغ شخص کا ختنہ نہ ہوا ہو اس کے ہاتھ کا کھانا۔ پانی مکروہ ہے یا حرام ہے اور کیا وہ امامت نہیں کرا سکتا۔

الجواب حامداً ومصلیا!

ختنہ سنت ہے اور شعائر میں سے ہے بلوغ سے پہلے پہلے جب بچہ میں تحمل کی طاقت ہو ختنہ کرا دیا جائے۔ حضرت امام اعظمؒ سے اس کے وقت کے متعلق کوئی روایت منقول نہیں۔ بعض فقہاء نے سات سال بعض نے نو سال کا وقت تجویز کیا ہے۔ کذا فی مجمع[۱] الانہر وطحطاوی[۲] بغیر ختنہ کے اکثر طہارت ناقص رہتی ہے اس لئے ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہے اس کے ہاتھ کا کھانا۔ پانی حرام نہیں البتہ وہ ترک ختنہ کی وجہ سے گنہگار رہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹/رمضان/ ۶۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۰/رمضان/ ۶۷ھ

۱؎...... والختان سنة وهو من شعائر الاسلام وخصائصه ووقت الختان غير معلوم عند الامام فانه قال لاعلم لی بوقته ولم يرو عنها فيه شئ وقيل سبع سنين وقيل تسع سنين وقيل ان كان قوياً يطيق ألم الختان ختن والافلا وهو اشبه بالفقه. مجمع الانهر مختصراً ص ۱۹۴ ج۴ (مطبع دارالكتب العلمية بيروت) كتاب الخنثىٰ فی مسائل شتىٰ

۲؎...... طحطاوی ص۷۸، (مطبوعه مصر) كتاب الطهارة مايوجب الاغتسال، درمختار مع الشامی زكريا ص ۱۰/۴۸۰، كتاب الخنثىٰ مسائل شتىٰ، زيلعی ص ۶/۲۲۶، كتاب الخنثىٰ مسائل شتىٰ، مطبوعه امداديه ملتان، عالمگيری كوئٹه ص۵/۳۵۷، الباب التاسع عشر فی الختان الخ، بحر كوئٹه ص ۸/۴۸۵، كتاب الخنثىٰ، مسائل شتىٰ،

ختنہ کے لئے ڈاکٹر کا مسلم ہونا شرط نہیں

سوال:- یہاں پر ختنہ سرکاری ہسپتال میں کی جاتی ہے ختنہ کرنے والے اکثر ہندو ڈاکٹر ہوتے ہیں تو ان کے ختنہ کرنے سے سنت ادا ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کام کے لئے ڈاکٹر کا مسلمان ہونا ضروری نہیں غیر مسلم ختنہ کردے تب بھی درست ہے جیسے اور کوئی آپریشن یا علاج کردے[1] یا غیر مسلم کسی محرم کا سر مونڈ دے تو وہ حلال ہو جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بالغ کا ختنہ

سوال:- زید نابالغ ہی تھا کہ اس کا باپ مرگیا۔ بوجہ سرپرست نہ ہونے کے ختنہ نہ ہوسکا۔ اب زید کی عمر ۲۵/سال کی ہے، چمڑا سخت ہوگیا ہے، مگر زید کہتا ہے کہ اب میں مثل مختون کے ہوں۔ ایسی صورت میں ختنہ کرانا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ختنہ سنتِ مؤکدہ ہے اور شعائر اسلام میں سے ہے۔ بلا عذر شدید بالغ سے بھی ساقط نہیں ہوتا۔ البتہ چونکہ زید مثل مختون کے ہے نیز چمڑا ابھی سخت ہوگیا ہے۔ اسلئے بضرورت

---

[1]...... عن سعد ؓ قال مرضت مرضا اتانی النبی ﷺ یعودنی (الی قوله) اتت الحارث بن کلدة اخاثقیف فانه رجل یتطیب (مشکوٰۃ ص ۳۶۲، کتاب الاطعمة) قال الشراح: وفیه جواز مشاورة أهل الکفر فی الطب (مرقاة ص ۳۸۴ ج ۴) مطبوعه بمبئی،

ساقط ہوسکتا ہے۔ والاصل انَّ الختان سنة كما جاء فی الخبر وهو من شعائر الاسلام (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار ص ۲۵۶[1] ج ۵) صبی حشفته ظاهرة بحيث لورأه انسان ظنهٗ مختون ولا تقطع جلدة ذكره الابتشديد المه ترک علیٰ حاله كشيخ اسلم وقال اهل النظر لايطيق الختان ترک ايضاً (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار[2]) اس سے امامت میں کوئی فرق نہیں آئے گا، فقہاء نے اس کو باب کراہت امامت میں شمار نہیں کیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۷/۲/ ۸۸ھ

نومسلم کا ختنہ

سوال:- اگر کوئی غیر مسلم اسلام میں داخل ہووے اور یہ نومسلم عمر رسیدہ ہے تو اس کی سنت کرانا مسلمانوں پر فرض عین ہے، یا کیا اگر مسلمان اس کی سنت کروانے پر غافل رہیں اور کچھ خیال نہ کریں تو ان کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فرض عین نہیں البتہ اگر اسمیں سنت (ختنہ) کرانے کی قوت ہو اور وہ برداشت کر سکے تو ختنہ کرا دینا بہتر ہے حضرت ابراہیم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی[۸۰] سال کی عمر میں اپنی ختنہ

[1]...... درمختار مع الشامیم طبوعه زکریا دیوبند، وکراچی ص ۷۵۱ ج۶، کتاب الخنثیٰ فی مسائل شتیٰ، بحر کوئٹه ص ۸/۴۸۵، کتاب الخنثیٰ فی مسائل شتی، مطبوعه کوئٹه، زیلعی ص ۶/۲۲۶، مسائل شتی، مطبوعه امدایه ملتان، عالمگیری کوئته ص۵/۳۵۷، الباب التاسع عشر فی الختان،

[2]...... ملاحظه هو حوالهٔ بالا، (حاشیه نمبر: ۱)

کی تھی، اگر وہ برداشت نہ کر سکے تو اسکو اسی طرح چھوڑ دیا جائے مجبور نہ کیا جائے[۱]۔ فقط واللہ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عورتوں کا ختنہ

سوال:- زید کہتا ہے کہ اسلام سے قبل عورتوں کا ختنہ ہوا کرتی تھی یہ رواج عام تھا یا کہیں کہیں کیا یہ بات درست ہے۔

الجواب حامداً ومصلیا!

عورتوں کے ختنہ کا تذکرہ کتب حدیث[۲] وفقہ میں مذکور ہے۔[۳] ملاحظہ ہو طحطاوی

---

[۱]...... صبی حشفته ظاهرة بحيث لوراٰه انسان ظنه مختونا ولا تقطع جلدة ذكره الا بتشديد آلمة ترک علی حاله کشيخ اسلم وقال اهل النظر لا يطيق الختان ترک أيضا (درمختار مع الشامی کراچی ص ۷۵۱ ج۶، مسائل شتی، عالمگیری کوئٹه ص۳۵۷/۵، کتاب الکراهية، الباب التاسع عشر فی الختان، زيلعی ص ۶/۲۶۶، کتاب الخنثی مسائل شتی، مطبوعه امداديه ملتان، بحر ص ۸/۴۸۵، مطبوعه الماجديه کوئٹه،

اختتن ابراهيم النبی وهو ابن ثمانين سنة بالقدوم (مشکوٰة شريف ص ۵۰۶، باب بدء الخلق وذكر الانبياء عليهم السلام)

ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام کی قدوم کے ذریعہ ختنہ ہوئی (اس وقت آپ کی عمر اسی سال تھی)

[۲]...... عن ام عطية الانصارية ان امرأة كانت تختتن بالمدينة فقال لها النبی صلی لا تنهکی فان ذلک احظی للمرأة واحب الی البعل (ابوداؤد ص ۷۱۴ ج۲ کتاب الادب باب الختان سنن بهيقی ص ۳۲۴ ج۸ کتاب الاشربة والحدفيها.

ترجمہ:- ''ایک عورت مدینہ منورہ میں ختنہ کرتی تھی تو اس سے نبی ﷺ نے فرمایا مبالغہ نہ کرنا اس لئے کہ یہ عورت کے لئے زیادہ مفید اور شوہر کے لئے زیادہ محبوب ہے''

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی ﷺ قال الختان سنة للرجال مكرمة للنساء (سنن بهيقی ص ۳۲۵ ج۸ مسند احمد ص ۷۵ ج۵ .... (باقی اگلے صفحہ پر)

علی مراقی الفلاح ص ۷۸ کتاب الطہارۃ، فصل ما یوجب الاغتسال[۱] صرف یہ بات نہیں کہ اسلام سے قبل رواج تھا یہ بات کہ کہاں کہاں رواج تھا اور کب تک رہا معلوم نہیں[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۷/۸۵ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ ۲۸/۷/۸۵ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............المعجم الکبیر للطبرانی ص ۲۷۳/۷، و ۱۸۶ ج ۱۱، و ۱۴۰/۱۲،

ترجمہ:- ختنہ مردوں کیلئے سنت ہے عورتوں کیلئے عزت ہے۔

۳...... اذا التقی الختانان ذکرهما بناءً علی عادة العرب من ختن نسائهم قال فی السراج وهو سنة عندنا للرجال والنساء وقال الشافعی واجب علیهما وفی الفتح یجبر علیه ان ترکه الا اذا خاف الهلاک وان ترکته هی لا...... جماع المختونة الذ (طحطاوی ص ۷۸، فصل مایوجب الاغتسال) شامی ص ۱۵۷ ج ۶، مسائل شتی، فتح القدیر ص ۶۳ ج ۱، فصل مایجوب الاغتسال، مطبوعه دارالفکر بیروت، عنایه علی فتح القدیر ص ۶۳ ج ۱، البحر الرائق ص ۵۸ ج ۱/ فصل مایوجب الاغتسال، مطبوعه الماجدیه کوئٹه،

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱...... حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ عہد نبوی میں مدینہ منورہ میں ختنہ کرنے والی عورت ختنہ کرتی تھی، عن ام عطیة الانصاریة ان امرأة کانت تختن بالمدینة الحدیث (ابوداؤد ص ۷۱۴ ج ۲، کتاب الادب، باب الختان)

اور عہد نبوی کے بعد بھی دور عثمانی میں عورت کی ختنہ کا ثبوت موجود ہے۔

من حدیث ام المهاجر قالت سبیت فی جواری من الروم فعرض علینا عثمان الاسلام فلم یسلم منا غیری وغیر اخری فقال عثمان اذهبوا فاخفضوهما وطهروهما، (الادب المفرد ص ۱۸۲، فضل اللّٰه الصمد ص ۲۶۲ ج ۲، باب خفض المرأة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، عون المعبود ص ۲۴۵ ج ۴، باب ماجاء فی الختان، مطبوعه نشر السنة ملتان،

۲...... واختلف فی حقهن هل یخفضن مطلقاً اویفرق بین اهل المشرق واهل المغرب فاهل المشرق یومرون به لوجود الفضلة عندهن من اصل الخلقة واهل المغرب لا یومرون به لعدمها عندهن (المدخل لابن الحاج ص ۲۹۶ ج ۳، الختان، مطبوعه مصری، عون المعبود ص ۲۴۵ ج ۴) باب ماجاء فی الختان، مطبوعه نشر السنة ملتان،

لڑکی کا ختنہ

سوال:-لڑکی کا ختنہ کرانا کیسا ہے درست ہے یانہیں اگر درست ہے تو کس جگہ سے کرانا چاہئے شوہر اپنی بیوی کا ختنہ کرسکتا ہے یانہیں نابالغ لڑکے اورلڑکیوں کا ختنہ کرانا سنت ہے۔لڑکے اورلڑکیاں جوان ہوجائیں توان کا ختنہ کرانا چاہئے یانہیں پردہ ضروری ہے یا ختنہ کرانا ضروری ہے۔

الجواب حامداًومصلیا!

موضع ختان سے لڑکی کا ختنہ ثابت ہے عرب میں اس کا دستور تھا لیکن جس طرح مردوں کے لئے سنت ہے عورتوں کے لئے سنت نہیں لہٰذا ان پرتا کیدنہیں کسی پر جبرنہیں کیا جائے گا قابل پردہ لڑکیوں کے ختنہ کے لئے پردہ کونہیں توڑا جائے گا ہاں شوہر ختنہ کرنا چاہےتو کرسکتا ہے **(قولہ اذالتقی الختانان) ذکرھما بناء علی عادة العرب من ختن نساء ھم وھو من الرجال دون جزة الحشفة ومن المرأة موضع قطع جلدة کعرف الدیک فوق مدخل الذکروھو مخرج الولد والمنی والحیض وتحت مخرج البول ویقال له ایضاخفاض قال فی السراج وھو سنة عندنا للرجال والنساء وفی الفتح یجبر علیه ان ترکه الا اذا خاف الھلاک وان ترکته ھی لا الخ طحطاوی ص۷۸ (باب مایوجب الغسل)**[۱]

۱؎...... طحطاوی علی المراقی ص۷۸، باب مایوجب الغسل، مطبوعه مصر، فتح القدیر ص۶۳/۱، مطبوعه دارالفکر بیروت، البحرالرائق ص۵۸/۱، فصل مایوجب الاغتسال، مطبوعه الماجدیه کوئٹه،

لڑکے کا ختنہ جوان ہونے سے پہلے کردیا جائے جوان ہونے پر پردہ لازم ہے مرد کی بیوی اس کا ختنہ کرسکتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۴/۸۶ھ

الجواب صحیح: محمد جمیل الرحمٰن غفرلہٗ ۱۸/۴/۸۶ھ

ختنہ کے وقت لوگوں کو جمع کرنا اور دعوت کرنا

سوال:- کیا ختنہ میں لوگوں کو شریک کرنا اور دعوت کرنا درست ہے، اگر ختنہ اور عقیقہ ایک ساتھ کرے اور دعوت دے کر گوشت کھلائے تو کوئی حرج تو نہیں ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ختنہ کے وقت لوگوں کو جمع کرنا تو غلط ہے، لیکن ختنہ سے فراغت کے بعد اگر بطور شکریہ ادائے سنت دعوت کردے، خواہ عقیقہ کے ساتھ یا بغیر عقیقہ کے درست ہے، ضروری تصور کرنا غلط ہے[1]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

[1]...... لاینبغی التخلف عن اجابة الدعوة العامة کدعوة العرس والختان ونحوهما، عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۴۳، کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات، فاما الدعوة فی حق فاعلها فلیست لها فضیلة تختص بها لعدم ورود الشرع بها کن هی بمنزلة الدعوة لغیر سبب حادث فاذا قصد فاعلها شکر نعمة الله علیه واطعام اخوانه وبذل طعامه فله اجر ذلک انشاء الله تعالیٰ، المغنی لابن قدامة ص ۷/۲۱۹، کتاب الولیمة حکم الدعوة الی الختان الخ، مطبوعه دارالفکر بیروت، اصلاح الرسوم ص۲۷-۲۸، (مکتبه امدادیه دیوبند) فصل چہارم ختنہ کی رسوم میں۔

ختنہ کے موقع پر اناج لوٹا بھر کر دیا جائے وہ کس کا حق ہے؟

سوال:- ختنہ کے وقت کچھ اناج لوٹے میں بھر کر مسجد میں لاتے ہیں وہ کس کا حق ہے؟ اور بھی اس قسم کی چیزیں آتی ہیں ان کو کیا کرنا چاہئے۔ شرعی حکم سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ختنہ وغیرہ کے وقت اگر رسم کے طور پر لازم سمجھ کر مسجد میں کچھ دیا جائے تو نہ لیا جائے[1]۔ اگر خوشی کے طور پر امام یا مؤذن کو کچھ دیا جائے تو مضائقہ نہیں، جس کو دیا جائے اسی کا حق ہے۔ اگر مسجد کے لئے کوئی چیز دی جائے تو وہ مسجد کا ہی حق ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۰/۵/۲۶ھ

[1]...... اس لئے کہ التزام مالا یلزم بدعت اور مکروہ ہے۔ امداد الفتاویٰ ص ۳۸۵ ج ۴، (مکتبہ ادارئہ تالیفات اولیاء دیوبند) فکم من مباح یصیر بالتزام من غیر لزوم والتخصیص من غیر مخصص مکروھا الخ، سباحۃ الفکر ص ۷۲، مطبوعہ لکھنؤ، سعایہ ص ۲/۲۶۵، باب صفۃ الصلاۃ، قبیل فصل فی القراءۃ، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب دوازدهم: سلام، مصافحہ وغیرہ

فصل اول:- سلام اوراس کے آداب

طریق سلام اوراس کا جواب

سوال:-ایک شخص کہتا ہے ''السلام علیکم'' دوسرا شخص جواب میں کہتا ہے ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ'' کیا یہ جواب درست ہے اس کا کہیں سے ثبوت ملتا ہے یا نہیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والا اسطرح سلام کرے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور جواب دینے والا ''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' کہے۔اس سے زیادہ کوئی لفظ بڑھانا جیسے ''ومغفرتہ'' مناسب نہیں اگرچہ بعض روایات میں لفظ ''ومغفرتہ'' سلام کے ساتھ وارد ہوا ہے جیسا کہ مشکوٰۃ شریف[1] ص ۳۹۸ میں ہے،مگر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہیکہ سلام کی انتہا

---

[1]...... ثم اتی آخر فقال السلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته ومغفرته الحدیث مشکوٰة شریف ص۳۹۸ باب السلام. الفصل الثانی. مطبوعه یاسرندیم دیوبند،

''وبرکاتہٗ'' ہے،والافضل للمسلم ان یقول السلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاته والمجیب کذلک یرد ولا ینبغی ان یزاد علی ''وبرکاته'' شئی قال ابن عباس لکل شئی منتهیٰ ومنتهی السلام وبرکاته کذافی المحیط اہ ھندیہ[1] ج۵ ص ۳۲۵۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

آداب عرض وغیرہ

سوال:- ''آداب عرض ہے اوراسی جیسے دوسرے لفظوں سے مصلحۃً مثلاً کسی ڈاکٹر، لیڈر یا امیر سے اس کے گمان بد خلقی و بدتہذیبی سے بچنے کے لئے یا جان پہچان ہونے کی وجہ سے یا ایسے ہی کسی اور وجہ سے غیر مسلم سے سلام کے بجائے ان لفظوں کو استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

گنجائش ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... عالمگیری ص ۳۲۵ ج۵ (مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهية الباب السابع فی السلام الخ، المحیط البرهانی ص۸/۱۷، کتاب الکراهية، الفصل الثامن فی السلام، مطبوعه ڈابھیل شامی زکریا ص۹/۵۹۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

[2]...... اکرموا کلاً علی حسب فضله وشرفه الخ مرقات ص ۶۹۹ ج۴ (مطبوعه بمبئی) باب الشفقة والرحمة علی الخلق، الفصل الثانی،

السلام علیکم میں اضافہ

سوال:- زید بکر کی ملاقات کے وقت اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہے اور بکر اس کے جواب میں ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہتا ہے۔ بکر کا یہ کہنا جائز ہے یا نہیں مع حوالہ کتب تحریر کیجئے (۲) اگر زید ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہتا ہے اور بکر اس کے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ صرف نہ کہکر یہ بھی کہتا ہے کہ سلام کا جواب دینے والا ومغفرتہ نہیں کہے گا لہٰذا ایسی صورت سب جائز ہے یا ناجائز اور سوال کا جواب دینے والا صحیح راستے پر ہے یا نہیں۔

(۳) یہ بھی تحریر کریں کہ ومغفرتہ سلام کے اندر کہنا بدعت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

روایات میں ومغفرتہ بھی آیا ہے اور بعض میں اس سے زائد بھی سلام میں اور جواب میں بھی اور بعض میں وبرکاتہ کو سلام کی انتہا بتایا گیا ہے اور اس پر اضافہ کو منع کیا گیا ہے اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ سلام اس طرح کرنا مستحب ہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور جواب میں بھی اسی طرح مستحب ہے یعنی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس پر اضافہ ومغفرتہ کا نہ سلام کا کرنے والا کرے اور نہ جواب دینے والا کرے۔ **عن عمران بن حصین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فردّ علیه ثم جلس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمة اللّٰه فردّ علیه فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاتهٗ فرد علیه فجلس فقال ثلثون رواه الترمذی وابوداؤد[1]۔ وعن معاذ ابن انس رضی اللّٰه تعالیٰ عنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناه وزادثم اتی آخر فقال السلام علیکم ورحمة اللّٰه**

[1]...... مشکوة شریف ص۳۹۸، باب السلام، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، ابوداؤد شریف ص ۲/۷۰۶، باب کیف السلام، مطبوعه بلال دیوبند،

وبرکاتہ ومغفرتہ فقال اربعون وقال ھکذاتکون الفضائل رواہ ابوداؤد[۱]. عن محمد بن عمرو بن عطاء قال کنت جالساً عند عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما فدخل علیہ رجل یمانی فقال السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ ثم زادشیئا مع ذالک ایضاقال ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما من ھذا وھو یومئذٍ قدذھب بصرہ قالوا ھذا الیمانی الذی یغشاک فعرفوہ ایاہ حتی عرفہ قال ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما ان السلام انتھیٰ الی البرکۃ قال محمد وبھذا نأخذاذا قال السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ فلیکفف فان اتباع السنۃ افضل. موطأ امام محمدؒ ص ۳۸۵[۲]. وبسط الحافظ فی الفتح ص ۵ ج ۱۱[۳] والافضل

[۱]...... مشکوٰۃ شریف ص ۳۹۸ باب السلام، الفصل الثانی (مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند) ابوداؤد شریف ص ۲/۷۰۶، باب کیف السلام، مطبوعہ سعید دیوبند،

[۲]...... موطأ امام محمد ص ۳۸۵ (مطبوعہ رحیمیہ دیوبند) باب ردالسلام،

[۳]...... فتح الباری ص ۲۶۶ ج ۱۲ (مطبوعہ نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ) باب بدء السلام،

ترجمہ عربی عبارت:-حضرت عمران ابن حصینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ السلام علیکم کہا۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا۔ وہ شخص بیٹھ گیا حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایادس (نیکیاں) پھر دوسرا شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضرت نبی اکرم ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا۔ وہ شخص بیٹھ گیا۔ ارشادفرمایا بیس (نیکیاں) پھر ایک اور شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا حضرت نبی اکرم ﷺ نے جواب مرحمت فرمایا۔ وہ بیٹھ گیا۔ ارشادفرمایاتیس (نیکیاں) امام ترمذیؒ اورامام ابوداؤدؒ نے اس کوروایت کیا ہے۔ معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے اسی معنی میں روایت کی ہے۔ اس میں اتنی زیادتی اور ہے۔ پھراورایک شخص آیااس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ کہا آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا چالیس (نیکیاں) اورارشادفرمایااسی طرح فضیلتیں (ثواب میں زیادتی) ہوں گی امام ابوداؤدؒ نے اس کوروایت کیا ہے محمد بن عمرو بن عطاءؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت......عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک یمنی شخص حاضر ہوااور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہااس کے ساتھ کچھ اور بھی زیادہ کہاابن عباس رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یہ کون شخص ہے اس وقت حضرت کی بینائی جاچکی تھی لوگوں نے جواب دیا۔............**(باقی ترجمہ اگلے صفحہ پر)**

السلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته المجیب کذالک یردلا یزید علی هذا.
فتاویٰ عالمگیری[۱] ج۵ ص ۳۲۰، ولایزید الرادعلی وبرکاته اھ درمختار ج۵ ص ۲۶۵[۲]. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی
الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

کون کس کو سلام کرے؟

سوال:-قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسلّم الراکب علی الماشی والماشی علی القاعد والقلیل علی الکثیر اگر کوئی آنے والا سلام نہ کرے اور بیٹھنے والا آنے والے کو سلام کرے یا پیٹھ پیچھے کسی کو سلام کرے، تو مستحق ثواب ہوگا یا مستحق عذاب۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس صورت میں بھی مستحق ثواب ہوگا گو افضل طریقہ وہ ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے۔قال ابن بطال عن المهلب تسلیم الصغیر لا جل حق الکبیر لانه امر

---

[۱]...... عالمگیری ص ۳۲۵ ج۵ (مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام الخ

[۲]...... درمختار علی الشامی کراچی ص ۴۱۴ ج۶ شامی زکریا ص ۵۹۳ ج ۹ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، المحیط البرهانی ص۱/۱۷، کتاب الکراهیة، الفصل الثامن فی السلام، مطبوعه ڈابھیل،

ترجمہ عربی عبارت :-............ یہ آنے والا یمنی شخص ہے اور اس کا تعارف کرایا یہاں تک کہ اس کو پہچان لیا۔ابن عباسؓ نے فرمایا ’’سلام، برکت (وبرکاتہ) پر ختم ہو جاتا ہے۔امام محمدؒ نے فرمایا اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں جب کسی نے السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ کہا تو اس پر رک جائے اس لئے کہ اتباع سنت افضل ہے حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس پر تفصیلی کلام کیا ہے اور افضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہے اور مجیب بھی اسی طرح جواب دے۔ وبرکاتہ پر زیادتی نہ کرے۔فتاویٰ عالمگیری اور کوئی وبرکاتہ پر زیادتی نہ کرے۔درمختار

بتوقیره والتواضع له وتليم القليل لاجل حق الكثير لان حقه اعظم وتسليم المار لشبهه بالداخل على المنزل وتسليم الراكب لئلايتكبر بركوبه فيرجع الى التواضع وقال ابن العربی حاصل مافى الحديث ان المفضول بنوع مايبدأ الفاضل اھ بذل المجهود ص ۳۲۲[1] ج۵۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمود گنگوہی عفااللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور

آنے والے کے ذمہ سلام ہے

سوال:-کسی شخص کے یہاں کچھ آدمی مزدوری کرتے ہوں، جیسا کہ کھیت کاٹنا اور وہ اپنے کام میں مشغول ہے۔ایک شخص پیچھے سے آکر کھڑا ہوگیا۔اور یہ مزدور جوکہ کام کرنے والے تھے وہ مختلف برادری کے تھے اور نماز وغیرہ کے بالکل پابند نہیں تھے۔ان میں سے ایک آدمی نے پیچھے ہوکر اس شخص کو سلام کیا۔جو پیچھے کھڑے ہوگئے تھے انہوں نے سلام کا جواب آہستہ آواز سے دیا۔جس آدمی نے سلام کیا تھا اس کو اس کے ساتھیوں نے نصیحت کی کہ تم کو سلام نہ کرنا چاہئے تھا۔تو آپ سے یہ عرض ہے کہ سلام کرنے والوں کو کیا ثواب ملے گا اور کتنا عذاب منع کرنے والوں کو ملے گا؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جوشخص کسی کے پاس جائے اس کو چاہئے کہ سلام کرے[2] اورجس کے پاس جائے وہ

[1]...... بذل المجهود ص ۳۲۲ ج۵، مطبوعه رشيديه سهارنپور، كتاب الادب، باب من اولىٰ بالسلام،

[2]...... واذاأتى دارانسان يجب أن يستاذن قبل السلام ثم اذا دخل يسلم اولاثم يتكلم الخ درمختار على الشامى زكريا ص ۵۹۲ ج۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، ويسل الذى يأتيک من خلفک الخ، المحيط البرهانى ص۸/۱۷، كتاب الكراهية، الفصل الثامن فى السلام، مطبوعه ڈابهيل، عالمگيرى ص ۵/۳۲۵، كتاب الكراهية، الباب السابع فى السلام، مطبوعه كوئٹه،

سلام کا جواب دے۔لیکن اس نے سلام نہیں کیا وہ خاموش ہوکر کھڑا ہوگیا۔اور جس کے پاس گیا تھا اس نے سلام کیا۔اوراس کی بڑائی کا لحاظ کرلیا تب بھی گناہ نہیں بلکہ اس کو بہت ثواب ملے گا۔اس پر اعتراض کرنا اور سلام سے روکنا غلط ہے۔جو شخص سلام کی ابتدا کرے اس کی فضیلت آئی ہے[1]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

دو شخص یکدم سلام کریں تو جواب کس پر ہے؟

سوال:- بسا اوقات دو مسلمانوں کی ملاقات ہوتی ہے اور دونوں بیک وقت السلام علیکم کہہ دیتے ہیں تو اس صورت میں جواب دینا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اذاالتقیافافضلهما اسبقهما فان سلما معاً یرد کل واحد منه (عالمگیری[2])اس سے معلوم ہوا کہ دونوں جواب دیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

سلام کے لئے ہاتھ سے اشارہ

سوال:- بوقت سلام دست برداشتن چہ حکم دارد۔

[1]...... قال رسول اللہ ﷺ ان اولیٰ الناس باللہ من بدأ بالسلام، مشکوۃ شریف ص۳۹۸، کتاب الادب، باب السلام، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسرندیم دیوبند،

[2]...... عالمگیری ص:۳۲۵، ج:۵ (مطبوعہ کوئٹہ) کتاب الکراھیة، الباب السابع فی السلام الخ، شامی زکریا ص:۵۹۶، ج:۹، مطبوعہ کراچی ص:۴۱۶، ج:۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

الجواب حامداً ومصلیاً!

بوقت[۱] ضرورت برائے سلام یا جواب دست برداشتن رواست مثلاً کسے راازدور سلام کند یا جواب دہدوآوازنتواں رسانید یا کسے کہ راسلام کند یا جواب دہدوآں آواز نمی شنود پس دریں صورت چوں بزبان سلام کند یا جواب دہد بدست نیز اشارہ کندو بے ضرورت چنیں نمودن چنانکہ طریقۂ ابنائے زمانہ است مکروہ است وبراشارۂ دست اکتفاءنمودن درسلام یا جواب وبزبان نگفتن مکروہ است[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ

سلام میں ہاتھ کا اشارہ

سوال:-کسی کوالسلام علیکم کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سلام کے ساتھ ہاتھ اٹھانیکی بھی گنجائش ہے[۳]، اگرچہ ضرورت نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودگنگوہی

۱...... **ترجمہ سوال و جواب**:-سوال: بوقت سلام ہاتھ اٹھانے کا کیا حکم ہے، جواب: بوقت سلام کے لئے یا جواب کے لئے ہاتھ اٹھانا درست ہے مثلاً کسی کو دور سے سلام کرے یا جواب دیوے اورآواز نہ پہنچا سکتا ہو یا مثلاً جس کو سلام کررہا ہے یا جواب دے رہا ہے وہ آواز نہیں سنتا پس اس صورت میں جب زبان سے سلام کرے یا جواب دے ہاتھ سے اشارہ بھی کردے بلاضرورت ایسا کرنا جیسا کہ ابنائے زمانہ کا طریقہ ہے مکروہ ہے اور سلام و جواب میں صرف ہاتھ کے اشارہ پر اکتفا کرنا بھی مکروہ ہے۔

۲...... كراهية اشارة اليد فى السلام اى مكتفيا بها مقتصراً عليها اما اذا كان التلفظ بلفظ التسليم ايضاً فلاالخ الكوكب الدرى ص ۱۳٦ ج ۲، (مطبوعه سهارنپور) ابواب الاستئذان، باب كراهية اشارة اليد فى السلام، ولاتكفى الاشارة بالاصبع والكف عند الشافعى، وعندنا تكفى اذاكان على بعد الخ، احكام القرآن للقرطبى ص ۳/۲٦۰، جزء:۵، سورۂ النساء آيت: ۸٦، مطبوعه دارالفكر بيروت، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مظلوم ظالم کے سلام کا جواب دے

سوال:- اگر ظالم اپنے مظلوم پر سلام کرے اور مظلوم بوجہ اپنے رنج وغصہ ونفرت کے جواب نہ دے کیا مظلوم شرعاً گنہگار رہے اور کیا مظلوم پر ظالم بدبخت کے سلام کا جواب دینا شرعاً واجب ہے، اور کیا شریعت اجازت دیتی ہے کہ مظلوم اپنے ظالم کے سلام کو جوتی سے ٹھکرا دے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

سلام شعارِ اسلام اور حق مسلم ہے اور جواب دینا واجب ہے[۱] مظلوم کو چاہئے کہ جواب سلام کو ترک کرکے اپنے ذخیرۂ آخرت کو نقصان نہ پہونچائے اور ترکِ واجب کا وبال اپنے سر نہ رکھے اور اسکو بدبخت یا کم بخت یا اور کوئی ایسا کلمہ نہ کہے جس سے انتقام ہوجائے، ممکن ہے کہ جلے ہوئے دل سے نکلا ہوا کوئی کلمہ اتنا سخت ہو کہ ظالم کے ظلم کے مساوی ہوجائے یا اس سے بھی بڑھ جائے۔ وہاں ہر چیز کا وزن ہوگا، پھر سنت اور شعار اور حق مسلم کو جوتی سے ٹھکرا دینا نہایت خطرناک ہے[۲]، اس کا تو کبھی تصور بھی ذہن میں نہیں آنا چاہئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳]...... عن اسماء بنت زيد أن رسول اللّٰه عليه وسلم مرفي المسجد يوماوعصبة من النساء قعود فالوى بيده بالتسليم قال الترمذى هذا حديث حسن وهو محمول على انه ﷺ جمع بين اللفظ والاشارة الخ مرقات ص ۵۲۲ ج۴، (مطبوعه بمبئى) باب السلام، الفصل الثانى،

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱]...... ورد السلام واجب الخ البحر الرائق ص۲۰۷ ج۸، (مطبوعه الماجديه كوئٹه) كتاب الكراهية، فصل فى البيع، المحيط البرهانى ص۱۷/۸، كتاب الكراهية، الفصل الثامن فى السلام، مطبوعه ڈابهيل، شامى زكريا ص۹/۵۹۳، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع،

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بیوی کوسلام کرنا یا لکھنا

سوال:- زید نے اپنی بیوی کوالسلام علیکم کہایا خط میں لکھا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

بیوی کوسلام کرنااور خط میں لکھنا بالکل درست ہے[۱]،کوئی شبہ نہ کریں بلکہ شوہر جب مکان میں آئے تو وہ خودسلام کرے اسکاانتظار نہ کرے کہ بیوی سلام کریگی تو جواب[۲] دونگا۔فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ

وضوکرنے والوں کوسلام

سوال:-مسجد میں وضو سے پہلے یا بعد میں کچھ آدمی سنتیں نفلیں پڑھ رہے ہوں اور

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲...... ومن استخف بسنة، او حديث من احاديثه عليه الصلاة والسلام او رد حديثا متواترا او قال، سمعناه كثيرا بطريق الاستخفاف كفر، مجمع الانهر ص۵۰۶/۲، كتاب السير والجهاد، الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱...... اما على امرأته يسلم ولا يستأذن الخ عالمگیری ص۳۳۰ج۵ (مطبوعه كوئٹه) كتاب الكراهية، الباب الثامن الخ وعن انس رضى الله تعالىٰ عنه ان رسول الله ﷺ قال يا بنى اذا دخلت على اهلک فسلم يكون بركة عليک وعلى اهل بيتک، مشكوٰة شريف ص۳۹۹ باب السلام، الفصل الثانى، المحيط البرهانى ص۸/۲۰، كتاب الكراهية، الفصل الثامن فى السلام، مطبوعه كوئٹه،

ترجمہ حديث شريف:-انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بیٹا جب تم گھر میں داخل ہوتو گھر والوں کوسلام کروتیرا سلام تیرے اور تیرے گھر والوں کے لئے موجب برکت ہوگا۔

۲......البتہ بحر میں لکھا ہے کہ مرد جب بیوی کے پاس داخل ہوتو بیوی کوسلام کرنا چاہئے ،وفى الصيرفية دخل على زوجته لايسلم عليها بل هى تسلم عليه الخ، بحر كوئٹه ص:۲۰۷، ج:۸، كتاب الكراهية، فصل فى البيع،

کوئی مسجد میں داخل ہو یا اپنی نماز پڑھ کر مسجد سے باہر آئے ایسی حالت میں اس کو سلام بلند آواز سے کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) وضوخانہ مسجد سے ملحق ہے کچھ آدمی وضو کررہے ہیں سوایسی حالت میں نو وارد وضو کرنے والوں کو سلام کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

نماز پڑھنے والوں کو اگر سلام کرے تو ناجائز ہے اسی طرح جو شخص دعاء تسبیح ذکر وغیرہ میں مشغول ہے اسے سلام کرنا بھی منع ہے[۱] ہاں کوئی شخص فارغ ہو تو اس کو سلام کرنا درست ہے مسجد میں بھی اور باہر بھی۔

(۲) وضو کرنے والے کو سلام کرنا درست ہے جب کہ وہ دعاء نہ پڑھ رہا ہو ورنہ مکروہ ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

الجواب صحیح: سعید احمد

---

[۱]...... انـه يـاثـم بـالسـلام عـلـى الـمشـغـولـيـن بـالـخـطـبة او الـصـلاة اوقرأة القرآن الخ شامی زکـریـا ص۳۷۵ ج۲ بـاب مـا یـفسـد الـصلاة ومايكره فيها، مطلب المواضع التى يكره فيها السلام، عالمگیری ص۳۲۶/۵ ، كتاب الكراهية، الباب السابع فى السلام، مطبوعه كوئٹه، الـمـحـيـط الـبـرهـانـی ص۸/۲۰، كتـاب الـكـراهية والاستـحسـان، الـفصل الثامن، السلام وتشميت العاطس، مطبوعه ڈابھیل،

[۲]...... فيـكـره السلام على مشتغل بذكرالله باى وجه كان الخ شامی زکریا ص۳۷۴ ج۲، باب مـايـفسـد الـصلاة الخ، مطلب المواضع التى يكره فيها السلام، عالمگیری کوئٹه ص۳۲۶، ج:۵، كتاب الكراهية، الباب السابع فى السلام،

نمازی کوسلام

سوال:- اگر کوئی شخص نماز میں ہو اور آنے والا اسے سلام کرے تو اس کو زبان یا اشارہ سے جواب دینا ضروری ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب کوئی شخص نماز میں مشغول ہو اس کو سلام نہ کیا جائے کہ یہ مکروہ ہے۔ اگر کسی نے ناواقفیت سے سلام کرلیا تو وہ جواب نہ دے نہ زبان سے نہ اشارہ سے۔ شامی[۱] میں اس کی تصریح موجود ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کھانا کھانے والے کوسلام کرنا

سوال:- قرآن مجید پڑھنے والے کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا یا کھانا کھانے والے کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قرآن مجید تلاوت کرتے ہوئے اور کھانا کھاتے ہوئے کو سلام کرنا مکروہ ہے اور ایسے

---

[۱]...... یأثم بالسلام علی المشغولین بالخطبة او الصلاة اوقرأة القرآن الی قوله وانه لایجب الردفی الاولین لانه یبطل الصلاة والخطبة کالصلاة الخ شامی زکریا ص۳۷۵ ج۲، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، مطلب المواضع التی یکره فیها السلام، عالمگیری کوئٹه ص۳۲۶/۵، کتاب الکرهیة، الباب السابع فی السلام، المحیط البرهانی ص۲۰/۸، کتاب الکرهیة الخ، الفصل الثامن السلام الخ، مطبوعه ڈابهیل، بزازیة علی الهندیة ص۳۵۴/۶، کتاب الکراهیة، نوع فی السلام، مطبوعه کوئٹه، خانیة علی الهندیة ص۴۲۲/۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی التسبیح والتسلیم، مطبوعه کوئٹه،

سلام کا جواب دینا بھی واجب نہیں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

گھٹنے کھولے ہوئے کو سلام

سوال:- ایک آدمی گھٹنے کھولے بیٹھا ہے۔ دوسرا اس کے پاس آتا ہے آنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے یا نہ کرے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

حنفیہ کے نزدیک گھٹنا عورت ہے اور کاشف عورت کو سلام کرنا مکروہ لکھا ہے۔ ودع **كافرا ايضاً ومكشوف عورة ومن هو في حال التغوط اشنع اهـ** درمختار[۲] ج ۱ ص ۶۴۵. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بحالت اذان سلام اوراس کا جواب

سوال:- اذان ہوتے وقت اگر کوئی سلام کرے تو جواب سلام دینا چاہئے یا نہیں

۱...... يكره السلام على العاجز عن الجواب حقيقةً كالمشغول بالاكل أو الاستفراغ اوشرعاً كالمشغول بالصلاة وقرأة القرآن ولو سلم لايستحق الجواب الخ، شامي زكريا ص۳۷۵، ج: ۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب المواضع التى يكره فيها السلام، البحرالرائق كوئٹه ص۸/۲۰۷، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، مطبوعه الماجديه كوئٹه، بزازية ص۶/۳۵۵، كتاب الكراهية، نوع فى السلام، مطبوعه كوئٹه،

۲...... درمختار على الشامي زكريا ص۳۷۵ ج ۲، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب المواضع التى يكره فيها السلام، بزازية على الهندية ص۶/۳۵۵، كتاب الكراهية، نوع فى السلام، مطبوعه كوئٹه، بحر كوئٹه ص۸/۲۰۷، كتاب الكراهية، فصل فى البيع،

ایسے وقت سلام کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اذان کے وقت سلام کا جواب دینا واجب نہیں کیونکہ جواب اذان ذکر ہے اور ذکر و دعاء وتسبیح وغیرہ کی حالت میں اگر سلام کیا جائے تو اس کا جواب واجب نہیں ہوتا وفی شرح الشرعة صرح الفقهاء بعدم وجوب الردفی بعض المواضع القاضی اذاسلم علیه الخصمان والاستاد الفقیه اذا سلم علیه تلمیذه اوغیره اوان الدرس وسلام السائل والمشتغل بقرأة القراٰن والدعاء حال شغله والجالسین فی المسجد لتسبیح اوقرأة اوذکر حال التذکیر[1] ردالمحتار ص ۶۴۶ ۔لیکن جواب اذان سے فارغ ہوکر سلام کا جواب دینا مناسب ہے کما حققه الشیخ ابن العابدین فی ردالمحتار ص۶۴۵[2] اور جوشخص جواب اذان میں مشغول ہو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

معین مفتی مظاہرعلوم سہارنپور

---

[1]...... شامی زکریا ص ۳۷۶ج ۲ کتاب الصلاة باب مایفسده الصلاة ومایکره فیها، مطلب المواضع التی لایجب فیهاردالسلام، بزازیة علی الهندیة ص ۶/۳۵۴، کتاب الکراهیة، نوع فی السلام، مطبوعه کوئٹه، خانیة علی الهندیة کوئٹه ص ۳/۴۲۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی التسبیح والتسلیم الخ،

[2]...... یأثم بالسلام علی المشغولین بالخطبة اوالصلاة أوقرأة القرآن أومذاکرة العلم اوالاذان والاقامة وانه لایجب الرد فی الاولین لانه یبطل الصلاة والخطبة کا لصلاة ویریدون فی الباقی لامکان الجمع بین فضلتی الرد الخ شامی زکریا ص۳۷۵ج ۲ باب مایفسد الصلاة مطلب المواضع التی یکره فیها السلام، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۲۶، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام،

ڈھیلے سے استنجاء سکھاتے وقت سلام کا جواب

سوال:- ڈھیلے سے استنجاء خشک کرتے وقت اگر کسی نے سلام کیا تو جواب دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو شخص پیشاب کے بعد ڈھیلے سے استنجاء خشک کر رہا ہے اس کو اگر کوئی شخص سلام کرے تو جواب دینے کے متعلق معارف السنن[1] میں دو قول نقل کئے ہیں ایک میں اجازت ہے دوسرے میں ممانعت تطبیق کی صورت یہ ہے کہ جس وقت قطرہ آ رہا ہے اس وقت جواب نہ دے اور جب محض احتیاط کے لئے ڈھیلا رکھا ہے تو جواب دیدے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

استنجاء سکھاتے ہوئے سلام کا جواب

سوال:- زید پیشاب کے بعد یا قضاء حاجت کے بعد ڈھیلا سکھا رہا تھا، اس حالت میں عمر نے اس کو سلام کیا، تو زید سلام کا جواب دے سکتا ہے یا نہیں؟

(۲) حدیث شریف میں جو حالت استنجاء میں سلام اور بات چیت کی جو ممانعت ہے

---

[1] ...... واما السلام على من يستنجى من البول بالحجر أو المدر قاعداً او قائماً كما تعورف اليوم في بلادنا فلم يثبت فيه من القدماء شى وكان الشيخ رشيد احمد الكنكوهى رحمه الله يقول يرد السلام عند ذلك وكان الشيخ محمد مظهر النانوتوى يقول بترك الرد الخ معارف السنن ص:۱۷۳، ج:۱، (مطبوعه اشرفى ديوبند) كتاب الطهارة، باب فى كراهية رد السلام غير متوضى،

اس سے کونسی حالت اور کونسا وقت مراد ہے؟

(۳) عمر کہتا ہے کہ فتاویٰ رشیدیہ میں کلوخ سکھاتے وقت سلام کا جواب دینے کو جائز قرار دیا ہے، کیا عمر کا کہنا صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اگر اس کو قطرہ نہیں آرہا ہے محض احتیاطاً سکھار ہا ہے تو جواب دیدیے ورنہ نہیں[1]۔

(۲) جبکہ قضائے حاجت میں مشغول ہو۔

(۳) فتاویٰ رشیدیہ کا حاصل جواب کی شق اول مراد ہے یعنی جبکہ محض احتیاطاً سکھار ہا ہو''سلامک مکروہ الی قولہ ومن ھو فی حال التغوط اشنع قال الشامی مرادہ مایعم البول ا ھ.''[2] (ردالمحتار ج ۱/ ص ۴۱۵) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۸/۴/۹۰ھ

مسجد میں آتے وقت اور جاتے وقت سلام کرنا

سوال: -(۱) اگر مسجد میں کوئی نہ ہو تو اس صورت میں مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یا

---

[1]...... واما السلام علی من یستنجی من البول بالحجر او المدر قاعدا کما تعورف الیوم فی بلادنا فلم یثبت فیه من القدماء شیء وکان الشیخ رشید احمد الکنکوهی رحمه الله تعالیٰ یقول یرد السلام عند ذلک وکان الشیخ محمد مظهر النانوتوی یقول بترک الرد الخ، معارف السنن ص:۳۱۷، ج: ۱، کتاب الطهارة، باب فی کراهیة رد السلام غیر متوضی، مطبوعه اشرفی دیوبند،

[2]...... درمختار مع الشامی الزکریا ج ۲/ص ۳۷۵/ کتاب الصلوٰة باب مایفسد الصلوة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی یکره فیها السلام. عالمگیری ص ۵/۳۲۶، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام، مطبوعه کوئٹه، خانیة ص ۳/۴۲۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی التسبیح والتسلیم الخ، مطبوعه کوئٹه،

نکلتے ہوئے سلام کرنا کیسا ہے؟

(۲) بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مسجد کے کل حاضرین نماز میں مشغول ہیں اور آنے والا سلام کرتا ہے۔ یا کچھ لوگ نماز میں کچھ وضو میں اور کچھ نماز کے انتظار میں اس صورت میں داخل ہونے والا سلام کرتا ہے۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟

(۳) یہی صورت نکلنے کے وقت ہوتی ہے کہ جانے والا سلام کر کے چلا جاتا ہے حالانکہ لوگ اپنی سنتوں میں مشغول ہوتے ہیں۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا صورتوں میں سلام کرنے والا اس قدر بلند آواز سے سلام کرتا ہے کہ حاضرین میں سے ہر شخص بہ آسانی سن لیتا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) یہ طریقہ ٹھیک ہے۔ اس طرح کہنا چاہئے **السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین**[۱]۔ مگر یہ داخل ہوتے وقت تو ثابت ہے۔ نکلتے وقت کسی کتاب میں نہیں دیکھا۔

(۲) یہ مکروہ ہے۔ ردالمحتار[۲] میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

(۳) یہ بھی مکروہ ہے۔ کذا فی ردالمحتار ص[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... ولو دخل ولم یر أحداً یقول السلام علینا وعلی عباداللّٰہ الصالحین الخ درمختار علی الشامی زکریا ص ۵۹۶ ج ۹ کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، عالمگیری ص ۳۲۱ ج ۵ کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس (مطبوعہ کوئٹہ)

[۲]...... یأثم بالسلام علی المشغولین بالخطبۃ او الصلاۃ او قرأۃ القرآن او مذاکرۃ العلم الخ شامی زکریا ص ۳۷۵ ج ۲، باب ما یفسد الصلاۃ، مطلب المواضع التی یکرہ فیھا السلام، عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۲۶، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلا، المحیط البرھانی ص ۸/۲۰، کتاب الکراھیۃ الخ، الفصل الثامن السلام الخ، مطبوعہ ڈابھیل، فتاوی بزازیہ ص ۶/۳۵۴، کتاب الکراھیۃ، نوع فی السلام، مطبوعہ کوئٹہ،

[۳]...... حوالہ مذکورہ،

مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام

سوال:- مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہئے یا نہیں؟ جبکہ کچھ لوگ نماز پڑھتے ہوتے ہیں، کچھ وظائف میں، کچھ خاموش بیٹھے ہوتے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ایسی حالت میں ان کو سلام کرنا مستحب نہیں ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

سلام غائب کا جواب

سوال:- اگر کوئی شخص کسی کا سلام پیش کرے تو جواب کس طرح دینا چاہئے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

علیه وعلیکم السلام[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

۱...... السلام تحية الزائرين والذين جلسوا فى المسجد للقرأة اوالتسبيح اولا نتظار الصلاة ماجلسوا فيه لدخول الزائرين عليهم فليس هٰذا اوان السلام فلايسلم عليهم الخ، عالمگیری ص۳۲۵ ج۵، کتاب الکراهية، الباب السابع فى السلام، فتاوى بزازيه ص۳۵۴، ج:٦، كتاب الكراهية، نوع فى السلام، مطبوعه كوئٹه، شامى زكريا ص۲/۳۷۵، باب مايفسد الصلاة، مطلب المواضع التى يكره فيها السلام،

۲......زیادہ بہتر یہ ہے کہ اولاً سلام پہونچانے والے کو جواب دیا جائے پھر غائب پر۔ ويتحب ان يرد على المبلغ ايضا فيقول وعليك وعليه السلام ذكر محمد حديثا يدل على ان من بلغ انسانا سلاما عن غائب كان عليه ان يرد الجواب على المبلغ ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ناراضگی کی وجہ سے ترک سلام کی مدت

سوال:- زیداور عمر دونوں کا رہنا سہنا ایک ساتھ تھا۔ بعد میں کسی بناء پر دونوں لڑ گئے۔ اور زید نے عمر سے یہ کہہ دیا کہ تیرا آج سے مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ تم میری کوئی چیز استعمال کرنا اور نہ میں تمہاری کوئی چیز استعمال کروں گا۔ لیکن ناراضگی کو تین دن گذرنے ہی نہیں پائے تھے کہ عمر نے زید سے سلام کرلیا مگر زید نے کوئی جواب نہیں دیا اب شرعاً گناہ کس پر ہے؟ کیا عمر زید سے سلام کرتا رہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

تعلق رکھنے میں اگر فتنہ ہوتو زیادہ میل جول نہ رکھا جائے مگر سلام نہ ترک کیا جائے اگر ایک ان میں سے سلام کرتا ہے تو وہ بری الذمہ ہو جائے گا۔ دوسرا اگر جواب نہیں دے گا تو وہ ذمہ دار رہے گا[۱] تاہم اگر وہ منع کردے کہ مجھے سلام مت کرو تمہارے سلام سے تکلیف ہوتی ہے تو پھر سلام نہ کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............اولا ثم علی ذالک الغائب الخ، شامی زکریا ص ۹/۵۹۵، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری ص ۹/۳۲٦، کتاب الکراھیة، الباب السابع فی السلام، مطبوعه کوئٹه، المحیط البرهانی ص ۸/۲۲، کتاب الکراھیة، الفصل الثامن فی السلام، مطبوعه ڈابھیل،

(حاشیہ صفحہ ہذا) [۱]...... عن عائشة ان رسول اللّٰه ﷺ قال لایکون لمسلم ان یهجر مسلماً فوق ثلٰثة فاذالقیه سلم علیه ثلٰث مرات. کل ذالک لایرد علیه فقدباء باثمه. مشکوٰة شریف ص ۴۳۸، باب ماینهی من التهاجر والتقاطع الخ، الفصل الثانی، وفی المرقات انالمسلم خرج من اثم الهجران وبقی الاثم علی الذی لم یردالسلام ای فقد باء باثم هجر انه الخ مرقات ص ۱۲۷ ج ۴ (مطبوعه بمبئی) باب التهاجر والتقاطع الخ الفصل الثانی،

امرد کا سلام کرنا

سوال:-امرد ہر ایک سے سلام کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کرسکتا ہے اگر فتنہ نہ ہو[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

امرد کے سلام کا جواب بحالت شہوت

سوال:-امرد کے سلام کا جواب دینا بحالت شہوت کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسی حالت میں اس کا جواب نہ دے۔ فعل بدتو آخری درجہ ہے۔ بسا اوقات نظر اس کا سبب بن جاتی ہے۔ نیت اگر دیکھنے ہی تک محدود رہے، یعنی اس کی شہوت دیکھنے سے ہی پوری ہو جاتی ہے تو یہ بھی درست نہیں، بلکہ بعض ارباب تحقیق نے ایسی منظر کو اشد واقبح قرار دیا ہے۔ کیونکہ جتنا مقصود تھا وہ حاصل ہو گیا[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1]...... كما يستفاد. وأما الخلوة والنظر اليه لاعن شهوة فلابأس الخ شامي زكريا ص ۵۲۵ ج ۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر،

[2]...... ويستفاد من تشبيه وجه المرأة بوجه الأمرد أن حرمة النظر اليه بشهوة اعظم اثما لان خشية الفتنة به اعظم منها ولانه لايحل بحال الخ شامي زكريا ص ۸۰ ج ۲ كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فى النظر الى وجه الامرد،

نامحرم کو سلام کرنا

سوال:- اپنے خاندان کی نامحرم عورتوں یا مردوں میں سے ایک دوسرے کو سلام کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شرعاً کہلایا جاسکتا ہے اگر فتنہ نہ ہو[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ پر پڑھی ہوئی آیت پر سجدۂ تلاوت اور سلام کا جواب

سوال:- ٹیپ ریکارڈ یا ریڈیو میں اگر سجدۂ تلاوت کی آیت سنی جائے تو کیا سجدۂ تلاوت واجب ہوگا؟ نیز مذکورہ صورتوں میں اگر سلام علیک سنا جائے تو جواب دینا بھی واجب ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر قاری یا متکلم کی قرأۃ وآواز کو کسی آلہ میں محفوظ کرلیا گیا تو اس میں آیت سجدہ سننے

[۱]...... فاذا التقى الرجل بالمرأة يبدأ الرجل بالسلام الخ البحر الرائق ص۲۰۷ ج۸ مطبوعه كوئٹه، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، شامى زكريا ص۵۳۰/۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر الخ، خانية ص۴۲۳/۳، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى التسبيح الخ، مطبوعه كوئٹه،

سے سجدہ تلاوت لازم نہیں ہوگا۔ٹیپ ریکارڈ کا بھی یہی حکم ہے۔اس کے سلام کا جواب بھی ضروری نہیں۔ریڈیو میں تقاضۂ احتیاط یہ ہے کہ آیت سجدہ سن کر سجدہ تلاوت کیا جائے اور اس کے سلام کا جواب بھی دیا جائے بشرطیکہ اصل آواز اس سے سنائی دے رہی ہو کوئی ریکارڈ نہ ہو[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

[۱]...... لاتجب بسماعه من الصدى والطير الخ درمختار على الشامى زكريا ص۵۸۳ ج۲، كتاب الصلاة، بـاب سـجـود التلاوة، عالمگيرى كوئٹه ص۱۳۲/ ۱، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر فى سجود التلاوة، سـكـب الانهر على مجمع الانهر ص۲۳۲/ ۱، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم

مصافحہ، معانقہ اور قیام وتقبیل

مصافحہ میں ہتھیلی سے ہتھیلی ملانا

سوال:- مصافحہ دونوں ہاتھ سے مسنون ہے تو کس طرح، حدیث سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر ہاتھ کی کفِ دست دوسرے ہاتھ کی کف دست سے ملے، اور یہ اس صورت میں ممکن ہے کہ جب ہر ہاتھ کو الگ الگ ملائے، لیکن مروجہ طریقہ کے فریقین میں سے ہر ایک کے ہاتھ کی دوسرے کے ہاتھ سے ہتھیلی ملنے اور دوسرے ہاتھ کی کفِ دست اوپر کی جانب رہے یہی رائج ہے، یعنی دونوں کی دائیں ہاتھ کی کف دست تو ملتی ہیں اور دونوں کے بائیں ہاتھ کی کف دست دوسرے ہاتھ کے ظہر پر ہوتی ہے، اس کا ثبوت کہاں سے ملتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بخاری شریف[1] میں عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت مذکور ہے ''وَكَانَ كَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ

[1] بخاری شریف ج۲/ص۹۲۶، کتاب الاستیذان، باب المصافحة مطبوعه اشرفی دیوبند،

الخ'' اس سے معلوم ہوا کہ صحابیؓ کا ایک ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں میں تھا، اس صورت میں کف دست کا کف دست سے ملنا بالکل واضح ہے البتہ دوسرا ہاتھ پشت دست پر ہوگا، اور صحابی نے اپنے دوسرے ہاتھ کا ذکر نہیں کیا، ظاہر یہ ہے کہ ان کا دوسرا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داہنے دست مبارک کی پشت پر تھا، جیسا کہ آجکل علماء متبعین کا عمل ہے بخاری شریف[1] میں ''باب الاخذ باليدين'' موجود ہے ''ثم للتصافح باليدين حديث مرفوع ايضاً'' كمافى الادب المفرد واراد المدرسون ان يستدلوا عليه من حديث ابن مسعودؓ هذا فقالوا اما كون التصافح فيه باليدين من جهاة النبى صلى الله عليه وسلم فالحديث نص فيه واما كونه كذا لك من جهته ابن مسعودؓ فالراوى وان اكتفى بذكر يدهٖ الواحدة الا ان المرجو منه انهٗ لم يكن ليصافحهٗ بيده الواحدة والنبى صلى الله عليه وسلم قد صافحهٗ بيديه الكريمتين فانه يستبعد من مثلهٖ ان لايبسط يديه للنبى صلّى الله عليه وسلم وقد بسط له يديه غيران الراوى لم يذكره لعدم كون غرضه متعلقاً بذالك ولاريب ان الرواة يختلفون فى التعبيرات الخ فيض البارىؒ[2]، ج۴/ص ۱۱۴/ ۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

سلام کے ساتھ مصافحہ

سوال:- مصافحہ کے ساتھ سلام کرنا کیسا ہے جبکہ دونوں ایک بستی میں مقیم ہوں۔ اس حدیث کا کیا مطلب ہے قال رسول اللهﷺ ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان

---

[1] بخارى شريف، ج۲/ص ۹۲۶/ كتاب الاستيذان ،باب الاخذ باليدين.

[2] فيض البارى ج۴/ص ۱۱۴/ كتاب الاستيذان، باب المصافحة (مطبوعه ربانى دهلى)

الاغفر لهما قبل ان يفترقا[1] رواه ابو دائود ص ۱۸۲ (ریاض الصالحین مصری)

الجواب حامداً ومصلياً!

مصافحہ مستحسن ہے مگر اصرار نہیں چاہئے[2]۔ اس کا مطلب تو ظاہر ہے۔ اگر کوئی اشکال ہو تو تحریر کیجئے۔ السراج المنیر[3] ص ۱۰۱ ج ۱ میں لکھا ہے والمراد الصغائر قياساً على النظائر ويستثنى من هذا الحكم الامرد الجميل الوجه فتحرم مصافحته ومن به داءٌ كالابرص والاجذم فتكره مصافحته اھ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

مصافحہ دو ہاتھ سے

سوال:- ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا جائز ہے یا حرام کیا ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کا طریقہ مردود ہے یا ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے والا مردود ہے اس طریقہ کو یا اس طریقہ کو اپنانے والا کو مردود سمجھنے والا کیسا ہے؟ مصافحہ کا صحیح طریقہ کیا ہے؟

---

[1]...... **ترجمہ حدیث شریف**:- جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں ان کے گناہ جدا ہونے سے پہلے معاف کردئے جاتے ہیں۔

[2]...... الاصرار على المندوب يبلغه الى حد الكراهية، سعايه ص ۲/۲۶۵، كتاب الصلوة، قبيل فصل فى القرأة، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور،

[3]...... السراج المنير شرح الجامع الصغير فى احاديث البشير والنذير ص ۱۰۸ ج ۱، مطبوعه دارالفكر بيروت. فتح البارى ص ۱۲/۳۲۴، كتاب الاستئذان، باب المصافحة، رقم الحديث: ۶۲۶۳، مطبوعه دارالفكر بيروت، مصطفى الباز مكة المكرمة، راشاد السارى ص ۱۳/۳۱۴، باب المصافحة، مطبوعه دارالفكر بيروت،

الجواب حامداًومصلیاً!

مصافحہ دونوں ہاتھ سے مسنون ہے[۱] یہ کہنا کہ دو ہاتھوں سے ثابت نہیں ایک ہی ہاتھ سے کرنا چاہئے غلط ہے گاہے گاہے ایک ہاتھ سے بھی منقول ہے ان دونوں میں سے کسی ایک طریقہ کوحرام کہنا صحیح نہیں البتہ جو طبقہ دین سے تعلق نہیں رکھتا ایک ہی ہاتھ سے مصافحہ پر اصرار کرتا ہے اس کے ساتھ تشبہ سے بچنے کے لئے اگر ایک ہاتھ سے مصافحہ کوترک کیا جائے تو بہتر ہے[۲] عمدۃ القاری[۳] شرح بخاری شریف میں دو ہاتھ سے مصافحہ کا ثبوت موجود ہے اور الکوکب[۴] الدری میں مذکور ہے کہ ایک ہاتھ سے بھی منقول ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مصافحہ

سوال:- مصافحہ کی کیا تعریف ہے اوراس کے کتنے طریقے ہیں؟ ازروئے شرع اس

۱...... السنة فی المصافحة بکلتایدیه. الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ص۵۴۸ ج۹ کتاب الحظر والاباحة. باب الستبراء وغیره، مجمع الانهر ص۲۰۴/۴، وسکب الانهر ص۲۰۴/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

۲...... والحق فیه ان مصافحته ﷺ ثابتة بالید وبالیدین الا ان المصافحة بید واحدة لما کانت شعار اهل الافرنج وجب ترکه لذلک. الکوکب الدری ص۴۲. ۱۴۱ ج۲ ابواب الاستئذان، باب فی المصافحة، مطبوعه یحیوی سهارنپور،

۳...... قال رأیت حمادبن زید وجاء ه ابن المبارک بمکة فصافحه بکلتا یدیه. عمدة القاری ص۲۵۳، ج۱۱، الجزء الحادی والعشرون. کتاب الاستئذان، الاخذ بالیدین، مطبوعه دارالفکر بیروت، ارشاد الساری ص۱۵ ۱۳/۳، مطبوعه دارالفکر بیروت،

۴...... والحق فیه ان مصافحته ﷺ ثابته بالید وبالیدین، الکوکب الدری ص۱۴۱ ج۲، ابواب الاستیذان، باب فی المصافحة، مطبوعه یحیوی سهارنپور،

کے کتنے طریقے ہو سکتے ہیں؟ پھر ان میں کون سا طریقہ افضل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

داہنے ہاتھ کے بطن کو دوسرے آدمی کے داہنے بطن سے ملانا اور بایاں ہاتھ دونوں کا دونوں سے داہنے ہاتھ کے ظہر سے ملانا یہ مصافحہ ہے۔ یہی سنت ہے[1] بعض دفعہ صرف داہنے ہاتھ سے بھی ثابت ہے۔ کذا فی شرح الترمذی[2]۔ انگوٹھے کو انگوٹھے کی جڑ سے ملا کر اور ہاتھ کو پکڑ کر کسی قدر حرکت دینا بھی ثابت ہے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

جبراً مصافحہ کرنا

سوال: - روک روک کر مصافحہ کروانا کیسا ہے؟ اور کیا قانون شرعی ہے کہ عوام کو

---

[1]...... وهى الصاق صفحة الكف بالكف واقبال الوجه بالوجه الى ماقال والسنة بكلتا يديه الخ، سكب الانهر ص ۲۰۴/۴، كتاب الكراهية، فصل فى النظر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، شامى زكريا ص۵۴۸/۴، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء الخ، السنة فى المصافحة بكلتا يديه الخ هامش الترمذى ص۹۷ ج۲، رقم الهامش:۵ (مطبوعه رشيديه دهلى) باب ماجاء فى المصافحة،

[2]...... والحق فيه ان مصافحته ﷺ ثابتة بابعد وباليدين الخ كوكب الدرى ص ۱۴۱ ج۲، (مطبوعه سهارنپور) ابواب الاستيذان، باب فى المصافحة، الى ماقال وان يأخذ الابهام فان فيه عرفا ينبت المحبة،

[3]...... من صافح أخاه المسلم وحرك يده تناثرت ذنوبه الخ درمختار على الشامى زكريا ص۵۴۷، ۵۴۸، ج۹، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، سكب الانهر ص ۲۰۴/۴، كتاب الكراهية، فصل فى النظر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، البحرالرائق ص ۱۹۹، ج۸، كتاب الكراهية، فصل فى الاشتبراء، مطبوعه كوئٹه،

روک کر چاہے طبیعت مانے یا نہ مانے مصافحہ کرایا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کوئی استاذ والد یا مربی اپنے ماتحت بچوں، بڑوں، کو بطور تربیت وتعلیم روک کر مصافحہ کرائے تو اس میں مضائقہ نہیں۔ غیر آدمی جب مصافحہ سے گھبراتا ہو تو اس پر زور نہ دیا جائے۔ مصافحہ کرنا حدیث[1]، فقہ[2] سے ثابت ہے۔ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام واولیاء عظام اور تمام امت مسلمہ کا طریقہ رہا ہے۔[3] اس کی فضیلت بھی آئی ہے[4]۔ ان فضائل کو بیان کرنے پر اکتفاء کر کے ترغیب تو دی جائے مگر اس پر اصرار اور زور نہ دیا جائے[5]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

۱...... قال رسول اللّٰہ ﷺ مامن مسلمین یلتقیان فیصافحان الاغفرلهما قبل ان یتفرقا. ترمذی شریف ص: ۱۰۲، ج: ۲، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ابواب الادب، باب ماجاء فی المصافحة، فتح الباری ص: ۳۲۴، ج: ۱۲، کتاب الاستئذان باب المصافحة، مطبوعه مصطفیٰ الباز مکة المکرمة،

۲...... تجوز المصافحة لانهاسنة قدیمة الخ درمختار علی الشامی زکریا ص۵۴۷ ج۹، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، مجمع الانهر ص۲۰۴/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

۳...... اعلم انها (ای المصافحة) سنة مجمع علیها عند التلاقی الخ الاذکار للنووی ص۲۳۶، مطبوعه بیروت، باب فی مسائل تتفرع علی السلام، فتح الباری ص۳۲۴/۱۲، کتاب الاستئذان، باب المصافحة، مطبوعه مصطفیٰ الباز مکة المکرمه، ارشاد الساری ص۳۱۴، ج۱۳، باب المصافحة، مطبوعه دارالفکر بیروت،

۴...... ملاحظه هو حاشیه نمبر: ۱/

۵...... الاصرار علی المندوب یبلغه الی حدالکراهة. السعایة ص۲۶۵ ج۲، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، باب صفة الصلاة، قبیل فصل فی القراة،

غیر مسلم سے مصافحہ

سوال:- کسی غیر مسلم مرد سے مصافحہ کرنا کیسا ہے؟ اگر وہ ہاتھ بڑھائے تو کیا کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

درست ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

کافر فاسق سے مصافحہ ومعانقہ

سوال:- کیا کفار وفساق وفجار سے مصافحہ معانقہ کیا جا سکتا ہے؟ اور اس سلسلے میں فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے؟ اور اگر یہ لوگ ملاقات کے لئے آئیں اور مصافحہ معانقہ کے لئے بڑھیں تو کیا ان سے اپنے ہاتھ کھینچ لیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مصافحہ، معانقہ کا مقصود اظہارِ محبت، تعظیم شفقت ہے، **والکافر لا یستحق ذلک** اصلاً سلام ہے اور مصافحہ اس کا تتمہ ہے اور **لا یبتدأ اھل الکتاب بالسلام** میں اصل ہی کو ختم کر دیا

---

[1]...... **ولابأس بمصافحة المسلم جاره النصرانی اذارجع بعد الغیبة ویتأذی بترک المصافحة الخ، عالمگیری ص:۳۴۸، ج:۵، مطبوعہ کوئٹہ، کتاب الکراھیة، الباب الرابع عشر فی اھل الذمة، شامی زکریا ص:۵۹۰، ج:۹، مطبوعہ کراچی ص:۴۱۲، ج:۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،**

گیا پھر تتمہ کی گنجائش کہاں؟[۱] فاسق فاجر ایمان سے خارج نہیں گنہگار ہے، شامی جلد ا میں ان لوگوں کو شمار کرایا ہے جن کو سلام کرنا مکروہ ہے انمیں فاسق بھی ہے[۲]، لیکن جہت فسق کے علاوہ کسی اور جہت سے اگر وہ مستحق اکرام ہو تو اس کا یہ حکم نہیں، نیز اگر مظاہرۂ اخلاق کے ذریعہ اصلاح مقصود ہو تو پھر جہت بدل جائیگی بلکہ کافر کیلئے بھی یہ جہت مجوز ہو سکے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

محرم عورتوں کا مصافحہ

سوال:- محرم عورتوں سے مصافحہ کرنا کیسا ہے؟ جیسے کہ والدہ ہے یا ہمشیرہ وغیرہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

درست ہے کما ورد فی الروایات[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۳/۷/۹۵ھ

۱...... فلا یسلم ابتدأ علی کافر لحدیث لا تبدؤوا الیهود ولا النصاری بالسلام. الدر المختار علی هامش ردالمحتار زکریا ص ۱۵۹ ج ۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، البحر الرائق کوئٹه ص ۸/۲۰۴، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، مطبوعه کوئٹه، عالمگیری ص ۵/۳۲۵، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام، مطبوعه کوئٹه،

۲...... والمراد من یشا بههم فی فسقهم من سائر ارباب المعاصی کمن یلعب بالقمار اویشرب الخمر اویغتاب الناس الی قوله وسیاتی فی الحظر والاباحة انه یکره السلام علی الفاسق لو معلناً شامی زکریا ص ۳۷۴ ج ۲، باب ما یفسد الصلاة ومایکره فیها. مطلب فی المواضع اللتی یکره فیها السلام، وشامی زکریا ص ۹/۵۹۵، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۲۶، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام،

۳...... وعن عائشة رضی الله عنها قالت مارایت احدا ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بزرگوں کی تعظیم کے لئے قیام

سوال:- بزرگوں کو تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب وہ تشریف لائیں تو ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

معانقہ کا طریقہ

سوال:- معانقہ کا سنت طریقہ کیا ہے بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ تین مرتبہ کاندھے سے ملتے ہیں اور بعض لوگ صرف ایک طرف ملتے ہیں۔ صحیح طریقہ کیا ہے؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

.... کان اشبہ سمتا وھدیا ودلا وفی روایة حدیثا وکلاما برسول اللہ ﷺ من فاطمة کانت اذا دخلت علیه قام الیها فاخذ بیدھا فقبلها واجلسها فی مجلسه وکان اذا دخل علیها قامت الیه فاخذت بیده فقبلته واجلسته فی مجلسها، مشکوة شریف ص ۲/۴۰۲، کتاب الادب، باب المصافحة الخ، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، وماحل نظره مما مرمن ذکر أوأنثی حل لمسه اذا أمن الشهوة علی نفسه وعلیها لأنه علیه الصلاة والسلام کان یقبل رأس فاطمة الخ، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص۵۲۸ ج۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر الخ، بحر کوئٹه ص ۸/۱۹۴، کتاب الکراھیة، فصل فی النظر،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1]...... یجوز بل یندب القیام تعظیما للقادم ای ان کان ممن یستحق التعظیم الخ، شامی زکریا ص ۵۵۱، ج۹، کتاب الحظر والاباحة. باب الاستبراء، منظومه ابن ھبان ص۲/۱۶۷، رقم الشعر:۷۸۷، کتاب الکراھیة، مطبوعه الوقف المدنی الخیری دیوبند، سکب الانھر ص ۴/۲۰۴، کتاب الکراھیة، فصلک فی النظر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

الجواب حامداً ومصلیاً!

صرف ایک طرف کافی ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

چھوٹی لڑکیوں سے معانقہ

سوال:- بسا اوقات اپنے اقارب سے معانقہ کرنا پڑتا ہے ان میں چھوٹی لڑکیاں بھی ہوتی ہیں تو یہ معانقہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اپنے بیٹے بیٹی بہن وغیرہ سے معانقہ کرنا درست ہے جن سے معانقہ کرنے میں شہوت نہ ہو اور جہاں اس کا خطرہ ہو وہاں پرہیز کیا جائے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

۱...... معانقہ کا مفہوم گردن سے گردن ملانا ہے اور کتب لغت اور کتب حدیث سے معانقہ میں تکرار ثابت نہیں ہے۔
عانقة وعناقاً التزمه فادنی عنقه من عنقه لسان العرب ص ۱۰/۲۷۲ مطبوعه دارصادر بيروت.
عن عـائشة قالت قدم زيد بن حارثة المدينة ورسول اللهﷺ في بيتي فاتاه فقرع الباب فقام اليـه رسـولﷺ عـريـانـا فـاعتنقه وقبله الحديث مشكوٰة شريف ص ۴۰۲، باب المصافحة والـمعانقة، الفصل الثاني، او يعانقه اى يجعل كل منهما ديه فى عنق الاخر الخ، سكب الانهر ص ۴/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل في النظر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت،

۲...... فقـال المكروه من المعانقة ماكان على وجه الشهوة وما كان على وجه المبرة والكرامة فـجـائـز الـخ. البحر الرائق كوئٹه ص۱۹۸/۸، كتاب الكراهية قبيل، فصل فى البيع، مجمع الانهـر ص ۴/۲۰۴، كتـاب الـكـراهية، فـصـل فـى النظر، شامى زكريا ص۹/۵۴۷، كتاب الـحـظر والاباحة، فصل في الاستبراء، فان كانت صغيرة لاتشتهى اولا يشتهى مثلها فلا بأس بالنظر اليها ومسها الخ، بحر كوئٹه ص ۸/۱۹۴، كتاب الكراهية، فصل فى النظر،

مہمان کے لئے قیام وتقبیل

سوال: -عربوں کے یہاں تقریب میں کوئی جاتا ہے تو قدیم دستور کے موافق تمام مجلس کے لوگ کھڑے ہوکر خیر مقدم کرتے ہیں۔اور تقبیل بھی کرتے ہیں۔ایسی جگہ اگر جانا ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ قیام وتقبیل کا شریعت مطہرہ کے اندر کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بڑوں کیلئے قیام کرنا درست بلکہ مستحسن ہے[1]، مہمان کا اکرام چاہئے، تقبیل یدین میں بھی مضائقہ نہیں ہے، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ جب حبشہ سے مدینہ طیبہ آئے تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی پیشانی کی تقبیل کی تھی[2]، ہاں محل فتنہ ہوتو اس سے احتراز کرنا چاہئے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

صدر جمہوریہ کا استقبال

سوال: -کئی سال کی بات ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں صدر جمہوریہ کی آمد پر پولیس

---

[1]...... یجوز بل ینـدب القیام تعظیماً للقادم ای ان کان ممن یستحق التعظیم الخ شامی زکریا ص ۵۵۱، ج۹، کتاب الحظر والاباحة. باب الاستبراء، منظومة ابن وهبان ص۱۶۷/۲، رقم الشعر:۷۸۷، کتاب الکراهیة، مطبوعه الوقف المدنی الخیری دیوبند، سکب الانهر ص۲۰۵/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[2]...... ولابأس بالتقبیل لماروی انه علیه الصلاة والسلام عانق جعفراً حین قدم من الحبشة وقبله بین عینیه الخ شامی زکریا ص۵۴۶ ج۹ کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، مشکوة شریف ص۴۰۲، کتاب الادب، باب القیام، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، زیلعی س۲۵/۶، کتاب الکراهیة، فصل فی الاستبراء، مطبوعه امدادیه ملتان،

کی طرف سے دو چیزیں پیش کی گئی تھیں، ایک بینڈ باجہ بجوایا جائے، دوسرے راشٹریہ گیت جن من گن پڑھوایا جائے، لیکن بینڈ باجہ کی پابندی کو علماء نے قبول نہیں کیا، البتہ راشٹریہ گیت کے ابتدائی اشعار پڑھوائے گئے، صدر جمہوریہ کے ساتھ علماء اور دارالعلوم کے لڑکے کھڑے ہونگے، کونسی دلیل کی بناپر ایسا کیا گیا، کیونکہ ہم کو بھی ایسے مواقع پیش آتے ہیں، اس وقت ہم کیا کریں، کیا راشٹریہ گیت میں کفر کے الفاظ نہیں ہیں، اور اسمیں کراہت کے ساتھ کھڑے ہوسکتے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

کسی کی خاطر کفر کے شعار کو اختیار کرنا جائز نہیں[1]، حرام چیز کرنا جائز نہیں[2]، مہمان کے ساتھ اس کی حیثیت کے مطابق معاملہ کرنا پسندیدہ ہے[3]، جب تک کسی خلافِ شرع چیز کا ارتکاب نہ ہو، مجھے نہ ان اشعار کا علم ہے، نہ اس وقت کے کوائف کی تفصیل کا علم ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۱۰/۲۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۱۰/۲۳ھ

---

[1] من تشبه بقوم فهو منهم مشكوٰة شريف، ص ۳۷۵/ كتاب اللباس الفصل الثانى ،قال الطيبى هذا عام فى الخلق والخلق والشعار الخ مرقات ، ج۴/ص ۴۳۱/ (مطبوعه ممبئى) كتاب اللباس، الفصل الثانى. ابوداؤد شريف ص ۵۵۹، كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، مطبوعه سعد بكڈپو ديوبند،

[2] عن النواس بن سمعان قال قال رسول الله ﷺ لاطاعة لمخلوق فى معصية الخالق، مشكوة شريف ص ۳۲۱، كتاب الامارة، الفصل الثانى، مطبوعه ياسرنديم ديوبند،

[3] انزلواالناس منازلهم ،مشكوٰة شريف، ص ۴۲۴/ باب الشفقة والرحمة على الخلق، مطبوعه ياسرنديم ديوبند، اكرموا كلاعلىٰ حسب فضله وشرفه الخ، مرقات ص ۲۹۹/ مطبوعه بمبئى، الفصل الثانى، باب الشفقة والرحمة على الخلق. عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ، من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه، مشكوة شريف ص ۳۶۸، باب الضيافة، الفصل الاول، مطبوعه ياسرنديم ديوبند،

تقبیل یدین ورجلین

السوال:- ماتقولون فی تقبیل القدمین والیدین وماثبوته ولمن یجوز ولمن لایجوز ومن ای جهة. ولیکن الجواب بالدلائل المنقولة عن الکتب المشهورة مع الحوالات بالصفحات.

الجواب حامداً ومصلیاً!

ولابأس بتقبیل یدالعالم والمتورع علی سبیل التبرک. (درر) ونقل المصنف عن الجامع انه لابأس بتقبیل یدالحاکم المتدین والسلطان العادل وقیل سنة مجتبی ولا رخصة فیه ای فی تقبیل الیدلغیر هما ای لغیر عالم وعادل هوالمختار مجتبی وفی المحیط ان لتعظیم اسلامهٖ واکرامهٖ جازوان لنیل الدنیا کره طلب من عالم اوزاهد ان یدفع الیه قدمه ویمکنه من قدمه لیقبله اجابه وقیل لایرخص فیه اھ. الدرالمختار

ترجمه سوال و جواب

سوال:-قدم اور ہاتھ چومنے کے بارے میں کیا کہتے ہواس کا ثبوت کیا ہے کس کے لئے جائز ہےاور کس کے لئے ناجائز ہےاور کس وجہ سے؟

جواب:-عالم صاحب کے ہاتھ کو بوسہ دینا بطور تبرک اس میں کچھ حرج نہیں درراور مصنف نے جامع سے نقل کیا ہے دیانت دار حاکم اور سلطان عادل کے ہاتھ کو بوسہ دینے میں کچھ حرج نہیں اور کہا گیا ہے کہ سنت ہے مجتبیٰ اوران کے علاوہ کے ہاتھ کو بوسہ دینے کی اجازت نہیں یہی مختار ہے مجتبی اور محیط میں ہے کہ اگراس کے اسلام کی تعظیم اور اس کے اکرام کی بناء پر ہوتو جائز ہےاور اگر حصول دنیا کے لئے ہوتو مکروہ ہے کسی عالم یازاہد سے ان کے قدم کے بوسہ دینے کی اجازت طلب کی گئی تو ان کواسکا موقع دے دینا چاہئے اور کہا گیا ہے کہ اس کی اجازت نہیں درمختار۔

قال الشامی قوله اجابه لمااخرجه الحاکم ان رجلاً اتی النبی ﷺ فقال یارسول اللّٰه ﷺ ارنی شیئاً ازداد به یقینا فقال اذهب الی تلک الشجرة فادعها فذهب فقال ان رسول اللّٰه ﷺ یدعوک فجاء ت حتی سلمت علی النبی ﷺ فقال لها ارجعی فرجعت قال ثم اذن له فقبل راسه ورجلیه وقال لوکنت آمراحداً ان یسجد لاحد لأمرت المرأة ان تسجد لزوجها وقال صحیح الاسناد اه.

من رسالة الشرنبلالی اه ردالمحتار علی الدرالمختار کتاب الحظر والاباحة ص۳۳۷[۱] جلد۵/ فقط واللّٰه تعالیٰ اعلم

حررهٗ العبد محمود کنکوهی عفاالله عنه

معین مفتی مدرسه مظاهرعلوم سهارنفور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلهٗ المبتلی بامانة الافتاء

بالمدرسة العلیة المشتهر بمظاهر علوم

---

[۱]...... درمختار مع الشامی زکریا ص۵۴۹و۵۵۰ ج۹، کتاب الخظر والاباحة، باب الاستبراء، زیلعی ص۶/۲۵، کتاب الکراهیة، فصل الفی الاستبراء، مطبوعه امدادیه ملتان، عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۶۹، کتاب الکراهیة، الباب الثامن والعشرون الخ، المحیط البرهانی ص۸/۱۱۸، کتاب الکراهیة، الفصلک الثلاثون ملاقات الملوک الخ، مطبوعه ڈابهیل،

ترجمہ عربی عبارت:-شامی نے درمختار کے قول اجابہ کے تحت لکھا ہے کہ حاکم نے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے ایسی چیز دکھایئے جس سے میرے یقین میں اضافہ ہو تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اس درخت کو بلا لاؤ وہ گیا اور اس درخت سے کہا کہ تجھ کو حضور ﷺ بلا رہے ہیں اس پر وہ حاضر خدمت ہوا اور حضرت نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ نے فرمایا واپس جاؤ وہ چلا گیا پھر آپ ﷺ نے اس شخص کو اجازت دی اس نے آپ ؐ کے سر مبارک اور قدمین مبارکین کو بوسہ دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو غیر اللہ کیلئے سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے حاکم نے اس روایت کو صحیح الاسناد کہا ہے رسالہ شرنبلالی سے یہ ماخوذ ہے، ردالمحتار علی الدرالمختار ص۳۳۷ ج۵ الحظر والاباحة.

امرد کا بوسہ بلا شہوت

سوال:- ایک مولوی صاحب کی زبانی سنا ہے کہ امرد کا بوسہ لینا بغیر شہوت کے جائز ہے اور تقویت کے لئے یہ بھی بیان کیا کہ کنز الدقائق کے حاشیہ پر لکھا ہے سو مذکورہ مسئلہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آیا امرد کا بوسہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور کنز کے حاشیہ پر ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

میں نے کنز الدقائق کے حاشیہ پر یہ مسئلہ نہیں دیکھا ان سے عبارت یا باب وغیرہ کا حوالہ لے کر لکھیں تو اس کو دیکھا جائے تقبیل کی اقسام درمختار[1] کتاب الحظر والاباحہ میں فصل فی البیع سے کچھ قبل مذکور ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

علماء کی دست بوسی وقدم بوسی

سوال:- علماء وصلحاء کے ہاتھ پاؤں چومنا، ان کے آگے جھکنا کیا جائز ہے کوئی گناہ نہیں ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

علم اور بزرگی کے احترام کی خاطر ہاتھ پیر چومنے کی اجازت ہے[2]۔ مگر ایسا نہ ہو کہ سجدہ

---

[1]...... التقبيل على خمسة اوجه قبلة المؤدة للولد على الخدو قبلة الرحمة لوالديه على الرأس وقبلة الشفقة لاخيه على الجبهة وقبلة الشهوة لمرأته وأمته على الفم وقبلة التحية للمؤمنين على اليد الخ درمختار على الشامي زكريا ص ۱۵۵ ج ۹ كتاب الحظر والاباحة، قبيل فصل فى البيع، بحر كوئٹه ص ۸/۱۹۸، كتاب الكراهية، فصل فى الاستبراء، زيلعى ص ۶/۲۵، كتاب الكراهية، فصل فى الاستبراء، مطبوعه امداديه ملتان، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کی صورت بن جائے اس کی اجازت نہیں۔ جھکنے کی بھی حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے[۱]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

بزرگوں کے ہاتھ پیر چومنا

سوال:- کسی کی صرف تعظیم وتوقیر بجالانا اور اس کو معبود نہ سمجھنا، یہ تعظیم جائز ہے یا نہیں اور یہ شرک تو نہیں؟ اپنے پیر ومرشد سے ملاقات کے وقت ہاتھوں کا چومنا اور پیروں کا چومنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو مستحق تعظیم وتوقیر ہو اس کی ایسی تعظیم وتوقیر بجالانا جو خدا کے ساتھ مخصوص نہیں جائز

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲]...... ولا بأس بتقبيل يد الرجل العالم والمتورع على سبيل التبرك درمختار على الشامي زكريا ص ۵۴۹ ج ۹ كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، بحر كوئٹه ص ۱۹۸، كتاب الكراهية، فصل في الاستبراء، زيلعي ص ۶/۲۵، كتاب الكراهية، فصل في الاستبراء، مطبوعه امداديه ملتان،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]...... عن انس قال. قال رجل يا رسول الله الرجل منا يلقى أخاه او صديقه أينحني له قال لا الحديث. مشكوٰة شريف ص ۴۰۱، باب المصافحة والمعانقة. وفي المجتبى الايماء بالسلام الى قرب الركوع كالسجود والانحناء مكروه الخ، سكب الانهر ص ۴/۲۰۵، كتاب الكراهية، فصل في النظر، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، شامي زكريا ص ۹/۵۵۱، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء،

ترجمہ:- حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک شخص نے فرمایا اے اللہ کے رسول ہم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی یا اپنے دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لئے جھکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔

ہے یہ شرک نہیں ہے۔ کسی بزرگ پیرومرشد کا ہاتھ چومنا جائز ہے[۱]۔ پیر اس طرح نہ چومے جس سے سجدہ کی صورت ہوجائے۔ وفی المجتبی الایماء بالسلام الی قرب الرکوع کالسجود والانحناء مکروه الخ، سکب الانهر ص ۲۰۵/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، شامی زکریا ص ۵۵۱/۹، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، المحیط البرهانی ص۱۱۸/۸، کتاب الکراهیة، الفصل الثلاثون الخ، مطبوعه ڈابھیل. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

بڑوں کے پیر پکڑ کر دعائیں لینا

سوال:- زید اپنے بچوں سے کہتا ہے کہ ماں، دادا، دادی وغیرہ کے پیر پکڑ کر ان سے دعائیں لو۔ اس لئے کہ وہ نیک اور بزرگ ہستیاں ہیں، مثلاً عید وغیرہ کے موقع پر یا سفر میں آنے جانے کے وقت، تو یہ پیر پکڑنا کیا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تبرکاً وتعظیماً کسی بزرگ کے پیر کو بوسہ دینے کی اجازت ہے[۲] جبکہ سجدہ کی ہیئت پیدا نہ

---

[۱]...... ولابأس بتقبیل یدالرجل العالم والمتورع علی سبیل التبرک درمختار علی الشامی زکریا ص ۵۴۹ ج۹، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، بحر کوئٹه ص۱۹۸/۸، کتاب الکراهیة، فصل فی الاستبراء، زیلعی ص ۲۴/۶، کتاب الکراهیة، فصل فی الاستبراء، مطبوعه امدادیه ملتان،

[۲]...... طلب من عالم اوزاهد أن یدفع الیه قدمه یمکنه من قدمه لیقبله اجابه الخ درمختار علی الشامی زکریا ص ۵۵۰ ج۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فصلی فی البیع، عالمگیری کوئٹه ص ۳۶۹/۵، کتاب الکراهیة، الباب الثامن والعشرون فی ملاقات الملوک الخ،

ہواور عقیدہ بھی خراب نہ ہو، پیر پکڑنا جس کو پیر لاگن بھی کہتے ہیں یعنی صرف پیروں کو چھو لینا یہ برہمنوں کے یہاں تعظیم کا رواج اور انکا شعار ہے، اس سے پرہیز لازم ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

والدین کی قدم بوسی

سوال:- والدین، مرشد، اساتذہ کی بخیال خیر قدم بوسی کرسکتے ہیں یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

والدین، اساتذہ، مشائخ کی قدم بوسی کی اجازت ہے[۲]۔ بشرطیکہ سجدہ کی ہیئت نہ پیدا ہو جائے اور دیکھنے والوں کو یہ محسوس نہ ہو کہ یہ سجدہ کررہا ہے ورنہ اجازت نہیں اوراحتیاط کا تقاضا بھی ہے کہ ان کی بھی قدم بوسی نہ کی جائے[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... من تشبه اى من شبه نفسه بالكفار مثلا فى اللباس وغيره او الفجار او الفساق فهو منهم اى فى الاثم قا ل الطيبى هذا عام فى الخلق والخلق والشعار الخمرقات ص ۳۲۱ ج۴ (مطبوعه اصح المطابع بمبئى) كتاب اللباس، الفصل الثانى، بذل المجهود ص ۵/۴۱، كتاب اللباس باب فى لبس الشهرة، مطبوعه يحيوى سهارنپور،

[۲]...... وما حل نظره حل لمسه وقال عليه الصلوٰة والسلام من قبل رجل أمه فكانما قبل عتبة الجنة الخ، درمختار على الشامى زكريا ص۵۲۸ ج۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى النظر واللمس، وشامى زكريا ص ۹/۵۵۰، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء، عالمگيرى كوئٹه ص ۵/۳۶۹، كتاب الكراهية، الباب الثامن والعشرون،

[۳]...... وفى المجتبى الايماء بالسلا الى قرب الركوع كالسجود والانحناء مكروه الخ، سكب الانهر ص۴/۲۰۵، كتاب الكراهية، فصل فى النظر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، المحيط البرهانى ص۸/۱۱۸، كتاب الكراهية، الفصل الثانى، مطبوعه ڈابهيل، عالمگيرى كوئٹه ص ۵/۳۶۹، كتاب الكراهية، الباب الثامن والعشرون، الخ،

ماں کے پیروں کو تعظیماً چھونا

سوال:- کیا اسلامی اصول کے مطابق تعظیماً ماں کے پیر چھونا جائز ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث سے دلیل عنایت فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تعظیم کیلئے ماں کے پیروں کو چھونا قرآن پاک کی کسی آیت اور حدیث شریف کی کسی روایت میں نہیں دیکھا، یہ اسلامی تعظیم نہیں بلکہ غیروں کا طریقہ ہے جس سے بچنا چاہئے[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

پیر یا والدین کے پیر کو چومنا

سوال:- پیر یا والدین یا استاد کے پاؤں کو محبت یا عزت سے بوسہ دینا یا ہاتھ لگا کر ملنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پاؤں کو چومنے میں بسا اوقات سجدہ کی صورت ہوجاتی ہے نیز دوسروں کے عقائد خراب ہونے کا اندیشہ ہے کہ وہ تعظیم میں غلو کریں گے۔ لہٰذا احتیاط یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1]...... من تشبه بقوم فهو منهم. مشكوٰة شريف ص ۳۷۵ كتاب اللباس الفصل الثانی،

[2]...... طلب من عالم اوزاهد ان يدفع اليه قدمه .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

پیر کی قدم بوسی

سوال:- پیر کی قدم بوسی کرنا کہ جس سے نقل سجدہ کی ہو اور اسی حالت میں خوب زور زور سے چلانا کہ دوسرے آدمی کو خوف کے مارے لرزہ آجائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

منع ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

والدین یا استاد کی قبر کو بوسہ دینا

سوال:- پیر یا والدین یا استاد کی قبر کو پیار یا عزت سے بوسہ دینا عند الشرع الشریف کیا حکم ہے جائز ہے یا ناجائز؟

(**حاشیہ صفحہ گذشتہ**)..........ویمکنه من قدمه لیقبله اجابه وقیل لا الخ الدر المختار علی الشامی زکریا ص ۵۵۰ ج ۹ کتاب الحظر والاباحة. باب لاستبراء وغیره، عالمگیری ص ۵/۳۶۹، کتاب الکراهیة، الباب الثامن والعشرون الخ، مطبوعه کوئٹه، وکل ما ادی الی مالا یجوز فهو لایجوز الخ، درمختار علی الشامی زکریا ص ۹/۵۱۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، وماکان سببا لمحظور فهو محظور الخ، شامی زکریا ص ۹/۵۰۴، کتاب الحظر والابادحة، فصل فی الاکل، قبیل فصل فی اللبس،

(**حاشیہ صفحہ ھذا**) [1]...... الانحناء للسلطان اولغیره مکروه الخ عالمگیری ص ۳۶۹ ج۵، کتاب الکراهیة، الباب الثامن من والعشرون، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، سکب الانهر ص ۴/۲۰۵، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر الخ، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، المحیط البرهانی ص ۸/۱۱۸، کتاب الکراهیة، الفصل الثلاثون الخ، مطبوعه ڈابهیل شامی زکریا ص ۹/۵۵۱، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء،

الجواب حامداً ومصلیاً!

ناجائز ہے ولا یمس القبر ولا یقبله فانه من عادة اهل الکتاب ولم یعهد الاستلام الا للحجر الاسود والرکن الیمانی خاصة اھ طحطاوی[1] ص ۳۳۱۔

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ ۵۶/۱۲/۲۶ھ

سلام کرنے کے لئے پیر پر ہاتھ پھیرنا

سوال:- ہمارے یہاں سلام کا رواج اسطرح ہے کہ چھوٹے بیٹھ کر اپنے بڑوں کے قدم پر ہاتھ پھیرتے ہیں، آنکھوں سے لگاتے ہیں، آیا اس قسم کا سلام عندالشرع جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سلام کا یہ طریقہ خلاف سنت وخلاف اسلام ہے، ہریجنوں کا طریقہ ہے، اس کو ترک کرنا لازم ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... طحطاوی علی المراقی ص ۲۱۵، مطبوعہ مصری، احکام الجنائز، فصل فی زیارة القبور، حلبی کبیر ص ۶۰۸، مبحث زیارة القبور، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور،

[2]...... من تشبه بقوم ای شبه نفسه بالکفار مثلا فی اللباس وغیره اوبالفساق أو الفجار فهو منهم ای فی الاثم قال الطیبی هذا عام فی الخلق والخلق والشعار الخ مرقات ص ۱۳۴ ج ۴، مطبوعه اصح المطابع بمبئی، کتاب اللباس، الفصل الثانی، بذل المجهود ص ۱۵/۴، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، مطبوعه سهارنپور،

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فصل سوم

سلامِ کافر وفاسق

سلام کافر کا جواب

سوال:- اگر ایک کافر زید کے ذریعہ بکر کو سلام کہلائے تو بکر جواب میں کیا کہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یوں کہے وعلیکم السلام وھداہ اللّٰہ الاسلام[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

[1]...... اذ سلم علی اھل الذمۃ فلیقل السلام علی من اتبع الھدی الخ شامی زکریا ص ۵۹۰ ج ۹، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ویدعو لہ بالھدیٰ الخ، بحر کوئٹہ ص ۸/۲۰۴، کتاب الکراھیۃ، فصل فی البیع، عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۴۸، کتاب الکراھیۃ، الباب الرابع عشر فی اھل الذمۃ،

سلام کافر کا جواب

سوال:- اگر کافر مسلمان کو جے رام جی کہے اور مسلمان ہاتھ اٹھاوے یا آداب کہہ دے تو جائز ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً!

گنجائش ہے کہ فقط ہاتھ اٹھادے یا آداب کہہ دے بہتر ہے کہ **ھداک اللہ الاسلام**[1] کہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

کافر کا سلام

سوال:- اگر مجھ سے ایک کافر کہے کہ تو عمر کو نمستے کہہ دینا یا جے رام جی کہہ دینا تو مجھے کیا کہنا چاہئے؟

الجواب حامداً و مصلیاً!

آپ کو سلام کہنا چاہئے[2]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1]...... ولو دعا له (ای الذمی) بالهدیٰ جاز الخ زیلعی ص ۳۰ ج ۶، مطبوعه ملتان، کتاب الکراهية، فصل فی البيع، بحر کوئٹه ص ۸/۲۰۴، کتاب الکراهية، فصل فی البيع، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۴۸، کتاب الکراهية، الباب الرابع فی اهل الذمة،

[2]...... عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذ لقی احدکم اخاه فليسلم عليه، مشکوة شريف ص ۳۹۹، باب السلام، الفصل الثانی، مطبوعه ياسر نديم ديوبند،

غیر مسلم کے سلام کا جواب

سوال:- کیا کسی ہندو کو رام رام کرنے یا لینے سے کفر عائد ہو جاتا ہے یا جے رام کرنے سے؟

الجواب حامداً و مصلیاً!

اسلامی شعار السلام علیکم ہے غیر اسلامی شعار کو اختیار کرنا جائز نہیں ہے[۱]۔ پھر اگر وہ غیر کا شعار صرف قومی شعار ہو تو اس کو اختیار کرنا معصیت ہے، اگر مذہبی شعار ہو تو کفر تک نوبت پہنچ جانے کا خطرہ ہے[۲]۔ اسلئے جواب میں "ھداک اللّٰہُ الاسلام" کہہ دیا جائے[۳]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[۱]...... من تشبه بقوم فهو منهم، مشكوة شريف ص۳۷۵، كتاب اللباس، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، قال الطيبى هذا عام فى الخلق الخلق والشعار، مرقاة ص ۴۳۱، ج:۴، كتاب اللباس، الفصل الثانى، مطبوعه اصح المطابع ممبئى، بذل المجهود ص ۴۱، ج:۵، كتاب اللباس، باب فى لبس الشهرة، مطبوعه سهارنپور،

[۲]...... يكفر بوضع قلنسوة المجوسى على رأسه على الصحيح وبشد الزنار فى وسطه الخ، عالمگيرى كوئٹه ص۲/۲۷۶، كتاب السير، الباب التاسع فى احكام المرتدين، مطلب موجب الكفر انواع، بحر كوئٹه ص۱۲۳ /۵، باب احكام المرتدين، مجمع الانهر ص۲/۵۱۳، باب المرتد، ثم ان الفاظ الكفر انواع، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت،

[۳]...... اذا سلم على اهل الذمة فليقل السلام على من اتبع الهدى الخ شامى زكريا ص۵۹۰ ج۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، ويدعوله بالهدى الخ، بحر كوئٹه ص۸/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، زيلعى ص۶/۳۰، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، مطبوعه امداديه ملتان، عالمگيرى كوئٹه ص۵/۳۴۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر فى اهل الذمة، مطبوعه كوئٹه،

قادیانی کے سلام کا جواب اور اس کی دعوت

سوال: - اگر کوئی قادیانی سلام کرے تو جواب دیا جائے گا یا نہیں؟ یا از خود ان کو سلام کیا جا سکتا ہے، یا نہیں؟ نیز اگر وہ دعوت دے تو شرکت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یا ان کو اپنی کسی دعوت میں بلا سکتے ہیں، یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قادیانی نے نصوص قطعیہ کیخلاف اپنا عقیدہ اپنی کتابوں میں لکھا ہے، اسلئے وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے[1]، جو مسلمان قادیان مذہب اختیار کر لے، اسکا بھی وہی حکم ہے[2]، اس کو سلام کرنا اور اسکے سلام کا جواب دینا اور اس کی دعوت قبول کرنا اور اس کی دعوت کرنا جائز نہیں، تمام کفار کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے، مرتد کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱/۹۲ھ

---

[1]...... قد ذكرت العيسوية له (اى لعيسىٰ عليه السلام) معجزات كثيرة والحق انه لم تظهر عنه معجزة، اكفار الملحدين ص ۱۳۳، ثم هو من اطهر ارومة خؤلة وعمومة حيث كانت ثلاث من جداته الصحيحة وثلاث من جداته الفاسده مومسات وبغاى ومنهن طمه ودمه اكفار، ص ۱۳۴، بحواله انجام آتهم ص ۶-۷، مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل،

[2]...... من حسن كلام اهل الهوىٰ او قال معنوى او كلام له معنى صحيح ان كان ذلك كفرا من القائل كفر المحسن، اكفار الملحدين، ص ۵۹، مطبوعه مجلس العلمى ڈابهيل، فلا يسلم ابتداء على كافر شامى مع الدر كراچى ص ۴۱۲/۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع،

غیر مسلم اور فاسق کو ابتدا بالسلام اور آداب، عرض، نمستے کا حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار کو سلام کے الفاظ

سوال:- غیر مسلم کو سلام کرنے کا کیا حکم ہے؟ اگر ان کے مجمع سے گذر رہو تو ان کو سلام کیا جائے یا نہیں؟

(۲) آداب عرض، نمستے وغیرہ جو کلمات ان کی طرف سے بطور سلام استعمال ہے ان کا جواب کیسے دیا جائے؟

(۳) جناب رسول اللہ ﷺ کن کلمات سے کفار کو سلام کرتے اور کیسے جواب دیتے تھے؟

(۴) کفار کو السلام علیکم کے ساتھ سلام کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۵) فسّاق وفجّار کا کیا حکم ہے، ان میں ابتدا بالسلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر نہ کیا جائے تو بداخلاقی وتکبر ہے اس سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو کلمات ان کے یہاں بطور سلام مستعمل ہوتے ہیں ان کو نہ ابتداء کہے نہ جواباً۔ وقت ضرورت ان کو السلام علی من اتبع الھدی سے خطاب کرنا درست اور ثابت ہے۔ اگر وہ السلام علیکم کہیں تو جواب میں وعلیکم کہہ دیا جائے۔

(۲) اگر وہ اپنے کلمات نمستے وغیرہ کہیں تو جواب میں ھداک اللہ ورسلام کہہ دیا جائے، فقط سلام کہہ دینا بھی درست ہے۔

جب مجمع مخلوط ہو تو السلام علیکم کہنا چاہئے اور نیت ان کی ہو جو اس کے اہل ہیں۔ اگر

خالص ان کا ہوتو السلام علی من اتبع الهدی کہے۔اما التسليم على اهل الذمة فقد اختلفوا فيه قال بعضهم لا بأس بان يسلم عليهم وقال بعضهم لا يسلم عليهم وهذا اذا لم يكن للمسلم حاجةً الى الذمى واذا كان له حاجةً فلا باس بالتسليم عليه ولا بأس بردالسلام على اهل الذمة ولكن لايزاد على قوله وعليكم قال الفقيه ابو الليث ان مررت بقومٍ وفيهم كفار فانت بالخيار ان شئت قلت السلام عليكم وتريدبه المسلمين وان شئت قلت السلام على من اتبع الهدى اه فتاوى عالمگيرى ص ۹۶ ج ۴[1]. وفى البخارى ص ۹۲۴[2] باب التسليم فى مجلس فيه اخلاط عن المسلمين والمشركين وفيه يسلم عليهم النبى صلی اللہ علیہ وسلم، الحديث،

(۵) سلام تحیہ ہے جس سے اکرام و تعظیم کے ساتھ دعا مقصود ہے۔ فاسق معلن احکامِ شرع کا اکرام نہیں کرتا جس کی وجہ سے وہ خود بھی مستحق اکرام نہیں ہے اس لئے اس کو سلام کرنا مکروہ ہے ولا يسلم على الفاسق المعلن اھ ردالمحتار[3] ص ۴۱۴ ج ا۔لیکن بسا اوقات

[1]...... عالمگیری ص ۳۲۵ ج۵، مطبوعه کوئٹه ، کتاب الکراهية، الباب السابع فى السلام الخ، المحيط البرهانى ص ۲۰-۸/۱۹، كتاب الكراهية، الفصل الثامن فى السلام، مطبوعه ڈابھیل، بحر ص۲۰۷-۸/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فى البيع، طبع الماجدیه کوئٹه،

[2]...... بخارى شريف ص ۹۲۴ ج ۲، مطبوعه اشرفى ديوبند، كتاب الاستيذان، رقم الحديث:۶۰۱۳، مشكوة شريف ص۳۹۸، كتاب الادب، باب السلام، الفصل الاول، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، نووى على المسلم ص ۲/۲۱۴، كتاب السلام، باب النهى عن ابتداء اهل الكتاب، مطبوعه ديوبند،

[3]...... شامى زكريا ص ۳۷۴، ج ۲، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، مطلب المواضع التى يكره فيها السلام، ودرمختار على الشامى زكريا ص: ۵۹۵، ج: ۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، عالمگیری ص ۳۲۶، ج۵، کتاب الکراهية، الباب السابع فى السلام، مطبوعه الماجدیه کوئٹه،

یہ ترک سلام بغض و دشمنی کا باعث بن جاتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے احکام کی خلاف ورزی بلکہ ہتک ہوتی ہے۔ نیز اس کے فسق کی وجہ سے اس کے ایمان سے صرف نظر ہوکر اس کی بے توقیری بھی بعض دفعہ پیدا ہوجاتی ہے۔ ایسی حالت میں بحیثیت مومن اس کو سلام کیا جاوے تو اس سے تعلیمات اسلام کی اشاعت بھی ہوتی ہے محبت اور الفت بھی پیدا ہوتی ہے جس کی بناء پر ایسے لوگ اسلام کے احکام کو سننے کے لئے بھی آمادہ ہوتے ہیں، بغض اور دشمنی سے تحفظ رہتا ہے اور اپنی بڑائی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

غیر مسلم کے سلام کا جواب

سوال:- بستی کے بعض اہل ہنود بوقت ملاقات کہتے ہیں نمستے۔ کسی کو رام رام کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کیا جواب دینا چاہئے۔ حافظ شیرازی کے اس شعر کا کیا مطلب ہے۔ ؎

حافظا گر وصل خواہی کن باخاص وعام

بامسلماں اللہ اللہ با برہمن رام رام

کیا حافظ شیرازی رام رام کا جواب رام رام سے دینے کی اجازت دیتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جواب میں ہداک اللہ کہا جائے[1]، یہ شعر حافظ شیرازی کا نہیں ہے، اللہ جانے کس کا ہے،

[1]...... كما يستفاد ويدعو له بالهدى الخ، البحر الرائق ص ۸/۲۰۴، كتاب الكراهية، فصل فی البيع، مطبوعه الماجديه كوئٹه، عالمگيری كوئٹه ص ۵/۳۴۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع عشر فی اهل الذمة الخ، زيلعی ص ۶/۳۰، كتاب الكراهية، فصل فی البيع، مطبوعه امداديه ملتان،

یہ کوئی دلیل شرعی نہیں ہے جس سے رام رام کے جواب پر استدلال کیا جا سکتا ہو۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

تاش کھیلنے والوں کو سلام

سوال:- اگر کسی جگہ پر تاش وغیرہ کھیلا جا رہا ہو تو ایسے موقعہ پر السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چوسر وغیرہ کھیلنے والوں کو سلام کرنے کی امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ نے ممانعت فرمائی ہے اور امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ ان کو سلام کرلیا جاوے اس نیت سے کہ جتنی دیر بھی ان کی توجہ اس معصیت (کھیل) سے ہٹ کر دوسری طرف منتقل ہو جائے اچھا ہے **ویسلم علی قوم فی معصیة وعلی من یلعب بالشطرنج ناویا ان یشغلهم عما هو فیه عند ابی حنیفةؒ وکره عندهما تحقیرا لهم اه شامی ج۵[1] ص ۲۵۴** ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

کسی کو منافق کہہ کر سلام کا جواب نہ دینا

سوال:- زید نے عمر کو سلام کیا، لیکن عمر نے زید کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ عمر کے

---

[1]...... شامی زکریا ص ۵۹۵ ج ۹ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، المحیط البرهانی ص ۸/۲۲، کتاب الکراهیة، الفصل الثامن فی السلام، مطبوعه ڈابهیل عالمگیری ص ۵/۳۲۶، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام، مطبوعه کوئٹه،

پاس بیٹھے ہوئے سعید نے جب عمر سے زید کو سلام کا جواب نہ دینے کے متعلق پوچھا تو عمر نے کہا کہ زید منافق ہے۔ منافق کے سلام کا جواب مسلمان کو نہیں دینا چاہئے۔ حالانکہ الحمدللہ تینوں حضرات مسلمان ہیں۔ براہِ کرم شریعت کے فیصلے سے مطلع فرمائیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں برادری عمر کے ساتھ کیا سلوک کرے جبکہ وہ ابھی تک زید کو منافق کہنے کے فیصلے پر اڑا ہے۔ مہربانی فرما کر حدیث کا حوالہ دیتے ہوئے مدرسہ کی مہر بھی لگا دیجئے اپنے دستخط کے ساتھ تاکہ سند رہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

سلام کا جواب دینا حق مسلم ہے جو کہ واجب ہے۔ **عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ للمومن علی المومن ستة خصال یعوده اذا مرض ویشهده اذا مات ویجیبه اذادعاه ویسلم علیه اذا لقیه الخ** ، مشکوٰۃ شریف[1] ص۳۹۷ **ردالسلام واجب** اھ (شامی)[2] مسلمان کو منافق کہنے سے تعزیر کا حکم ہے۔ **وعزر الشاتم بیا کافر یاخبیث ویاسارق یافاجریا مخنث یا زندیق یامنافق الخ درمختار**[3] اگر طبیعت میں کسی مسلمان

---

[1]...... مشکوۃ ص۳۹۷ ج۲، کتاب الآداب، باب السلام، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم،

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مؤمن کا دوسرے مؤمن پر چھ حقوق ہیں جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے اور جب اس کا انتقال ہو جائے تو جنازہ میں شریک ہوئے اور جب وہ دعوت کرے تو قبول کرے اور جب اس سے ملاقات ہو تو سلام کرے الخ

[2]...... شامی زکریا ص۳۷۶/۲، کتاب الصلاۃ باب مایفسد الصلاۃ الخ، مطلب المواضع التی لایجب فیها ردالسلام، البحرالرائق کوئٹہ ص۲۰۷/۸، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، المحیط البرهانی ص۱۷/۸، کتاب الکراهیة، الفصل الثامن فی السلام الخ، طبع ڈابھیل،

[3]...... درمختار علی الشامی زکریا ص۱۱۶ ج۶، باب التعزیر، کتاب الحدود، خانیة علی الهندیة ص۳۷۹/۳، کتاب الحدود، فصل فیما یوجب التعزیر الخ، مطبوعہ کوئٹہ، النهر الفائق ص۱۶۸/۳، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، مطبوعہ دارالکتب العلمیة بیروت،

سے ذاتی معاملات کی بناء پر غصہ ہوتو تین روز سے زیادہ سلام وکلام بند نہیں کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں ممانعت آئی ہے[۱]۔ لہٰذا عمر کو چاہئے کہ غصہ ختم کرکے حضور اکرم ﷺ کے ارشاد پر عمل کرے، بلکہ جواب سلام نہ دینے کی معذرت بھی کرے۔ یہی شریفانہ طریقہ ہے۔ زید کے اندر اگر خرابی ہے تو اس کو نرمی اور ہمدردی سے نصیحت کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

---

[۱]...... عن ابی ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ لایحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلاث لیال، مشکوۃ شریف ص۴۲۷، کتاب الادب، باب ماینھی من التھاجر والتقاطع الخ، مطبوعہ یاسرندیم دیوبند،

رخص للمسلم ان یغضب علی اخیہ ثلاث لیال لقلتہ ولایجوز فوقھا، الا اذا کان الھجران فی حق من حقوق اللہ فیجوز فوق ذلک، مرقاۃ شرح مشکوۃ ص۴/۷۱۶، کتاب الادب، باب التھاجر والتقاطع الخ، مطبوعہ ممبئی،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل چهارم

درود وسلام

صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا طریقہ

سوال:۔ جوطریقہ درود وسلام کا ’’درود اکبر‘‘ دعاءِ گنج العرش‘ وغیرہ میں مذکور ہے، جیسے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ الخ اس طریقۂ خاص کا ثبوت قرآن مجید، احادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الف تحیۃ والسلام، تعامل صحابہ سے ہے یا نہ اور طریقۂ درود وسلام جوخود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، کیا ہے؟ اور دیارِ ہند یا دیگر مما لک میں اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضور ﷺ خود میرا اسلام سن رہے ہیں، اور طریقۂ مذکورہ استعمال کرے تو آیا وہ اس عقیدہ وخیال میں حق بجانب ہے یا ممنوع شرعی لازم آتا ہے، اور مطابق عقیدہ اہل سنت والجماعت یارسول اللہ، یا نبی اللہ السلام علیک کا استعمال کہاں تک درست ہے، جواب اگر مع حوالہ مرحمت فرمادیں مزید باعث اطمینان ہو، بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

’’عن عبدالرحمن ابن ابی لیلیٰ قال لقینی کعب بن عجرۃ رضی فقال الاهدی لک هدیة سمعته من النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقلت بلیٰ فلدهالی فقال

سألنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلّم فقلنا یارسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم کیف الصلوٰة علیکم اهل البیت فان اللّٰه قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوااللّٰهم صل علی محمدوعلیٰ اٰل محمد کماصلیت علیٰ ابراهیم وعلیٰ اٰل ابراهیم انک حمید مجید، اللّٰهم بارک علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمدکمابارکت علیٰ ابراهیم وعلیٰ اٰل ابراهیم انک حمید مجید[1] متفق علیه الا ان مسلمالم یذکر علیٰ ابراهیم فی الموضعین''۔(مشکوٰۃ شریف،ص۸۶)

وعنه(ای عن ابن مسعودؓ) قال قال ﷺان للّٰه ملائکة سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام.[2] (رواہ النسائی والدارمی مشکوٰۃ شریف،ص۸۶)

عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من صلی علیّ عندقبری سمعته ومن صلی علی نائیاابلغته[3] (رواه البیهقی فی شعب الایمان اھ مشکوٰۃ شریف[4]،ص۸۷)

روایات بالا سے چندامورثابت ہوئے اوّل یہ کہ حضور ﷺنے درودشریف کی تعلیم دی

---

[1] مشکوٰۃ ص ۸۶ کتاب الصلاۃ، باب الصلوۃ علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وفضلها، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، حضرت عبدالرحمٰن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت کعب بن عجرہؓ نے ملاقات فرمائی اورفرمایا کیا میں تم کوایساہدیہ نہ دوں جس کو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، میں نے کہا کیوں نہیں، وہ ہدیہ ضروردیجئے انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا یارسول اللہ ﷺآپ پراورآپ کے اہل بیت پردرودشریف کا کیا طریقہ ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے ہم کوسکھادیا کہ آپ پرسلام کس طرح بھیجیں، حضرت نبی اکرم ﷺنے ارشادفرمایا'' کہو اللّٰهم صلی علی محمد وعلیٰ اٰل محمدالخ.

[2] حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا بیشک اللہ تعالیٰ کی زمین میں گشت کرنے والے کچھ فرشتے ہیں جومجھ کو میری امت کا سلام پہنچاتے ہیں۔

[3] مشکوٰۃ حوالہ بالاحضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جومجھ پرمیری قبر کے قریب آکردرودبھیجتا ہے اس کومیں خودسنتا ہوں اور جومجھ پرغائبانہ درودبھیجتا ہے وہ مجھ کوپہنچادیا جاتا ہے۔ (حاشیہ ۴ اگلے صفحہ پر)

ہے، اور یہ تعلیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوال کے جواب میں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس درود شریف کے متعلق سوال کیا تھا جس کا ذکر تشہد میں ہے۔(کذافی ھامش[۱] المشکوٰۃ)

اور جس کو صحابیؓ کہتے ہیں "فان اللّٰہ قدعلمنا" اور اس کے جواب میں اس درود شریف کی تعلیم دی گئی ہے، جس کو نماز میں پڑھا جاتا ہے، اور اس وجہ سے یہ افضل ہے۔ کما صرح بہ مولانا علی القاری[۲]

دوم یہ کہ جو شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کے قریب سے درود شریف پڑھتا ہے تو آپ اس کو سنتے ہیں (چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں حیات برزخی حاصل ہے)[۳]

سوم یہ کہ جو شخص دور سے پڑھتا ہے تو وہ آپ کو بذریعہ ملائکہ سیاحین پہونچایا جاتا ہے، (خود نہیں سنتے کما ہوا لظاہر من التقابل) پس دور سے "الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللّٰہ" اگر اس نیت اور اعتقاد سے کہتا ہے کہ ملائکہ اس صلوٰۃ وسلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچاتے ہیں، تو درست ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی کو خط لکھتا ہے، اور اس میں صیغۂ خطاب استعمال کرتا ہے، اور جانتا ہے کہ مکتوب الیہ کے پاس میرا خط بذریعہ ڈاک پہنچے گا، تو درست ہے اور اگر اس نیت اور اعتقاد سے کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بلا توسط اس کو سنتے ہیں اور ہر جگہ حاضر وناظر ہیں، تو یہ اعتقاد احادیث اور شریعت کے خلاف ہے، ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاضر وناظر نہیں اس اعتقاد سے توبہ فرض ہے کیونکہ یہ عقیدہ شرک ہے، عوام

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۴] قولہ قد علمنا أی فی التحیات لِلّٰہ بواسطۃ لسانک (حاشیۃ مشکوٰۃ ص ۸۶ حاشیہ ۳، طبع دار الکتاب دیوبند.

(صفحہ ہٰذا) [۱] فارادوا تعلیم الصلوٰۃ ایضاً علی لسانہ بان ثواب الوارد افضل واکمل (مرقاۃ، ص ۲/ ج ۲ باب الصلوۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم مطبوعہ بمبئی، باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

[۲] وفیہ اشارۃ إلی حیاتہ الدائمۃ وفرحہ ببلوغ سلام امتہ الکاملۃ، مرقاۃ ص ۵ ج ۲ باب الصلوۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، مطبوعہ بمبئی.

E:\F.M.Fainal\Jild-28\16-Durood Salam

چونکہ اس فرق کو نہیں سمجھتے اس لئے ان کو ایسے مواقع پر صیغۂ خطاب استعمال کرنے سے روکنا چاہئے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ یکم رجب ۵۶ھ

صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۶/رجب ۵۶ھ

درود شریف دوبارہ پڑھنا مکروہ نہیں

سوال:۔ فضائل درود شریف میں ہے کہ سات اوقات میں درود شریف پڑھنا مکروہ ہے اس میں ایک یہ ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت کے درمیان اگر حضور اکرم B کا نام پاک آجائے تو درمیان میں درود شریف نہ پڑھے جناب والا میری یہ عادت ہیکہ ایک آیت قرآن پڑھکر درود شریف پڑھتا ہوں اس کے بعد ترجمہ پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد پھر درود شریف پڑھتا ہوں، یہ مکروہ تو نہیں ہے؟

الجواب:۔ حامداً ومصلیاً!

آپ کا یہ طریقہ مکروہ نہیں ہے۔ جو موقعہ درود شریف پڑھنے کا نہیں۔ جیسے نماز میں بحالت قیام ورکوع وسجود اور جیسے قرآنِ کریم کی تلاوت کے درمیان نام مبارک B کے آنے پر وغیرہ وغیرہ۔ (کتب فقہ شامی[۲]، طحطاوی[۳]، فتاویٰ عالمگیری[۴] وغیرہ میں وہ مواقع مذکور ہیں) اس

[۱] وان کلمات کفر است ندا کردن اموات غائبات را بگمان آنکہ حاضر اند مثل یا رسول اللہ مفتاح القلوب الجنۃ لاہل السنۃ ص ۳۱ بحث نداء استمدادی، مطبوعہ دہلی، فتاوی رشیدیہ ص ۸۴ ج ۱ کتاب البدعات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مولود میں حاضر جاننا غیر ثابت، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔

[۲]...... **تکره الصلاة علیه ﷺ فی سبعة مواضع الجماع وحاجة الانسان وشهرة المبیع والعثرة والتعجب والذبح والعطاس الی قوله ولوقرأالقرآن فمر علی اسم نبی فقراء ة القران علی تألیفه ونظمه افضل من الصلاة علی النبی ﷺ فی ذالک الوقت الخ** (بقیہ اگلے صفحہ پر)

موقعہ پر احتیاط کی جائے اور جس موقع پر پڑھنا مسنون یا مستحب ہے اس موقع پر پڑھا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۵/۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۵/۷ھ

لفظ حضور کا استعمال

سوال:۔ لفظ حضور صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان ہی کے لئے مخصوص ہے اسلئے آپ یہ بتائیں کہ اگر لفظ حضور کسی دوسرے انسان کے لئے استعمال کیا جائے تو کیا گناہ ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

نہیں گناہ نہیں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

درود میں لفظ سیدنا

سوال:۔ درود پاک اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا ابراھیم پڑھنا کیسا ہے؟ اگر کسی نے

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) شامی زکریا ص ۲۳۱ ج ۲ باب صفة الصلوٰة مطلب فی مواضع التی تکرہ فیھا الصلوٰة علی النبیؐ۔

۳؎......طحطاوی علی المراقی ص ۲۱۹ (مطبوعہ مصر) کتاب الصلوٰة، فصل فی بیان سننھا

۴؎......عالمگیری ص ۳۱۶ ج ۵ (مطبوعہ کوئٹہ) کتاب الکراھیة الباب الرابع فی الصلوٰة والتسبیح الخ

(صفحہ ہذا) ۱؎......لفظ حضور عرفاً تعظیم کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس لئے ہر محترم اور مخدوم شخص پر اس کا اطلاق درست ہے حضور بضمتین مصدرت بمعنی حاضر شدن نقیض غیبت ودر عرف کلمۂ تعظیم است بلکہ بر ذات مخدومان اطلاق کنند۔ غیاث اللغات ص ۱۴۴ فصل حائے مہملہ مع ضاد معجمہ۔

نماز کے درود میں سیدنا ابراہیم وسیدنا محمد پڑھ دیا تو نماز ہوگی یا نہیں؟ اور وہ شخص جس نے یہ بتایا ہے اس کا ایمان کیسا ہے؟ اور جس نے اس لفظ سیدنا کو برا کہا اس شخص کا ایمان کیسا ہے؟ ان دونوں میں کون شخص مسلمان رہا اور کون کافر ہوگیا؟

الجواب حامداً ومصلياً!

درود پاک میں سیدنا کہنا مستحب ہے[1]۔ درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذکر کرنا چاہئے۔ مگر اس طرح کہ پہلے سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ B کا نام مبارک ہو پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا[2] اس کے باوجود ایسی بات کی وجہ سے کافر نہیں کہنا چاہئے کہ بالکل آخری حد ہے۔[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۲/۶ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۸۸/۲/۶ھ

آنحضرت ﷺ کی محبت کے لئے عمل

سوال:۔ میں حضور ﷺ سے محبت کرنا چاہتا ہوں کونسا عمل بہتر ہوگا؟

---

[1]......ندب السيادة لان زيادة الاخبار بالواقع عين سلوك الادب فهو افضل من تركه الخ درمختار على الشامى زكريا ص ۲۲۴ ج ۲ باب صفة الصلوٰة، مطلب فى جواز الترحم على النبى ابتداء، طحطاوى على المراقى مصرى ص ۲۱۹ كتاب الصلوة، فصل فى بيان سننها.

[2]......وفى حديث مسعر عن الحكم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد، ابو داؤد ص ۱۴۱ ج ۱ باب الصلوة على النبى بعد التشهد، مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند.

[3]......الكفر شىء عظيم فلا اجعل المؤمن كافرا متى وحدت رواية أنه لايكفر، بحر كوئته ص ۱۲۴ ج ۵ باب المرتد.

الجواب حامداًومصلیاً!

ہر چیز میں سنت کا اتباع اور درود شریف کی کثرت[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبدمحمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۲/۵/۲۴ھ

جمعہ کے دن بعد عصر درود شریف کی تعیین وترغیب

سوال:۔نماز جمعہ کے بعد جہراً درود شریف پڑھنا اور دیگر محلوں میں بھی ایسا کیا ہے اجتماعی ہیئت کے ساتھ جہراً درود شریف تسبیح وتہلیل اور تکبیر کے متعلق ،المنہاج الواضح یعنی راہ سنت ص ۱۱۶ سے لے کر ص ۱۲۳ میں جو فیصلہ مذکور ہے اس بارے میں ایک دیوبندی شخص جو عقائد اعمال کے لحاظ سے اہل سنت کے مسلک پر ہیں وہ فاضلِ دیوبند بھی ہیں مجھے شامی کے حوالہ سے بتاتے ہیں کہ جمعہ کے روز درود شریف جہراً واجتماعاً بدعت نہیں چونکہ وہ مولوی صاحب مسافری کی حالت میں میرے یہاں آئے تھے اس لئے کتاب نہ ملنے کی وجہ سے نہ دکھلا سکے کیا واقعۃً ایسا ہی ہے پھر اعتراضاً کہتے ہیں۔کہ سہارنپور

مظاہر علوم میں عصر کے بعد حضرت ناظم صاحب جو ختم پڑھتے ہیں وہ بھی تو اپنی طرف سے وقت اور کیفیت کی تعیین ہے، پھر یہ بدعت کیوں نہیں ہے؟ نیز ماضی قریب کے بزرگوں کا اور فی الحال ان کے خلفاء کا عمل ہے کہ اپنے مریدین کو مسجد میں جمع کر کے ذکر اللہ اور وہ بھی ذکر جلی کرنے کا موقع دیتے ہیں بلکہ ترغیب دیتے ہیں اور تلقین بھی یہ کیسا ہے؟

---

[۱]......اولی الناس بی یوم القیامة اکثرکم علی صلوٰة مشکوٰة شریف ص۸٦ باب الصلاة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وفضلها، الفصل الثانی دار الکتاب دیوبند (الترغیب والترهیب للجوزی ص ۲۹۰ ج۲ حدیث ۱۲۶۱ باب الترغیب فی الصلوٰة علی النبی ترجمه: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں سب سے زیادہ میرے اوپر درود بھیجتا ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

درود شریف سراًوجہراً دونوں طرح درست وثواب باعث ترقی درجات اور موجب قرب ہے۔ جمعہ کے روز خصوصیت سے اس کی تاکید ہے[1] لیکن اجتماعی حیثیت سے جہراًپڑھنا حدیث وفقہ سے ثابت نہیں ہے۔ حالانکہ صحابہ کرامؓ پانچوں وقت مسجد میں جمع ہوتے تھے۔ اوقاتِ نماز کے علاوہ بھی بکثرت حضروسفر میں جمع ہونے کا موقع ملتا تھا۔ مگر کہیں ثابت نہیں کہ اجتماعاً جہراًپڑھنے کا معمول رہا ہو۔ انفراداً بھی جہراًپڑھنے میں۔ اس کا لحاظ ضروری ہے کہ کسی کو تشویش نہ ہو۔ مثلاً وہاں کوئی نماز میں مشغول نہ ہو یا نائم نہ ہو[2]۔ نیز جہراًپڑھنے سے دوسری کوئی غرض مطلوب نہ ہو، مثلاً کسی بڑے کی آمد پر زور سے درود شریف پڑھنے سے اس کی آمد کی اطلاع مقصود ہو یا تاجر اپنا مال خریدار کو دکھا کر زور سے درود شریف پڑھے تا کہ خریدار خریدنے پر آمادہ ہوجائے۔ اس قسم کی لغو چیزوں کی نیت نہ ہو[3] اور ریاوسمعہ بھی مقصود نہ

[1]......عن ابی الدرداء قال قال رسول الله ﷺ اکثروا الصلوٰة علی یوم الجمعة فانه مشهود یشهده الملائكة وان احدالم یصل علی الاعرضت علی صلوته الحدیث، مشکوٰة شریف ص ۱۲۱ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند) باب الجمعة، الفصل الثالث، عن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم إن من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق ادم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثروا علی من الصلوة فیه الخ مشکوٰة حوالۂ بالا.

[2]......فالاسرار ای فی الذکروالدعاء)افضل حیث خیف الریاء أوتأذی المصلین او النیام والجهر افضل حیث خلاماذکرالخ شامی زکریا ص ۵۷۰ ج ۹ کتاب الحظروالاباحة فصل فی البیع، طحطاوی علی المراقی ص ۲۵۸ فصل فی صفة الاذکار الواردة بعد صلوة الفرض، مصری.

[3]......اذافتح التاجرالثوب فسبح الله تعالیٰ اوصلی علی النبی ﷺ یریدبه اعلام المشتری جودة ثوبه فذالک مکروه وعن هذا یمنع اذاقدم واحدمن العظماء الی مجلس فسبح أوصلی علی النبی ﷺ اعلامابقدو مه حتی یفرج له الناس اویوم له یأثم شامی زکریا، ص ۲۳۰ ج ۲ باب صفة الصلاة، قبیل مطلب نص العلماء علی استحباب الصلوٰة علی النبیؐ، بحر کوئته ص ۳۲۸ ج ۱ باب صفة الصلوة، فصل وإذا اراد الدخول الخ طحطاوی علی المراقی ص ۲۱۹ فصل فی بیان سننها، طبع مصر.

ہو، فساد نیت سے بڑی سے بڑی عبادت قابل قبول نہیں رہتی ہے[1]۔ خطبۂ جمعہ میں آیت درود شریف سنکر سب کا جہراً درود شریف پڑھنا منع ہے۔ دل میں ہر ایک کو پڑھنا چاہئے[2]۔ واعظ و مقرر اثناء تقریر میں جب کہے صلّوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو اس وقت بھی سب کا جہراً درود شریف پڑھنا منع ہے۔ ردالمختار ج ۵[3] میں متعدد مقامات پر اسکے جزئیات موجود ہیں۔

اوقات خاصہ میں مقدار معینہ آیات واذکار کا اگر کہیں معمول کیا ہے، تو وہ عمل مشائخ ہے جو کہ حجتِ شرعیہ نہیں ہے۔ اس کا اتباع لازم نہیں ہے۔ البتہ چونکہ وہ مشائخ بھی متبعِ شریعت ہیں، اس لئے ان کے ایسے عمل کی توجیہ کی جائے گی، تاکہ وہ خلافِ شرع ہوکر بدعت کی حدود میں داخل نہ ہو جائے، توجیہ یہ ہے کہ کسی وقت یا مقدار کی تعیین کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت تو یہ ہے کہ حضرت شارع علیہ السلام نے مثلاً اوقاتِ نماز کی تعیین فرمائی اور رکعات نماز کی مقدار متعین فرمادی۔ یہ تعیین تو امر تعبدی ہے جو بذریعہ وحی ہے۔ ایسی تعیین کرنے کا ازخود کسی کو حق نہیں، بلکہ ایسی تعیین کیلئے امرِ شارع ہونا ضروری ہے۔ جو شخص ایسی (اعتقادی وعملی) تعیین اپنی طرف سے کرے وہ قابل قبول نہیں بلکہ قابل رد ہے۔ **مَنْ احدث فی امرنا هٰذا مالیس منه فهو رد،** متفق علیہ[4] تعیین کی دوسری صورت یہ ہیکہ ایک طبیب

---

[1]......الامور بمقاصدها الخ الاشباه والنظائر ص۵۳ (مطبوعه دارالعلوم دیوبند) القاعدة الثانية، من سمع سمع اللّٰه به ومن یرائی یرائی اللّٰه به، مشکوٰة ص ۴۵۴ باب الرياء والسمعة، یاسر ندیم دیوبند.

[2]......والصواب أنه يصلى على النبیﷺ عندسماع اسمه فی نفسه الخ الدرالمختار علی الشامی زکریاص ۳۶ ج۳باب الجمعة، بحر کوئٹه ص ۳۴۴ ج ۱ قبیل باب الامامة طحطاوی مع المراقی ص ۴۲۴ باب الجمعة طبع مصر.

[3]......رفع الصوت عند سماع القرآن والوعظ مکروه، شامی کراچی ص ۵۱۹ باب صفة الصلوة، مطلب فی المواضع التی تکره فیها الصلاة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم.

[4]......مشکوٰة شریف ص۲۷ باب الاعتصام بالکتاب والسنة.

ترجمہ: جس کسی نے میرے اس دین میں کوئی ایسی نئی چیز پیدا کی جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

یا ڈاکٹر مریض کے لئے دوا یا غذا کی معین مقدار وقت مخصوص میں تجویز کرتا ہے۔ یہ امر تعبدی نہیں ہے بلکہ معالج کے تجربہ پر ہے۔ اگر کوئی شخص اس کا اتباع نہ کرے تو وہ عنداللہ گنہگار نہیں ہے۔ اس کی ہدایت پر عمل کرے گا تو انشاء اللہ صحت مند ہوکر نفع پائے گا۔ اسی قبیل سے ہے ذکر کی خاص مقدار خاص ہیئت وضرب کے ساتھ، اسی وجہ سے تفاوتِ احوال کے تحت اس میں تفاوت بھی ہوتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ اس جہر اور ضرب کو بالکل ترک کر دیا جاتا ہے۔ مخصوص ختمات کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

لفظ نبی کریم اور اس پر درود

سوال:۔ اگر کوئی شخص رسول کریم ﷺ کا اسم گرامی نہ لے صرف نبی کریم ﷺ کہے تو سننے والے کو درود پڑھنا چاہئے یا نہیں اور اس طرح کہنا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس طرح کہنا بھی صحیح ہے[1] اور سننے والے کو درود شریف بھی پڑھنا چاہئے[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

---

[1]......الکریم من صفات اللّٰہ تعالیٰ وأسمائه وهو الکثیر الخیر الجواد المعطی الذی لاینفد عطاؤه والصفوح ، وصفة لکل مایرضی ویحمد فی بابه ومنه وجه کریم وکتابه کریم المعجم الوسیط ص ۷۸۵.

[2]......ولوسمع اسم النبی علیه السلام فانه یصلی علیه الخ عالمگیری ص ۳۱۵ ج۵ (مطبوعه کوئٹه) کتاب الکراهیة، الباب الرابع، مراقی مع الطحطاوی مصری ص ۲۲۰ کتاب الصلوة، فصل فی سننها بحر کوئٹه ص ۳۲۸ ج ۱ کتاب الصلوة، فصل وإذا اراد الدخول فی الصلوة.

درود میں آل کا مصداق

سوال:۔ آل محمد جو کہ درود شریف میں پڑھا جاتا ہے اس سے کون مراد ہیں جواب کتب معتبرہ اہل سنت سے عنایت ہو۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس میں تین قول ہیں۔ اول یہ کہ اس سے مراد تمام امت ہے۔
دوسرا یہ ہے کہ اس سے مراد بنو ہاشم اور بنوالمطلب ہیں۔
تیسرا یہ ہے کہ اس سے مراد حضور اکرم B کی ذریت اور آپ کے اہلبیت ہیں **واختلف العلماء فی اٰل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم علٰی اقوال اظھرھا وھواختیارالازھری وغیرہ من المحققین انھم جمیع الامۃ والثانی بنوھاشم وبنوا لمطلب والثالث اھل بیت صلی اللّٰہ علیہ وسلم وذریتہ واللّٰہ اعلم** نووی شرح صحیح مسلم ج۱ص۱۷۵[۱] وکذا اشعۃ[۲] اللمعات ج ا ص ۴۳۵ ودستورالعلماء[۳] ج ا ص ۸. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۸/۱۱/۵۴ھ

سعید احمد غفرلہٗ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/ذی قعدہ ۵۴ھ

۱......نووی علی مسلم ص۱۷۵ ج۱، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم،

۲......اشعۃ اللمعات ص۴۰۶ ج۱ کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، مطبوعہ نوریہ رضویہ سکھر.

۳......دستور العلماء ص۸ ج۱ باب الألف مع الألف، طبع مؤسسۃ العلمی بیروت.

آل رسول کا مصداق

سوال:۔ آل کا لفظ صرف اہل بیت کے لئے خاص ہے یا تمام صحابہؓ اور جملہ امتیوں کو بھی شامل ہے اگر تمام صحابہ اور تمام متبعین کو شامل ہے تو پھر درود شریف میں واصحابہ بڑھانے کی کیا ضرورت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

’آل رسول‘ کا لفظ اہل بیت کے لئے خاص ہے[۱]، اسلئے صحابہ کرام کا تذکرہ بھی کیا جاتا ہے ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو شخص میرے طریق پر چلے وہ میری آل ہے[۲] اسلئے جہاں اصحاب کا تذکرہ نہیں وہاں اس روایت کے تحت اصحاب کو ’’آل‘‘ میں داخل قرار دے لیا جاویگا۔ اس روایت پر ملا علی قاریؒ نے شرح حصن حصین میں کلام کیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

اسم مبارک سن کر درود شریف

سوال:۔ زید کہتا ہے کہ خطبہ کے علاوہ جب یہ آیت **اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ** الخ پڑھی جاوے تو درود شریف پڑھنا زبان سے واجب ہے۔ عمر کہتا ہے کہ نہیں، ایسے صیغے امر کے قرآن شریف میں بہت ہیں۔ **وار کعوا مع الراکعین اٰتوا الزکوٰۃ** وغیرہ۔

---

[۱]......(وعلی آله) اختلف فی المراد بهم فی مثل هٰذا المواضع فالاکثرون انهم قرابته صلی اللّٰه علیه وسلم الذین حرمت علیهم الصدقة علی الاختلاف فیهم الخ شامی زکریا ص۸۶.۸۵ ج۱ مقدمة: طیبی ص ۳۵۹ ج۲ کتاب الصلاة، باب الصلاة علی البنیؐ. مطبوعه کراچی

[۲]......عن انس قال سئل رسول اللّٰه ﷺ من آل محمد فقال کل تقی من آل محمد . مرقات ص۳ ج۲ (مطبوعه بمبئی) باب الصلوٰة علی البنیؐ، الفصل الاول

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آل محمد (ﷺ) کون ہیں ارشاد فرمایا ہر پرہیزگار آدمی آل محمد (ﷺ) ہے۔

E:\F.M.Fainal\Jild-28\16-Durood Salam

ان سے یہ مراد نہیں کہ جب یہ آیتیں پڑھی جاویں جب ہی رکوع یا زکوٰۃ واجب ہوتی ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب وقت آوے۔ اسی طرح جب حضور پرنور ﷺ کا نام آئے جب درود واجب ہوتا ہے۔ صرف آیت کے پڑھنے سے درود شریف واجب نہیں ہوتا۔ پس شریعت کا کیا حکم ہے اور کس کا قول معتبر ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس صیغۂ امر کی وجہ سے عمر میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض ہے بالاتفاق۔ اور جب اس آیت کو سنے یا کسی اور طرح اسم مبارک کو سنے تو اس وقت واجب ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا اسم مبارک سنکر درود شریف نہ پڑھنے پر احادیث میں وعید آئی ہے۔[1] اسی کو امام طحاویؒ نے اختیار کیا ہے۔ اور امام کرخیؒ کے نزدیک اگر ایک مجلس میں متعدد مرتبہ ذکر آئے تو ہر مرتبہ واجب نہیں۔ کذا فی درمختار[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶۴/۶/۵ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

---

[1]......عن أبی هريرةؓ قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم رغم أنف رجل ذكرت عنده فلم يصلّ عليّ الخ، مشكوٰة شريف ص۸٦ باب الصلوة علی النبی صلی اللّٰه عليه وسلم، طبع ياسر نديم ديوبند.

[2]......وهی (ای الصلاة علی النبیؐ) فرض عملاً مرةً واحدةً فی العمرواختلف الطحاوی والكرخی فی وجوبها كلما ذكر والمختار عند الطحاوی تكراره ای الجوب كلما ذكر والمذهب استحبابه ای التكرار وعليه الفتویٰ والمعتمد من المذهب قول الطحاوی ورجحه البحربا حاديث الوعيد كر غم وابعاد وشقاء وبخل وجفاء الخ درمختار مختصراً علی الشامی زكرياص۲۳۵ ج۲ باب صفة الصلاة، مطلب فی الكلام علی التشبيه فی كماصليت علی ابراهيم، مراقی مع الطحطاوی مصری ص۲۲۰، كتاب الصلوة، فصل فی سننها بحر كوئته ص۳۲۸ ج۱ كتاب الصلوة، فصل وإذا اراد الدخول فی الصلوة الخ.

ریڈیو پر صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک سنکر درود شریف پڑھنا

سوال:۔ کیا ریڈیو اور ٹیپ ریکارڈ میں جو حضور اکرم ﷺ کا اسم مبارک آتا ہے اس اسم مبارک پر درود شریف پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ٹیپ ریکارڈ میں تو ایک آواز کو بھر دیا گیا پھر جب چاہیں اس کو سن لیں اصل آواز ایک تھی باقی جب جب سنیں گے اس کی نقل ہوگی ریڈیو میں بعینہ وہی آواز آتی ہے اصلی آواز پر اسم مبارک سنکر درود شریف پڑھنا چاہئے[۱] نقل پر لازم نہیں تاہم بہتر ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۶/۷/۱۴۰۱ھ

عشاء کے بعد روضۂ اقدس پر صلوٰۃ وسلام پڑھنا

سوال:۔ بعد نمازِ عشاء روضۂ اقدس کے پاس درود شریف پڑھنا سلام پڑھنا ممنوع ہے، ایسا کیوں ہے؟ کیا بعد نمازِ عشاء حضور اکرم ﷺ آرام فرماتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے یہ بات کہاں تک قرآن وحدیث سے تعلق رکھتی ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

صلوٰۃ وسلام روضۂ اقدس ﷺ کے قریب ہر وقت درست اور موجب قرب وسعادت

---

[۱]......والآیة (یاایھاالذین اٰمنوا صلوا علیه) تدل علی وجوب الصلوٰة والسلام فی الجملة ولوفی العمرمرة وبه قال ابوحنیفه ومالک رحمهما الله تفسیر مظهری (ص۳۷۵ج۷)سورة الاحزاب، آیت ۵۶ طبع رشیدیه کوئٹه، لا تجب بسماعه من الصدی والطیر هو ما یجیبک مثل صوتک فی الجبال والصحاری ونحوهما، الدر مع الشامی زکریا ص۵۸۳ ج۲ باب سجود التلاوة، مراقی مع الطحطاوی مصری ص ۲۹۶ باب سجود التلاوة.

E:\F.M.Fainal\Jild-28\16-Durood Salam

ہے۔ یہ کسی وقت ممنوع نہیں۔عشاء کے بعد ممنوع کہنا بے دلیل ہے[۱]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

اسم مبارک پڑھ کر یا سنکر درود شریف پڑھنا اور اسکی قضا

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان اسلام مسائل مندرجۂ ذیل میں اللہ تبارک وتعالیٰ آپ حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔آمین

(۱) حضور اقدس جناب نبی اکرم ﷺ کا نام نامی واسم گرامی سنکر درود پڑھنا واجب ہو جاتا ہے چنانچہ یہ تحریر فرما دیجئے کہ درود شریف نام نامی سنکر کس عمر سے واجب ہوتا ہے یعنی ایام بلوغت سے واجب ہوتا ہے یا دس گیارہ سال کے بچے پر بھی واجب ہوتا ہے براہ کرم اس کو اچھی طرح کھول کر بیان فرمائیے۔دوسری گذارش یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا اسم گرامی سنکر تو درود شریف پڑھنا واجب ہوتا ہے اور اگر خود حضور ﷺ کا اسم گرامی لے یا کلمہ طیبہ پڑھے یا کتاب میں بار بار نام نامی پڑھے یا حدیث شریف میں بار بار نام میرے آقا ﷺ کا آئے تو ایسی حالت میں درود پڑھنا کیسا ہے۔تیسری گذارش یہ ہے کہ ایک ہی جگہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے سو مرتبہ درود پڑھنا واجب ہوتا ہے۔چوتھی گذارش اگر کسی آدمی نے چالیس سال کی عمر تک نام نامی ﷺ سنکر درود نہ پڑھا ہو تو یہ گناہ اس کا توبہ سے معاف ہو جائے گا یا نہیں اور اگر یہ گناہ توبہ سے معاف نہیں ہوگا تو اب اس کو کیا کرنا چاہئے۔جس سے اس کی نجات ہو۔پانچویں گذارش یہ ہے کہ اگر ایسے آدمی نے قضاء کی نیت سے درود شریف پڑھنا

---

[۱]......ومستحبة فی کل اوقات الامکان أی حیث لا مانع و نص العلماء علی استحبابها فی مواضع (الی قوله) وعند زیادة قبره الشریف صلی الله علیه وسلم، درمختار مع الشامی کراچی ص۵۱۸ ج۱ کتاب الصلوٰة، مطلب نص العلماء علی استحباب الصلوٰة علی النبی ﷺ الخ)، طحطاوی علی المراقی مصری ص۲۱۹ فصل فی بیان سننها، بحر کوئٹه ص۳۲۸ ج۱ کتاب الصلوٰة، فصل وإذا اراد الدخول فی الصلوة الخ.

شروع کر دیا تو وہ شخص جب کہ ایک مجلس میں نام نامی حضور صلی اللہ سو مرتبہ پڑھ چکا ہے یا سن چکا ہے تو اس پر کتنی مرتبہ درود پڑھنا واجب ہوا یعنی سو مرتبہ نام مبارک سن کر یا پڑھ کر کتنی مرتبہ درود شریف پڑھے جو اس کے سر سے واجب اتر جائے۔ مؤدّبانہ گذارش ہے کہ مسئلہ ہٰذا کی پانچوں گذارشوں کا جواب صاف اور مفصل تحریر فرما کر مشکور فرمائیے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) بلوغ کے وقت سے واجب ہوتا ہے[۱]، (۲) ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے[۲]، (۳) ایک دفعہ[۳]، (۴) اس میں توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی قضاء کرے یعنی اتنی کثرت سے درود شریف پڑھے کہ دل گواہی دینے لگے کہ اب میرے ذمہ وجوب نہیں رہا اس سے واجب پورا ہو جائے گا۔ زبانی توبہ کافی نہیں ہے[۴]، (۵) ایک دفعہ کافی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/ رمضان المبارک ۶۸ھ

الجواب صحیح: سعید احمد

۱؎......والبلوغ. اذلاخطاب علی صغیرالخ طحطاوی علی المراقی ص۱۳۸ (مطبوعہ مصری) اول کتاب الصلاۃ، شامی کراچی ص۳۸ ج ۱ مقدمة.

۲؎......واختلف الطحاوی والکرخی فی وجوبها علی السامع الذاکر کلما ذکرصلی اللّٰه علیه وسلم والمختار عندالطحاوی تکراره ای الوجوب کلما ذکر ولواتحد المجلس فی الاصح قال الشامی صححه الزاهدی فی المجتبی لکن صحح فی الکافی وجوب الصلوٰة مرة فی کل مجلس الخ درمختار مع الشامی زکریا ص۲۲۷ ج۲ باب صفة الصلوٰة. مطلب فی وجوب الصلوٰة علیه کلما ذکرالخ، مراقی مع الطحطاوی مصری ص۲۲۰، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سننها، بحر کوئٹه ص۳۲۸ ج ۱ کتاب الصلوة، فصل وإذا اراد الدخول فی الصلوة الخ.

۳؎......وحاصله أن الوجوب یتدا اخل فی المجلس فیکتفی بمرة للحرج کمافی السجود الا انه یندب تکرار الصلاة فی المجلس الواحد. شامی زکریا ص۲۲۷ ج۲ باب صفة الصلوٰة مطلب فی وجوب الصلوٰة علیه کلما ذکرعلیه الصلوٰة والسلام. (حاشیہ ۴؎ اگلے صفحہ پر)

صلاۃ وسلام کسی بھی نبی پر

سوال: ۔اگر کسی اور نبی کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم کہے تو جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جائز ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی

غیر مسلم کا درود شریف پڑھنا

سوال: ۔کیا غیر مسلم کو درود پڑھنے سے دنیوی فائدہ ہوسکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

امید ہے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہ ۸۶/۴/۱۵ھ

(گذشتہ صفحہ کا حاشیہ) [۲]......وتصير ديناًبالترك فتقضى لانها حق عبد الخ درمختار على الشامی زکریا ص۲۲۸ ج۲ باب صفة الصلوٰة، بحر کوئٹه ص۳۲۷ ج۱ فصل وإذا اراد الدخول فی الصلاة الخ.

(صفحہ ہذا) [۱]......يجب تخصيص النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسائر الانبياء بالصلاة والتسليم شامی زکریا ص۴۸۴ ج۱۰ کتاب الحنثیٰ . مسائل شتی، روح المعانی ص۸۶ ج۲۲ سورۂ احزاب آیت ۵۶ ادارة الطباعة المصطفائيه ديوبند، شرح فقه اکبر ص۲۰۴ مطبوعه رحيميه ديوبند.

فصل پنجم

رضی اللہ عنہ اور علیہ السلام کہنا

علیہ السلام اور امام کا استعمال

سوال:- زید کہتا ہے کہ حدیث پاک مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ کی روشنی میں اہل سنت والجماعت کو ہر اس چیز سے بچنا چاہئے جو کسی قوم کا خاصہ اور شعار ہو مثلاً روافض کا شعار ہے کہ وہ حضرات حسنین کے لئے علیہ السلام کہتے ہیں اور جب اپنے بچوں کے نام رکھتے ہیں تو حیدر علی، امام علی، حسن علی، حسین علی، جواد علی، باقر حسین، کاظم رضا وغیرہ وغیرہ جیسے نام رکھتے ہیں اور یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ جب اس قوم کا کوئی نام آتا ہے اور اس شخص کے بارے میں یہ نہ معلوم ہو کہ وہ سنی ہے یا شیعی تو فوراً اس طرف ذہن جاتا ہے کہ ہو نہ ہو شیعہ ہو۔ کیونکہ روافض ان ناموں کے علاوہ کوئی دوسرا نام نہیں رکھتے۔

بکر کہتا ہے کہ اچھے کاموں میں بروں کی مشابہت بری نہیں جیسا کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدّث دہلویؒ نے فتاویٰ عزیزی میں فرمایا ہے، اگر تشبہ برفض ہوتا تو علمائے اہل سنت وجماعت نے نہ تو یہ نام رکھے ہوتے اور نہ اپنی کتابوں میں کثرت سے ہر زمانہ میں علیہ السلام حضرات حسنین کے لئے استعمال کیا ہوتا، دریافت طلب امر یہ ہے کہ زید وبکر میں حق پر کون ہے ان حضرات کے لئے لفظ امام اور علیہ السلام کہنا اور اسماء مذکورین کا نام رکھنا تشبہ برفض ہے یا نہیں؟ کوئی گناہ ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شرح فقہ اکبر ص۲۰۴ر میں ملا علی قاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ علیہ السلام

E:\f.m.Fainal\Jild-28\17-Raziyallahu anhu & Alaihissalam

لکھنے کو شعار شیعہ واہل بدعت فرمایا اس لئے وہ منع فرماتے ہیں[۱] صحابہ کے ساتھ ترضی اہل سنت والجماعت کا شعار ہے[۲]۔ فتاویٰ عزیزی میں اسکی بھی اجازت ہے ابوداؤد شریف اور بخاری شریف کی اسانید میں انکے اور چند ناموں کے ساتھ علیہ السلام کا لفظ موجود ہے۔[۱] ہوسکتا ہے کہ یہ کسی جگہ مخصوص شعار ہو۔ روافض کا مگر عالمگیر شعار نہ ہو۔ لہٰذا جہاں شعار ہو وہاں بچنا چاہئے۔ جہاں نہ ہو وہاں گنجائش دی جائے۔[۲] یہ مسئلہ اتنا اہم نہیں کہ مستقل موضوع بحث بنایا جائے

جس نام کے معنیٰ فی نفسہ صحیح ہوں مگر کسی علاقہ میں وہ نام غیروں کا شعار بن گیا تو اس سے احتراز چاہئے[۳] اِلّا یہ کہ وہ منصوص وماثور ہوں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

۱ ان قول علّيٍ عليه السلام من شعار اهل البدعة (شرح فقه اكبر ص: ۲۰۴، مطبوعه رحيميه ديوبند، شامی زكريا ص: ۴۸۳، ج: ۱۰، كتاب الخنثى، مسائل شتى،

۲ بلقب حضرت وتحیۃ رضی اللہ عنہ اوشاں را یاد کردن شعار اہل السنّت والجماعت است (امدادا لفتاویٰ جدید ص ۵/۳۹۶، کتاب العقائد، حضرت معاویہ کا صحابی ہونا، مطبوعه زكريا بک ڈپو ديوبند وراجع الشامی بیروت ص ۶/۷۵۴، مسائل شتى وهنديه ص: ۶/۴۴۶، قبيل كتاب الفرائض، بلوچستان كوئٹه.

۱ سلام بر غير انبياء میتوان گفت و سندش آنست كه در كتب قديمه حديث اهل سنت خصوصاً ابو داؤد وصحيح بخاری بعد از ذكر حضرت علی وحضرات حسنين وحضرت فاطمه وحضرت خديجه وحضرت عباس عليه السلام مذكور است (فتاویٰ عزیزی ص ۱/۸۸، حاشيه بخاری شريف ص: ۲/۷۱۹، كتاب التفسير، سوره الذاريات، حاشيه: ۶، مطبوعه اشرفی ديوبند. ابو داؤد شريف علی هامش البذل ص: ۱/۳۵۶، باب الرجل يصلی عاقصا شعره، مطبوعه يحيويه سهارنپور)

۲ اقول وكراهة التشبه باهل البدع مقرر عندنا ايضا لكن لا مطلقا بل فی المذموم وفيما قصد به التشبه بهم الخ. شامی زكريا ص: ۱۰/۴۸۴، كتاب الخنثى، مسائل شتى.

۳ التشبه باهل البدع منهی عنه فتجب مخالفتهم الخ شامی زكريا ص: ۱۰/۴۸۴، كتاب الخنثى، مسائل شتى.

علیہ السلام وترضی وترحم

سوال:- دور نبوت وصحابہ وتابعین میں حضرات اولیاء کرام کیلئے علیہ السلام اور صحابہ کرام کیلئے رضی اللہ عنہ، تابعین کیلئے رحمۃ اللہ علیہ جیسے آج کل بولا جاتا ہے، بولا جاتا تھا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قرآن کریم نے صحابہؓ کرام کیلئے رضی اللہ عنہم کا لفظ استعمال کیا ہے[1]، بعض صحابہ کیلئے نبی کریم ﷺ نے بھی ان کی وفات (شہادت) پر یہ لفظ ارشاد فرمایا ہے[2]۔ اور صحابہ وتابعین کے زمانہ میں ذرا زیادہ یہ لفظ مستعمل ہوا پھر عام ہو گیا، انبیاء علیہ السلام کیلئے لفظ علیہ السلام دور نبوی ہی میں زیادہ مستعمل تھا صحابہ کرام بھی استعمال فرماتے تھے اور بعد کے حضرات بھی۔ تابعین کیلئے

---

[1] وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ الآية (سورة التوبة الأية ص ١٠٠) **ترجمہ**:- اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے۔

[2] راجع حديث انس "فَاَخْبَرَ جِبْرَئِيْلُ النَّبِىَّ ﷺ اَنَّهُمْ قَدْ لَقُوْا رَبَّهُمْ فَرَضِىَ عَنْهُمْ وَاَرْضَاهُمْ ...... (بخارى ص ٣٩٣/١، كتاب الجهاد، باب من ينكب او يطعن فى سبيل الله، مكتبه اشرفى ديوبند)

ترجمہ:- جبرئیل نے نبی ﷺ کو خبر دی کہ انہوں نے اپنے رب سے ملاقات کی پس وہ ان سے راضی ہوا اور ان کو خوش کر دیا۔

وراجع حديث انس "اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالىٰ فِىْ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا بِبِيْرِ مَعُوْنَةَ قُرْآناً قَرَأْنَاهُ حَتّٰى نُسِخَ بَعْدَ اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِىَ عَنَّا وَرَضِيْنَا عَنْهُ (مسلم ص ٢٣٧/١، كتاب المساجد، باب استحباب القنوت فى جميع الصلوات الخ، مكتبه رشيديه دهلى)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے بارے میں جو بیر معونہ میں شہید ہو گئے تھے، قرآن نازل فرمایا جو ہم نے پڑھا یہاں تک کہ اس کے بعد وہ منسوخ ہو گیا (وہ قرآن یہ ہے کہ ہماری قوم کو یہ بات پہونچا دو کہ تحقیق ہم نے اپنے رب سے ملاقات کی پس وہ ہم سے راضی ہوا اور ہم اس سے راضی ہوئے۔

لفظ رحمۃ اللہ دورِ صحابہ میں بہت کم تھا بعد میں زیادہ ہوا۔[۳] فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

ایضاً

سوال:- حضرت صدر مفتی صاحب۔ دارالعلوم دیوبند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو علیہ السلام کہنا، اس کے جواز کا فتویٰ دارالعلوم سے صادر ہونا سخت حیرانی کا باعث ہے، غالباً کسی نومشق طالب علم نے فتویٰ کی ترتیب دی اور آپ حضرات نے بلا تعمق کے تصدیق فرما کر اہل سنت والجماعت کے کاز کو نقصان پہنچایا۔

(۱) قرآن کریم کا طریقہ یہ ہے کہ اسنے انبیاء کے اسماء کے ساتھ سلام اور ذکر صحابہؓ کے ساتھ ترضی کا استعمال کیا ہے۔ اہل بدعات اور روافض سیدنا حسینؓ کو خصوصیت سے علیہ السلام کہتے ہیں ان کا عقیدۂ عصمت اثنا عشریہ سے بھی متعلق ہے فقہاء اور مفسرین کی چند عبارتیں ملاحظہ فرما کر فتویٰ صادر فرمائیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی رائے حجت شرعیہ بن سکتی تھی اگر دیگر فقہاء مجتہدین کی عبارات ان کا ساتھ دیں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض خدمت ہے کہ خود فتاویٰ عزیزی کے قدیم نسخہ میں جو بنارس کے مولانا محمد ابراہیم صاحب مرحوم کے کتب خانہ میں دیکھا گیا ہے جس میں تفصیل سے دس صفحات پر پھیلا کر جواز وعدم جواز ہر دو طرح کے دلائل قلم بند فرما کر کے اخیر میں اپنا قول فیصل یوں فرماتے ہیں۔

(۱) پس واضح دلائل مثل آفتاب نیمروز گردید کہ صلوٰۃ چہ بلکہ سلام ہم بالاستقلال بر غیر انبیاء جائز نیست وآنچہ اسناد وشہود بر جواز سلام آوردند نمونہ اینست قابل تمسک نیستند لاحتمال الوجوہ الاخر فیہا وشاہد نص فی المطلوب باید بہ محتمل الوجوہ کما سبق پس اثبات دعویٰ بآنہا نتواں کرد غور

---

[۳] ویجب تخصیص النبی ﷺ وسائر الانبیاء بالصلاۃ والتسلیم......وقال الزیلعی الاولیٰ ان یدعوا للصحابۃ بالترضی وللتابعین بالرحمۃ ولمن بعدھم بالمغفرۃ والتجاوز (شامی بیروت ص: ۶/۷۵۴، کتاب الخنثی، مسائل شتیٰ البحر ص۸/۴۸۷، قبیل کتاب الفرائض)

باید کرد وانصاف باید داد ورجال را بحق باید شناخت نہ حق را برجال۔ فتاویٰ عزیزی مخطوطہ ص ۳۳۰و۳۳۱/تفسیر مدارک تنزیل میں ہے۔

اما اذا افرد غیره من اهل البیت بالصلوٰة فمکروه وهو من شعار الروافض. وفی الاکلیل فی توضیح الصلوٰة والسلام ناقلاً عن الامام الجوینی انه فی معنیٰ الصلوٰة فلا یستعمل فی الغائب ولا یفرد به غیر الانبیاء فلا یقال علی علیه السلام . وبعد السطرین قد بین علة المنع بحیث قال والظاهر ان العلة فی منع السلام ماقاله النووی فی علة منع الصلوٰة ان ذٰلک شعائر اهل البدع ثم استشهد من شفاء القاضی عیاض ترکتها اختصاراً.

قاضی ثناء اللہ پانی پتی حنفی نے تفسیر مظہری میں بڑی وضاحت سے فرمایا ہے۔

۳. لکن اهل الشرع من المحدثین والفقهاء اصطلحوا علی اختصاص لفظ الصلوٰة بالانبیاء اوبنبیناﷺ الاتبعا وبناءً علی هٰذاالاصطلاح قال مالکؒ اکره الصلوٰة علیٰ غیر الانبیاء قال عیاض هٰذا قول مالک وسفیان وهو قول المتکلمین والفقهاء قالوایذکر غیر الانبیاء بالرضیٰ والغفران والرحمة.

(۱) الصلوٰة علی غیر الانبیاء فلم یکن من المعروف وانّما احدثت فی دولة بنی هاشم یعنی الخلفاء العباسیه (ملخصاً)

یہ تفسیر پارہ:۱۱/آیت ”فصل علیهم الخ“ کے تحت منقول ہے۔

۴۔روح المعانی پارہ:۱۱/”فصل علیهم“ کے تحت مفصل وضاحت مذکور ہے:

فلا یقال علی علیه السلام بل یقال رضی الله عنه والظاهر ان العلة فی منع السلام ماقاله النووی فی علة منع الصلوٰة من ان ذالک شعار اهل البدع. وانه مخصوص فی لسان السلف بالانبیاء والملائکة علیهم السلام.

۵۔شفاء قاضی عیاض حنفی میں سلام کی بحث میں بڑی صاف عبارت مل جائیگی دیکھ لیں۔

۶۔نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض میں وضاحت بھی خوب قابل دید ہے۔

۷۔شرح فقہ اکبر میں ہے قول علی علیه السلام من شعار اهل البدع فلا یستحق فی مقام المرام تفسیر ابو سعود.

۸۔تفسیر کبیر میں ہے:۔ان اصحابنا یمنعون من ذکر صلوٰت الله علیه الصلوٰة والسلام الا فی حق الرسول. اصول الشاشی کا حوالہ دیا جاتا ہے۔والسلام علیٰ ابی حنیفة. تو وہ جذبۂ عقیدت میں لکھ گئے ہیں۔

۹۔وہیں پر حاشیہ بھی دیکھ لیا جائے۔جمہور عدم جواز کی طرف گئے ہیں۔

۱۰۔اما الصلوٰة علی غیر الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام فیجوز تبعاً وتکره استقلالاً لانه فی العرف شعار ذکر الرسل ولذالک کره ان یقال محمد عز وجل مع کونه عزیزاً جلیلاً.

۱۱.غنیة المستملی (المعروف بالکبیری) میں هے فلا یقال فلان علیه السلام فالواجب الاتباع واجتناب الابتداع ص ۳.

۱۲۔تفسیر کشاف میں ہے لانه یودی الیٰ الاتباع بالروافض ص ۲۴۶ ج ۳،

۱۳۔طیبی کے حوالہ سے مشکوٰۃ کے حاشیہ پر ہے۔فالجمهور علیٰ عدم الجواز ابتداءً وقیل انه حرام وقیل انه مکروه وقیل هو ترک الاولیٰ والصحیح انه مکروه کراهة تنزیه واتفقوا علیٰ جواز جعل غیر الانبیاء تبعاً لهم فی الصلوٰة.

۱۴۔خود جماعت دیوبند کے سرخیل حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ردالسلسلہ میں فرماتے ہیں۔بجز حضرات انبیاء ملائکہ علی نبینا وعلیہم السلام کے کسی اور پر استقلالاً درود شریف وسلام نہ پڑھے البتہ تبعاً مضائقہ نہیں ص:۹۔

۱۵۔صلاة علی النبی کی فصل اشعۃ اللمعات ص ۴۰۵/ا زکال کر دیکھ لیا جائے۔جمہور کا مختار مذہب یہ لکھا ہے کہ مخصوص است بانبیاء ومشارکت نیست بایشان جزء ایشان رادران الخ۔

۱۶۔درمختار میں عابدین کہتے ہیں۔لا یصلی علیٰ غیر الانبیاء وعلیٰ غیر الملائکة الا بطریق التبع. پھر انہوں نے بھی شفاء کی عبارت مذکور نقل کی ہے ص ۴۹۷ ج ۵۔

اخیر میں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہےکہ دارالعلوم، جیسی علمی فقہی اور بین الاقوامی شہرت یافتہ جگہ سے اس قدر غیر ذمہ دارانہ شرعی تحریر صادر ہو، امید کہ نظر ثانی کے بعد جواب ارسال فرمائیں گے، تمام فتوے مختلف مقامات سے آچکے ہیں، کتابت جاری ہے، عنقریب شائع کرانا ہے،

فتوے کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے۔ ہونا تو یہی چاہئے کہ فرصت نہ بھی ہو تو اس کیلئے فرصت نکال لیجائے۔ ہم دارالعلوم جیسی دینی درسگاہ سے بھی توقع باندھے منتظر ہیں امید کہ فوراً فرصت نکال کر جواب عنایت فرمائیں گے۔ اس میں اہل بدعت اور اہل سنت کے مابین اس نوع کا معرکۃ الآراء عقیدہ گرم ہے۔ اہل بدعت ایسے ہیں جو صحابہ کی ایک جماعت پر لعن وطعن کرتے ہیں وہ مجوزین علیہ السلام بہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ ورنہ دیو بند و بریلی کے مختلف اداروں سے جوابات موصول ہو چکے ہیں۔ سب نے منع تجویز فرمایا۔ فقط والسلام۔

حیدر علی

کتب خانہ مہدوی۔ مظہر العلوم بنارس

الجواب حامداً ومصلیاً!

''سلام'' ایک تحیہ اور دعاء ہے۔ زندوں کیلئے بھی مُردوں کیلئے بھی، ملاقات کے وقت اس کی تعلیم دی گئی ہے[1]۔ السلام علیکم، وعلیکم السلام اسکے ساتھ ورحمۃ اللہ اور وبرکاتہ بھی ثابت ہے[2]۔ سلام کیلئے یہ بھی ضروری نہیں کہ پہلے جان پہچان ہو تو سلام کیا جائے۔ بلکہ وَتُقْرِأُ السَّلَامَ

---

[1] عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم للمومن علی المومن ست خصال فذكر منه يسلم عليه اذا لقى (مشكوة ص: ۳۹۷/۲، كتاب الآداب، باب السلام، مطبوعه يسر نديم ديوبند)

[2] وعن عمران بن حصين ان رجلا جاء الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فجلس فقال ثلثون، (مشكوة شريف ص: ۳۹۸، باب السلام، وفى المرقاة اعلم ان افضل السلام ان يقول السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ويقول المجيب وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته الخ، مرقاة ص: ۹/۵۵، باب السلام، مطبوعه امداديه ملتان، عالمگيری كوئٹه ص: ۵/۳۲۵، الباب السابع فى السلام، كتاب الكراهية.

عَلیٰ مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ اھ بخاری[1] حدیث شریف میں اسکو آپسی محبت کا ذریعہ بتایا گیا ہے اسلئے اسکے پھیلانے اور عام کرنے کا حکم ہے۔ اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلیٰ شَیْئٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوْا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ اھ مسلم شریف[2]۔

صغیر، کبیر، قلیل، کثیر، راکب، ماشی، قاعد، سب کو ہی اسکی تلقین کی گئی ہے[3] حتیٰ کہ ملائکۃ کو آدم علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کا سلام کرنا اور ان کا جواب دینا منقول ہے[4]، الحاصل یہ کسی کا مخصوص ومتعین حصہ نہیں اس لحاظ سے انبیاء علیہ السلام کے ساتھ بھی مخصوص نہیں۔ نہ کسی معصوم کی تعیین وتخصیص ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خود اہل بیت اطہار ہوں یا خلفاء راشدین مہدیین ہوں یا دیگر اکابر ہوں کسی کیلئے اس کی مخالفت نہ قرآن کریم میں ہے نہ حدیث شریف میں نہ اجماع سے ثابت، نہ امام ابوحنیفہؒ سے ثابت ہے۔ کسی وقت یا کسی مقام میں اگر یہ لفظ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ عرفاً مخصوص ہو کر شعار روافض ہو گیا ہے تو اسکی شعاریت کو ختم کر دینے کی ضرورت ہے اسکی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ حضرات خلفاء اربعہ

---

[1] بخاری شریف ص: ۹/ ۱، کتاب الایمان، باب افشاء السلام من الاسلام مطبوعہ اشرفی بکڈپو دیوبند. **ترجمہ**:- جسے پہچانتے ہو اس کو بھی سلام کرو جسے نہیں پہچانتے اس کو بھی سلام کرو۔

[2] مسلم شریف ص: ۵۴/ ۱، کتاب الایمان، باب بیان انہ لایدخل الجنۃ الا المؤمنون الخ، کتب خانہ رشیدیہ دھلی، **ترجمہ**:- کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ اس کے کرنے سے تم آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو۔ آپس میں سلام کو عام کرو۔

[3] ویسلم الراکب علی الماشی والقائم علی القاعد والقلیل علی الکثیر والصغیر علی الکبیر الخ (عالمگیری کوئٹہ ص: ۵/۳۲۵، الباب السابع فی السلام، کتاب الکراھیۃ. مشکوۃ شریف ص: ۳۹۷، باب السلام، الفصل الاول)

[4] عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ خلق اللہ آدم طولہ ستون ذراعا قال اذھب فسلم علی اولئک النفر من الملائکۃ فاستمع ما یحیونک بہ فانھا تحیتک وتحیۃ ذریتک فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک ورحمۃ اللہ فزادو ورحمۃ اللہ الحدیث (بخاری شریف ص: ۴۶۸/ ۱، کتاب الانبیاء، باب خلق آدم وذریتہ.

اور حضرت عائشہ ودیگر ازواج مطہرات کے لئے بھی اس کو استعمال کیا جائے[۱]۔

روافض کا عقیدہ ان سب کے حق میں معصومیت کا نہیں بلکہ بعض کے حق میں تو نہایت قبیح عقیدہ رکھتے ہیں۔ بس یہ بات ختم ہو جائے گی کہ یہ لفظ معصوم کیلئے ہی استعمال کیا جاتا ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لئے بھی نہ اختیار کیا جائے۔

اس سے بھی بظاہر نفس شعاریت باقی نہ رہے گی۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ عوام کے ذہنوں میں یہ بات ضرور مستقر ہو جائے گی کہ یہ لفظ معصوم کیلئے مستعمل ہوتا ہے غیر معصوم کے لئے نہیں۔

بس جن اکابر محدثین امام بخاری وامام ابوداؤد وغیرہ کے کلام میں یہ لفظ غیر نبی کے لئے استعمال ہوا ہے ان کے متعلق یہ خیال قائم ہوگا کہ وہ بھی ان کو معصوم مانتے تھے اور ان کا عقیدہ بھی وہی تھا جو شیعوں کا عقیدہ ہے اور اس عقیدہ میں وہ اکابر اور شیعہ متحد ہیں۔ یا شیعوں کا عقیدہ ان سے ماخوذ ہے یا نعوذ باللہ وہ بھی شیعہ تھے اس لئے خرابی کے پیش نظر غور کر لیا جائے کہ شعاریت کو ختم کرنے کی کونسی صورت اہون ہے۔

آپ نے جو عبارات منسلکہ پرچہ میں نقل کی ہیں حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی عبارت کے علاوہ بقیہ اکثر عبارات پہلے بھی دیکھی ہوئی ہیں۔ اب مکرر بھی مراجعت کی۔ ان میں سے بیشتر عبارات تو لفظ صلوٰۃ سے متعلق ہیں سلام کے متعلق نہیں اور بعض عبارات احناف کی نہیں غیر احناف کی ہیں جن کو حنفیہ پر حجت قرار دینا مشکل ہے۔

۱۔ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی ہر دو عبارت متعارض ہیں۔

---

[۱] وقد غلب هذا فی عبارة کثیر من النساخ للکتب ان یفرد علی رضی الله عنه بان یقال علیه السلام من دون سائر الصحابة وکرم الله وجهه هذا وان کان معناه صحیحاً لکن ینبغی ان یسوی بین الصحابة فی ذالک فان هذا من باب التعظیم والتکریم فالشیخان وامیر المؤمنین عثمان اولی بذالک منه، (تفسیر ابن کثیر ص: ۳/۸۲۲، سورۂ احزاب، تحت آیت: ۵۶، مطبوعه مصطفی احمد الباز مکه مکرمه)

۲۔ مدارک[۱] کی عبارت منقولہ میں (الصلوٰۃ) کو اہل بیت کے لئے مکروہ لکھا "السلام" کا اس میں ذکر نہیں۔ اس کے حاشیہ، اکلیل میں السلام کا مکروہ ہونا۔ امام جوینیؒ اور امام نوویؒ سے نقل کیا ہے۔ نیز قاضی عیاض کا حوالہ دیا ہے۔ یہ ہر سہ حضرات حنفی نہیں۔ ان کے منع کا مدار بھی شعاریت ہے جس کا حل اوپر بیان کر دیا گیا۔ جیسے لفظ، امام، شیعوں کے نزدیک معصوم کے لئے مخصوص اور ان کا شعار ہے مگر اہل سنت والجماعت نے اس لفظ کو دوازدہ حضرات کے لئے مخصوص نہیں رکھا بلکہ اور بھی بہت سے حضرات پر اس کا اطلاق کیا جیسے ائمہ اربعہ، ائمہ مجتہدین اور ائمہ کلام وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

اب یہ شبہ نہیں ہوتا کہ امام کے لئے معصوم ہونا ضروری ہے اس کی شعاریت ختم ہوگئی۔

۳۔ قاضی ثناء اللہ صاحبؒ کی جو عبارت آپ نے نقل کی ہے وہ سب بحث لفظ "الصلوٰۃ" کے متعلق ہے نہ کہ "السلام" کے متعلق[۲]۔

۴۔ روح المعانی[۳] میں لفظ "علی علیه السلام" کو منع کیا ہے۔ احقر نے بھی گزشتہ فتویٰ میں بحوالہ شرح فقہ اکبر میں یہ عبارت نقل کر دی تھی۔ اسکی دلیل قیاس ہے۔ "الصلوٰۃ" پر علت وہ ہی شعار ہے جس کا بیان اوپر آچکا ہے۔

۵۔ قاضی عیاض حنفی نہیں۔

۶۔ وہ بحث بھی دیکھ لی ہے۔

۷۔ اس کو خود یہاں کے فتویٰ میں نقل کیا گیا تھا جیسا کہ ابھی ۴۔ کے ذیل میں گذرا۔

---

[۱] واما اذا افرد غيره من اهل البيت بالصلاة فمكروه وهو من شعار الروافض، (مدارك التنزيل ص: ۲/۳۱۲، الجزء الثالث، سوره احزاب تحت آيت: ۲۶، مطبوعه دار الفكر بيروت)

[۲] تفسير مظهری ص: ۴/۲۹۲، سورۂ توبه، تحت آيت: ۱۰۳، مطبوعه ندوة المصنفين دهلی.

[۳] لا يفرد به غير الانبياء عليهم السلام فلا يقال علی عليه السلام بل يقال رضی الله تعالیٰ عنه الخ (روح المعانی ص: ۱۲/۱۲۳، الجزء الثانی والعشرون، سورۂ احزاب، تحت آيت: ۵۶، مطبوعه دار الفكر بيروت)

۸۔ ’تفسیر کبیر‘ کے مصنف حنفی نہیں۔ علاوہ ازیں اسمیں ”الصلوۃ“ کا تذکرہ ہے ”السلام“ کا نہیں۔[۱]

۹۔ میری کتاب میں اسپر کوئی حاشیہ ہی نہیں بہتر ہوتا آپ وہ عبارت بھی نقل فرما دیتے۔ تاہم اگر جمہور احناف کا یہ مسلک ہے اور یہ مسئلہ اجماعی ہے تو مجھے اصرار نہیں رجوع کرلوں گا۔ مگر اب تک میری نظر سے یہ نہیں گذرا، بلکہ اہل ترجیح فقہاء سے اسکا راجح اور مختار ہونا بھی نہیں دیکھا۔

۱۰۔ اس میں بھی ’’الصلاۃ‘‘ سے بحث ہے ’’السلام‘‘ سے تعرّض نہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ سے جس قدر عقیدت ہے اور اس کی بناء پر ’’السلام علیٰ ابی حنیفۃ‘‘ مصنف اصول الشاشی[۲] نے لکھ دیا ہے تو کیا انکو معصوم تصور کر کے لکھا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا حضرت امام سے بڑے صحابہ اس عقیدت کے مستحق نہیں، درحقیقت ایسا لکھ کر مصنفؒ نے شعاریت پر ضرب لگا دی اور بتا دیا کہ یہ لفظ معصوم کے ساتھ مخصوص نہیں۔

۱۱۔ کبیری میں اصالۃً تو ”الصّلوۃ“ کو غیر انبیاء اور غیر ملائکہ پر استقلالاً مکروہ لکھا ہے اور اس کا اجماعی ہونا نقل کیا ہے اور روافض کا اختلاف نقل کیا ہے کہ وہ غیر انبیاء اور غیر ملائکہ پر بھی ”الصلوۃ“ کے قائل ہیں پھر ’السلام‘ کو اس پر قیاس کیا۔ اس کی علت وہی شعاریت ہے[۳]۔ جس کا حل بتا دیا گیا۔

۱۲۔ اسکا حاصل بھی وہی تشبہ بالروافض سے احتراز ہے جسکی صورت اوپر لکھ دی گئی ہے۔

۱۳۔ اس عبارت نے مسئلہ کو بہت ہلکا کر دیا۔ والصحیح انہ مکروہ کراھۃ تنزیہ[۴] تو اس پر تشدد زیبا نہیں۔ کراہت تنزیہہ پر رسالہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے اور پھر یہ عبارت بھی

---

[۱] تفسیر کبیر ص: ۴/۲۹۶، سورۂ توبہ، تحت آیت: ۱۰۳، مطبوعہ دارالفکر بیروت.

[۲] اصول الشاشی ص: ۷، مطبوعہ شاھد بکڈپو دیوبند.

[۳] واما استقلالا فتکرہ الا علی الانبیاء والملائکۃ علی ذالک اجماع السلف خلافا للروافض الی قولہ وکذالک علیہ السلام لم یعھد فی لسان الشرع الا تبعا فلا یقال فلان علیہ السلام الخ (حلبی کبیری ص: ۳، مطبوعہ سھیل اکیڈمی لاھور) (حاشیہ ۴/ اگلے صفحہ پر ہے)

مجموعی صلوٰۃ وسلام کے متعلق ہے۔

۱۴۔اس میں الصلاۃ و السّلام کے مجموعہ کو استقلالاً انبیاء اور ملائکہ کے لئے مخصوص بتایا گیا ہے نہ کہ ''السّلام'' کو۔

۱۵۔اشعۃ اللمعات سے جو عبارت آپ نے نقل کی ہے' وہ صلوٰۃ وسلام' کے مجموعہ سے متعلق ہے نہ کہ سلام محض سے چنانچہ اس کی عبارت یہ ہے۔

اختلاف کردہ اند کہ آیا جائز است صلوٰۃ وسلام بر غیر انبیاء باستقلال یا نے ومختار نزد جمہور آنست کہ مخصوص است بانبیاء ومشارکت نیست بایشاں جز ایشاں۔

اس کے تقریباً ڈیڑھ سطر کے بعد ہی محض ''السلام'' کے متعلق یہ عبارت ہے۔

ومتعارف در متقدمین تسلیم بود بر اہل بیت رسول اللہ از ذریت وازواج مطہرہ در کتب قدیمہ از مشائخ اہل سنت وجماعت کتابت آن یافتہ می شود ودر متاخرین ترک آن متعارف شدہ است[۱]۔ واللہ اعلم

اب غور کیجئے۔ کہ اہل سنت والجماعت کے متقدمین مشائخ پر کیا حکم لگایا جائیگا اگر آپکے مخالف فریق نے یہ عبارت بھی پیش کردی تو آپکا استدلال بہت کمزور و بے جان ہوکر رہ جائے گا۔

۱۶۔درمختار علامہ علاء الدین حصکفی کی تصنیف ہے۔ابن عابدین کی تصنیف نہیں۔ پھر جو عبارت آپ نے نقل کی ہے وہ''الصلوٰۃ'' کے متعلق ہے''السلام'' سے متعلق نہیں۔[۲]

قاضی عیاضؒ مالکی کی جو عبارت علامہ ابن عابدین نے نقل کی ہے وہ بھی مجموعۂ صلوٰۃ وسلام سے متعلق ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۴] حاشیه مشکوة ص:۸۷، باب الصلاة علی النبی الخ. حاشیه: ۱، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] اشعة اللمعات ص:۴۰۵/۱، باب الصلاة علی النبی الخ، الفصل الثانی، مطبوعه نوریه پاکستان.

[۲] الدرالمختار علی الشامی زکریا ص:۴۸۳/۱۰، کتاب الخنثی، مسائل شتی.

وقال القاضی عیاض الذی ذھب الیه المحققون و امیل الیه ماقاله مالک وسفیان واختاره غیر واحد من الفقهاء والمتکلمین انه یجب تخصیص النبی ﷺ وسائر الانبیاء بالصلوٰة والتسلیم الخ۔[1]

علامہ شامی کی اپنی رائے بھی ملاحظہ فرمالی جائے۔ **وهو هٰذا. اقول وکراهة التشبه باهل البدع مقررة عندنا ایضاً لکن لا مطلقاً بل فی المذموم وفیما یقصد به التشبه بهم اهـ**[2] اس نے تو استدلال کی بنیاد کو بالکل ہی متزلزل کردیا۔

احقر ان تمام عبارات کو مکرر دیکھنے کے بعد بھی اپنی رائے میں تغییر وترمیم کی ضرورت نہیں سمجھتا ورنہ بلا جھجک رجوع کرلیتا اور قطعاً ناجائز لکھ دیتا۔

احقر کی درخواست اب بھی وہی ہے (جیسا کہ پہلے لکھ چکا ہے) کہ اس مسئلہ کو موضوع بحث نہ بنایا جائے۔ یہ ایک مستقل فتنہ ہے جس میں اور وکالت نہیں کرسکیں گے۔ بلکہ استدلال کی حیثیت (کمزور اور بودے پن) کی وجہ سے مسلک کو مجروح کردیں گے۔

عجب نہیں کہ اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ آئندہ کو آپ سے اعتماد ہی ختم ہوجائے پھر آپ کوئی پختہ ٹھوس بات فرمائیں تو اس کے تسلیم کرنے میں بھی تأمل کیا جائے۔

دارالعلوم کے دارالافتاء پر آپ نے جو کچھ افسوس کیا ہے وہ غایت تعلق کی بناء پر ہے اَلْمُسْلِمُ مِرْأَةُ الْمُسْلِمِ[3] کا تقاضہ بھی یہی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ بھی خیر خواہانہ مشورہ سے محروم نہیں فرمائیں گے۔ میں انشاء اللہ قدر کی نگاہ سے دیکھوں گا اور شکرگذار رہوں گا۔

فقط والسلام

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۴/۹۰ھ

---

[1] کتاب الشفاء ص: ۲/۷۰، فصل فی الاختلاف فی الصلاۃ علی غیر النبی ﷺ الخ، مطبوعه بیروت، شامی زکریا ص: ۱۰/۴۸۴، کتاب الخنثی، مسائل شتی.

[2] شامی کراچی ص: ۶/۷۵۳، مسائل شتی، کتاب الخنثی.

[3] کنز العمال بیروت ص: ۱/۲۴۹، حدیث: ۷۴۲، **ترجمہ**:- مسلم مسلم کا آئینہ ہے۔

ایضاً

مخدوم ومکرم حضرت مفتی صاحب دامت معالیکم ......

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال:- حسب ہدایت تحقیقات اور حضرت والا کا فتویٰ مرسل ہے۔ فریق ثانی کے متعلق یہ عرض ہے۔

۱۔ وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ پر لعن وطعن کو روا رکھتے ہیں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو علیہ السلام کہنے پر اصرار کرتے ہیں۔ بنارس میں انہوں نے مستقل فتنہ پیدا کر دیا ہے اور یزید کو علانیہ ملعون اور جہنمی اور کافر کہتے ہیں۔

۲۔ اور اس فتنہ کو پیدا کرنے والے ایک مخصوص ادارہ کے علماء ہیں جو ہمیشہ اس نوع کے فتنے کو ابھارتے ہیں۔ امید کہ فوراً جواب سے نوازیں گے۔ دار العلوم دیوبند کے فتوے کے بغیر ہم لوگ یتیم ہیں۔ فقط والسلام عبد القدوس قاسمی

الجواب حامداً ومصلیاً!

محترمی زید احترامہٗ .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حسب ہدایت نظر ثانی وثالث کے بعد جواب ارسال ہے۔

۱۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جو شخص لعنت کرتا ہے وہ لعنت اسی پر واپس جاتی ہے اور وہ شخص اپنی عاقبت برباد کرتا ہے[1]، اگر وہ سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علیہ السلام

---

[1] فی حدیث ابن عباس مرفوعاً من لعن شیئاً لیس له باھل رجعت اللعنة علیه رواه الترمذی وابو داؤد (مشکوة ص:۴۱۳/ باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، مطبوعه یاسر ندیم اینڈ کمپنی دیوبند) عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ من سب اصحابی فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین (المعجم الکبیر للطبرانی ص ۱۱۱/ج۱۲/ رقم الحدیث-۱۲۷۰۱، مطبوعه دار احیاء التراث العربی.

E:\f.m.Fainal\Jild-28\17-Raziyallahu anhu & Alaihissalam

کہتا ہے تو آپ سیدنا ابوبکر وسیدنا عمر وسیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو علیہم السلام کہئے تا کہ شعاریت ختم ہوجائے[۱]، اگر آپ نے خود حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو علیہ السلام نہ کہا تو آپ تو بچ جائیں گے مگر وہ اس سے باز نہیں آئے گا اور اس کی شعاریت برقرار رہے گی اور بہت سے مشائخ متقدمین سے ایسی عبارتیں نقل کردے گا جن سے اس کا دعویٰ ثابت ہوگا اور آپ ان مشائخ کا احترام کریں گے اور ان کے خلاف کچھ نہ کہہ سکیں گے۔

یزید کو کافر اور جہنمی کہنا ہمارا مسلک نہیں بلکہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ اور علامہ کیا ہراسی شافعی نے اس کو کافر اور مخلد فی النار فرمایا ہے[۲]۔ ہم لوگ نہ اس کو کافر کہتے ہیں نہ اس کی تعریف میں قصیدہ خوانی کرکے اس کو خلیفۃ الخامس علیہ السلام کہتے ہیں اگرچہ شرح عقائد نسفی میں اس پر لعنت کو جائز لکھا ہے بلکہ لعنت کر بھی دی ہے[۳]۔ لیکن ہمارے اکابر نے یہ طریقہ پسند نہیں کیا[۴]۔

---

[۱] وقد غلب هذا فی عبارة کثیر من النساخ للکتب ان یفرد علی رضی الله عنه بان یقال علیه السلام من دون سائر الصحابةؓ او کرم الله وجهه وهذا وان کان معناه صحیحا لکن ینبغی ان یسوی بین الصحابة فی ذلک فان هذا من باب التعظیم والتکریم فالشیخان وامیرالمومنین عثمان اولی بذلک منه الخ (تفسیرابن کثیر ص:۳/۸۲۲، سورۂ احزاب، تحت آیت:۵۶، مطبوعه مصطفی احمد الباز مکه مکرمه)

[۲] وبعضهم اطلق اللعن علیه منهم ابن الجوزی المحدث ومنهم الامام احمد بن حنبل ومنهم القاضی ابو یعلی لما انه کفر حین امر بقتل الحسین الخ (نبراس ص:۳۳۱، اللعن علی یزید الخ، مطبوعه امدادیه ملتان، شرح فقه اکبر ص:۸۸، اختلف فی اکفار یزید، مطبوعه رحیمیه دیوبند)

[۳] والحق ان رضا یزید بقتل الحسین واستبشاره بذلک واهانة اهل بیت النبی علیه السلام مما تواتر معناه وان کان تفاصیله آحاداً فنحن لا نتوقف فی شانه بل فی ایمانه لعنة الله علیه وعلی انصاره واعوانه، (شرح عقائد ص:۱۶۲، مبحث یجب الکف عن الطعن فی الصحابة، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

[۴] وحقیقة الامر التوقف فیه ومرجع امره الی الله سبحانه الخ (شرح فقه اکبر ص:۸۸، واختلف فی اکفار یزید، مطبوعه رحیمیه دیوبند، نبراس ص:۳۳۱، اللعن علی یزید خلاف التحقیق، مطبوعه امدادیه ملتان)

۲۔ انکے جواب میں اگر خاموشی اختیار کیجائے تو ممکن ہے کہ سنجیدہ طبقہ اسکو قابل التفات نہ سمجھے پھر بعد چندے یہ خود ہی ختم ہو جائے ورنہ جواب کی صورت میں تو پھر جواب الجواب وغیرہ کی نوبت آ کر امتداد ہو جاتا ہے، اللہ پاک رحم فرمائے اور فتنوں سے محفوظ رکھے۔

احقر محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۴/۹۰ھ

فقط والسلام

علیہ السلام اور رضی اللہ عنہ کا استعمال

سوال:- علیہ السلام کہنا کیا انبیاء علیہم السلام کے لئے خاص ہے اگر ایسا ہے تو پھر فرشتوں کو مثلاً جبرئیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام۔ کیوں کہا جاتا ہے۔ اسی طرح سنا گیا ہے کہ رضی اللہ عنہ صحابۂ کرام کے لئے خاص ہے۔ مگر بعض عوام اور بعض بزرگان دین کو سنا گیا ہے کہ وہ صحابہ کرام کے علاوہ دیگر حضرات مثلاً امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور بریلوی حضرات اعلیٰ حضرت کو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو یہ کہاں تک درست ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

سلام دعائیہ کلمہ ہے[۱]، جو اپنی اصل کے اعتبار سے غیر انبیاء علیہم السلام کیلئے بھی بولا جاسکتا ہے[۲]، ہمیشہ وقت ملاقات اسکی تعلیم بھی دی گئی ہے[۳]۔ السلام علیکم وعلیکم السلام پنجگانہ نمازوں کے ختم پر امام اور مقتدی سب ہی کہتے ہیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ، اسمیں امام اور مقتدی نیز ملائکہ

۱؎ ومعنى السلام الذى هو مصدر انه دعاء للانسان بان يسلم من الآفات فى دينه ونفسه الخ (لسان العرب ص: ۱۲/۲۹۱، سلم، مطبوعه دار صادر بيروت)

۲؎ شامى زكريا ص: ۱۰/۴۸۳، كتاب الخنثى، مسائل شتى، تفسير ابن كثير ص: ۳/۸۲۲، سورۂ احزاب، تحت ايت: ۵۶، مطبوعه مصطفى احمد الباز مكه مكرمه.

۳؎ عن ابى هريرة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال اذا لقى احدكم اخاه فليسلم عليه، مشكوة شريف ص: ۳۹۹، باب السلام، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم ديوبند،

کی نیت کی جاتی ہے[۱]۔ کوئی شخص کسی کا سلام پہونچائے تو کہا جاتا ہے علیہ وعلیکم السلام[۲]، اصول فقہ کی مشہور کتاب اصول[۳] الشاشی کے شروع میں ہے والسلام علیٰ ابی حنیفۃ واحبابہ رضی اللہ عنہم، قرآن کریم (سورۂ لم یکن[۴]) میں نیکوکار مؤمنین کیلئے ارشاد فرمایا گیا، رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام کی تخصیص نہیں، لیکن عرفاً یہ لفظ صحابۂ کرام کیلئے مستعمل ہوتا ہے، پس جہاں غیر صحابی کا صحابی کے ساتھ التباس ہوتا ہو وہاں غیر صحابی کیلئے بولنے سے احتراز (بچنا) چاہئے۔[۵] اعلیٰ حضرت کے معتقدین انکو صحابۂ کرام سے افضل اور بعض انکو صحابہ کرامؓ کا مظہر اتم قرار دیتے ہیں جیسا کہ وصایا شریف کے مختلف ایڈیشنوں سے ظاہر ہے[۶] وہاں احتراز لازم ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

۱؎ ثم یسلم عن یمینه ویساره مع الامام کالتحریمة قائلا السلام علیکم ورحمة الله الی قوله وینوی الامام السلام علی من فی یمینه ویساره والحفظة فیها ونواه فیهما لو محاذیا وینوی المنفرد الحفظة فقط الخ (الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۲۳۸-۲۴۶/۲، باب صفة الصلاة، مطلب فی الدعاء المحرم، مراقی الفلاح علی الطحطاوی ص: ۲۲۲، قبیل فصل من آدابها، حلبی کبیری ص: ۳۳۶-۳۳۷، صفة الصلاة، مطبوعه لاهور)

۲؎ ویستحب ان یرد علی المبلغ ایضاً فیقول وعلیک وعلیه السلام (شامی زکریا ص: ۹/۵۹۵، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، مرقاة شرح مشکوة ص: ۹/۶۰، باب السلام، الفصل الثانی، مطبوعه امدادیه ملتان، عالمگیری کوئٹه ص: ۵/۳۲۶، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام)

۳؎ اصول الشاشی ص: ۵، مطبوعه شاهد بکڈپو دیوبند.

۴؎ سورۂ لم یکن آیت: ۸،

۵؎ الاولی ان یدعو للصحابة بالترضی وللتابعین بالرحمة، (الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۱۰/۱۸۵، کتاب الخنثی، مسائل شتی.

۶؎ اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اتباعِ سنت کو دیکھ کر صحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہوگیا (وصایا شریف ص۲۴ طبع اول)

اعلیٰ حضرت قبلہ (بریلوی) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد وتقویٰ کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم تھے (وصایا شیرف ص۲۳ طبع دوم) تیسرے ایڈیشن میں اس عبارت کو نکال دیا ہے اوراس کی جگہ یہ عبارت لکھدی ہے کہ انہیں (مولانا احمد رضا خاں کو) دیکھ کر صحابہ کی زیارت کا شوق زیادہ ہوگیا تھا تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مطالعہ بریلویت ص۳۳۱ ر ج۲ ر مولفہ علامہ خالد محمود، مطبوعہ دارالمعارف لاہور۔

اہل بیت کے لئے ''علیہ السلام'' کا استعمال

سوال:- زید امام عالی مقام امام حسین کے ساتھ ''علیہ السلام'' کہتا ہے، لیکن عمر منع کرتا ہے، زید کہتا ہے کہ علماء اہل سنت اور ارباب فتاوی تو صلوۃ پر پابندی لگاتے ہیں کہ غیر انبیاء کو اصالۃً صلوۃ نہیں بھیج سکتے، ''علیہ السلام'' پر کوئی پابندی نہیں لگاتے، (کتب فقہ شامی وعالمگیری وغیرہ) نیز حضرات حسنین کو ''علیہ السلام'' کہنے کے بہت سے دلائل ہیں۔

چنانچہ (۱) آیت قرآنی **سلام علی الیاسین** کی دوسری قراءت امام نافع مدنی اور ابن عامر سے **سلام علی اٰل یاسین** ہے، جس کی تفسیر میں مفسر ابن کثیر یعنی آل محمد لکھتے ہیں، اور تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ میں بھی ایسا ہی ہے، چونکہ حضرات حسنین آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، لہذا ان کے ساتھ علیہ السلام کہنا قرآن سے ثابت ہے۔

(۲) مفسرین میں امام رازیؒ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ نے اپنی تفسیر میں حضرات حسنین کے نام کے ساتھ علیہ السلام لکھا ہے، امام ابوبکر جصاص رازیؒ جو فقہ حنفی میں صاحب ہدایہ سے بھی بلند پایہ ہیں، انہوں نے احکام القرآن میں جابجا حضرت علی کو علیہ السلام لکھا ہے۔

امام بخاری جو بالاتفاق امام المحدثین ہیں انہوں نے بھی اپنی کتاب صحیح بخاری شریف میں متعدد جگہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ علیہا السلام لکھا ہے، دیکھئے صحیح البخاری علی ہامش فتح الباری جلد اول صفحہ ۵۶، ۵۴۳، ۵۲۶، جلد دوم میں صفحہ ۵۷۶، ۶۰۰، ۶۱۰، جلد ہفتم صفحہ ۵۳، ۱۱۴، ۲۳۶، ۳۴۵، ۳۴۷، ۳۵۵، ۳۵۷۔

(۴) امام بخاریؒ نے الادب المفرد مطبوعہ دارالاشاعت مولوی مسافر خانہ بندر روڈ کراچی میں لکھا ہے، **عن عدی بن ثابتؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والحسن صلوات اللہ علیہ علی عاتقہ هو یقول اللھم انی احبه فاحبه.**

(۵) امام ابوداؤد اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں لکھتے ہیں، **مر بحسن بن علی علیهما**

السلام، ملاحظہ ہو سنن ابی داؤد مطبع قادری دہلی ص:۹۳-۹۴/۱/

(٦) شاہ ولی اللہ دہلویؒ شرح تراجم بخاری میں لکھتے ہیں، "من قتل الحسين عليه السلام" شرح تراجم ابواب بخاری ص:۳۲/ ہمراہ صحیح البخاری مطبوعہ رشیدیہ کتب خانہ دہلی۔

انکے علاوہ اس کثرت سے علماء اہلِ سنت نے حضرات حسنین کے ساتھ "عليه السلام" لکھا ہے، مثلاً مولانا شبلی نعمانی سیرۃ النبی میں، مولانا سید سلیمان ندوی اسوۂ صحابہ وغیرہ میں۔

مذکورہ دلائل کے ہوتے ہوئے عمر کا ان حضرات کو علیہ السلام کہنے سے روکنا صحیح ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث وفقہ کے ثبوت کے ساتھ جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلياً!

فی نفسہ "السلام عليه" یا "عليه السلام" نبی کیساتھ مخصوص نہیں ہے، غیر نبی کیلئے بھی استعمال کرنا درست ہے، اس کے لئے معصوم ہونا بھی ضروری نہیں ہے، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے متعدد مواقع میں اسکے استعمال کی اجازت دی ہے، اصول فقہ کی درسی کتاب "اصول الشاشی" کے شروع میں مصنف نے لکھا ہے، "والسلام على ابى حنيفة واحبابه"[1] اسکو بھی حضرت شاہ صاحبؒ نے استدلال میں پیش فرمایا ہے، اور جلیل القدر محدثین کے حوالہ بھی دیئے ہیں[2]، مگر شرح فقہ اکبر ص:۲۰۴/ میں ہے[3]، وفى الخلاصة ايضاً ان فى الاجناس عن ابى حنيفةؒ لا يصلى على غير الانبياء والملائكة ومن صلى على

---

[1] اصول الشاشی ص:۵، مطبوعه شاهد ديوبند.

[2] وسلام بر غير انبياء ميتوان گفت وسندش آنست كه در كتب قديمه حديث اهل سنت خصوصاً ابو داؤد وصحيح بخارى بعد از ذكر حضرت على وحضرات حسنين رضى الله عنهما فاطمه رضى الله عنها وحضرت خديجه رضى الله عنها وحضرت عباسؓ لفظ عليه السلام مذكور است آرے علماء مشقشقين ماوراء النهر ايں اطلاق! برائے تشبيه باشيعه منع نوشته اند (فتاوى عزيزيه ص:۸۸/۱، سرور عزيزى ص:۱٦۴/۱، كانپور.

[3] شرح فقه اكبر ص:۲۰۴، لا يصلى على غير الانبياء والملائكة، مطبوعه مجتبائى دهلى.

غیرھما لا علیٰ جهة التبعية فهو غال من الشيعة التى نسميها الروافض، انتهىٰ ومفهومه ان حكم السلام ليس كذلك ولعل وجهه ان السلام تحية اهل الاسلام ولا فرق بين السلام عليه وعليه السلام الا ان قوله على عليه السلام من شعار اهل البدعة فلا يستحسن فى مقام المرام اهـ. پس اگر کسی جگہ حضرت حسینؓ کے ساتھ مثلاً "علیہ السلام" کہنا روافض کا شعار ہو کہ وہ معصوم مان کر ایسا کہتے ہوں تو اس شعار سے بچنے کے لئے دیگر اکابر حضرات ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت فاطمۃ الزہراءؓ، وجمیع صحابہؓ کے اسماء مبارکہ کے ساتھ اس لفظ کا استعمال کرلیا جائے، یا پھر حضرت حسینؓ کے نام کیساتھ بھی نہ استعمال کیا جائے جس سے کہ اہل باطل کے شعار سے تحفظ ہو جائے[۴]، احقر کے خیال میں یہ مسئلہ اتنا اہم نہیں کہ اس کو محاذ بنا کر منظر کر بلا پیش کر دیا جائے، طرفین کے دلائل فراہم کرنے سے کچھ ایسا ہی اندازہ ہوتا ہے، اللہ پاک ہر فتنہ سے محفوظ رکھے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۴/۴/۹۰ھ

فاسق وفاجر کیلئے "رضی اللہ عنہ" اور "نور اللہ مرقدہ" کہنا

سوال:- اگر ایک فاسق وفاجر شخص کو ہم رضی اللہ عنہ کہیں تو گناہ ہے، نور اللہ مرقدہٗ کہیں

---

[۴] وقد غلب هذا فى عبارة كثير من النساخ للكتب ان يفرد عليٌّ بان يقال عليه السلام من دون سائر الصحابة او كرم الله وجهه وهذا وان كان معناه صحيحاً لكن ينبغى ان يسوى بين الصحابة فى ذلك فان هذا من باب التعظيم والتكريم فالشيخان وامير المومنين عثمان اولىٰ بذالك منه رضى الله عنهم اجمعين، (تفسير ابن كثير ص: ۳/۸۲۲، سورة احزاب تحت آيت: ۵۶، مطبوعه نزار مصطفى احمد الباز مكه مكرمه، شامى زكريا ص: ۱۰/۴۸۴، كتاب الخنثى، مسائل شتى.

تو حرج ہے اگر ایسا ہے تو پھر کیا فاسق وفاجر کے لئے دعائے مغفرت نہ کرنا چاہئے؟۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

دعائے مغفرت اگر فاسق وفاجر کیلئے جائز نہ ہوتی تو نماز جنازہ اس کی میت پر نہ پڑھی جاتی[۱]۔ عرفاً رضی اللہ عنہ، صحابہ کرام کیلئے یا بہت سے بہت انکے قریب تر حضرات کیلئے ہے۔ اس وجہ سے کسی فاسق وفاجر کیلئے ایسے کلمات کہنے سے ان کے صحابہ ہونے یا ان سے قریب تر بلند مرتبہ ہونے کا شبہ ہوتا ہے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

یزید کیلئے علیہ السلام اور رضی اللہ عنہ کا استعمال

سوال:- کیا یزید کے نام کیساتھ علیہ السلام یا رضی اللہ عنہ کہہ سکتے ہیں، اور لکھ سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

"علیہ السلام" عموماً انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے ساتھ کہتے اور لکھتے ہیں[۳]، کبھی اہل بیت کے لئے بھی یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے، "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے

---

[۱] والصلاۃ علیہ (ای الجنازۃ) فرض کفایۃ (درمختار) لقولہ علیہ السلام صلو علی کل بر وفاجر (الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۳/۱۰۲، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ، ابو داؤد شریف ص: ۱/۳۴۳، کتاب الجھاد، باب فی الغزو مع ائمۃ الجور،

[۲] الاولیٰ ان یدعو للصحابۃ بالترضی وللتابعین بالرحمۃ ولمن بعدھم بالمغفرۃ والتجاوز (شامی کراچی ص: ۶/۷۵۴، کتاب الخنثی، مسائل شتی، البحر الرائق ص: ۸/۴۸۷، مسائل شتی، مطبوعہ ماجدیہ کوئٹہ پاکستان)

[۳] واما السلام فنقل اللقانی فی شرح جوھرۃ التوحید عن الامام الجوینی انہ فی معنی الصلاۃ فلا یستعمل فی الغائب ولا یفرد بہ غیر الانبیاء الخ (شامی زکریا ص: ۱۰/۴۸۳، کتاب الخنثی، مسائل شتی)

ساتھ مستعمل ہوتا ہے[۱]، کبھی دیگر اولیاء اللہ کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیو بند ۲/۳/۹۵ھ

حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ علیہما الصلوٰۃ والسلام کہنا

سوال:۔ بعض حضرات اس چیز کے قائل ہیں کہ امام حسنؓ اور امام حسینؓ علیہما الصلوٰۃ والسلام کہنا ضروری ہے آیا یہ ان کا کہنا صحیح ہے یا نہیں، اگر یہ کہا جائے تو اس کہنے پر کیا غلطی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

علیہ الصلوٰۃ والسلام عامۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے کہنا رائج ہوگیا بعض لوگ حضرت حسینؓ وحسین رضی اللہ عنہما کو معصوم مان کر ان کے لئے یہ لفظ استعمال کرتے ہیں سو یہ عقیدہ اور عمل غلط ہے اس سے بچنا چاہئے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیو بند

---

[۱] ویستحب الترضی للصحابة الخ (الدر المختار علی الشامی زکریا ص: ۱۰/۴۸۵، کتاب الخنثی، مسائل شتی)

[۲]...... من صلی علی غیرهم اثم وکره وهو الصحیح واما السلام فنقل اللقانی فی شرح جوهرة التوحید عن الامام الجوینی انه فی معنی الصلاة فلایستعمل فی الغائب ولایفرد به غیر الانبیاء فلا یقال علی علیه السلام وسواء فی هذا لاحیاء والاموات الافی الحاضر (إلی قوله) والظاهر أن العلة فی منع السلام ما قاله النووی فی علة منع الصلوة أن ذلک شعار اهل البدع الخ روح المعانی ص ۲۲/۸۶، سورۂ احزاب آیت ۵۶، ادارة الطباعة المصطفائية دیوبند، شرح فقه اکبر ص ۲۰۴ مطبوعه رحیمیه دیوبند، شامی کراچی ص ۶/۷۵۳، کتاب الخنثی، مسائل شتی.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب سیزدھم

(عملیات)

کیا تعویذ میں اثر ہے؟

سوال:- کیا عامل کے جائز عمل یعنی تعویذ وغیرہ کے استعمال سے اپنے مضر اور مفید مقاصد کی تکمیل ہو جانے پر اعتقاد رکھنا جائز ہے، یا مسنون طریقہ اور دُعا سے مقاصد کا تکمیل کا آرزومند رہنا شرعاً درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حقیقی نفع وضرر تو اللہ کے قبضہ وقدرت میں ہے۔ مگر جس طرح غذا اور دوا میں اللہ تعالیٰ نے اثر رکھا ہے اسی طرح تعویذات میں بھی اثر رکھا ہے[1]، لیکن کسی چیز کو خداوند تعالیٰ کی

[1]...... قال ابن التين الرقى بالمعوذات وغيرها من اسماء الله هو الطب الروحانى اذا كان على لسان الابرار من الخلق حصل الشفاء، (فتح البارى ص١٩٦ ج١٠، ومطبوعه مكة المكرمة ص١١/٣٥٣، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن الخ)

طرح نفع وضرر کا مالک تصور کرلینا جائز نہیں[۱]۔ فقط دعا پر اعتماد کرلینا اعلیٰ مقام ہے جس کو نصیب ہوجائے[۲]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

تعویذ اور عملیات

سوال:- (۱) ہمارے پڑوس میں ایک شخص رہتا ہے جو کہ تعویذ لکھ کر دیتا ہے، کوئی تعویذ زعفران سے لکھتا ہے، کوئی تعویذ سفید مرغ کے خون سے لکھتا ہے، اور کوئی تعویذ پیاز کے عرق سے لکھتا ہے، اور وہ عالم نہیں ہے، کیا اس کا ایسا کرنا درست ہے؟

(۲) ایک کتاب ''عملیات اور تعویذات'' ہے جس میں طرح طرح کے فائدے بتلائے گئے ہیں، مثلاً محبت کرنے کا عمل، دشمن پر فتحیاب ہونے کا عمل، اسی قسم کے اور بہت سے عمل بتلائے گئے ہیں، اور لکھے گئے ہیں، کیا ان پر عمل کرنا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اگر وہ اس فن کو جانتا ہے تو درست ہے اور اگر دھوکہ دیتا ہے یا شرکیہ چیزیں لکھتا ہے تو گنہگار ہے[۳]۔

۱...... وقد اجمع العلماء على جواز الرقى عند اجتماع ثلاثة شروط الى ان قال وان يعتقد ان الرقية لاتؤثر بذاتها بل بذات الله تعالىٰ الخ، فتح البارى ص ۳۵۲/۱، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن الخ، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى الباز مكة المكرمة،

۲......عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ، ''من فتح له منكم باب الدعاء'' (اى بان وفق لان يدعو الله كثيرا مع وجود شرائطه وحصول آدابه) فتحت له ابواب الرحمة الحديث، مرقاة مع المشكوة ص ۶۳۹/۲، كتاب الدعوات، الفصل الثانى، مطبوعه بمبئى، مشكوة شريف ص ۱۹۵/۱، المصدر السابق، مطبوعه ياسرنديم ديوبند، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۲) جو عمل کرنا ہو اسکو لکھ کر دریافت کرلیں، وہ کتاب میرے پاس نہیں۔ فقط اللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

مرغ کے خون سے تعویذ لکھنا

سوال:- مرغ کے خون سے تعویذ لکھنا جائز ہے یا نہیں؟ حضرت تھانوی قدس سرہ نے ''بیاض یعقوبی، ص۱۹۴'' پر اس کو ناجائز تحریر فرمایا ہے، اور شامی جلد اول مطبوعہ مصر، ص۱۹۴/ پر نکسیر کے لئے پیشانی پر سورہ فاتحہ یا اخلاص لکھنے کو جائز لکھا ہے اور یہی ان کے نزدیک مفتیٰ بہ ہے، اس میں صحیح قول کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فتاویٰ رشیدیہ، ج۳/ص۹۵[1] کتاب الحظر والاباحۃ میں آیات قرآنیہ واسماء الٰہیہ کو نجاست سے لکھنا حرام قرار دیا ہے، مگر جس طرح حالت اضطرار میں کلمۂ کفر کا تلفظ مباح ہے،

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[۳] وقد اجمع العلماء على جواز الرقى عند اجتماع ثلاثة شروط ان يكون بكلام الله او باسمائه وصفاته وباللسان العربى او بما لعرف معناه من غيره الى قوله: ففى صحيح المسلم من حديث عوف بن مالك قال كنا نرقى فى الجاهلية فقلنا يارسول الله كيف ارى فى ذلك فقال اعرضوا على رقاكم، لابأس بالرقى مالم يكن فيه شرك الخ، فتح البارى ص: ۲۵۲، ج: ۱۱، كتاب الطلب، باب الرقى بالقرآن والمعوذات، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى احمد الباز مكة المكرمة،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1] فتاویٰ رشیدیه، ج۳/ص ۹۵/ مطبوعه رحیمیه دیوبند، كتاب الحظر والاباحة.

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

اسی طرح اس کی بھی اجازت ہے، نہ کرنا اس عمل کا اور مرجانا افضل ہے[1]فقہا کے جائز فرمانے کا یہی مطلب ہے اور نا جائز فرمانا علی الاصل ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/رجب ۶۶ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۵/رجب ۶۶ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/رجب ۶۶ھ

خون سے تعویذ لکھنا

سوال:- اگر پرندہ وغیرہ جیسے مرغ، کبوتر، کے خون سے شیطان کے نام لکھ کر فتیلہ بنا کر جلا دیا جائے، جنات وغیرہ کے اثر کو دور کرنے کے لئے تو جائز ہوگا یا نہیں، اسی طرح اگر ہنس کے خون سے آیتِ قرآنی لکھ کر تعویذ بنایا جائے تو کیا حکم ہوگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حروف کا بھی شریعت میں احترام لازم ہے، اگرچہ ان کے مجموعہ سے کوئی قابل اہانت

---

[1] واما النوع الذی هو رخص فهو اجراء كلمة الكفر علی اللسان مع اطمئنان القلب بالایمان اذا كـان الاكراه تاماوهو محرم فی نفسه مع ثبوت الرخصة الی قوله والامتناع عنه افضل من الاقدام عليه حتی لو امتنع فقتل كان ماجور الانه جاد بنفسه فی سبيل الله تعالیٰ فبرجو ان يكون له ثواب المجاهدين بالنفس هنا، بدائع الصنائع كراچی ص۱۷۶، ۱۷۷/۷، كتاب الاكراه، فصل واما بيان مايقع عليه الاكراه، البحر الرائق كوئٹه ص۷۳/۸، كتاب الاكراه، تبيين الحقائق ص۱۸۶/۵، كتاب الاكراه، مطبوعه امداديه ملتان،

[2] لوعرق فكتب الفاتحة بالدم علی جبهته او انفه جاز للاستشفاء وهذا لان الحرمة ساقطة عند الاستشفاء الخ شامی زكريا، ج۱/ص۳۶۵/ كتاب الطهارة باب المياه مطلب فی التداوی بالمحرم. عالمگيری كوئٹه ص۳۵۶/۵، كتاب الكراهية، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات،

نام حاصل ہوجائے،''اذا کتب اسم فرعون او کتب ابو جھل علیٰ غرض یکرہ ان یرموہ الیہ لان لتلک الحروف الحرمۃ ،کذافی السراجیۃ الخ عالمگیری، ج۴/ص ۹۸/[۱]

دم مسفوح نجس ہے[۲]، اس سے شیطان یا کسی اور ملعون کا نام لکھنے سے بھی احترام حرف کے خلاف ہونے کی بنا پر منع کیا جائے گا، پھر آیات قرآنی کا تو بہرحال احترام فرض ہے، اس کے ساتھ اس معاملہ کی اجازت نہیں، بعض عامل خون سے آیات یا اسماء لکھتے ہیں اور علاجاً اس کو درست کہتے ہیں کہ اضطراراً ناجائز چیز بھی جائز ہوجاتی ہے، جبکہ وہ جائز طریقہ پر دفع نہ ہوسکے، اور اسی ناجائز پر رفع اضطرار منحصر ہو، مگر یہ بات کہ اضطرار کا دفعیہ اسی پر منحصر ہے، بغیر حجت قاطعہ کے قابل تسلیم نہیں[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] عالمگیری ج۵/ص۳۲۳/ (مطبوعہ کویٹہ) کتاب الکراھیۃ الباب الخامس. خانیۃ علی ھامش الھندیۃ کوئٹہ ص۳/۴۲۵، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی القبیح والتسلیم الخ، شامی زکریا ص۹/۵۲۳، کتاب الحظر والاباحۃ،

[۲] النجاسۃ الغلیظۃ مالا شبھۃ فی نجاستھا ثبتت نجاستھا بدلیل مقطوع کالخمر والدم المسفوح الخ، خانیۃ علی ھامش الھندیۃ کوئٹہ ص ۱/۱۹، کتاب الطھارۃ، فصل فی النجاسۃ، عالمگیری کوئٹہ ص ۱/۴۶، الباب السابع فی النجاسۃ، الفصل الثانی فی الاعیان النجسۃ، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۱/۵۲۴، باب الانجاس،

[۳] اذاسال الدم من انف انسان ولاینقطع حتی یخشیٰ علیہ الموت وقد علم أنہ لو کتب فاتحۃ الکتاب اوالا خلاص بذالک الدم علی جبھتہ ینقطع فلایرخص لہ مافیہ وقیل یرخص الیٰ ماقال وھوالفتویٰ الخ شامی زکریا ،ج ۱/ص ۳۶۶/ کتاب الطھارۃ باب المیاہ ، مطلب فی التداوی بالمحرم. عالمگیری کوئٹہ ص ۵/۳۵۶، کتاب الکراھیۃ، الباب الثامن عشر فی التداوی والمعالجات،

تعویذ پر مدرسہ کی امداد کرنا

سوال:- زید تعویذات کا کام کرتا ہے، اور لوگ اس کے معتقد ہیں لیکن موصوف تعویذ دینے سے قبل سائل سے یہ کہہ کر حیلہ کرتے ہیں کہ پہلے تم ہمارے مدرسہ کے لئے امداد دو اور وہ ان کی حسب اوقات نقد رقم لیکر مدرسہ کو دیدیتے ہیں، تو یہ رقم لینی جائز ہے یا نہیں، اور وہ روپیہ لیکر مدرسہ کو دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس حیلہ کی کیا ضرورت ہے اس سے اپنا استغناء بھی ہے، روپئے کی وصول یابی بھی ہے، لوگ سمجھیں گے کہ اپنے واسطے تھوڑا ہی لیتے ہیں، اس لئے مناسب یہ ہے کہ تعویذ حسبۃً للہ دیدیا کریں، اور کہہ دیا کریں کہ صحت ہوجانے پر بطور شکرانہ مدرسہ کی امداد کردینا کیونکہ صدقہ دینے سے بلائیں ٹلتی ہیں[1]، اور خدائے پاک کا غصہ کم ہوتا ہے[2]، اس سے حدیث شریف کی تبلیغ بھی اور مسئلہ کی اشاعت بھی اور مدرسہ کی امداد بھی ہوگی۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۷/۴/۱۴۰۰ھ

---

[1] رواه الخطيب عن انس بلفظ الصدقة تمنع سبعين نوعاً من انواع البلاء اهونها الجذام والبرص، كشف الخفاء ج۲/ ص۲۳/ تحت رقم الحديث: ۱۵۹۳، حرف الصاد، مطبوعه داراحياء التراث العربي بيروت.

[2] ان الصدقة لتطفى غضب الرب، كشف الخفاء ج۲/ص ۲۲/ حرف الصاد، مطبوعه داراحياء التراث العربي بيروت. ترمذى شريف ص ۱۴۴/ ۱، ابواب الزكوة، باب ماجاء فى فضل الصدقة، مطبوعه اشرفى ديوبند،

عامل بننے کا طریقہ

سوال:- زید نے بکر سے تعویذات کے متعلق کہا کہ نقش بھرنے مجھے بھی بتا دو، بکر نے کہا کہ سیکھ لو مگر اس کے لئے شرط ہے، عامل ہونے کے لئے اللہ کے ایک ہزار نقش بھر دو، اسی روز روزہ رکھو اور میدہ گوند کر نقشوں پر لپیٹ دو جب تک یہ نقش بھرو اس درمیان میں کسی سے کلام نہ کرو، اور نہ اٹھو فقط نماز کی اجازت ہے، جب نقش بھر چکو تو کچھ شیرینی لیلو اور اپنے مکان سے چلدو راستہ میں کسی سے مت بولو حتیٰ کہ سلام کا جواب بھی نہ دو اور دریا پر جاکر اپنے پیر کا تصور کرو کہ میں پیر کے پاس کھڑا ہوں یا میرے پیر پاس ہیں، اور وہاں جاکر سلام کرو اور بقدر جواب کے خاموش کھڑے رہو، اور قرآن پاک پڑھ کر حضرت نبی اکرم ﷺ سے سلسلہ بسلسلہ تمام مردوں کو ایصال ثواب کرو اور آنکھیں بند رکھو اس کے بعد کہنا کہ یا خضر علیہ السلام یہ قرآن پاک اور نقش و شیرنی آپ کو پیش کرتا ہوں، آپ اس کو قبول فرمالیں اور تصور یہ رکھو کہ میرے پیر یہاں پر نہیں ہیں بلکہ حضرت خضر علیہ السلام یہاں پر حاضر ہیں، یہ کہہ کر نقش و شیرنی دریا میں ڈال دو اور اپنے مکان کو واپس آجاؤ دریا میں سے کچھ بھی آواز آئے مڑ کر مت دیکھنا تم اس کے عامل بن جاؤ گے، اسکے بعد تعویذ کر سکتے ہو یہ جائز ہے یا نہیں، اور اس نیت سے کرنا کہ ہم کو آمدنی ہوگی، تقویٰ میں کوئی خرابی نہ ہوگی۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس عمل میں ایک چیز یہ قابل تامل ہے کہ دریا کی طرف جاتے ہوئے کسی کے سلام کا جواب دینے کو بھی منع کر دیا گیا ہے، حالانکہ وہ شرعاً ضروری ہے[1] الا یہ کہ ذکر و تلاوت وغیرہ

---

[1]...... رجل اتی قوما فسلم علیهم وجب علیهم رده (عالمگیری، ج۵/ص۳۲۵/) الباب السابع فی السلام. مطبوعه دار الکتاب دیوبند،

میں آدمی مشغول ہو[1]، دوسری چیز یہ ہے، دریا پر پہنچ کر یہ تصور کرنا کہ پیر میرے پاس کھڑے ہیں، یا میں پیر کے پاس کھڑا ہوں، اور ان کو سلام کرنا یہ بھی خیالی تصور کو سلام ہے، جو کہ شرعاً ثابت نہیں، یہ قیاس نہ کیا جائے، کہ حضور رسول مقبول ﷺ پر بھی تو صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے، اس لئے کہ صلوۃ وسلام کو ملائکہ لے کر جاتے ہیں، اور خدمت اقدس میں پیش کرتے ہیں، جیسا کہ احادیث میں موجود ہے[2]، تصور کو سلام کرنے اور بقدر جواب خاموش رہنے کا ثبوت نہیں، تیسری چیز حضرت خضر علیہ السلام کی خدمت میں یہ مجموعہ تحفہ پیش کرنا بے اصل ہے، ثواب تو زندہ مردہ سب کو پہنچایا جا سکتا ہے[3]، لیکن نقش اور شیرنی ان کی خدمت میں پیش کرنا محض بے معنی ہے، نہ اس جگہ پر ان کا وجود دلیل شرعی سے ثابت ہے نہ حساً مشاہدہ ہے، لہذا یہ کرنا بھی خیالی تصور ہوا، جو شخص نقش تعویذ عمل جانتا ہے، اور اس میں کوئی چیز خلاف شرع نہیں ہے، تو اس کو اجرت لینا بھی درست ہے[4]، اور وہ آمدنی جائز ہے تقویٰ کے بھی خلاف نہیں، جیسے

---

[1]...... ویکره السلام عند قراءة القرآن جهراً وكذا عند مذاكرة العلم وعند الاذان والاقامة والصحيح انه لايردفي هذه المواضع (عالمگیری، ج۵/ص۳۲۵) الباب السابع في السلام. شامی کراچی ص۶/۴۱۵، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، بزازية على الهندية ص۶/۳۵۴، كتاب الكراهية، نوع في السلام، مطبوعه مصر،

[2]...... قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْاَرْضِ، يُبَلِّغُوْنِي مِنْ اُمَّتِي السَّلَامَ (مشكوة، ج ۱/ص۸۶/ باب الصلوٰة على النبي. الفصل الثاني، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، درمختار على الشامي كراچی ص۶/۴۱۴، كتاب الكراهية، فصل في البيع، بزازية على هامش الهندية ص۶/۳۵۵، كتاب الكراهية، نوع في السلام، مطبوعه مصر،

[3]...... من صام اوصلى اوتصدق وجعل ثوابه لغيره من الاموات والاحياء جاز الخ، (شامي كراچی، ج۲/ص۲۴۳) مطلب في القرأة للميت واهداء ثوابها له. باب الجنائز، مراقي الفلاح مع الطحطاوي ص۵۱۴، باب احكام الجنائز، فصل في زيارة القبور، مطبوعه مصر،

[4]...... جوز واالرقية بالاجرة ولوبالقرآن كما ذكره الطحاوي لانها ليست عبادة محضة بل من التداوي، (شامي زكريا، ج۹/ص۷۸) كتاب الاجارة باب الاجارة الفاسدة) شامي كراچي ج۶/ ص۵۷، مطلب تحريرمهم في عدم جواز الاستئجار على التلاوة والتهليل الخ)

حکیم اور ڈاکٹر معالجہ پر کچھ اجرت لیں درست ہے[۱]۔ فقط اللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۵/۸۱ھ

عملیات میں خطرہ ہے

سوال: -سُنا ہے کہ اپنے اوپر عملیات کا استعمال جوانی کی عمر میں نہ کیا جائے کیوں کہ بھٹکنے کا خوف ہے، یہ بات کہاں تک درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(تسخیر وغیرہ) سے پرہیز کیا جائے جو اعمالِ صالحہ احادیث سے ثابت ہیں ان کو اختیار کرنے میں خطرہ نہیں اور وہ باعث خیر وبرکت بھی ہیں اور موجبِ اجر وثواب بھی ہیں[۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۱/۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین دارالعلوم دیوبند

جادو وگنڈہ وغیرہ غیر مسلم سے لینا

سوال: -مسلمان مرد وعورت کا جادو کرنا کرانا کافروں سے گنڈے تعویذ منتر کرانا

---

[۱]...... ویجوز الاستیجار علی الختان والمداواۃ (اعلاء السنن، ج ۱۶/ص ۲۰۶) باب اجرۃ السمۃ. مطبوعہ کراچی،

[۲]...... الرقیۃ اذا کانت لغرض مباح بادعیۃ مأثورۃ او آیات قرآنیۃ او بمایشبہھا من الکلمات المنقولۃ من الصلحاء والمشائخ فھی ممالابأس بھا بل یثاب علیھا اذا کانت بما ورد عن النبی ﷺ انہ کان یرقی بھا (احکام القرآن للشیخ ظفر احمد عثمانی ص ۱۵ ج ۱، تحقیق السحر وحکمہ حکم الرقی والعزائم، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جادو کرنا اور کرانا حرام ہے۔ اگر اس میں کوئی شئ عقیدۂ اسلام کے خلاف ہو تو کفر ہے اور ہنود سے منتر اور گنڈا اور تعویذ وغیرہ نہیں لینا چاہئے کہ اس میں بسا اوقات شرک کی باتیں ہوتی ہیں، اس کی تعظیم اور اس پر اعتقاد کفر ہے۔

فان کان فی ذالک (ای السحر) رد مالزمه فی شرط الایمان فهو کفر والافلا فلو فعل مافیه هلاک انسان اومرضه اوتفریق بینه وبین امرأته وهو غیر منکر لشئ من شرائط الایمان لا یکفر لکنه یکون فاسقاً ساعیاً فی الارض بالفساد فیقتل الساحر والساحرة لان علة القتل السعی فی الارض بالفساد اه شرح فقه اکبر[1] ص ۱۷۸ . فقط واللّٰه سبحانه تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ

صحیح: عبد اللطیف ۹/ صفر ۹ ۱۳۵ھ

کافر سے جھاڑ پھونک

سوال:- زید کہتا ہے کہ جھاڑ پھونک مریض پر کافر سے کرانا جائز ہے۔ بکر کہتا ہے جائز نہیں بلکہ شرک ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کافر سے جھاڑ پھونک کرانے میں اسکا اعزاز اور اسکے ساتھ عقیدت کا اظہار ہو تو ناجائز

[1]......شرح فقه اکبر ص ۱۷۴، السحر والعین حق، مطبوعه کانپور،

ہے[۱] ورنہ جائز ہے جبکہ وہ جھاڑ پھونک میں شرک استعمال نہ کرے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

غیر مسلم سے جھاڑ پھونک کرانا

سوال:- مسلمان ہندو سے منتر کرا لیتے ہیں، مسلمانوں کے لئے اس طرح کرانا جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

غیر مسلم سے ایک تو علاج کرانے کے لئے یہ صورت ہے کہ وہ فنِ معالجہ کا ماہر ہے جیسے ڈاکٹر ہے حکیم ہے وید ہے کہ اس میں محض اس کی مہارتِ فن سے فائدہ حاصل کرتا ہے، جیسا کہ کسی وکیل غیر مسلم سے مقدمہ کی پیروی کرائی جائے سو اس میں شرعاً کوئی مضائقہ

۱...... وكذا ادخلوا فى الموالاة المنهى عنها السلام والتعظيم الى قوله: ولعل الصحيح ان كل ماعده العرف تعظيما وحسبه المسلمون موالاة نهو منهى عنها ولو مع اهل الذمة لا سيما اذا وقع شيئا فى قلوب ضعفاء المومنين الخ، احكام القرآن للشيخ ظفر احمد العثمانى ص ۱۰، ج: ۲، النهى عن موالاة الكفار وتحقيق معناها فروع الموالاة المنهى عنها، مطبوعه ادارة القرآن كراچى، روح المعانى ص: ۱۹۴، ج: ۳، الجزء الثالث، تحت آيت: ۲۸، مطبوعه دار الفكر بيروت،

۲...... فى المستخرجة عن مالك لا احب (رقى اهل الكتاب وكراهة ذٰلك والله اعلم اذا لم تكن رقيتهم موافقة مما فى كتاب الله تعالىٰ انما كانت من جنس السحر وما فيه كفر مناف للشرع (اوجز المسالك ص۳۸۷ ج۱۴ باب التعوذ والرقية فى المرض (مكتبه امداديه مكة المكرمه، فتح البارى ص ۱۱/۳۵۲، كتاب الطلب، باب الرقى بالقرآن والمعوذات، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى احمد الباز مكة المكرمة،

نہیں ہے۔[۱] دوسری صورت معالجہ کی یہ ہے کہ اس کو مقبول بارگاہِ الٰہی تصور کیا جائے اور یہ عقیدہ ہو کہ اس کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ بابرکت ومقبول ہیں جب وہ دم کرے گا، تو اللہ تعالیٰ مرض کو ختم فرمادیں گے۔ اس صورت میں غیر مسلم سے جھاڑ پھونک کرانا گویا کہ اس کو مقبولِ بارگاہ الٰہی قرار دینا ہے حالانکہ وہ اپنے کفر کی وجہ سے اس کا مستحق نہیں اوراس میں اس کا باوجود کافر ہونے کے بڑا اکرام واعزاز ہے، اس لئے اس کی اجازت نہیں ہے[۲]، اس سے عقائد فاسد ہوتے ہیں کہ آدمی بغیر ایمان لائے بھی کفر کی نجاستوں میں ملوّث ہوکر بزرگ ومقبول بارگاہِ الٰہی ہوسکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

سانپ کے کاٹے کو غیر مسلم سے جھڑوانا

سوال:- کافر سے سانپ کاٹے کا جھڑوانا کیسا ہے جب کہ ان میں کلماتِ کفر وشرک بھی ہوتے ہیں، دیوی دیوتاؤں کے نام ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کافر صرف بھگوان یا رام وغیرہ کا

۱...... ان المريض يجوز له ان يستطيب بالكافر فيما عدا ابطال العبادة (الشامی كراچی ص ۴۲۳ ج ۲، الشامی نعمانيه ص ۱۱۶ ج ۲، فصل فی العوارض، كتاب الصوم، النهر الفائق ص ۲/۲۸، كتاب الصوم، فصل فی العوارض، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، سكب الانهر على هامش المجمع ص ۱/۳۶۶، كتاب الصوم، فصل فی العوارض، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت)

۲...... وكذا ادخلو فی الموالاة المنهی عنها السلام، والتعظيم والدعاء بالكنية والتوقير بالمجالس الی قوله ولعل الصحيح ان كل ماعده العرف تعظيما وحسبه المسلمون موالاة فهو منهی عنها ولو مع اهل الذمة، لاسيما اذا وقع شيئا فی قلوب ضعفاء المؤمنين، احكام القرآن للشيخ العلامة ظفر احمد العثمانی رحمة الله رحمة واسعة ص ۱/۱۰۱، النهی عن موالاة الكفار الخ، فروع الموالاة المنهی عنها، مطبوعه ادارة القرآن كراچی،

نام لے تو کیا یہ تاویل صحیح ہے کہ وہ خدا کا نام ہے کسی بھی لغت وزبان میں ہو۔

الجواب حامداًومصلیاً!

جس رقیہ میں کلماتِ کفر ہوں یا ایسے کلمات ہوں جس کے معنیٰ معلوم نہ ہوں وہ رقیہ جائز نہیں، ہندو جھاڑ پھونک میں ایسے منتر وغیرہ بھی استعمال کرتا ہے جس میں دیوی دیوتاؤں سے استمداد مطلوب ہوتی ہے جس کا کفر ہونا ظاہر ہے اور بھگوان اور رام خداوند قدوس کے نام نہیں ہیں اور ان کے مفہوم سے خدائے پاک کی ذات بالا ومنزہ ہے۔ شامی[1] ج ۵ میں ہے۔

وانما تكره العوذة اذا كانت بغير لسان العرب ولا يدرى ما هو ولعله يدخله سحرا وكفرا وغير ذٰلک واما ماكان من القرآن او شئ من الدعوات فلا بأس به. فقط والله تعالىٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۴/۶/۸۸ھ

غیر مسلم سے آسیب کا علاج کرانا

سوال:- ایک شخص نے آسیب زدہ کا غیر مسلم سے علاج کرایا بعدہٗ وہ اس کی تلافی کرنا چاہتا ہے۔ وہ استغفار کرنے سے عنداللہ مغفور ہو جائے گا یا اس کی دوسری صورت ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر غلطی سے علاج کرایا ہے تو توبہ واستغفار کرلے اگر وہ کلماتِ کفریہ وشرکیہ کے ذریعہ

[1]...... الشامی نعمانیه ص ۲۳۲ ج۵، فصل فی اللبس، کتاب الحظر والاباحة، فتح الباری ص ۱۱/۳۵۲، کتاب الطب، باب الرقی بالقرآن، مطبوعه مکتبه نزار مصطفی احمد الباز مكة المكرمة،

علاج نہیں کرتا بلکہ جائز طریقہ پر علاج کرتا ہے تو اس میں مضائقہ نہیں جیسا کہ غیر مسلم ڈاکٹر یا طبیب سے جسمانی علاج درست ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۵/۸۹ھ

عورتوں کا عامل سے تعویذ لینا اور کاہنوں سے جھاڑ پھونک کرانا

سوال:- کیا عورتوں کا تعویذ والے نیز کاہنوں کے پاس جا کر جھاڑ پھونک کرانا شرعاً درست ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

نامحرم سے دور رہنا چاہئے[2]، کاہن کے پاس جا کر اس سے مخفی باتیں پوچھنا تو زیادہ خطرناک ہے[3]۔ تعویذ وغیرہ کی ضرورت ہو تو عامل سے اپنے شوہر یا کسی محرم والد بھائی وغیرہ کے ذریعہ منگالیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱/۶/۹۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۶/۹۱ھ

---

[1]...... ان المريض يجوز له ان يستطيب بالكافر فيما عداابطال العبادة (الشامی کراچی ص ۴۲۳ ج ۲ الشامی نعمانیه ص ۱۱۶ ج ۲، فصل فی العوارض، کتاب الصوم، طحطاوی علی المراقی ص ۵۶۴، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، مطبوعه مصر، النهرالفائق ص ۲/۲۸، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[2]......وفی الاشباه الخلوة بالاجنبية حرام (الدرالمختار زکریا ص ۹/۵۲۹، فصل فی النظر واللمس، الاشباه والنظائر ص ۱۵۹، کتاب الحظر والاباحة، مطبوعه مکتبه اشاعت الاسلام دهلی،

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اسمائے کفار سے تعویذات میں مدد لینا

سوال:- (الف) بعض تعویذات نظر بد وغیرہ کے ایسے ہیں کہ جس میں بڑے بڑے کفار وشیاطین کے نام لکھے جاتے ہیں اوران سے تعویذات میں مدد لی جاتی ہے تو ان کے نام سے تعویذات میں مدد لینا کیسا ہے؟

(ب) کس قسم کے تعویذات از روئے شرع بنانا جائز ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

(الف) ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ یہ ایک قسم کا شرک ہے۔[1]

(ب) اسمائے الٰہیہ آیاتِ قرآنیہ ادعیہ ماثورہ سے تعویذ درست ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۶/۵/۹۴ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [3]...... عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من اتى كاهنا فصدقه بما يقول ...... فقد برى مما انزل على محمد، رواه احمد وابوداؤد ص۲/۳۹۳، باب الكهانة، الفصل الثانى، كتاب الطب والرقى، مطبوعه ياسرنديم ديوبند،

(حاشیہ صفحہ هذا)

[1] اذا كانت (الرقية) بكلمات فيه استعانة من الشياطين او الكواكب فملحقة بالسحر المكفر، احكام القرآن للتهانوى ص ۱/۵۱، تحقيق السحر وحكمه حكم الرقى والعزائم، مطبوعه ادارة القرآن كراچى، فتح البارى ص ۱۱/۳۵۲، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن، مطبوعه مكتبه نزارمصطفى الباز مكة المكرمة،

[2]...... لاباس بالمعاذات اذاكتب فيها القرآن اواسماء الله تعالىٰ (شامى كراچى ص ۳۶۳، ج۶) كتاب الحظر والاباحة آخر فصل فى اللبس (شرح فقه اكبر ص ۱۸۴) باب جمهور العلماء يوجبون قتل الساحر، مطبوعه ديوبند، فتح البارى ص ۱۱/۳۵۳، كتاب الطب، باب الرقى بالقرآن، مطبوعه مصطفى احمد الباز مكة المكرمة،

مشرکانہ منتر سے علاج

الاستفتاء:- زید جو کہ بے علم ہے نماز بھی نہیں پڑھتا دھوبی کا پیشہ کرتا ہے۔ایک منتر کے ذریعہ کچھ امراض کی مثلاً اندرونی پھوڑا وکینسر کی جھاڑ پھونک کرتا ہے جس سے مریضوں کو صحت ہوجاتی ہے۔جس منتر سے وہ جھاڑتا ہے اس میں غیراللہ سے اعانت لی جاتی ہے۔خدا کا بالکل ذکر نہیں کرتا۔ البتہ ابتداء میں بسم اللہ وہ ضرور پڑھ لیتا ہے مثلاً یوں کہتا ہے کہ فلاں دیوی یا دیوتا کے نام سے یا ان کے حکم سے اچھا ہوجائے،جل جا، پھنک جا، کیا اس سے علاج کرانا عام حالات میں جائز ہے یا نہیں؟ بکر کینسر کا مریض ہے اور دو مستند پابند شرع ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ اس کا علاج بے سود ہے چونکہ یہ مرض معدہ اور جگر کے درمیان ہے اس لئے آپریشن کا یا بجلی کا علاج بھی خطرناک ہے اندریں حالات ایسے مریض کو زید سے جھاڑ پھونک کرانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسے شخص سے بذریعہ جھاڑ پھونک علاج کرانا جائز نہیں، اس میں دیوی دیوتا کو شافی اور متصرف مانا گیا ہے اور اس جھاڑنے والے کو اس دیوی دیوتا کا مقرب تسلیم کیا گیا ہے، ایسا عقیدہ بھی اسلام کے خلاف اور کفر ہے[۱] اور ایسے شخص سے جھاڑ پھونک کرانے میں اس عقیدہ کی تصدیق اور اس کا اعزاز ہے[۲]۔ شافیٔ مطلق، حاجت روا، متصرف صرف اللہ پاک ہے، اس

۱؎...... فی المستخرجة عن مالک لااحب رقی اهل الکتاب و کراهة ذٰلک والله اعلم اذا لم تکن رقیتهم موافقة لما فی کتاب الله تعالیٰ وانما کانت من جنس السحر وما فیه کفر مناف للشرع، اوجزالمسالک ص۳۸۷ ج۱۴) باب التعوذ والرقیة فی المرض. مکتبه امدادیه مکه مکرمه. (شامی نعمانیه ص ۲۳۲ ج۵) قبیل فصل فی النطر واللمس) کتاب الحظر والاباحة،

۲؎...... تقدم تخریجه تحت عنوان ”غیر مسلم سے چھاڑ پھونک کرانا“

کے حکم کے ماتحت زندگی بھی نعمت ہے اور موت بھی راحت ہے اس سے بغاوت کر کے زندگی بھی وبال ہے اور موت بھی عذاب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۱۰/۸۵ھ

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۰/۸۵ھ

منتر کے ذریعہ علاج کرنا

سوال:- ہمارے یہاں بچوں کو سر اور منہ وغیرہ میں گھاؤ پھوڑا پھنسی وغیرہ ہوتا ہے تو اس کا تعویذ بنا کر دیتے ہیں اور دم بھی کرتے ہیں، مسلمان ہو کر وہ یہ ہے، سیتا ستی کو سات بیٹا پھوک پھوان لڑیوان میل پوان دودھ پوان لڑیوان پوان دھان سیتا ستی ایک لاکھ ۳۶/ اولیاء کا یہ الفاظ ہوئے۔ آپ بتائیے کہ کیا ہے نیز یہ بھی تحریر کیجئے کہ دہائی کا کیا معنیٰ ہوتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ دہائی پڑھنا اور اس کا دم کرنا جائز نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

تعویذ گنڈے کے لئے نامحرم سے میل جول

سوال:- اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو تعویذ گنڈے کرنے کو اپنا پیشہ بنالے اور

---

[1]...... انما تکره العوذة اذا کان بغیر لسان العرب ولا یدری ماهو ولعله یدخله سحرا وکفرا وغیرذٰلک الخ، (شامی نعمانیه ص ۲۳۲ ج۵، قبیل فصل فی النظر واللمس) کتاب الحظر والاباحة، احکام القرآن للتهانوی ص ۱/۵۱، الرقی والعزائم، تحقیق السحر وحکمه، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

غیر مسلم کو بھی تعویذ قرآنی آیات سے لکھ کر دیوے، اور اُن سے اُجرت بھی لیوے۔ نیز نامحرم عورتوں سے بے پردگی سے ملے جُلے، حتیٰ کہ نامحرم عورتوں کو مار پیٹ کرتا ہو اور کہتا ہے کہ مجھے شیخ مدنیؒ نے تعویذ کرنے کی اجازت دی ہے یا انکے خلفاء کا نام لیتا ہے۔ کیا اس شخص کا یہ فعل شریعت کے خلاف نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تعویذ میں قرآنی آیات یا احادیث کی دعائیں یا اُن کے اعداد لکھ کر شفا کے لئے دینا درست ہے[1]۔ جس طرح نبض پر ہاتھ رکھ کر نامحرم کے مرض کی تشخیص کرنا درست ہے اسی طرح اگر ضرورت پیش آئے تو علاجاً بال پکڑنا بھی درست ہے[2]۔ تعویذات پر اُجرت لینا بھی درست ہے[3]۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ علاج سے واقف اور ماہر ہو، فریب کرنا جائز نہیں، نامحرم کے ساتھ تنہائی بھی جائز نہیں ہے[4]، نیز ایسا کوئی کام بھی نہ کیا جائے جس سے مسلمانوں کو بدگمانی پیدا ہو اور تہمت کا موقعہ نکلے[5]، غیر مسلم کو قرآنی آیات لکھ کر نہ دی جائے۔ ہاں اگر غلاف کے ساتھ

۱...... لاباس بالمعاذات اذا کتب فیها القرآن واسماء الله تعالیٰ الخ (الشامی نعمانیه ص ۲۳۲ ج۵) کتاب الحظر والاباحة. آخر فصل فی اللبس، احکام القرآن للتهانوی ص ۱۵۱/۱، تحقیق السحر وحکمه حکم الرقی والسحر والعزائم، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

۲...... (**الف**) ینظر الطبیب الی موضع مرضهابقدر الضرورة (الدرالمختارص۲۳۷ ج۵)
(**ب**) ماحل نظره حل لمسه(الدر المختار ص ۲۳۵ ج۵) کتاب الحظر والاباحة

۳...... وفی الحدیث اعظم دلیل علی ان یجوز الاجرة علی الرقی والطب (بذل المجهود ص ۱۱ ج۵، مطبوعه رشیدیه سهارنپور، ۲۲۷ ج۱۶، کتاب الطب، باب کیف الرقی، مطبوعه بیروت،

۴...... وفی الاشباه الخلوة بالاجنبیة حرام (الدرالمختار ص ۹/۵۲۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی النظر والمس، مطبوعه زکریا دیوبند)

۵...... روی الخرائطی فی مکارم الاخلاق مرفوعاً بلفظ مَنْ اَقَامَ نَفْسَه مَقَامَ التُّهَمِ فَلاَ یَلُومَنْ اَسَاءَ الظَّنَّ بِه (کشف الخفاء ص ۴۴ ج ۱، حدیث نمبر ۸۸) داراحیاء التراث العربی بیروت،

ہواور بے ادبی کا مظنہ نہ ہوتو گنجائش ہے[1]، غیر مسلم سے صحابہ کرامؓ نے جھاڑ پھونک کی اُجرت لی ہے اور حضرت نبی اکرم ﷺ نے اس کو برقرار رکھا ہے[2]۔ فقط اللہ پاک اخلاص دے۔

فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ ۱۷/۱/۱۸ھ

بانجھ کی اولاد کیلئے اس کی شرمگاہ پر ہاتھ رکھ کر وظیفہ پڑھنا

سوال:- ایک بریلوی شخص جس عورت کے لڑکا نہ ہو اس کی شرمگاہ پر ہاتھ رکھ کر یعنی پائجامہ کے اندر ہاتھ داخل کر کے گھنٹوں وظیفہ پڑھتے ہیں۔ کیا کوئی ایسا بھی وظیفہ ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وظیفہ تو کیا ہوتا نفسانی ہوس ہے۔ نہایت ہی شرمناک اور کمینہ حرکت ہے۔ لوگوں کو چاہئے کہ اپنی عورتوں کو اس سے علیحدہ رکھیں خود بھی علیحدہ رہیں[3]، اگر مرید ہو گئے ہوں تو بیعت

---

[1]...... نظیره کافر من اهل الذمة او اهل الحرب طلب من مسلم ان یعلمه القرآن والفقه قالوا لاباس الخ، (قاضی خان ص۴۲۶/۳، مطبوعه کوئٹه، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی التسبیح الخ)

[2]......راجع: صحیح البخاری ص۳۰۴/۱، کتاب الاجارات، باب مایعطی فی الرقیة علی احیاء العرب الخ، مطبوعه رشیدیه دهلی، بذل المجهود ص۱۱/۵، کتاب الطب، باب کیف الرقی، مطبوعه رشیدیه سهارنپور، مطبوعه بیروت ص۲۲۷، ۲۲۸/۱۶،

[3]...... الخلوة بالاجنبیة حرام، سکب الانهر علی هامش المجمع ص۲۰۳/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی النظر ونحوه، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، الاشباه والنظائر ص۱۵۹، کتاب الحظر والاباحة، مطبوعه دهلی، (قوله نهی رسول الله ﷺ عن کلامنا ایها الثلاثة) هو دلیل علی وجوب هجراز من ظهرت معصیته، فلا یسلم علیه الا ان یقلع وتظهر توبته، المفهم لما اشکل من تلخیص کتاب المسلم ص۹۸/۷، کتاب الرقاق، باب یهجر من ظهرت معصیته، مطبوعه دارابن کثیر دمشق بیروت،

فسخ کردیں[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

لکھے ہوئے پانی کی مضرت اوراس کا علاج

سوال:- اگر پانی پر کوئی شخص (جو برتن وغیرہ میں رکھا ہو) لکھ جاوے اوراس کے پینے سے گلا دکھنے لگے تو اور پانی لیکراس کو چاقو سے تین بار کاٹ کر پینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ ایک ٹوٹکا ہے شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں اگر اعتقاد ہو کہ چاقو سے کاٹ کر پانی پینے سے گلا ٹھیک ہو جائے گا تو چونکہ یہ نہ شرعاً کوئی علاج ہے نہ طباً، لکھے ہوئے پانی کو نہ شریعت نے مضر بتایا نہ طب نے لہٰذا اس سے احتراز چاہئے[۲]، اگر یہ اعتقاد نہ ہو تو یہ ایک فعل عبث ہے اور دوسروں کے حق میں مفسدِ عقیدہ اس لئے اس سے اجتناب ضروری ہے[۳]، ایسا

۱...... مرید شدن از آنکس درست است کہ دران پنج شرط متحقق باشد۔ اول علم وکتاب وسنت رسول داشتہ باشد خواہ خواندہ باشد از عالم یا یادداشتہ باشد شرط دوم آنکہ موصوف بعدالت وتقویٰ باشد واجتناب از کبائر وعدم اصرار برصغائر نماید الخ (فتاوىٰ عزيزى ص ۱۰۴ ج ۲، مطبوعه رحيميه ديوبند) القول الجميل شرح شفاء العليل ص ۱۴،

۲...... الاشتغال بالتداوى لا باس به اذااعتقدان الشافى هو الله تعالىٰ وانه جعل الدواء سببا اما اذا اعتقدان الشافى هو الدواء فلا، كذا فى السراجية (الهندية ص ۳۵۴ ج ۵) الباب الثامن عشر فى التداوى والمعالجات، مطبوعه كوئٹه،

۳...... اى من اقسام السحر واحكامها) ما لم يكن فيه كفر ولااضرار بالمسلمين ولكنه (الى او قوله يترتب عليه معصية اومفسدة كفساد اعتقاد العامة والتلبيس عليهم (والى قوله) مقتضى القواعد ان ذلک ايضا، فان المفضى الى المعصية كمستلزمها الخ، احكام القران للشيخ ظفر احمد العثمانى ص ۵۰، ۵۱، ج ۱، مطبوعه ادارة القرآن كراچى)

معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے پانی کے احترام کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہا ہوگا کہ پانی کو لکھنا نہیں چاہئے اوراس میں ایک مضرت بھی تجویز کردی کہ گلا دکھے گا کیوں کہ بلامضرت بتلائے شاید یہ مخصوص احترام نہ ہوگا یا لکھنے سے پانی میں کچھ ذرات گرنے کی وجہ سے اس کو منع کیا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۲/۱۱/۵۴ھ

صحیح: سعید احمد غفرلہ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲۴/ذی قعدہ ۵۴ھ

بواسیر کا عجیب علاج

سوال:- زید کہتا ہے کہ اگر قربانی کے جانور کے منہ میں تانبہ کا پیسہ ڈال کر یا جانور کو وہ پیسہ کھلا کر ذبح کیا جائے اور پھر اس پیسہ کو بواسیر کے مرض والے کو پہنا دیا جائے تو مرض ختم ہو جائے گا۔

زید نے اپنی قربانی کے وقت ایسا ہی کیا۔تو کیا اس سے عقیدہ کی خرابی پیدا ہوئی ہے یا یہ شرک ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قربانی کا جانور تو اس سے خراب نہیں ہوا، اور بواسیر میں اس کا مفید ہونا کوئی فقہی مسئلہ نہیں اگر طب سے یا تجربہ سے اس کا مفید ہونا ثابت ہو تو اس میں مضائقہ نہیں[1] اگر محض ٹوٹکا ہے

[1]...... کذا یستفاد من ھٰذہ العبارة: لا بأس بوضع الجماجم فی الزرع والمبطخة لدفع ضرر العین، شامی نعمانیہ ص ۲۳۲ ج۵، قبیل فصل فی النظر والمس، کتاب الحظر والاباحة،

تواس سے اجتناب کیا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۳/۱/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین دارالعلوم دیوبند

کسی پر آئے ہوئے جن اور پری کے ذریعہ علاج

سوال:- ہمارے علاقہ میں ایک نوجوان جو اخلاقی اعتبار سے بہت نیک ہے زندگی میں سادگی ہے برسر روزگار ہے اس کے متعلق یہ بات مشہور ہے کہ اس پر کسی مرحوم بزرگ (ولی) کا سایہ ہے بزرگ اس پر حاضر ہوتے ہیں، اور مختلف امراض، آسیبی اثر آپسی تنازعہ سے متعلق تفصیل سے بتاتے ہیں اور علاج بھی کرتے ہیں۔ سینکڑوں لوگ شفایاب ہوئے لوگ اپنے طور پر عطیہ دیتے ہیں ان کی کوئی مانگ نہیں علاج میں شرکیہ فعل نہیں ہے۔ علاج تعویذ گنڈا و پانی پر دم کر کے کرتے ہیں اسی طرح ایک ضعیف سال خاتون پر پریوں کا سایہ ہے پریاں اس پر حاضر ہوتی ہیں اور نہایت فصیح اردو، مراٹھی میں گفتگو کرتی ہیں جبکہ ضعیفہ اردوو، مراٹھی بالکل نہیں جانتی عمل میں شرکیہ فعل نہیں ہے علاج کسی چیز پر دم کر کے اور گنڈا دھاگا دے کر کرتی ہے۔

مسئلہ (۱) مندرجہ بالا واقعہ سے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ (۲) اس طریقہ علاج سے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ (۳) اس علاج پر یقین رکھنے اور جائز جاننے والے پر شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

او۲و۳: جنات اور پریوں کا انسان مرد وعورت پر آنا اور اس قسم کی باتیں بتانا ممکن ہے

اردو، مراٹھی یا کسی اور زبان میں گفتگو کرنا بھی ممکن ہے[1] علاج کے لئے کسی دوا کا بتلانا اور اس سے شفاء کا حاصل ہونا بھی ممکن ہے، حدیث وقرآن کی دعائیں پڑھ کر دم کر کے اور تعویذ گنڈا دے کر استعمال کرانے سے جنات کا دفع ہو جانا بھی ممکن ہے اور مریض کا شفا پا جانا بھی ممکن ہے لیکن ایسی حالت کی بتائی ہوئی بات کو حجت شرعیہ قرار دینا درست نہیں مثلاً اگر وہ بتائے کہ فلاں شخص نے چوری کی ہے تو اس کے بتانے سے اس شخص کو چور قرار دینا درست نہیں جب کہ معالجہ صحیح طریقہ پر ہو اس میں کوئی شرکیہ عمل یا کوئی غلط چیز نہ ہو جائز ہے اور اس کی وجہ سے کچھ ہدیہ دیا جائے اس کا لینا بھی درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹/۱۱/۹۹ھ

ستاروں کی چال برائے علاج

سوال:- فی نفسہٖ نقش لکھنا درست ہے یا نہیں؟ جب کہ یہ کہتے ہیں کہ نقوش کی چال ستاروں کی چال پر ہوتی ہے۔ اس میں ستاروں کو مؤثر ماننا پڑتا ہے اور نقش کے خانے متعین ہوتے ہیں یہ مشتری کا خانہ ہے یہ زہرہ کا یہ مریخ کا اگر درست ہیں تو بہشتی زیور میں بیس کا نقش اور پندرہ کا کیوں لکھا گیا ہے

---

[1] ......تصرف جن وشیاطین در بدن آدمی یعنی در روح ہوائی ونسیمہ او کہ حامل قوی است وآں را بصرع الجن در عربی می نامند و بآسیب وخبط تعبیر می کنند نزد اہل سنت بلکہ اکثر فرق اسلام مسلم است الخ (فتاویٰ عزیزی ص ۱۱۱ ج ۱)

بدن آدمی یعنی اس کی روح ہوائی ونسیمہ میں جو کہ حامل قوی ہے جن وشیاطین کا تصرف کرنا جس کو عربی میں صرع الجن کہتے ہیں اور آسیب وخبط سے بھی تعبیر کرتے ہیں اہل سنت بلکہ اکثر فرق اسلام کے نزدیک مسلم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

نقش کا ایک مستقل حساب ہے ستاروں کو مؤثر بالذات سمجھنا درست نہیں[1]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیو بند ۱۲/۴/۱۳۸۶ھ

الجواب صحیح: نظام الدین دار العلوم دیو بند ۱۲/۴/۱۳۸۶ھ

سحر کا حکم

سوال:- کیا مسلمان کو جادو کرنا جائز ہے اور جو جادو کا عمل کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) سحر کرنا کبیرہ گناہ ہے کذا فی شرح الفقہ الاکبر[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیو بند

جادو کرنے والے کا حکم

سوال:- ہم پر ڈیڑھ سال سے کسی نے جادو کرا دیا ہے جو خصوصاً قوتِ مردانہ پر اثر

---

[1]...... اعلم ان كثيراً من العلماء على تحريم علم النجوم مطلقاً وبعضهم على تحريم اعتقاد ان الكوكب مؤثرة بالذات (فتح الملهم ص ۲۴۰ ج ۱) باب بيان كفر من قال مطرنا بالنوء كتاب الايمان، مطبوعه ادارة شركت علميه ديوبند، احكام القرآن للتهانوى ص ۴۸/۱، تحقيق السحر وحكمه، اقسام السحر واحكامها، مطبوعه ادارة القرآن كراچى،

[2]...... والمراد بها أى الكبائر نحو القتل والزنىٰ واللواطة والسرقة وقذف المحصنة والسحر الخ شرح الفقه الأكبر ص ۶۸، عدد الكبائر، مطبوعه رحيميه ديوبند، شرح العقائد للنسفى مع النبراس ص ۳۲۲، بحث الكبيرة، مطبوعه امداديه ملتان، كتاب الكبائر للذهبى ص ۱۱، الكبيرة الثالثة، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى الباز،

انداز ہے جس کے باعث ہم بہت پریشان ہیں۔فتویٰ اس لئے لینا چاہتے ہیں کہ عامل کو چوٹ دی جائے یا کرانے والے کو؟ جب کہ شرعی ثبوت موجود ہے

الجواب حامداًومصلیاً!

دونوں ہی مجرم اور مستحقِ سزا ہیں جادو بر سر جادوگر[1]۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲/۴/۹۰ھ

سحر سیکھنا دفعِ سحر کے لئے

سوال:-عمر نے سحر اور سفلیات کے ذریعہ زید کی جان اور مال کو ہلاکت اور مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ایسی صورت میں زید اپنی جان ومال کی حفاظت میں سحر سیکھ کر مدافعت کرے یا کوئی دوسرا شخص سحر کے ذریعہ مدافعت کرے۔مدافعت کے لئے سحر سیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

جس سحر میں ایسا کوئی عمل یا اعتقاد اختیار کرنا ہوتا ہے جس سے ایمان باقی نہیں رہتا اس کا سیکھنا اور کرنا یا دوسرے سے کرانا کچھ بھی جائز نہیں۔

قال الشیخ ابو منصور الماتریدی: القول بان السحر کفر علی الاطلاق

---

[1]...... وفی الحدیث لیس منا من سحر اوسحر له (مرقاة ص ۱۰۴ ج ۱) مطبع اصح المطابع، باب الکبائر (شامی نعمانیه ص ۱۳۵ ج ۵) جوسحر کرے یا جس کے لئے سحر کیا جائے وہ ہم میں سے نہیں۔ وحکم عامله انه یقتل ولا یستتاب والمسلم والذمی والحر والعبد والذکر والانثی سواء علی المختار، احکام القرآن للتهانوی ص:۴۸، ج:۱، اقسام السحر واحکامها، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

خطا بل یجب البحث عنه، فان کان فی ذٰلک ردّ ما لزمهٗ فی شرط الایمان فهو کفر، وَاِلَّا فلا، فلو فعل ما فيه هلاک انسان اومرضه او تفریق بینه بین وَامرأتهٗ وهو غیر منکر لشئ من شرائط الایمان لا یکفر لکنه یکون فاسقاً ساعیاً فی الارض بالفساد اه شرح فقه اکبر[1] ص ۱۷۴، یکفر السّاحر بتعلّمه وفعله سواء اعتقد الحرمة اولا اهـ[2] (درمختار) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۵/۳/۲۵ھ

دفع سحر

سوال:- ہمارے علاقہ گجرات میں آج کل سحر کا بڑا زور ہے۔ ذرا سا اختلاف یا دشمنی ہوئی، کہ فریقِ مخالف جان لینے یا پریشان کرنے کے لئے غیر مسلم ساحروں سے سحر کردیتا ہے۔ اس کے دفعیہ کے لئے تعویذات وعملیات سب کچھ کیا گیا مگر فائدہ نہیں ہوا، البتہ تخفیف ہو جاتی ہے۔ عاملوں کا کہنا ہے کہ چوں کہ یہ سفلی اور ناپاک علم ہوتا ہے اس لئے اس کا مکمل دفعیہ بھی اسی طرح سفلی اور ناپاک علموں سے ہی ہوسکتا ہے۔ چند مشرک عامل بھی تعلق کی وجہ سے عمل کرنے کے لئے تیار ہیں، مگر شریعت کا احترام اور گناہ کے ڈر کی وجہ سے نہ تو آج تک خود کیا اور نہ کسی کو اجازت دی، اب تک بہت سے لوگ پریشان ہو چکے ہیں اور متعدد اموات بھی ہو چکی ہیں، تو کیا ایسی صورتِ حال میں غیر مسلموں سے مشرکوں سے سحر ٹوٹکا وغیرہ تمام

---

[1]...... شامی نعمانیه ص ۳/۲۹۵، مطلب فی الساحر والزندیق، مطبوعه کراچی ص ۴/۲۴۰،

[2]...... شرح فقه اکبر ص ۱۷۸، مطبوعه مجتبائی دهلی، السحر والعین حق، شامی کراچی ص ۱/۴۵، قبیل مطلب السحر انواع، احکام القرآن للتهانوی ص ۱/۴۱، اقوال الفقهاء فی السحر والساحر، مطبوعه کراچی،

پلید چیزوں کے رد کے لئے کروانا جائز ہے یانہیں، اس میں ہمیں کچھ کھانا پینا، باندھنا پڑھنا نہیں ہوتا ہے، وہ اپنے عمل کے ذریعہ خود دفع کرتا ہو یا ان میں سے کوئی بات کرنی ہوتی ہو تو کیا ان میں کوئی فرق ہوگا، یا دونوں صورتیں مساوی ہوں گی؟

مولانا ابراهیم صاحب
مدرسہ اسلامیہ ڈابھیل، سورت، گجرات

الجواب حامداًومصلیاً!

اس ضرورت کی حالت میں اس سے علاج کرانا درست ہے مگر اس طرح کہ جو کچھ کرنا ہو وہ خود کرے کھانا، پینا، باندھنا، پڑھنا کوئی کام مسحور کو نہ کرنا پڑے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۳/۶/۹۲ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

دفعِ سحر کی ترکیب

سوال:- زید کی شادی ہندہ سے ہوئی مگر ہندہ کے گھر والوں نے زید پر جادو کردیا جس سے اپنے والدین سے بالکل بیزار ہوگیا۔ بہت عمل کیا مگر افاقہ نہیں ہوا اب یہ بتلایا گیا کہ شیطانی عمل ہی سے دُور ہوگا۔ تو اگر ایسا عمل (جادو) کرایا جائے تو گنجائش ہے یانہیں؟

---

[1]...... وقد اجاز بعض العلماء تعلم السحر لاحد امرین: اما لتمییز مافیه کفر من غیره، واما لازالته عمن وقع فیه الی قوله: واما الثانی: فان کان لایتم کما زعم بعضهم الا بنوع من انواع الکفر او الفسق فلا یحل اصلا، والا جاز للمعنی المذکور، احکام القرآن للتهانوی ص ۱/۴۹، اقسام السحر احکامها،

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ کہنا کہ عملِ شیطانی ہی سے علاج ہوتا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ دفعِ سحر جائز اعمال سے بھی ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے دفعِ سحر کے لئے معوذتین نازل ہوئی تھیں[1]۔ مثلاً اگر سحر کئے کو چالیس روز تک سورۂ فاتحہ مع بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم چینی کے برتن پر زعفران کے پانی سے لکھ کر دھو کر پلایا جائے نہار منہ تو باذنہ تعالیٰ شفا ہو جاتی ہے[2]۔ حدیث شریف میں موجود ہے کہ سورۂ فاتحہ شفا ہے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۱۶/۷/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ // // ۱۷/۷/۸۸ھ

سحر کا اثر اور ساحر کا حکم

سوال:- زید وجع المفاصل کی بیماری میں چار ماہ سے بیمار رہا، علاج کرتا رہا مگر بے سود بعض لوگوں نے خیال کیا کہ کسی نے جادو کیا ہے۔ مکان کی تلاشی لی گئی اور کچھ تعویذ نکل

---

[1]...... اخرج ابن مردویہ والبیھقی فی الدلائل عن عائشة ان یھودیا سحر النبی ﷺ فی احد عشر عقدة فی وتر دسه فی بیر فمرض النبی ﷺ ونزلت معوذتان الحدیث (تفسیر مظھری ص ۳۷۶ ج ۱۰، سورة الفلق)

[2]...... وللمسحور والمریض الذی اعیاالاطباء مرضه یکتب فی اناء چینی ابیض (الی قوله) فیمحوه بالماء ویشرب الماء اربعین یوما قلت ورأیت سیدی الوالد یزید علیه الفاتحه (القول الجمیل ترجمه شفاء العلیل ص: ۸۹، رحیمیه فصل برائے مسحور مریض مایوس العلاج)

[3]...... عن عبد الملک بن عمیر قال قال رسول الله ﷺ فاتحة الکتاب شفاء من کل داء، سنن الدارمی ص ۲/۴۴۵، کتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الکتاب، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، تفسیر درمنثور ص ۱/۱۵، تفسیر سورة الفاتحة، مطبوعه دار الفکر بیروت،

آئے جس کے بعد مریض کوافاقہ ہوا۔ایک صاحب نے اپنے عمل (جادو) سے رکھنے والے کو معلوم کیا جواس گھر کی رہنے والی ہندہ ہے مگر وہ اس فعل سے انکار کر رہی ہے مریض اس کے بعد بھی سخت بیمار رہا۔

۱۔کیا جادو کے ذریعہ بیمار ہونا شرعاً درست ہے؟

۲۔بغیر دیکھے تعویذ رکھنے والے کو معلوم کرنا ممکن ہے؟

۳۔اگر جواب اثبات میں ہوتو تعویذ رکھنے والے کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

۴۔اورنفی کی صورت میں اس قسم کے اعتقاد رکھنے والے کیسے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

۱۔شرعاً یہ محال نہیں بلکہ ممکن ہے[۱]

۲۔عملیات کے ذریعہ یہ بھی ممکن ہے لیکن بغیر حجتِ شرعیہ کے شرعاً مجرم قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

۳۔جب تک وہ عورت اقرار نہ کرے یا شرعی شہادت سے ثبوت حاصل نہ ہو،اس کو سزا دینا درست نہیں۔

۴۔جولوگ سحر (جادو) کے منکر ہیں ان کا یہ انکار اہلِ سُنّت والجماعت کے خلاف ہے۔

اختلفوا أله (ای للسحر)تاثیر فقط بحیث یغیر المزاج فیکون نوعاً من الامراض اوینتھی الی الحالة بحیث یصیر الجماد حیواناً مثلاً وعکسه فالذی علیه الجمهور هو الاوّل وذهب طائفة قلیلة الی الثانی الیٰ قوله والحق ان لبعض

---

[۱]...... اخرج ابن مردویة والبیهقی فی الدلائل عن عائشة ان یهودیا سحر النبیﷺ فی احد عشر عقدة فی وتر دسه فی بیرٍ فمرض النبیﷺ ونزلت معوذتان الحدیث (تفسیر مظهری ص۳۷۶ج۱۰، سورة الفلق)

اصناف السحر تاثیراً فی القلوب کالحب والبغض والقاء الخیر والشر وفی الابدان بالالم والسقم اھـ فتح الباری ص ۱۸۸، ج ۱۰[1]،

والسحر فی نفسه حق امر کائن الا انه لا یصلح الا للشر والضرر بالخلق، والوسیلة الی الشر شر فیصیر مذموماً اه قال ابوحنیفہؒ الساحر اذا اقر بسحره او ثبت بالبینة یقتل ولا یستتاب منه ردالمحتار[2] ص ۴۵۶ ج ا، فلو فعل ما فیه هلاک انسان اومرضه اوتفریق بینه وبین اِمرأته وهو غیر منکر لشئ من شرائط الایمان لا یکفر لکنه یکون فاسقاً ساعیاً فی الارض بالفساد فیقتل الساحر والساحرة لان علة القتل السعی فی الارض بالفساد وهٰذه العلة تشتمل الذکر والانثیٰ واما اذا کان سحراً هو کفر فیقتل الساحر لا الساحرة لان علة القتل الردة والمرتدة لا تقتل کذا ذکره صاحب الارشاد فی الاشراق، شرح فقه اکبر[3] ص ۱۷۸،

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں ہندہ کوکوئی سزا نہیں دی جاسکتی۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

جنات کے دفعیہ کے لئے خنزیر کی بھینٹ چڑھانا

سوال:- ہندہ پر بعقیدہ عوام آسیب کا خلل ہے وہ وقتاً فوقتاً کھیلتی رہتی ہے اور ہندہ

---

[1]...... فتح الباری ص ۱۸۹ ج ۱۰ امصری، وصفحہ ۱۷۳/۱۰، کتاب الطب، باب السحر، مطبوعه اشرفی دیوبند،

[2]...... ردالمحتار نعمانیه ص ۲۹۵ ج ۳، باب المرتد. مطلب فی الساحر والزندیق، شامی کراچی ص ۲۴۰، ۴/۲۴۱، احکام القرآن للتهانوی ص ۴۰، ۱/۴۱، اقوال الفقهاء فی السحر والساحر، مطبوعه کراچی،

[3]......شرح فقه کابر ص ۱۷۸، السحر والعین حق، مطبوعه مجتبائی دهلی،

اوراس کے گھر کے لوگوں نے مسلم عاملین کو دکھا کر ہندواوجھا کو دکھایا اس نے اپنے طریقہ کار اور عقیدہ کے مطابق اس کی دیکھ بھال کی لیکن ہندہ اچھی نہ ہوئی۔ اوجھا کے گھر آتے جاتے ہندہ نے دیکھا کہ دوسرے اس طرح کے مریض کے لئے ہندو عامل خنزیر کی بھینٹ چڑھاتا ہے اور وہ اچھے ہورہے ہیں۔ لہٰذا یہ بات ہندہ اوراس کے گھر والوں کے ذہن میں بیٹھ گئی ایک روز ہندہ نے کھیلتے ہوئے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ہم پر تم لوگ خنزیر کا بھینٹ چڑھاؤ تو چھوڑ دیں گے ورنہ نہیں چھوڑیں گے خنزیر بھی ایک روز کا تخلیق شدہ ہو چنانچہ ہندہ کے گھر کے لوگ چار خنزیر کے بچے جو ایک روز کے تخلیق شدہ تھے چالیس روپیہ میں خرید کر لائے اوران کا گلا دبا کر بھینٹ چڑھائی یہ مشیتِ ایزدی تھی کہ ہندہ آج تک ٹھیک نہیں ہوئی جب ہندہ کی برادری کے لوگوں نے یہ واقعہ سنا تو ہندہ اوراس کے گھر والوں کو برادری سے نکال دیا اور سوشل بائیکاٹ کر دیا، اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ برادری کے لوگوں کا ہندہ اوراس کے گھر والوں کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا از روئے شرع کہاں تک صحیح ہے؟ کیا ہندہ اوراس کے گھر کے لوگ اس فعل کی وجہ سے خارج از ایمان تو نہیں ہو گئے اگر ہو گئے تو ایمان اور برادری میں انہیں کس طرح واپس لایا جا سکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

بھینٹ چڑھانا سخت غلطی ہوئی خنزیر کی بیع وشراء بھی باطل ہے[1] اور معصیت ہے ان لوگوں کو توبہ واستغفار لازم ہے غیر اللہ کے نام کی نذر کو بحر[2] میں شرک لکھا ہے اس لئے احتیاط کا

---

[1]...... اما بیع الخمر والخنزیر ان کان قوبل بالدین کالدراھم والدنانیر فالبیع باطل (ھدایة ص ۴۹ ج۳، باب البیع الفاسد، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، البحر الرائق ص ۷۱ ج۶، باب البیع الفاسد، مطبوعه الماجدیه کوئٹه)

[2]...... وأما النذر الذی ینذره أکثر العوام علی ماھو مشاھد کان یکون لانسان غائب الیٰ قولهٖ فھٰذالنذر باطل بالاجماع...... والنذر للمخلوق ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

بھی تقاضہ یہ ہے کہ وہ کلمہ پڑھ کر تجدیدِ ایمان بھی کرلیں[1]، اور اپنی غلطی کا اقرار ندامت کے ساتھ کریں پھر ان کا بائیکاٹ ختم کردیا جائے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱۰/۹۰ھ

حاضرات نکلوانا

سوال:- ہمارے علاقہ میں رواج ہے کہ عامل لوگ بچوں کے ناخن میں سیاہی دے کر مؤکل یعنی جن سے جو چاہے سوال کرتے ہیں اور اس کا جواب مؤکل دیتا ہے تو شرعاً یہ فعل جائز ہے یا نہیں؟ جنات کو قبضہ کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر حاضرات میں کلماتِ کفریہ وشرکیہ نہ ہوں نہ استمداد من غیر اللہ ہو تو درست ہے ورنہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

..................لایجوز لأنه عبادة والعبادة لا تكون للمخلوق ......ومنها ان ظن ان الميت يتصرف فی الامور دون الله تعالیٰ واعتقاده ذٰلک کفر (البحر ص۲۹۸ ج۲، قبیل باب الاعتکاف، فصل فی النظر، مطبوعه مکتبة الماجدية کوئٹه، شامی نعمانیه ص ۴۳۹ ج۲، شامی کراچی ص ۲/۴۳۹، کتاب الصوم، مطلب فی النذر الذی یقع للاموات الخ)

(حاشیہ صفحہ هذا) [1]......وماکان فی کونه کفرا اختلاف یؤمر قائله بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذلک احتیاطا، مجمع الانهر ص ۲/۵۰۱، کتاب السیر والجهاد، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

[2]...... فاما الهجر ان لاجل المعاصی والبدعة فواجب استصحابه الی ان یتوب من ذلک، المفهم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم ص ۶/۵۳۴، کتاب البر والصلة، باب النهی عن التحاسد والتدابر الخ، حکم الهجران لاجل المعاصی، مطبوعه دارابن کثیر دمشق بیروت،

نہیں[1]لیکن حاضرات میں نظر آنے والی چیز یقینی نہیں ہوتی۔ بعض[2] اکابر کا خیال ہے کہ وہ صرف دیکھنے والے اور عامل کے تخیل کا اثر ہوتا ہے اسلئے اسکی وجہ سے کوئی قطعی حکم نافذ کرنا یا کسی پر کوئی الزام عائد کرنا درست نہیں[3]۔ جنات کو قبضہ میں کرنے کیلئے کیا کرنا ہوتا ہے؟ اور اس سے کیا غرض ہوتی ہے؟ لکھ کر دریافت کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۸۸/۶/۱۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دار العلوم دیوبند ۸۸/۶/۲۰ھ

عمل حاضرات سے متعلق تفصیل

الاستفتاء:- (۱) حاضرات کیا چیز ہے؟ اور حاضرات کسے کہتے ہیں؟ اور حاضرات کی کتنی قسمیں ہیں (۲) حاضرات سے کیا فائدہ ونقصان ہے؟ کیا شریعت میں اس کی کچھ اصلیت ہے؟ (۳) حاضرات کے ذریعہ علاج کرانا اور زندہ ومردہ روحوں سے بات چیت کرنا اور کرانا کیسا ہے؟ (۴) حاضرات کے ذریعہ لوگ بچوں کو دکھا کر تقریر کرواتے ہیں اور تعویذ لکھواتے ہیں تو یہ کہاں تک صحیح ہے (۵) حاضرات میں جو لوگ آتے ہیں وہ اپنے کو فرشتہ بتلاتے ہیں تو کیا وہ صحیح کہتے ہیں یا جنات ہوتے ہیں اپنے کو مغالطہ دیتے ہیں جنات ہوتے

۱...... **الرقية اذا كانت ...... بادعية ماثورة او آيات قرآنية ...... فهي مما لا بأس بها ...... وان كانت بكلمات فيه استعانة من الشياطين او الكواكب فملحقة بالسحر المكفر، احكام القرآن للتهانوی ص ۱/۵۱، حکم الرقی والعزائم، تحقیق السحر وحکمه، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،**

۲...... حضرت تھانویؒ نے مجالس حکیم الامت ص ۱۳۱ میں ارشاد فرمایا ہیں، ”بہت سے تعویذ گنڈے والے حاضرات کے ذریعہ معلومات حاصل کرنے کے قائل ہیں، میرا تجربہ یہ ہے کہ حاضرات محض خیالات کا تصرف ہے الخ

۳...... **امداد الفتاویٰ ص ۸۶ ج ۴، تعویذات واعمال، كتاب الحظر والاباحة**، عنوان ”برتن پر کوئی آیت وغیرہ پڑھکر حرکت میں لانا اور اس سے وقائع معلوم کرنا“، **مطبوعہ زکریا دیوبند،**

ہوئے اپنے کو فرشتہ بتلاتے ہیں۔ فرشتوں کی طرح جنات کے بھی پر ہوتے ہیں؟ (۶) حاضرات میں زیادہ تر چھوٹے لڑکے اورلڑکیاں آٹھ سال سے بارہ سال تک دیکھتے ہیں اورآوازیں سنتے ہیں تو کیا وہ لڑکے اورلڑکیاں صحیح جواب دیتے ہیں (۷) حاضرات کے ذریعہ شہدائے کرام وبزرگان دین اورعلماء کرام کی روحیں آکر بات چیت کرتی اورتحریر کرتی ہیں تو کیا یہ صحیح ہے؟ ایسا ہوسکتا ہے؟ اوربھی بہت سے لوگوں کی روحیں آجاتی ہیں۔ یا یہ جنات ہی لوگ ہوتے ہیں۔ وہ دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو بزرگان دین اورعلماء کرام وغیرہ بن کر بچوں کے سامنے آکر بات چیت کرنے اورتقریر کرنے لگتے ہیں اورتعویذ وغیرہ بچوں کا ہاتھ پکڑ کر لکھواتے ہیں؟ (۸) کیا حاضرات کرنے اور کرانے والے گنہگار ہوتے ہیں یا ہوسکتے ہیں؟ (۹) حاضرات کو چھوڑ کر چھوٹے بچے یعنی لڑکے اورلڑکیاں ہی کم عمر والے کیوں دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں؟ اوربڑی عمر والے کیوں نہیں دیکھ اورسن پاتے ہیں؟ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ پندرہ اوربیس سال تک کی عمر کی لڑکیاں دیکھ کر آوازیں سن لیتی ہیں؟ (۱۰) اسلام میں حاضرات کے سیکھنے کا آسان طریقہ کیا ہے؟ بعض لوگ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** سے اوربعض لوگ آیت کریمہ سے اوربعض لوگ قرآن شریف کی سورتوں اورآیتوں سے حاضرات کرتے ہیں یہ کہاں تک صحیح ہے اوراس سے حاضرات ہوتا بھی ہے (۱۱) کیا حاضرات سے عقائد خراب ہوتے ہیں یا ہوسکتے ہیں؟ حالانکہ حاضرات کے ذریعہ روحانی علاج اورجسمانی علاج بھی ہوجاتا ہے کیوں کہ دیکھا گیا ہے کہ سحر وجسمانی بیماریوں کے مریضوں کو حاضرات کے ذریعہ فائدہ ہوا ہے مندرجہ بالا سوالات کے جوابات مہربانی فرما کر شریعت مقدسہ کی رو سے دینے کی زحمت کریں تاکہ اسی کے مطابق عمل کیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

روح کے لئے پانچ صفات ہیں۔ عاقلہ غضبانیہ، شہوانیہ، خیالیہ، واہمہ، جس میں

عاقلہ غالب ہواور بقیہ صفات اتنی مغلوب اور مضمحل ہوں کہ ان کا ظہور ہی نہ ہوتا ہوایسی روح کوروح ملکی کہتے ہیں جس میں غضبانیہ غالب ہووہ حیوانیہ سبعیہ ہے جس میں شہوانیہ غالب ہو وہ حیوانیہ بہیمیہ ہے جس میں خیالیہ اورواہمیہ غالب ہو وہ جنّیہ ہے جس میں پانچوں صفات اعتدال کے ساتھ ہوں وہ انسانیہ ہے پھراگرانسان عاقلہ کو حاکم بنا کر بقیہ چاروں کوتابع اورمحکوم رکھیں تو اس کا مقام بہت بلند ہوتا ہے یہاں تک کہ ملائکہ سے بڑھ جاتا ہے جیسا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اگرقوت عضبانیہ حاکم ہوجائے تو مزاج میں درندگی اورسبعیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے لوگوں کو بڑی وحشت ہوتی ہے ایسا آدمی ہر وقت دوسروں کوستانے اورزیر اقتدار رکھنے کی ہر غلط سے غلط تدابیر اختیار کرتا ہے کوئی مروت اس میں باقی نہیں رہتی۔ اگر شہوانیہ حاکم ہوجائے تو نفسانی خواہشات پوری کرنے میں اسکی زندگی خرچ ہوتی ہے کوئی شرم وحیاء باقی نہیں رہتی۔ اگر خیالیہ اورواہمیہ حاکم ہوجائے تو جنات سے اس کو مناسبت پیدا ہوجاتی ہے اپنے قوت خیالیہ کے ذریعہ دوسروں میں تصرف کرلیتا ہے۔

حاضرات میں اکثر تو عامل کی قوت متخیلہ کا تصرف ہوتا ہے کہ جیسے جیسے وہ بیان کرتا یا سوچتا جاتا ہے بچے کو وہ چیز نظر آتی چلی جاتی ہے کبھی اس کے تعلقات جنات وشیاطین سے ہوتے ہیں وہ اس کے کہنے پر مختلف صورتوں میں سامنے آجاتے ہیں۔ حاضرات کوئی شرعی دلیل نہیں لہٰذا اس کے ذریعہ نہ کسی کو چور وغیرہ مجرم قرار دیا جاسکتا ہے نہ کسی کو بری کیا جاسکتا ہے۔ اس میں خطرات بھی ہوتے ہیں بسا اوقات جنات شیاطین عامل پر بھی اثر کردیتے ہیں اگر عامل محفوظ رہ بھی گیا تو اس کی نسل درنسل سے انتقام لیتے ہیں۔ جنات کو حق تعالیٰ نے ایک قوت دی ہے کہ وہ مختلف صورتوں میں آسکتے ہیں جانوروں کی صورتوں میں بھی آسکتے ہیں اوراپنا نام بھی جو چاہے بتا سکتے ہیں۔ بڑے بڑے ولی بزرگ کا نام بھی بتاتے ہیں۔ مریض پر بھی جنات تصرف کردیتے ہیں جس کی وجہ سے اس کو بیماری بھی لاحق ہوتی ہے اور

صحت بھی ہوسکتی ہے جولوگ مر چکے ہیں ان کا بھی نام بتا دیتے ہیں کہ میں فلاں ہوں نابالغ بچوں پر اور عورتوں پر واہمہ کا اثر زیادہ ہوتا ہے اس لئے حاضرات سے وہ زیادہ متاثر ہوتی ہیں۔قوت خیالیہ کو جس قدر آدمی جمع رکھے گا اسی قدر اس کو جنات سے تلبس ہو جائے گا۔اس کے لئے مستقل عملیات بھی ہیں۔جن کے ذریعہ جنات تابع ہوجاتے ہیں۔بعض عمل جائز ہیں۔بعض ناجائز۔عافیت اجتناب میں ہی ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۶/۱۰/۹۹ھ

یٰسین شریف کا ختم

سوال:- بہت سی عورتیں اپنی ضرورتوں کو پوار کرنے کے لئے اور پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے یسین شریف ۴۱/ یا ۱۷/ بار پڑھ کر اس کا ثواب حضور اکرم ﷺ کو اور سب کو پہونچا کر اپنے واسطے دعا کر لیتی ہیں یہ طریقہ بھی جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سورۂ یٰسین شریف کو ۴۱/ یا ۱۷/ دفعہ پڑھ کر دعا کرنے کا عمل اگر تجربہ سے مفید ثابت ہوا اور اس سے مصائب دور ہو جاتے ہوں تو درست ہے[۱] مصائب دور کرنے کیلئے اصل عمل

[۱]...... لا باس بالمعاذات اذا كتب فيها القرآن اواسماء الله تعالىٰ وفى المجتبى اختلف فى الاستشفاء بالقرآن بان يقرأ على المريض او الملدوغ الفاتحة ...... قال رضى الله عنه: وعلى الجواز عمل الناس اليوم، وبه ردت الآثار، (شامى كراچى ص۳۶۳، ۶/۳۶۴ ، كتاب الحظر والاباحة آخر فصل فى اللبس)

حقوق اللہ اور حقوق العباد کا ادا کرنا اور گناہوں سے پرہیز نیز سنت کی اشاعت کرنا ہے[1]۔

فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۶/۳/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند

وظیفہ سورۂ یٰسین کے ختم پر شیرینی

سوال:- یٰسین شریف تین دن وظیفہ کے طور پر ۴۱/۴۱/ بار پڑھنے پر تینوں دن کوئی میٹھی چیز تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فی نفسہ اس میں کوئی خرابی نہیں۔ نہ شریعت میں اس کا کوئی حکم ہے، ممکن ہے کہ یہ تجربہ کی چیز ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ

دار العلوم دیوبند ۲۸/۶/۱۴۰۶ھ

---

[1]......قال تعالیٰ: وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم الآیة: یاعلی ما اصابکم من مرض او عقوبة او بلاء فی الدنیا فبما کسبت ایدیکم، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص ۸/۳۰، الجزء السادس عشر وقال تعالیٰ ما اصابک من حسنة فمن الله وما اصابک من سیة فمن نفسک الآیة، ای ما اصابکم الناس من خصب واتساع رزق فمن تفضل الله علیکم، وما اصابکم من جدب وضیق رزق فمن انفسکم، ای من اجل ذنوبکم وقع ذلک بکم الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص ۳/۲۴۵، الجزء الخامس، سورة الشوریٰ، آیت: ۳۰، سورة النساء آیت: ۷۹، مطبوعه دار الفکر بیروت،

حزب البحر پڑھنے کی اجازت

سوال:- دعا حزب البحر کے پڑھنے کی اجازت اور طریقۂ عمل بتلائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر محض ثواب کے لئے پڑھنا ہو تو روزانہ ایک دفعہ کسی وقت پڑھ لیا کریں۔ نہ کسی طریقۂ خاص کی ضرورت ہے نہ کسی کی اجازت کی اگر کسی خاص عمل کے لئے پڑھنا ہو تو کسی عامل سے اجازت لیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

عمل کو پلٹنے کا حکم

سوال:- میری بہن کے شوہر کی دوسری بیوی نے میری بہن اور ان کے شوہر میں جدائی ڈالنے کا ایسا سخت کوئی عمل کرادیا کہ اگر اس کو پلٹا جائے تو عامل بتاتے ہیں کہ اس عمل کرانے والی کی جان کا خطرہ ہے۔ ایسی صورت میں شرعاً عمل پلٹنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسے عامل سے اس کو پلٹا یا جائے جو اس عمل کے اثر کو ختم کردے اور کفر وشرک یا کسی حرام چیز کا ارتکاب نہ کرے[1] اور جان نہ لیلے ہلاک نہ کردے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹۴/۸/۶ھ

---

[1]...... عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ مَرْفُوعاً لاَ بَأسَ بِالرُّقیٰ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ (مشکوٰۃ ص ۳۸۸ ج ۲) كتاب الطب والرقى. مطبوعه ياسرنديم ديوبند، الفصل الاول، جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں کوئی شرک کی بات نہ ہو۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نقوش میں یاجبرئیل لکھنا

سوال:- بعض نقوش کے ساتھ یاجبرئیل وغیرہ لکھا جاتا ہے کیا یہ درست ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس کو منع لکھا ہے۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۲/۴/۱۴۸۶ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۱۲/۴/۱۴۸۶ھ

وسعتِ رزق کا عمل

سوال:- احقر کا ذریعۂ معاش کاشتکاری ہے اور کچھ مقروض بھی ہے اس لئے دعا کریں اور وسعتِ رزق کے لئے کوئی عمل تجویز کریں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سبحان الله وبحمده وسبحان الله العظيم

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[۲]......رابعها: مالايكون فيه كفر ولا ضرر ولا اضرار ولا معصية ولايترتب عليه مفسدة ...... فهو في نفسه مباح، احكام القرآن للتهانوى ص ۱۵۱/۱، تحقيق السحر وحكمه، اقسام السحر واحكامها، مطبوعه ادارة القرآن كراچى،

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[۱]...... اغلاط العوام ص۱۰۷، تعویذات وعملیات کی اغلاط، مطبوعه شمس پبلشرز دیوبند، التقى فى احكام الرقى ص۲۵، فصل دوم، مطبوعه اشرفيه دهلى،

وبحمده استغفر الله(۱۰۰/ بار)اوّل اورآخر درودشریف (گیارہ بار) روزانہ پڑھا کریں[۱] اللہ پاک حلال روزی فراغت کی عطافرمائے اورقرض سے نجات دے۔فقط واللہ اعلم

حررہ العبدمحمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۸/ ۸۷ھ

وسعتِ معیشت کا علاج

سوال:-معیشت کے لئے اگرکوئی تدبیر یا عمل ہوتو تحریرفرمائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

فجر کی سنت اورفرض کے درمیان سورہ الحمدشریف مع بسم اللہ ۴۱/ باراول وآخر درود شریف ۱۱/ بار پابندی سے پڑھیں حق تعالیٰ حلال روزی برکت والی دیگا۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۸/۷/ ۹۳ھ

عمل برائے امدادمظلومین واُجرتِ تعویذ

سوال:-زید کے دل میں خلوص ہےاوروہ خلوصِ نیت سے کوئی قرآنی عمل کر رہا ہے۔

۱...... اخرج المستغفری عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قلّت ذَاتُ يَدَيَّ فَقَالَ اَيْنَ اَنْتَ عَنْ صَلوٰةِ الْمَلائِكَةِ وَتَسْبِيحِ الْخَلائِقِ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ مِائَةَ مَرَّةٍ مَابَيْنَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ اِلیٰ اَنْ تُصَلِّى الصُّبْحَ تَأتِيْکَ الدُّنْيَا صَاغِرَةً رَاغِمَةً، (حصول الرفق بوصول الرزق) (از رسائل سیوطی ص۳۳)

۲...... اذا عنت لک حاجة ...... فاقرأ سورة الفاتحة احدى واربعين مرة بين سنة الفجر وفرضه، شفاء العليل شرح القول الجميل ص۷۶، باب برائے رفع حاجت، کتبخانه رحیمیه دیوبند،

کہ اس سے وہ قوت حاصل کر کے دین وقوم کی خدمت کرے گا۔ مراد مظلومین کی امداد اور ظالمین کا خاتمہ ہے زید کے لئے وہ عمل جائز ہے یا نہیں؟ تعویذ کے لکھنے والے تعویذ دینے کے بعد جو پیسہ لیتے ہیں ان کا لینا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جب تک عمل کی پوری کیفیت سامنے نہ آئے اس کے متعلق حکم کیا لکھا جائے، نیز قرآن کریم ہدایت کے لئے نازل کیا گیا ہے، ظالموں کو ظلم سے روکنے اور عدل کو پھیلانے کے احکام بھی موجود ہیں دعا اور بددعا بھی موجود ہے ربنا اطمس عَلیٰ اموالھم [1] (الآیۃ) جو شخص تعویذ جانتا ہے اور اس میں کوئی غلط چیز استعمال نہیں کرتا، غلط کام کے لئے تعویذ نہیں دیتا اس کے لئے نذرانہ کی بھی گنجائش ہے [2] مگر اس کو پیشہ بنانا مناسب نہیں، حسبۃ للہ خدمتِ خلق کا مقام بلند ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۵/۹۶ھ

عمل برائے گمشدہ

سوال:- گم شدہ چیز کے لئے کوئی عمل براہِ کرم تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

دو رکعت تنہائی میں صلوٰۃ الحاجۃ کی نیت سے پڑھ کر درود شریف سات دفعہ، سورۂ لقمان

---

[1]...... اے ہمارے رب ان کے مالوں کو نیست نابود کر دیجئے۔ سورۃ یونس آیت: ۸۸،

[2]...... جوزوا الرقیة بالا جرة ولو بالقرآن (شامی کراچی ص۵۷ ج۶، شامی نعمانیه ص ۳۶ ج۵، کتاب الاجارة، باب الاجرة الفاسدة، مطلب تحریم مهم فی عدم جواز الاستیجار علی التلاوة الخ، بذل المجهود ص ۱۱/۵، کتاب الطب، باب کیف الرقی، مطبوعه مکتبه رشیدیه سهارنپور)

رکوع (۲) کی آیت یَا بُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَکُ سے (لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ) تک ۱۱۹ دفعہ پھر یا حفیظ ۱۱۹/ دفعہ پھر درود شریف ۷/ دفعہ پڑھ کر دعاء کی جائے کہ اے خدائے پاک میں گنہگار ہوں، تو غفار ہے، میں عاجز ہوں تو قادر ہے، میں نادان ہوں تو دانا ہے، میں ضعیف ہوں تو قوی ہے، میں محتاج ہوں تو غنی ہے۔ فلاں چیز بلا استحقاق کے تونے ہی عطا فرمائی اور سب کچھ تیرا ہی دیا ہوا ہے وہ چیز گم ہوگئی حالانکہ اس کی حاجت بھی تیری ہی پیدا کی ہوئی ہے وہ چیز واپس عطاء فرمادے مجھے محروم نہ فرما۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ ۹/۱۴/ ۹۵ھ

شئی مسروق کے لئے عمل

سوال:- کسی شخص کو چوری ہونے کی وجہ سے اگر کسی قسم کا عمل جادو ہو یا قرآن پاک سے ہو اپنی چیز کے ملنے کی کرے تو کیا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

آیات قرآنی پڑھ کر دعا کرنا یا دوسرے سے دعا کرانا کہ یا اللہ میری چیز مل جائے درست ہے حدیث شریف میں بھی دعا ثابت ہے۔[1] لیکن سحر درست نہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۶/۱/ ۹۴ھ

---

[1]...... اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَهَادِیَ الضَّلَالَةِ تَهْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّهَا مِنْ عَطَائِکَ وَفَضْلِکَ (حصن حصین ص ۱۴۶ منزل پنجم روز دوشنبه، مطبوعه دیوبند)

ترجمہ :- اے اللہ گم شدہ چیز کو واپس لوٹانے والے بھٹکے ہوئے کو راہ دکھانے والے تو ضلالت سے نکال کر رہنمائی فرماتا ہے، مجھ کو اپنی قدرت اور اپنی حکومت سے میری گم شدہ لوٹا دے اسلئے کہ وہ تیری بخشش اور مہربانی سے ہے۔

[2]...... فاینها مالم یکن فیه وجه کفر ولکن فیه اضرار بالمسلمین وسعا فی الارض بالفساد فذلک حرام فعله وتعلیمه وتعلمه، احکام القرآن للتهانوی ص ۱/۵۰، اقسام السحر واحکامها، مطبوعه ادارة القرآن کراچی،

شادی ہونے کے لئے عمل

سوال:- حنیف خاں کا لڑکا معین خاں ہے جو اس وقت بالغ ہے لیکن ایک آنکھ خراب ہونے کی وجہ سے اسکی شادی نہیں ہوتی ہے۔ آپ دعاء کیجئے اور ایک تعویذ لکھ دیجئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

معین کو بتادیں کہ وہ بعد عشاء تنہائی میں دو۲/رکعت نمازِ حاجت پڑھ کر **یـابـدیـع العجائب بالخیر یابدیع** ۱۰۱/دفعہ اول وآخر درود شریف ۷/دفعہ پڑھ کر دعاء کیا کرے، حق تعالیٰ کامیاب فرمائے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۲/۵/۹۶ھ

عملیات سے متعلق چند ضروری ومفید سوالات

سوال:- (۱) ایک متوسط آمدنی والا شخص جس کے کئی ذریعہ آمدنی ضروریات زندگی کے لئے کافی ہیں، کیا مزید آرام وآرائش کے لئے نقوش وتعویذات پر معاوضہ یا نذرانہ لے سکتا ہے؟

(۲) تعویذات ونقوش کو دنیاوی منافع کے حصول کی غرض سے استعمال کرنا کیسا ہے؟

(۳) کیا ضرورت منداور مریض کو بطور تعویذ آیت تحریر کرکے دے سکتا ہے تاکہ مریض بازو پر یا گلے میں باندھے؟ اعداد کے ذریعہ نقوش پُر کرنے کی کیا حیثیت ہے؟ کیا عملیات میں عربی کے علاوہ دیگر زبان مثلاً عبرانی وغیرہ کے غیر مانوس الفاظ استعمال کیا جاسکتا ہے؟

(۴) عملیات سے جن وشیاطین کوتابع کرنا، انھیں جلانا اور ہلاک کرنا یا عمل تسخیر سے لوگوں کو مسخر کرنا اوران کے دل ودماغ پراثر انداز ہونا کیسا ہے؟

(۵) کیا عملیات سے ہلاکت اعداء اللہ اورانکو مختلف قسم کی مضرتیں پہونچانا جائز ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) ایک قسم کا معالجہ ہے جو شخص واقف ہو اور صحیح طریقہ پر علاج کرے تو نذرانہ لے سکتا ہے[۱] حسبۃً للہ خلقت کو نفع پہونچانا اعلیٰ بات ہے۔

(۲) جائز منافعِ دنیویہ کے لئے جیسے دفعِ مرض کے لئے جائز تعویذات ونقوش کا استعمال کرنا جائز ہے[۲]۔

(۳) آیات دے[۳] سکتا ہے مگر تعویذات کوموم جامہ کرکے ایسے طریقہ پر استعمال کرے کہ بے وضو اس کا مس نہ ہو[۴] اعداد کے ذریعہ بھی نقوش دینا درست ہے۔ اعداد آیت

[۱]...... جوزواالرقية بالاجرة ولوبالقرآن كما ذكره الطحطاوى لانها ليست محضة بل من التداوى، (شامى كراچى ص۵۷، ج۶، شامى نعمانيه ص۳۶ ج۵) كتاب الاجارة، باب الاجارة الفاسدة، مطلب تحرير مهم فى عدم جواز الاستيجار على التلاوة الخ، تكملة فتح الملحم ص۳۳۰/۴، كتاب الطب، باب جواز اخذ الاجرة على الرقية بالقرآن، مطبوعه دارالعلوم كراچى،

[۲]...... الرقية اذا كنت لغرض مباح بادعية ماثورة، او آيات قرآنية، او بما يشبهها من الكلمات المنقولة ...... فهى ممالابأس به الخ، احكام القرآن للتهانوى ص ۱/۵۱، حكم الرقى والعزائم، مطبوعه ادارة القرآن كراچى، مرقاة شرح مشكوة ص ۴/۵۰۹، كتاب الطب والرقى، الفصل الثانى، مطبوعه بمبئى.

[۳]...... تقدم تخريجه راجع : ۱/

[۴]...... ولابأس بان يشد الجنب الحائض التعاويذ على العضد اذا كانت ملفوفة، شامى كراچى ص ۶/۳۶۴، كتاب الحظر والاباحة، قبيل فى التطر، التقى فى احكام الرقى ص۳۶، خاتمه، تنبيه پنجم، مطبوعه اشرفيه دهلى،

کے ہوں یا اسماءِ الٰہیہ کے ہوں۔ جس عبارت کا مفہوم معلوم نہیں اس کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے خواہ کسی زبان کے ہوں[۱]۔

(۴) جنات وشیاطین کے شر سے تحفظ کے لئے جائز عملیات کرنا درست ہے[۲]۔ ان کے ذریعہ دوسروں کو ضرر پہونچانے کے لئے عملیات کرنا درست نہیں اس میں خطرات بھی ہیں، عملیات سے کسی کو مسخر کرنا وماؤف کرنا درست نہیں[۳]۔

(۵) اگر اعداء اللہ کے شر سے بچنے کی کوئی صورت نہ ہو تو جائز عملیات کے ذریعہ بقصدِ تحفظ انتظام کرنا درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررهٗ العبد محمود غفرلهٗ

دارالعلوم دیوبند، ۱/۶/ ۹۵ھ

قرعہ کی تفصیلات

سوال: - ایک عورت بیمار ہے اور اس عورت کا علاج مختلف ڈاکٹر اور حکیموں سے

۱...... رقية فيهااسم صنم اوشيطان او كلمة كفراوغيرهامما لايجوز شرعاً ومنهامالايعرف معناها (مرقاة ص ۵۰۷ ج ۴، كتاب الطب والرقى، الفصل الثانى، التقى فى الحكام الرقى ص ۲۴، فصل اول، مطبوعه اشرفيه ديوبند، مطبع اصح المطابع بمبئى.

۲...... واما ماكان من الآيات القرآنية والآسماء والصفات الربانية والدعوات المأثورة النبوية، فلا بأس ...... سواء كان تعويذا او رقية او نشره، مرقاة شرح مشكوة ص ۵۰۹/۴، كتاب الطب والرقى، الفصل الثانى، مطبوعه بمبئى،

۳...... تسخير وماكان منها بآيات قرآنية او اسماء الهية وامثالها الا ان المقصود بها اضرار مسلم، كالتغريق بين الزوجين ...... او تسخير مسلم بحيث يصير مسلوب الاختيار فى الحب او البغض لاحد ...... فحرام لكونه ظلما، احكام القرآن للتهانوى ص: ۱۵، ج: ۱، حكم الرقى والعزائم، مطبوعه كراچى، التقى فى احكام الرقى ص: ۲۹، فصل ششم، مطبوعه اشرفيه دهلى،

کرایا گیا، لیکن کہیں بھی آرام نہیں ہوا۔ جب اس عورت کو کہیں بھی ان علاجوں سے فرق نہ پڑا تو برادری کے بڑے بڑے لوگوں نے کمیٹی کی اور ایک عامل سے کہا کہ تم اگر قرعہ ڈالنا جانتے ہو تو قرعہ کے ذریعہ سے معلوم کرو۔ اس عورت کو جن کا اثر ہے یا کوئی جسمانی قدرتی مرض یا جادو ہے۔ اس قرعہ ڈالنے والے شخص نے قرعہ کے ذریعہ معلوم کر کے بتلایا کہ اس عورت پر جادو کا اثر ہے، حالانکہ قرعہ ڈالنے والا شخص کوئی خاص ماہر عملیات کے فن میں نہیں ہے۔ قرعہ اس طریقہ سے ڈالا گیا کہ اس عامل شخص نے ایک کوری ہانڈی منگائی اور چند لوگوں کے نام الگ الگ پرچیوں پر لکھے اور حضور پاک ﷺ اور خلفائے اربعہ، حسنین کا واسطہ دیا اور اس ہانڈی پر چار بڑے فرشتوں کے نام لکھے اور اس ہانڈی کو ایک طرف سے اس عامل نے اور دوسری طرف سے ایک دوسرے شخص نے شہادت کی انگلی کے اگلے حصہ سے ہانڈی کے کناروں سے ہانڈی کو اٹھالیا اور وہ پرچیاں ہانڈی میں ڈال دیں اور سورہ یٰسین شریف کو پڑھا اور جب سورہ یٰسین کے پہلے مبین پر پہنچا تو ہانڈی گھوم گئی اور سورہ یٰسین کو پڑھ کر سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس کو بھی پڑھا اور یہ الفاظ بھی پڑھے۔ الٰہی بحرمت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام ساحر یا مجرم حاضر شود، تو ہانڈی گھوم گئی دوبارہ سب پرچیاں نکال لیں اور پھر الگ الگ پرچیاں ڈال دیں۔ دو پرچیوں پر ہانڈی گھوم گئی جب کہ وہی عمل کیا جو پہلے تھا جن کے نام پر ہانڈی پھری، انہی دو آدمیوں کو جادوگر قرار دیا گیا۔ اس مسئلہ کے اندر چند چیزیں ہیں، جن میں سے ہر ایک کا جواب مطلوب ہے۔

(۱) قرعہ شریعتِ محمدی علیہ السلام میں گذری ہوئی بات پر یا جادوگر کو معلوم کرنے کیلئے جائز ہے یا نہیں؟ قرعہ کی اصل حقیقت قرآن وحدیث میں کیا ہے؟ اس ماسبق طریقہ سے قرعہ جائز ہے یا نہیں؟

(۲) جب یہ قرعہ جائز ہے تو اس قرعہ کی وجہ سے یہ دونوں آدمی جادوگر قرار دیئے

جائیں گے یا نہیں؟ جب کہ مدعی و کمیٹی کے لوگوں کے پاس کوئی شرعی گواہ موجود نہیں ہے۔ صرف قرعہ کی وجہ سے ان دونوں آدمیوں کو ساحر و مجرم قرار دیا جا رہا ہے۔

(۳) اگر اس ہانڈی کے پھرنے سے ان دو آدمیوں کا نام آ جائے۔ لیکن علاوہ اس قرعہ کے کوئی ثبوت مدعیان یا پنچایت کے پاس ان کے جرم کا نہیں ہے حالانکہ یہ دونوں فریق محفل عام میں قسم و حلف کے لئے تیار ہیں۔ قسم اس طریقہ سے اٹھاتے ہیں کہ ہم خدائے تعالیٰ کی قسم کھاتے ہیں اور قسم دوبارہ اس طرح سے کھاتے ہیں کہ اگر ہم نے اس عورت پر جادو کیا ہو تو خدائے پاک ہم پر غضب نازل کرے۔ ایسی صورت میں اس قرعہ کا اعتبار ہوگا یا اس حلف اور قسم کا؟ کیونکہ شرعی گواہ ان کے جادو کرنے کا کوئی کسی کے پاس موجود نہیں ہے۔ مجرم جو قرار دیئے گئے ہیں وہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیات ہانڈی پھیرتے ہوئے پڑھی گئی ہیں ان پر ہمارا یقین ہے۔ لیکن ہوسکتا ہے کہ اس قرعہ والے مولوی سے کچھ غلط ہانڈی پھر گئی ہو۔ ہم نے جادو نہیں کیا۔ ہم خدا کے مجرم ہوں گے اگر ہم نے جادو کیا۔

(۴) اگر یہ عمل قرعہ اندازی کا گذری ہوئی بات پر ناجائز ہے، نصوصِ قطعیہ قرآن وحدیث سے بھی اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور قرعہ ڈالنے والا کہتا ہے۔ اگر مفتیان کرام حدیث و قرآن کریم سے ناجائز بتلادیں تو اس گناہ کی وجہ سے توبہ واستغفار کرنے کیلئے تیار ہوں اور جو برادری کے لوگ میرے اس دھوکہ میں آ گئے ان سے بھی معافی کا طلب گار ہوں۔ اب اس عامل پر کوئی خاص مقرر سزا شریعت کی ہے یا توبہ واستغفار کرے۔ بعد کو پنچایت سے معافی کے بعد بری قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ اس عامل نے بھی دوسرے عامل کی اجازت سے یہ عمل کیا تھا۔

(۵) جن لوگوں کے سامنے یہ عمل کیا تھا۔ انھوں نے یہ عہد کیا تھا کہ اگر اس ہانڈی

پر کسی کا نام آئے گا تو ہم اسکے مطابق مجرم کو سزا دیں گے، حالانکہ یہ مسئلہ معلوم نہیں ہے کہ اسکے علاوہ شرعی طور سے حلف وقسم پر کوئی طریقہ بَری ہونے کا ہے یا نہیں؟ قرعہ کے بعد عامل نے کہا کہ قرعہ میں نے ضرور ڈالا، لیکن ہوسکتا ہے شریعت میں ان کو مجرم قرار نہ دیا جائے۔ تو قوم یعنی پنچایت نے فتویٰ کے جواب تک کوئی سزا نہیں دی، تو کیا یہ پنچایت اس عہد کی وجہ سے گنہگار ہوگی یا نہیں؟ جب کہ مسئلہ سے بے خبر ہے۔

(۶) قرعہ یا استخارہ گذری ہوئی بات پر ڈالا جائے یا آئندہ والی بات پر۔ قرعہ جائز ہے یا استخارہ جائز ہے؟

(۷) اگر اس طرح قرعہ ڈالنا شریعت میں جائز ہے تو مجرمان کو اس قرعہ پر مجرم ہی قرار دیا جائے گا یا قسم پر بَری کیا جائے گیا؟ **البینة علی المدعی والیمین علی من انکر** پر عمل ہوگا؟

اگر اس طرح پر پرچیاں ڈال کر ہانڈی چلانا ناجائز ہے، عامل توبہ کرے تو وہ قابل معافی ہے یا نہیں؟ اور جو شخص جادو کرتا ہے اس کا کیا حکم ہے اور کیا سزا ہے؟

الجواب حامداً ومصلياً!

قرعہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک کام میں دوصورتیں ہیں اور دونوں شرعاً برابر ہیں، جس صورت کو چاہے اختیار کرلیا جاوے۔ محض اطمینان کے لئے قرعہ اندازی کرلی جاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو بیویاں ہیں، اس کو سفر میں جانا ہے، شریعت کی طرف سے اس کو اجازت ہے جس بیوی کو چاہے سفر میں ساتھ لے جائے دوسری کو اعتراض کا حق نہیں۔ وہ قرعہ اندازی کرتا ہے جس کے نام پر نکل آیا اس کو ساتھ لے جاتا ہے۔[1] یا مثلاً ایک شخص کا انتقال ہوا اس نے چار

[1]...... ولاقسم في السفر دفعا للحرج فله السفر بمن شاء منهن والقرعة احب تطييبا لقلوبهن، (الدار المختار على الشامي ص ۲۰۶ ج۳، باب القسم، مطبوعه كراچي، مجمع الانهر مع سكب الانهر ص ۵۴۹/ ۱، كتاب النكاح، باب القسم، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

بیٹے چھوڑے اور ترکہ میں جائیداد (زمین، باغ، مکان) ہے۔ یہ چاروں تقسیم کرنا چاہتے ہیں تو اس تمام جائیداد کو قیمت اور حیثیت کے اعتبار سے چار قطعہ قرار دیئے جائیں گے جو کہ حیثیت اور قیمت میں برابر ہیں۔ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ کون سا قطعہ کس کو دیا جائے، تو قرعہ اندازی کر لی جاتی ہے۔ اس طرح کہ قطعوں کے نمبر مقرر کر دیئے جائے ہیں۔ (۱) قطعہ فلاں کا ہے (۲) فلاں (۳) فلاں (۴) فلاں۔ پھر چار کاغذوں پر نمبر ۱/۲/۳/۴ لکھ کر گولی بنادی جائے، تاکہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس گولی میں کس نمبر کا قطعہ لکھا ہوا ہے۔ پھر کسی ناسمجھ بچے کو بلا کر کہا جاوے کہ ان چاروں گولیوں کو ان چاروں پر تقسیم کر دیں۔ یا یہ چاروں آنکھیں بند کر کے ایک ایک گولی اٹھالیں، جس کے حصہ میں جو گولی گرے اس میں لکھا ہوا قطعہ اس کو مل جائے۔

(۱) غرض قرعہ آئندہ کاموں کے لئے ہوتا ہے گذشتہ کے لئے نہیں۔ قرعہ شرعی دلیل نہیں ہے،[۱] محض اطمینان کے لئے ہے۔

(۲) عامل صاحب نے جو صورت اختیار کی ہے اس کی وجہ سے شرعاً ان دونوں شخصوں کو جادو کا مجرم قرار دینا جائز نہیں[۲]۔

(۳) جب وہ دونوں آدمی انکار کرتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کا اعتبار نہ کیا جائے۔

(۴) قرعہ شرعی حجت اور دلیل نہیں۔ عامل صاحب کو لازم ہے کہ بلا شرعی دلیل کے محض اپنے کسی عمل پر اعتماد کرتے ہوئے کسی کو مجرم قرار نہ دیں اور توبہ واستغفار کریں۔ جب وہ

۱...... قلنا كان استحبابا لتطييب قلوبهن لأن مطلق الفعل لايقتضى الوجوب، قد ذكره الشامى تحت قوله: (والقرعة احب) الخ. شامى كراچى ص: ۲۰۶، ج: ۳، باب القسم، مرقاة شرح مشكوة شريف ص: ۴۵۷، ج: ۳، كتاب النكاح، باب القسم، الفصل الاول، مطبوعه اصح المطابع بمبئى،

۲...... ملاحظه هو "التقى فى احكام الرقى ص۲۷، فصل پنجم، مطبوعه اشرفيه دهلى،

توبہ واستغفار کرلیں اور جن دو آدمیوں کو جادوگر قرار دیا ہے ان سے معافی مانگ لیں[1]، اور اطمینان ہو جائے کہ آئندہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو اب تک جو کچھ کیا غلط فہمی کی وجہ سے کیا تو ان کو معاف کر دیا جائے ان کو سزا نہ دیجائے۔

(۵) یہ عہد بھی غلط فہمی اور نادانی کی وجہ سے کیا گیا۔ جب قرعہ حجت شرعی نہیں ہے تو اس سے ثابت ہو جانے کی بناء پر مجرم قرار دیکر سزا دینا جائز نہیں۔ اگر ان لوگوں نے قسم کھائی تھی تو اب سزا نہ دینے کی وجہ سے قسم کا کفارہ ادا کریں، جس نے قسم کھائی تھی کفارہ دیں۔ دس غریبوں کو شکم سیر دو وقت کھانا کھلائیں یا کپڑا پہنائیں یا تین روزے مسلسل رکھیں، توبہ استغفار کریں اور آئندہ کبھی ایسی قسم نہ کھائیں[2]۔

(۶) استخارہ بھی آئندہ بات کے لئے ہوتا ہے۔ قرعہ بھی آئندہ بات کے لئے ہوتا ہے۔ دونوں جائز ہیں۔ عامل صاحب نے جو عمل کیا ہے وہ نہ قرعہ ہے نہ استخارہ ہے۔ استخارہ کی ترغیب آئی ہے۔ ابوداؤد شریف وغیرہ میں مذکور ہے[3]۔

---

[1]...... وان كانت (التوبة) عما يتعلق بالعباد ...... فيتوقف صمة التوبة منها مع ماقدمناه فى حقوق الله على الخروج عن عهدة الاموال وارضاء الخصم الخ، شرح فقه اكبر ص ۱۹۴، بيان اقسام التوبة، مطبوعه مجتبائى دهلى،

[2]...... (وكفارته) اى الحنث تحريررقبة أو اطعام عشرة مساكين أو كسوتهم وإن عجز عنها كلها وقت الاداء صام ثلاثة ايام ولاء الخ (الدرالمختارعلى الشامى كراچى ص۷۲۵ ج۳/ كتاب الايمان مطلب كفارة اليمين، مجمع الانهر مع الدرالمنتقى ص۲۶۴، ۲۶۵/۲، كتاب الايمان، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، الفقه الحنفى وادلته ص۲۷۷/۹، كتاب الايمان، كفارة اليمين، (القسم الاول (من) فقه المعاملات، مطبوعه دار الفيحاء بيروت)

[3]...... عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعَلِّمُنَا الإِسْتِخَارَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ الحديث، ابوداؤدشريف ص۲۱۵ ج۱/ باب الاستخارة، كتاب الصلاة، مطبوعه رشيديه دهلى،

(۷) یہ قرعہ بھی نہیں ہے، نہ شرعی حجت ہے، اس سے کسی کو مجرم قرار نہیں دیا جاسکتا ہے، وہ دونوں شخص ایسی صورت میں بَری ہیں[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۳/ ۹۳ھ

چور کا نام نکالنا

سوال:- فال نکالنا یعنی نام نکالنا یہ جائز ہے کہ نہیں؟ جب کہ اکثر مشاہدہ میں یہ بات آگئی ہے کہ اس میں غلط نام آتا ہے، دوسرے آدمی کو غلط رسوا اور بدنام کیا جاتا ہے اور اکثر چوری دستیاب بھی نہیں ہوتی ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ فال نکالنا شرعی دلیل نہیں ہے، جس کا نام نکلے اس کو چور قرار دے کر زبردستی اس سے مالِ مسروقہ وصول کرنا یا اس کو سزا دینا، گرفتار کرانا یا اس کو ذلیل اور رسوا کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اس مقصد کے لئے ہو کہ چور ہوگا تو وہ ڈر کر مال واپس کردے گا۔ تو یہ تدبیر درست ہے۔ لیکن اگر اس تدبیر سے نہ دے تو اس کو یقینی چور نہیں کہا جائے گا۔ اور کسی قسم کی زیادتی کا حق نہیں ہوگا[۲]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۵/ ۹۹۰ھ

---

[۱]...... وقال تعالیٰ ولاتقف مالیس لک به علم الآیة: قالا الشوکانی وقول ان هذه الآیة قد دلت علی عدم جواز العمل بما لیس بعلم، تفسیر حدائق الروح والریحان ص ۱۶/۱۰۹، تحت آیت: ۳۶، مطبوعه دار طوق النجاة بیرت،

[۲]...... ویجب علی من اطلع علی السارق بامثال هذه ان لایجزم بسرقته لایشیع فاحشة بل یتبع القرائن فانماهی طریق اتباع القرائن قال اللّٰه تعالیٰ: ولاتقف مالیس لک به علم (الآیة) (القول الجمیل شرح شفاء العلیل ص ۲۸۹، مطبوعه مکتبه رحیمیه دیوبند) نیز ملاحظہ ہو رسالہ "التقی فی احکام الرقی" ص۲۷، فصل پنجم، مطبوعه اشرفیه دهلی،

آیت قرآنی کے ذریعہ چور کا نام نکالنا

سوال:- ایک شخص برابر قرآن کے ذریعہ چوروں کا نام نکالنے اور نکل جانے کو صحیح ماننا ضروری قرار دیتا ہے اور انکے نام نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن کو ایک تاگے یا رسّی میں باندھ کر لوہے کی کیل کے بیچ میں لٹکا کر اس کیل کو دو شخص کیل کے دونوں سروں کو ایک ایک شہادت کی انگلی پر اٹھالیتے ہیں اور اٹھانے کی حالت میں قرآن کیل کے بیچ میں لٹکا رہتا ہے۔ اب نام نکالنے والے کا کہنا ہوتا ہے کہ جب اصل چور کا نام پرچہ پر لکھا ہوا قرآن میں ڈالا جائے گا تو قرآن گھومنے و چکر لگانے لگے گا۔ بس سمجھ لیجئے کہ چور اصل یہی ہے جس کے نام پر گھوم گیا۔ جناب والا سے دریافت ہے کہ یہ اہانتِ قرآن ہے یا نہیں؟ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ حرکت قرآن کریم کے احترام کے خلاف ہے، بے ادبی ہے اور اہانت کو مستلزم ہے[1]۔ اگر کسی کا نام نکل بھی آئے تو یہ شرعی حجت نہیں۔ اس کے ذریعہ اس کو چور قرار دینا جائز نہیں[2]۔ اس پیشہ کو ترک کرنا اور توبہ کرنا لازم ہے۔ اس سے عقائد بھی فاسد ہوتے ہیں بہتان کا بھی دروازہ کھلتا ہے، بدگمانی بھی پھیلتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمد غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین

---

[1]...... یکرہ کتابة الرقع فی ایام النیروز والزاقها بالابوب الان فیه اهانة اسم اللّٰہ تعالیٰ واسم نبیه علیه الصلاۃ والسلام، شامی کراچی ص ۶/۳۶۴، تکاب الحظر والاباحة، قبیل فصل فی النظر والمس،

[2]...... ویجب علی من اطلع علی السارق بأمثال هذه ان لایجزم بسرقته ولایشیع فاحشته بل یتبع القرائن الخ وإنماهی طریق اتباع القرائن قال اللّٰہ تعالیٰ ولاتقف مالیس لک به علم (القول الجمیل شرح شفاء العلیل ص ۲۸۹، مطبوعه رحیمیه دیوبند، نیز ملاحظه هو رساله "التقی فی احکام الرقی" ص ۲۷، فصل پنجم، مطبوعه اشرفیه دیوبند)

چور کا پتہ معلوم کرنا پنڈت سے

سوال:- بکر کے گھر سے مال چوری ہوگیا ہے، اور پتہ نہیں ہے کہ کس نے لیا ہے، اب بکر پنڈت کے گھر جاتا ہے، اور پوچھ کر آتا ہے، اور چور پکڑتا ہے، سزا دیتا ہے، اب بکر کو پورا یقین ہوگیا کہ پنڈت نے صحیح کہا ہے عوام کو بھی یقین ہوگیا ہے، کیا مسلمانوں کے لئے ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پنڈت وغیرہ کسی سے غیب کی باتیں دریافت کرنا اور اس پر یقین رکھنا سخت گناہ ہے[1]، مسلمانوں کو اس سے توبہ لازم ہے، ہرگز اس کے پاس نہ جائیں نہ اس سے باتیں دریافت کریں اس سے ایمان سلامت رہنا دشوار ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمد غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۴/ ۸۶ھ

الجواب صحیح: سید مہدی حسن غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۴/ ۸۶ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۴/ ۸۶ھ

---

[1]...... وَعِنْدَهٗ مَفَاتِيْحُ الْغَيْبِ لَايَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا (القرآن) سورۂ انعام، آیت: ۵۹،

ترجمہ:- اور اللہ ہی کے پاس ہیں خزانے مخفی اشیاء کے ان کو کوئی نہیں جانتا، بجز اللہ تعالیٰ کے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے، جو کچھ خشکی میں ہے اور جو کچھ دریا میں ہے، اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے۔

[2]...... قال رسول الله ﷺ من اتى عرافا او كاهنا فصدقته بما يقول فقد كفر بما انزل على محمدؐ، كتاب الكبائر للذهبى ص ۱۴۲، الكبيرة السادسة والاربعون تصديق الكاهن والمنجم، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى الباز، مكة المكرمة، مرقاة شرح مشكوة ص ۴/۵۳۱، باب الكهانة، كتاب الطب، آخر فصل الثانى، مطبوعه بمبئى،

مصیبت کا علاج قرآن کریم کی ہر سطر پر انگلی رکھنا

سوال:- ہمارے یہاں ایک صاحب نے یہ عمل بتلایا کہ مصیبت کے وقت یا کسی پریشانی کے وقت پریشانی دور کرنے کے لئے قرآن مجید کی سطروں پر انگلی رکھتے جائیں اور بسم اللہ پڑھتے جائیں۔ چاہے قرآن پڑھا ہوا ہو وہ بھی قرآن پاک کی لائنوں پر انگلی رکھتا جائے اور بسم اللہ پڑھتا جائے تو کیا یہ عمل ٹھیک ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مصیبت دور کرنے کا علاج توبہ واستغفار ہے گناہوں سے نادم ہو کر معافی مانگنا اور آئندہ کو عہد کرنا ہے، حقوق اللہ، نماز، زکوٰۃ، صدقہ، روزہ جو بھی ذمہ میں باقی ہیں ان کو پورا کرنا ہے، بندوں کے حقوق کو ادا کرنا ہے اوران سے معافی مانگنا ہے[1]۔ قرآن کریم کی ہر سطر پر انگلی رکھ کر بِسْمِ اللہ پڑھنا قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علاج تجویز نہیں فرمایا۔

فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند یکم محرم ۱۳۹۳ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لزم الاستغفار جعل اللہ له من كل ضيق مخرجا، ومن كل هم فرجا، ورزقه من حيث لايحتسب، رواه احمد وابوداؤد، مشكوة شريف ص ۲۰۴/۱، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم، ثم هذا ان كانت التوبة فيما بنيه وبين الله كشرب الخمر وان كانت عما فرط فيه من حقوق الله كصلوة وصيام وزكوة فتوبته ان يندم على تفريطه اولا ثم يعزم على ان لا يفوت ابدا ولو بتاخير صلوة عن وقتها ثم يقض مافاته جميعا، وان كانت عما يتعلق بالعباد فيتوقف صحة التوبة منها مع ماقدمناه فى حقوق الله على الخروج عن عهدة الاموال وارضاء الخصم فى الحال او الاستقبال الخ، شرح فقه اكبر ص ۱۹۴، بيان اقسام التوبة، مطبوعه مجتبائى دهلى،

مؤکل اور جن کو تابع کرنا

سوال:- موکلین کا جنات کا بذریعہ آیات قرآنی تابع کرنا کیا حکم رکھتا ہے اگر ان کے ذریعہ کسی کارخیر کو انجام دیا جاوے مثلاً زید یا اس کے مکان میں آسیب کا اثر ہے اس کو ان کی قوت خفیہ کے ذریعہ سے زائل کر دیا تو باعث اجر ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

موکلات اور جنات کا تابع کرنا اگر آیات قرآنی کو ناجائز طریق پر عمل کرنے سے ہو تو ناجائز اور حرام ہے اگر جائز طریق پر عمل کرنے سے ہو تب بھی اپنے منافع کی غرض سے ایک دوسری مخلوق کو پریشان کرنا اور تابع کرنا جائز نہیں[1]، نیز اس میں بہت سے مفاسد ہیں بعض دفعہ ناتجربہ کاری سے عمل الٹا پڑ جاتا ہے بعض دفعہ ناواقفیت سے الفاظ صحیح نہیں پڑھے جاتے جس سے معنی بدل جاتے ہیں اور عذاب کا اندیشہ ہے پرہیز اگر پورا پورا نہ ہوسکے تو بسا اوقات جنات نقصان پہنچاتے ہیں قتل کر ڈالتے ہیں وغیرہ وغیرہ[2]، رہا آسیب کا اثر زائل کرنا تو وہ موکلات کے تابع کرنے پر موقوف نہیں بلکہ اس کے دوسرے طریقہ بھی ہیں جو جائز اور بے خطرہ ہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

۱؎...... معارف القرآن للعلامة محمد شفیع المفتی الاعظمؒ ص ۲۶۶، ۲۶۷/۷، تفسیر سورۂ سباء آیت: ۱۲، تسخیر جنات کا مسئله، مطبوعه مصطفائیه دیوبند، التقی فی احکام الرقی ص ۲۹، فصل ششم، کتب خانه اشرفیه دهلی،

۲؎...... واکثر المسلمین علی ان الشیطان قادرعلی الصرع والقتل والا یذاء بتقدیر اللّٰه تعالیٰ (فتاوی عزیزی ص ۱۱۱ ج ۱، مطبوعه رحیمیه دیوبند، التقی فی احکام الرقی ص ۲۹، فصل ششم، مطبوعه کتب خانه اشرفیه دهلی)

ہمزاد کیا ہے؟

سوال: ۔کیا یہ صحیح ہے کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو ایک شیطان پیدا ہوتا ہے، جس کو ہمزاد کہتے ہیں، واقع میں شیطان پیدا ہوتا ہے یا صرف لوگوں کی کہاوت ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

حدیث پاک میں موجود ہے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان پیدا ہوتا ہے، عوام اس کو ہمزاد کہتے ہیں[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفا اللہ عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفا اللہ عنہ دارالعلوم دیوبند

ہمزاد تابع کرنا دستِ غیب اور کیمیا وغیرہ

سوال:- **(الف)** اپنا ہمزاد یا کسی دوسرے کا ہمزاد تابع کرنا جائز ہے اسی طریقہ سے ان کے ذریعہ کسی کارِ خیر کو انجام دینا یا کوئی اسلامی خدمت کرنا یا ان سے ذاتی خدمت کرانا کیا حکم رکھتا ہے دست غیب کے متعلق اگر یہ یقینی طور سے معلوم ہو جائے کہ یہ عطیہ ہم کو موکلات اپنی جیب خاص سے دیتے ہیں غیر کا مال نہیں لاتے تو اس کا صرف کرنا اس وقت جائز

---

[1] دربعض روایات آمدہ است کہ زائیدہ نمی شود آدمی زادرا فرزندے مگر آنکہ زائیدہ میشود از جن مانند آں ووی را ہمزادِ وی میگویند۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ کسی انسان کے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر اسی کے مثل ایک جن پیدا ہوتا ہے، جس کو اس کا ہمزاد کہتے ہیں۔(اشعة اللمعات ص:۸۷/ ج: ۱/) **هو ولديو لد لا بليس حين يولد لبنى آدم ولد (مرقاة ص: ۱۱۶/ ج: ۱/ باب فى الوسوسة، اصح المطابع بمبئى) راجع امدادالفتاوىٰ ص ۵۵۹/ ج ۴/)**

ہوگا یا ناجائز؟

(ب) سورہ لُمَزَۃ کو چالیس روز تک فجر کی سنت اور فرض کے درمیان خاص تعداد تک ذکر کرنے کے بعد کچھ نقد وزر یکمشت مل جاتا ہے اس نقد کی کوئی حد مقرر نہیں ہے تو یہ صورت بھی دست غیب کے افراد میں شامل ہوکر حرام ہوجاوے گی یا نہیں؟

(ج) اگر کسی کو کیمیا کا صحیح نسخہ کسی بزرگ سے بحالت بیداری مشافہۃً یا بحالت خواب بندائے ہاتف معلوم ہوجائے تو کیمیا بناکر اس سے اپنی گزراوقات کرنا اس کے لئے جائز ہوگا یا نہیں مشہور ہے کہ کیمیا بنانا ناجائز ہے کیوں کہ اس کی دھن میں اضاعت مال اور اضاعت وقت ہوتا ہے لیکن پھر بھی حاصل نہیں ہوتا۔

(د) دست غیب کے ذریعہ کسی ایسے قرض کا ادا کرنا جس کی ادائیگی کی بظاہر کوئی صورت نہ ہو جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(الف) ہمزاد کیا ہے اور تابع کرنے کا طریق کیا ہے جب تک طریقہ معلوم نہ ہو جواب نہیں دیا جاسکتا۔ **لایجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی** (فتاویٰ[1] عالمگیری، ص۸۷۷، ج۲) کسی مسلمان کیلئے کسی کا مال بغیر سبب شرعی کے لینا جائز نہیں۔

صورت مذکورہ میں اگر موکلات مجبوراً دیتے ہیں تو ناجائز ہے اور اگر خوشی سے معتقد ہو کر دیتے ہیں تو اس میں کچھ خرابی نہیں لیکن ایسا عمل مفقود ہے اگر معلوم ہوجائے کہ کسی غیر کا

---

[1]...... الهندية ص۱۶۷/۲، كتاب الحدود، فصل فى التعزير، مطبوعه كوئٹه، البحر الرائق كوئٹه ص۴۱/۵، كتاب الحدود، فصل فى التعزير، شامى كراچى ص۶۱/۴، كتاب الحدود، فصل فى التعزير، مطلب فى التعزير باخذ المال،

مال لاکر دیتے ہیں تب بھی ناجائز ہے[۱]۔

(**ب**) اس میں بھی تفصیل ہے یعنی دینے والے نے اگر خوشی اور اعتقاد سے دیا ہے تو جائز ہے ورنہ ناجائز ظاہر یہ ہے کہ یہ صورت بھی دست غیب میں شامل ہے[۲]۔

(**ج**) کیمیا کے متعلق جو کچھ مشہور ہے وہ صحیح ہے اضاعت مال بھی ہے اور اضاعت وقت بھی[۳]، اگر بڑی جانفشانی کے بعد کامیابی ہوگئی تو اس کا خرچ کرنا جائز ہے بشرطیکہ اضاعت مال وغیرہ عوارض سے خالی ہو اور سونا خالص ہو جیسا کہ بازار میں فروخت ہوتا ہے اور کسی قسم کا دھوکہ نہ ہو۔

(**د**) ناجائز ہے کیوں کہ ناجائز طریقہ سے یہ مال حاصل ہوا ہے جیسا کہ اوپر معلوم ہوا[۴]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

العبد محمود گنگوہی

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲/۲۹/ ۵۱ھ

الجواب صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

۱...... تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسلہ " التقی فی احکام الرقی" ص ۲۹، فصل ششم، مصنفہ حکیم الامتؒ، مطبوعہ اشرفیہ دھلی،

۲...... حوالہ بالا.

۳...... الکیمیاء ولا شک فی حرمتها لما فیها من ضیاع المال والاشتغال بما لایفید رد المحتار علی الدرالمختار کراچی ص ۱/۴۵، مقدمه، مطلب فی الکهانة،

۴...... اور کوئی دست غیب کا عمل پڑھتا ہے جو محض ناجائز ہے کیونکہ حقیقت اس کی یہ ہے کہ کچھ جنات مسخر ہو جاتے ہیں وہ کہیں سے روپیہ لا لا کر رکھدیتے ہیں، یہ سب چوری ہے اور اگر جنات اپنے پاس سے لے آتے ہیں تو یہ چیز اور غصب ہے اور یہ سب حرام ہے، مستفاد رسالہ "التقی فی احکام الرقی" ص ۲۹، فصل ششم، مطبوعہ اشرفیہ دھلی،

ڈاکوؤں کوتعویذ کے ذریعہ ہلاک کرنا

سوال:- ایک گاؤں کے چندآدمی ڈاکہ زنی کے عادی ہوگئے ہیں جن سے عام لوگ بہت پریشان ہیں، ایسے لوگوں کا شریعت میں کیا حکم ہے؟ کیا ایسے لوگ ہلاک کردینے کے قابل ہیں؟ اگر تعویذات اور عملیات سے ان کو ہلاک کردیا جائے تو جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

ڈاکوؤں کی اصل سزا قرآن پاک میں قتل، صلب، قطع بھی مذکور ہے[۱] مگر اس کو جاری کرنا ہرایک کے اختیار میں نہیں دیا گیا بلکہ اس کے لئے ایک خاص قسم کا تسلط وغلبہ والا امیرالمومنین ہونا ضروری ہے، اس کی زیرنگرانی یہ سزادی جاسکتی ہے۔[۲] لیکن جان، مال، اولاد، عزت کی حفاظت کی تدبیر اختیار کرنا ضروری ہے اور اس سلسلہ میں حکومت سے تعاون کرنے کی ضرورت ہے۔ خود بھی ہوشیار رہیں، غافل نہ رہیں جو شخص جان، مال، اولاد، عزت کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے[۳] جائز تعویذات کے ذریعہ سے اگر حفاظت ہوسکے تو شرعاً

---

[۱]...... اِنَّمَا جَزَاؤُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَاداً اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْيُصَلَّبُوْا اَوْتُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ الاية (سورة المائده آیت ۳۳ رکوع ۵)

ترجمہ:- جولوگ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں انکی یہی سزا ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں (بیان القرآن، ص۲۵، ج۱)

[۲]...... وركنه اقامة الامام اونائبه فى الاقامة الخ (الهنديه ص ۱۴۳ ج ۲، كتاب الحدود، الباب الاول، مطبوعه مصرى، البحر الرائق ص ۳ ج ۵ كتاب الحدود، رد المحتار على الشامى كراچى ص ۴/۴، كتاب الحدود، قبيل مطلب التوبة تسقط الحد قبل ثبوته)

[۳]...... عن سعيد بن زيد ان رسول الله ﷺ قال ...... من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون اهله فهو شهيد، رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى، باب مالايضمن من الجنايات، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم ديوبند،

اجازت ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۶/۴/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند

نظر بد کے لئے مرچیں جلانا

سوال:- بچہ کو یا کسی جانور مثلاً بھینس گائے کو نظر بد لگ جانے پر عورتیں عام طور پر مرچ یا سات کپڑے کی کتریں یا صرف سلا ہوا کپڑا لے کر بچے یا جانور کی طرف سات مرتبہ یا کچھ کم وبیش اشارہ کرکے جلتی ہوئی آگ میں ڈال دیتی ہیں۔ اس طریقہ سے نظر جھاڑنا کیسا ہے؟ پھٹکری وغیرہ سے بھی جھاڑتی ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نظر بد اتارنے کے لئے مرچیں وغیرہ پڑھ کر آگ میں جلانا درست ہے[2]، جبکہ کوئی خلافِ شرع چیز ان پر نہ پڑھی جائے۔ مثلاً کسی دیوی دیوتا وغیرہ کی دہائی یا کسی جن وشیطان سے استعانت وغیرہ[3]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۱/۹۲ھ

---

[1]...... الرقیة اذا کانت لغرض مباح بادعیة مأثورة او آیات قرآنیة ...... فهی مما لابأس بها احکام القرآن للتهانوی ص ۱/۵۱، حکم الرقی والعزائم، مطبوعه کراچی،

[2]...... یستفاد من هذه العبارة لابأس بوضع الجماجم فی الزرع والمطخة لدفع ضرر العین لأن العین حق تصیب المال والآدمی والحیوان ویظهر أثره فی ذالک شامی نعمانیه ص ۲۳۲ ج۵، فصل فی اللبس. شامی کراچی ص ۶/۳۶۴، قبیل فصل فی النظر والمس،

[3]...... رقیة فیها اسم صنم او شیطان او کلمة کفر او غیرها مما لایجوز شرعا، مرقاة شرح مشکوة ص:۵۰۷، ج:۴، کتاب الطب والرقی، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی، احکام القرآن للتهانوی ص ۱/۵۱، حکم الرقی والعزائم، مطبوعه کراچی،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

نظر بد سے حفاظت کیلئے بچوں کے چہرہ پر سیاہ داغ لگانا

سوال:- بچوں کے چہرہ پر سیاہ داغ نظر بد سے حفاظت کے لئے لگانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ کوئی شرعی چیز نہیں ہے، نظر کا لگ جانا حق اور ثابت ہے حدیثِ پاک میں موجود ہے[1] اس سے حفاظت کے لئے جو علاج وتدبیر تجربہ سے ثابت ہو اس کا اختیار کرنا درست ہے جبکہ اس میں کسی ناجائز چیز کا ارتکاب نہ ہو[2]۔ پس اگر یہ غیر مسلموں کا طریقہ وشعار ہو تو اس سے بچنا چاہئے[3]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند ۲۶/۲/۹۴ھ

سانپ وغیرہ کاٹنے پر زہر کا اثر اتارنے کے تعویذ کہاں ہیں؟

سوال:- اگر کسی سانپ یا کوئی اور زہریلا کیڑا کاٹے تو مسلمان کو ہندو لوگوں کے

---

[1]...... عن ابن عباس مرفوعاً قَالَ اَلْعَيْنُ حَقٌّ الحديث (مشکوٰة ص۳۸۸ ج۲، کتاب الطب والرقی، قبيل الفصل الثانی، مطبوعه ياسر نديم ديوبند)

ترجمہ:- نظر لگ جانا حق ہے۔

[2]...... لابأس بالرقی مالم يكن فيه شرك، فتح الباری ص ۳۵۲/۱۱، كتاب الطب، باب الرقی بالقرآن والمعوذات، مطبوعه مكتبه نزار مصطفى احمد الباز مكة المكرمة، ويجوز كي الصغير وبط قرحته وغيره من المداواة للمصلحة ...... وكل علاج فيه منفعة لها درمختار على الشامی كراچی ص ۷۵۲/۶، كتاب الخنثىٰ مسائل شتىٰ،

[3]...... لقوله عليه الصلوة والسلام: من تشبه بقوم فهو منهم، مشكوة شريف ص۳۷۵/۲، كتاب اللباس، الفصل الثانی، مطبوعه ياسر نديم ديوبند،

پاس جا کر منتر پڑھوانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ ہماری اسلامی شریعت میں ایسا کوئی منتر یا دعاء ہوتو واضح کریں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اعمالِ قرآنی[1]، شمس المعارف[2]، الدر المنظم میں سانپ اور دوسرے زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے جوزہر چڑھ جاتا ہے اسکے اتارنے کی دعائیں منقول ہیں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

سانپ کے کاٹے کا علاج

سوال:- (۱) بنگال میں سانپ کثرت سے ہوتے ہیں، اکثر کاٹ بھی لیتے ہیں، وقت پر علاج کرنے والا کوئی مسلمان نہیں ملتا، تو ہندوؤں سے علاج کراتے ہیں، وہ لوگ جھاڑ پھونک سے علاج کرتے ہیں، تو ان سے جھاڑ پھونک کرانا کیسا ہے؟

(۲) بعض دفعہ یہ لوگ ہاتھ چلاتے رہتے ہیں، اور پتہ لگاتے ہیں کہ زہر اتر گیا یا باقی ہے، لہٰذا اس پر اعتقاد رکھنا کیسا ہے؟

(۳) اگر آپ کے پاس اس کا کوئی علاج ہے تو براہ کرم تحریر فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اگر یہ متعین ہے کہ وہ اس جھاڑ پھونک میں شرکیہ کلمات پڑھتے ہیں، تو ان سے

---

[1]...... (اعمال قرآنی ص ۷۸ ا موذی جانور، مطبوعہ دینی بکڈپو دھلی)

[2]...... شمس المعارف اردو ص ۱۱۴، زھر کے اثرات کا ازالہ. فصل: ۱۰، سورۂ فاتحہ کے اسرار و خواص اور دعوات، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی،

جھاڑ پھونک کرانا جائز نہیں[1]، اگر محض احتمال ہو تو مکروہ ہے[2]۔

(۲) یہ ایک تجربہ کی چیز ہے، جس کو تجربہ ہوگا بتا سکے گا کوئی شرعی اعتقادی چیز نہیں، جس سے ایمان کا خطرہ ہو، یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ مقیاس الحرارۃ سے بخار دیکھ لیتے ہیں، یا اطباء نبض سے بخار اور اس قسم کی معلومات کر لیتے ہیں۔

(۳) اکتالیس دفعہ الحمد شریف مع بسم اللہ سات مرتبہ "واذا بطشتم بطشتم جبارین" تین دفعہ "قل یاایھا الکافرون" اول وآخر درود شریف سات سات دفعہ پڑھ کر دم کر دیا کریں، نیز پانی پر دم کرکے پلا دیں، اگر بے ہوش ہو تو پانی اس پر چھڑک دیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱۰/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱۰/۸۸ھ

سانپ کے کاٹے کا منتر

سوال:-بسم اللہ الرحمن الرحیم: حصرا باحصن نارس ایک یہ ایک پانی ایک رہنداری اترے اترے تیرے سر پر سنک ڈھالی نہیں اترے گا تجھے راجا گرڑ کی دہائی۔ گڈر میں بیٹھوں گڑ رسے پھاڑ پھاڑ کھائے رفر کی سگت میر لی بھگت پھل منتری ایسوری جانے یہ

---

[1]...... رقیة فیھا اسم صنم او شیطان او کلمة کفر او غیرھا مما لایجوز شرعا، مرقاة ص۵۰۷/۴، کتاب الطب والرقی، الفصل الثانی، مطبوعہ بمبئی، فتح الباری ص ۳۵۲، ج ۱۱، کتاب الطب، باب الرقی بالقرآن، مطبوعہ مصطفی احمد الباز مکة المکرمة،

[2]...... وانما تکرہ العوذة اذا کانت بغیر لسان العرب ولایدری ما ھو ولعلہ یدخلہ سحرا او کفرا او غیر ذلک، شامی کراچی ص:۳۶۳، ج:۶، کتاب الحظر والاباحة، قبیل فصل فی النظر والمس،

مذکورہ عمل سانپ اتارنے کا ہے اس کے ذریعہ سے سانپ اتارنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا منتر پڑھنا جس میں شرک ہو غیر اللہ کی دھائی ہو یا اس کے معنی معلوم نہ ہوں درست نہیں اور اس منتر میں غیر اللہ کی دھائی ہے اس لئے یہ ناجائز ہے۔[۱] فقط اللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح سید مہدی حسن غفرلہ ۲/۳/۸۶ھ

سانپ کے کاٹے کا علاج نیم کے گرد چکر لگانا

سوال:- ہمارے پاس میں ایک درخت نیم کا ہے کسی کو سانپ کاٹ لے تو اس نیم کے درخت کے پانی سے غسل کرا کر درخت کے اطراف میں تین مرتبہ پھرنا پڑتا ہے سگی گنیسی تریملو کا نام لے کر اس درخت نیم کے اطراف میں پھرنا پڑتا ہے تو یہ سانپ کا اثر جاتا رہتا ہے تو کیا مسلمان کا اس طرح پر پھرنا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

نیم کا پتہ اور اس کا پانی زہر اتارنے کے لئے مفید ہے اس میں مضائقہ نہیں لیکن نام مذکورہ لے کر تین دفعہ اس کے اطراف پھرنا یہ عمل ایسا ہے جیسے غیر مسلم اپنے دیوی دیوتا کے

---

[۱]...... رقیة فیها اسم صنم او شیطان او کلمة کفر او غیرها مما لایجوز زرعا، مرقاة ص۵۰۷/۴، کتاب الطب والرقی، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی، فتح الباری ص ۳۵۲، ج ۱۱، کتاب الطب، باب الرقی بالقرآن، مطبوعه مصطفی احمد الباز مکة المکرمة،

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

ساتھ کرتے ہیں اس لئے یہ نہ کیا جائے[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۰/۴/۸۹ھ

جفر شرعی حجت نہیں

سوال:- ایک شخص ہمارے گاؤں میں آیا ہے اور وہ ہمارے گاؤں اور شہر کے دورے پر ہے وہ بوہرہ جماعت سے تعلق رکھتا ہے اور مسلمانوں کی مسجدوں میں نماز پڑھ لیتا ہے۔اس نے کویت دیش میں جاکر چند سال سیر کی ہے اور وہاں علم جفر کی تعلیم پائی ہے،جس کے ذریعہ یہ نئے نئے شعبدے عوام کے سامنے پیش کرتا ہے۔یہ لوگوں کے ماضی کے حالات کسی حد تک بالکل صحیح بتاتا ہے اور کچھ مستقبل کے بھی حالات بتادیتا ہے،جس کی وجہ سے دیندار مسلمان بھی اس کے شیدا ہوگئے اور یہ دھوکہ بڑی زور سے ہر طرف پھیل رہا ہے،اس کا کہنا ہے کہ علم (جفر) صحابۂ کرامؓ وبزرگان دین کو بھی تھا۔اس علم سے ان لوگوں نے کام لئے ہیں۔اس کے اس عمل سے بہت سے مسلمانوں کے ایمان پر اثر آرہا ہے مگر صحیح معلومات نہ ہونے سے بہک رہے ہیں۔

(نوٹ) اگر اس شخص کو کسی آدمی کا نام کہہ دو تو وہ اس کے ماضی کے حالات بیان کر دیتا ہے، چاہے وہ سامنے حاضر ہو یا نہ ہو۔بعض مسلمانوں کا کہنا یہ ہے کہ یہ علم ناجائز ہے اور بعض اس کی تائید کرتے ہیں۔آپس میں مسلمانوں میں اختلاف پڑ جانے کا اندیشہ ہے اور اس سے بھی زیادہ حالات بگڑنے کے امکان ہیں۔اسلئے آپ جلد از جلد جواب تحریر فرمائیں۔

---

[۱]...... وانما تکره العوذة اذا كانت بغير لسان العرب ولا يدرى ماهو ولعله يدخله سحرا و كفر او غير ذالک، شامی زکریا ص ۵۲۳ ج ۹، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس قبیل فصل فی النظر والمس.

الجواب حامداً ومصلیاً!

علم جفر کی نہ قرآن کریم نے تعلیم دی۔ نہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے تعلیم دی نہ صحابہ کرامؓ نے اسکو سیکھا نہ محدثین نے اس کی طرف توجہ دی، نہ فقہاء اور اولیاء کرام نے اس کو قابل التفات سمجھا۔ بلکہ کتب فقہ **الاشباہ**[1] **والنظائر ودرمختار**[2] وغیرہ میں اس کے سیکھنے کو منع کیا ہے یہ شرعی حجت نہیں[1] نہ اس کے ذریعہ سے کسی کا جرم ثابت ہوتا ہے نہ براءت اگر کوئی شخص علم جفر کے ذریعہ کسی کو چور بتائے تو اس کو چوری کی سزا دینا جائز نہیں[3]۔ اس علم کے ذریعہ بہت سی چیزیں سامنے آجاتی ہیں۔ جنات اور شیاطین سے بہت سی چیزیں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ مگر یہ سب چیزیں بالکل لغو اور ہیچ ہیں۔ جوگی اور پنڈت بھی ہاتھ دیکھ کر بعض صرف صورت دیکھ کر بعض نام سن کر بہت کچھ بتانے والے آج بھی موجود ہیں بعض مسلمان بھی یہ سب کچھ بتادیتے ہیں۔ مگر ان کی نسبت صحابہ کرامؓ کی طرف کرنا غلط ہے۔ ان اکابر نے جفر نہ سیکھا اور نہ سکھایا، نہ اس طرف توجہ کی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند

۱...... تعلم العلم يكون فرض عين وفرض كفاية ومندوبا وحراما وهو علم الفلسفة والشعبذة والتنجيم والرمل، الاشباه والنظائر ملخصا ص ۲۰۰، الفن الثالث، فائدة، تعلم العلم على خمسة اقسام، مطبوعه اشاعة الاسلام دهلی،

۲...... وحراما وهو علم الفلسفة والشعبذه والتنجيم والرمل، (الدرالمختار ص ۴۳، ج ۱، بیروت، کراچی، مطلب فی التنجيم والرمل)

۳...... ويجب على من اطلع على السارق بامثال هذه ان لايحزم بسرقته ولايشع فاحشته ؟؟؟؟ يتبع القرائن الخ، وانما هي طريق اتباع القرائن قال الله تعالىٰ ولا تقف ماليس لک به علم، شرح القول الجميل ص ۸۹، عمل برائے شناختن دزد، مطبوعه رحیمیه دیوبند،

قل ھو اللّٰہ احد یا جبرئیل کا وظیفہ

سوال:-قل ھو اللّٰہ احد یا جبرائیل ہر آیت کے ساتھ مؤکل کا نام لے کر پڑھنا کیسا ہے؟ جائز ہے یا ناجائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قرآن کریم جسطرح نازل ہوا اور حضرت رسول اکرم ﷺ نے جس طرح تلاوت فرما کر صحابہ کرامؓ کو سنایا اور پڑھایا اسی طرح پڑھنا چاہیئے اس میں تغیر وتبدل کا کسی کو حق نہیں۔

وَإِذَا تُتْلٰی عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَ نَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِي إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوْحٰی إِلَيَّ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ سورہ یونس رکوع ۲[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۳۳/۱۰/۹۵ھ

یا جبرائیل بحق یا وھابُ کا وظیفہ

سوال:-یا جبرائیل بحق یا وھاب اس طریقہ سے پڑھنا کیسا ہے؟

---

[1]......**ترجمہ**:-اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کا کھٹکا نہیں ہے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لائیے یا اس میں کچھ ترمیم کردیجئے آپؐ یوں کہہ دیجئے کہ مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کردوں، بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ پہنچا ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں بھاری دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔(بیان القرآن)

الجواب حامداً ومصلیاً!

ثابت نہیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

نادعلی کا وظیفہ

سوال:- ''نادعلی'' کے نام سے مشہور ایک عمل عملیات کی کتابوں میں ہے، کیا اس کو بطور وظیفہ کے پڑھنا جائز ہے۔ نادعلی یہ ہے:

''نادعلیا مظھر العجائب وتجده عوناً لک فی النّوائب کلّ ھَمّ وغمّ سینجلی یامحمدبو لایتک یاعلی یاعلی یاعلی''

الجواب حامداً ومصلیاً!

نادعلی کا وظیفہ پڑھنا غلط ہے، خلاف شرع ہے اسکو ہرگز نہ پڑھا جائے[2]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲/۹/۹۵ھ

کشف ارواح وغیرہ کا عمل

سوال:- عمر کا بیان ہے کہ ایک عمل یا وظیفہ ایسا ہے کہ جس کے پڑھنے سے آسمان

۱؎......اس لئے اس قسم کے وظیفوں سے احتراز چاہئے۔

۲؎...... **فان العبادة وطلب الحوائج والاستعانة حق للّٰه وحده (مجمع بحار الانوار ص ۴۴۴ ج ۲، فی بحث الزور، مطبوعه دائرة المعارف العثمانیة حیدر آباد (دکن)**

ترجمہ:- بیشک عبادت اور حوائج طلب کرنا اور مدد چاہنا صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

وزمین جنت ودوزخ لوح وقلم کا حال معلوم ہوجاتا ہے اور قبر کے حالات اور روحوں سے ملاقات ہوجاتی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مجھے معلوم نہیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دست غیب

سوال:- دست غیب کا کیا حکم ہے آیا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

امداد الفتاوی[2] میں لکھا ہے کہ یہ جنات کے ذریعہ سے چوری ہے جو کہ حرام ہے۔

فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲/۴/۸۷ھ

دفینہ معلوم کرنے کا طریقہ

سوال:- اگر کوئی شخص اپنے گھر کا دفینہ معلوم کرنا چاہے تو معلوم ہوسکتا ہے یا نہیں؟ کیا طریقہ ہے کہاں نقشہ بھیجنا پڑے گا؟ پرانے آدمی بتاتے ہیں کہ روپیہ ہے مگر ثابت نہیں ہے

---

[1]...... وقالوا مماجربنا لكشف الارواح بهذه الشروط المذكورة ان يضرب في الجانب الأيمن سبوح وفي الأيسر قدوس وفي السماء رب الملائكة في والقلب الروح (قول الجميل ص۳۸، باب طريقة كشف ارواح، مطبوعه رحيميه ديوبند)

[2]...... امداد الفتاوى ص ۵۵۹ ج۴، مسائل شتى، تحقيق دست غيب (مطبوعه زكريا ديوبند) التقى في احكام الرقى ص ۲۹، فصل ششم، مطبوعه اشرفيه دهلى،

کہاں پر ہے؟ اگر مل جائے تو ضرور آپ کی محنت ادا کروں گا، ورنہ آخرت میں معلوم کرونگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

دفینہ معلوم کرنے کا طریقہ یا نقش میں نہیں جانتا، آپ خدا کے سامنے جا کر دعویٰ کریں گے تو میں وہاں بھی عرض کر دوں گا کہ میں نے اس کا طریقہ نہ قرآن میں پڑھا ہے نہ حدیث میں۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

قسمت کو بتانا

سوال:- کیا فرمائیں گے علماء کرام اس بارے میں کہ ایک مولوی صاحب ہاتھ دیکھ کر دولہا دولہن کا جوڑا اچھا برا نصیب اور بیماری بتلاتے ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟ اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایسا کرنا درست نہیں، اس سے پرہیز اور توبہ کریں [1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۶/۴/۹۴ھ

---

[1]...... الحاصل ان الكاهن من يدعى معرفة الغيوب باسباب وهى مختلفة فلذا انقسم الى انواع متعددة كالعراف والرمال والمنجم الى قوله والكل مذموم شرعاً (شامی زکریا ج۶/ ص۳۸۵/ كتاب الجهاد، باب المرتد.

تعمیر مکان سے پہلے نجومی کو زمین دکھلانا

سوال:- ہمارے یہاں لوگوں کا دستور ہے کہ جب گھر بنوانا چاہتے ہیں تو پہلے نجومی کو زمین یا سفلی والے کو دکھاتے ہیں وہ اس جگہ بیٹھ کر کچھ پڑھتا ہے پھر زمین کی اچھی بری کی خبر دیتا ہے یا کہتا ہے کہ بعض حصہ میں نقصان دینے والی اشیاء مدفون ہیں ان کو نکالتا ہے جب گھر بنایا جاتا ہے بعض حضرات اپنا تجربہ بتاتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو گھر والوں کو نقصان ہوتا ہے تو حکم شرع سے مطلع فرمائیں کیا کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ طریقہ تعلیمات اسلام کے خلاف ہے اس سے توبہ کریں اور آئندہ بالکل ایسا نہ کریں[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

کیا سحر ابھی باقی ہے؟

سوال:- امام مالکؒ اور امام محمدؒ اور ہمارے اصحاب سے مروی ہے کہ ساحر کافر ہے اور ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں: **السحر حرام بلاخوف والمستفاد اباحة کفر الخ**

---

[1]...... مَنْ اَتَی عَرَّافاً فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وفی روایة عن ابی هریرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من اتی کاهنا فصدقه بما یقول ...... فقد بری مما انزل علی محمد، (مشکوة شریف ص ۳۹۳، ج۲، باب الکهانة، الفصل الاول والثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،)

ترجمہ:- جو آدمی کسی ایسی شخص کے پاس جائے جو گم شدہ اور مسروق چیزوں کا پتہ بتاتا ہے اس نے اس عراف سے کوئی چیز معلوم کی تو اس آدمی کی چالیس راتوں کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔

P

E:\f.m.Fainal\Jild-28\ 18-Amaliyat

حضرت محمد ﷺ پر بھی سحر کیا گیا تھا تمام اقوال کے دیکھنے پر معلوم ہوتا ہے کہ سحر ابھی تک باقی ہے ایک شخص کو اعتراض ہے کہ سحر کو محمد ﷺ مٹانے آئے تھے مٹ گیا اگر کوئی کہے کہ سحر ابھی تک باقی ہے تو وہ محمد ﷺ کی شان پر دھبہ سا دیا تو اس شخص سے سوال یہ ہے کہ اگر سحر باقی ہوتا تو امام اور فقہاءؒ کیوں اس کے ناجائز وحرام ہونے کا فتویٰ دیتے پھر نبی ﷺ بت پرستی کو بھی مٹانے آئے تھے مگر ابھی تک باقی ہے راقم الحروف کا خیال صحیح ہے یا معترض کا خیال اصح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سحر مٹانے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو دنیا سے فنا کر دیا گیا یہ واضح فرمانا مقصود ہے کہ سحر بدتر چیز ہے اس سے پورا پرہیز لازم ہے یہی حال کفر کا ہے کہ اس کے مٹانے کا مقصود بھی اس کی قباحت اور برائی کو واضح فرمانا ہے اور اس کے لئے جہاں تک ہو سکے جدوجہد کرنا ہے حضرت نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ سے کفر دنیا سے ختم نہیں ہو گیا تھا البتہ جزیرۂ عرب میں اسلام کا غلبہ اور تسلط ہو چکا تھا کفار مجوس وغیرہ سے خلفاء راشدین نے جہاد فرمایا اگر یہ مقصد ہوتا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے سامنے کفر دنیا سے ختم ہو جائے گا تو **الجهاد ماض الی یوم القیامة**[1] کیوں فرماتے نیز **لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ لٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ**[2] کیوں فرماتے نیز حدیث میں یہ بھی ہے کہ قیامت سے پہلے پہلے تمام مومنین ختم ہو جائیں گے شرار خلق (کفار) باقی رہ جائیں گے ان پر ہی قیامت قائم ہوگی[3] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

---

[1]...... نصب الراية ص۳۷۷ ج۳، كتاب السير، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل،

[2]...... (مسلم شريف ص ۱۳۱ ج۲، كتاب الامارة، باب المبايعة، بعد فتح مكة على الاسلام والجهاد الخ) بخاری شريف ص ۳۹۰ ج ۱، كتاب الجهاد، باب فضل الجهاد، مطبوعه اشرفی دیوبند،

[3]...... عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جنات کا عمل

سوال:- مسمیٰ محمد قاسم پر ایک جن آتا ہے، اور حالت نماز میں آکر پریشان کرتا ہے اس سے رہائی کی کیا شکل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی عامل سے اس کی ترکیب دریافت کی جائے، بندہ جنات کا عامل نہیں۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

جنات کی مالی اعانت

سوال:- وہ جن محمد قاسم کی مالی اعانت بھی کرنا چاہتا ہے، تو اس کو قبول کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مالی اعانت قبول نہ کریں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَقُومُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰی شِرَارِ الْخَلْقِ، رواہ مسلم مشکوۃ ص ۴۸۱ ج ۲، باب لا تقوم الساعة الاعلی شرار الناس. الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[1]......اس لئے کہ وہ چوری کا مال لاکر دیتے ہیں۔

راجع للتفصیل "التقی فی احکام الرقیٰ" ص ۲۹، فصل ششم، مطبوعہ اشرفیہ دھلی،

جنات کوجلانا

سوال:- جنات کوجلا سکتے ہیں یانہیں، جبکہ وہ آگ سے پیدا ہوئے ہیں، پھر کیسے جل سکتے ہیں؟ اورشرعاً یہ فعل عاملین کا کیا حکم رکھتا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اگرکسی اورتدبیر سے وہ پیچھا نہ چھوڑیں بلکہ ستاتے ہی رہیں تو جلانا بھی درست ہے[۱]، انسان مٹی سے پیدا ہوا ہے، مٹی کا ڈھیلا مارنے سے چوٹ لگتی ہے، سر پھٹ جاتا ہے، مٹی کی چھت یا دیوار اوپر گرنے سے دب کرمر بھی جاتا ہے، اسی طرح جنات کوآگ سے تکلیف پہنچ سکتی ہے، اورآگ سے جل سکتے ہیں[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمود غفرلہ
دارالعلوم دیوبند

جنات اورشیاطین انسان کوستا سکتے ہیں؟

سوال:- زید کی بیوی بہت پریشان ہے وہ اکثر کہا کرتی ہے کہ میں جنات میں سے ہوں، کیا دراصل جنات اورشیاطین انسانوں کو لگتے ہیں؟ شریعت مطہرہ میں کہیں اس قسم کی کوئی چیز آئی ہے؟

۱...... امداد الفتاوی ص ۴/۸۸، کتاب الحظر والاباحة، تعویذات واعمال، تعویذ کے ذریعہ جنات کو جلانا، مطبوعہ زکریا دیوبند،

۲...... ودل القرآن والسنة علی ان اصل الجن النار وانما احرقتهم الشهب مع ذلک لان اضافتهم الی النار کإضافة الانسان الی التراب والطین والفخار الخ، الفتاوی الحدیثیة ص ۶۵، مطلب فی الکلام علی الجن، مطبوعه دارالمعرفة بیروت،

الجواب حامداًومصلیاً!

انسان میں جن اور شیطان کا داخل ہوجانا ممکن ہے، ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم الحدیث بخاری[۱] شریف، آکام المرجان فی احکام[۲] الجان، میں اس کی تفصیل مروی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

مزارات پر جنات کا آنا

سوال:۔ ہمارے گاؤں میں غیر مسلم لوگوں کے دوتین منڈھ یعنی مزار ہیں، جن کے بارے میں عقیدہ ہے کہ یہ سب سنتے ہیں ہر سال میلہ بھی لگتا ہے، کافی دور دور سے لوگ آکر منت مانگتے ہیں، چڑھاوا چڑھاتے ہیں، اکھاڑہ ہوتا ہے، بھگتوں پر ان کی روح آجاتی ہے، باقاعدہ بیان ہوتے ہیں، فیصلے ہوتے ہیں، بیماریاں بھی دور کی جاتی ہیں، اور کئی دن تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے، مگر افسوس اس بات کا ہے کہ وہ بھگت لوگ جو بے قابو ہوکر مدہوش شکل میں جبکہ آواز بھی بدل جاتی ہے اور طرح طرح کی باتیں غیبی بھی بتلاتے ہیں، کیا یہ شیطانی نصرت ہے یا کہ جنات کا فعل ہے یا کہ ان لوگوں کا یہ عقیدہ کہ ان کی روح سوار ہوتی ہے، جن

---

[۱]...... بخاری شریف ص ۱/۴۰۱، کتاب الاعتکاف، باب زیارة المرأة زوجها فی اعتکافه، رقم الحدیث: ۲۰۳۸، مطبوعه دار السلام بیروت،

ترجمہ:– شیطان انسان کے جسم میں خون کے جاری ہونے کی جگہ جاری ہوتا ہے۔

[۲]...... ذکر ابو الحسن الاشعری فی مقالات اهل السنة والجماعة انهم یقولون الجن تدخل فی بدن المصروع الخ، آکام المرجان فی احکام الجان ص۱۰۷، الباب الحادی والخمسون فی بیان دخول الجن فی بدن المصروع، مطبوعه مصر، فتاوی عزیزی ص ۱۱۲، ۱/۱۱۱، مطبوعه رحیمیه دیوبند، شرح فقه اکبر ص ۱۶۲، الشیاطین لهم تصرف فی بنی آدم، مطبوعه رحیمیه دیوبند،

کے اوپر یہ اثر ہوتا ہے، ہوش میں آنے کے بعد وہ پھر انسانیت پر آجاتا ہے، جب وہ اکھاڑہ ہوتا ہے، جب ہی ان پر یہ اثر ہوتا ہے، دیر ہوجانے پر وہ بھگت لوگ ان منڈھ میں جاتے ہیں، وہیں سے اثر شروع ہوتا ہے، آخر یہ کیا بات ہے، شریعت مطہرہ میں اس کی اصل کیا ہے، کافی تعجب بھی ہوتا ہے، کافی لوگوں کے عقیدے بھی خراب ہوتے ہیں، یہاں تک کہ ان منڈھوں کی طرف منہ کرکے پائخانہ پیشاب بھی نہیں کرتے یہ بھی عقیدہ ہے کہ منت ماننے پر پوری ہوتی ہے، ان کے خاص عام بھگتوں پر ہی یہ روح سوار ہوتی ہے، براہِ کرم مطلع فرمائیں، کہ اس کی کیا اصل ہے؟ عنایت ہوگی، تا کہ یہ اشکال دور ہو۔ چند ساتھی کہتے ہیں کہ یہ شیطانی نصرت ہے، اگر شیطانی ہے تو پھر استغفار لاحول وغیرہ سے ایسا نہیں ہونا چاہئے، اگر جنات کا معاملہ ہے تو پھر دوسری بات ہے، اس لئے براہِ کرم مفصل مطلع فرمادیں عنایت ہوگی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

انسان کے جسم میں جنات گھس جاتے ہیں[۱]، اور تماشے بناتے ہیں ان کا مقصد تفریح ہے اور عقائد واعمال کو خراب کرنا ہے۔

بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص ان کے سامنے قرآن شریف پڑھتا ہے تو وہ بھی پڑھنے لگتے ہیں، ایسی جگہ سے دور رہنا چاہئے، غیر اللہ کی نذر ماننا معصیت بلکہ شرک ہے کبھی ان کے کاموں میں شرکت نہ کریں[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۲۵/ ۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفا اللہ عنہ // //

---

[۱] ان الجن تدخل فی بدن المصروع کما قال اللہ تعالیٰ "الذین یأکلون الربا اولا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس، آکام المرجان ص۱۰۷، بیان دخول الجن فی بدن المصروع، مکتبه خیر کثیر، شرح مقاصد ص ۲/۴۹۹، الفصل الثانی، المبحث الثالث فی الملائکة والجن، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، شرح فقه اکبر ص ۱۶۲، الشیاطین تصرف لبنی آدم، مطبوعه دیوبند. (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جن کا مختلف صورتوں میں آنا

سوال:- جن عورت میں آ سکتا ہے یا نہیں اور بیل وغیرہ بن سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

آ سکتا ہے[۱]، بیل وغیرہ بھی بن سکتا ہے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

جن اور پیر کا عورتوں پر آنا

سوال:- (۱) یہ جو سنا جاتا ہے کہ عورتوں کو جنات چمٹ جاتے ہیں، اور ان سے برا فعل کرتے ہیں، یہ سچ ہے کہ نہیں؟

(۲) نیز پیر صاحب بھی آ کر چمٹ جاتے ہیں، یہ بھی درست ہے یا نہیں؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[۲] والنذر للمخلوق لایجوز لانه عبادة والعبادة لاتكون لمخلوق البحر الرائق كوئٹه ج۲/ ص۲۹۸/ قبيل باب الاعتكاف، الدرالمختار مع الشامی کراچی ج۲/ص ۴۳۹/ کتاب الصوم، مطلب فی النذر الذی یقع للاموات، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۵۷۱/ کتاب الصوم، باب مایلزم الوفاء به، فتاویٰ عزیزی ج ۱/ص ۹۳/

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[۱]...... تقدم تخریجه: تحت عنوان "جنات اور شیاطین انسان کو ستا سکتے ھیں"

[۲]...... لاشک ان الجن یتطورون ویتشکلون فی صدر الانس والبھائم فیتصورون ...... فی صورة الابل والبقر والغنم الخ، آکام المرجان فی غرائب الاخبار واحکام الجان ص۱۸، الباب السادس فی بیان تطور الجن وتکلھم فی صدر شتی، مطبوعه مصر،

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) جنات عورتوں، مردوں اور بچوں کو چمٹ سکتے ہیں[1]، اور برا فعل بھی کر سکتے ہیں[2]۔

(۲) کوئی پیر صاحب یا بزرگ انتقال کے بعد کسی کو نہیں چمٹتے بلکہ جنات اور شیاطین آتے ہیں اور بزرگوں کے نام بتلاتے ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ
دارالعلوم دیوبند

دیو کا حضرت سلیمان علیہ السلام کی صورت بنانا

سوال:- مشہور ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام بوقت حاجت بیت الخلاء وغیرہ اپنی انگشتری خادم کو دے جایا کرتے تھے، ایک روز دیوب حضرت سلیمان علیہ السلام کی شکل بنا کر انگشتری خادم سے لیکر تخت شاہی پر جا بیٹھا، جب سلیمان علیہ السلام نے خادم سے انگوٹھی طلب کی تو جواب ملا کہ آپ حضرت سلیمان علیہ السلام نہیں ہیں، وہ تو انگشتری لے گئے، اس سے آگے کچھ اور بھی مشہور ہے، یہ واقعہ کہاں تک صحیح ہے؟ نبی اللہ کی شکل وصورت کوئی جن وغیرہ بنا سکتا ہے یا نہیں؟ اگر بنا سکتا ہے تو تبلیغ احکام کیسے ہوگی؟

---

[1]...... اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِی مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرىٰ الدَّمِ يحتمل الحقيقة بان جعل له قدرة على الجرى فى باطن الانسان، ترمذى شريف مع حاشية ص ۲۲۲/۱، قبيل ابواب الطلاق، مطبوعه ياسرنديم ديوبند،

[2]...... وقال تعالىٰ (لم يطمثهن انس قبلهم ولا جان) وهذا يدل على انه يتاتى منهم الطمث وهو الجماع والافتضاض الى قوله وعن مجاهد انه اذا جامع الرجل اهله ولم يسم انطوى الجان على احليله فجامع معه فذالك قوله تعالىٰ لم يطمثهن الخ، الفتاوى الحديثيه ص۶۸، ج ۱، هل تجوز منكحة الجن ام لا، مطبوعه دارالمعرفة بيروت، مطبوعه ياسرنديم ديوبند،

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ قصہ بعض مفسرین نے کتب یہود سے نقل کیا ہے، تفسیر کشاف[۱]، تفسیر[۲] مدارک، تفسیر معالم التنزیل[۳]، قاضی عیاض[۴] وغیرہ نے اس قصہ کی تردید کی ہے، امام رازی[۵] نے بہت زور شور سے اس قصہ پر اشکالات کئے ہیں، اصولا بھی یہ قصہ غلط ہے، کیوں کہ اس صورت میں تبلیغی احکام میں بہت کچھ خلط ہوگا، نیز کچھ وثوق نہ ہوگا کہ اب تک جو انبیاء علیہم السلام جن کی نبوت نصوص قطعیہ سے ثابت ہے، وہ واقعۃً نبی تھے، یا معاذ اللہ کوئی اور شیطان ان کی صورت بنا کر آ گیا، وغیرہ وغیرہ۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

۱...... ولقد ابى العلماء المتقنون قبوله وقالوا هذا من اباطيل اليهود والشيطان لا يتمكنون من مثل هذه الافاعيل وتسليط الله اياهم على عباده حتى يقعوا فى تغيير الاحكام وعلى نساء الانبياء حتى يفجر وبهن قبيح الخ، تفسير كشاف ص ۳/۳۷۵، سورۂ ص، تحت آیت: ۳۴، مطبوعه دارالفكر بيروت،

۲...... تفسیر مدارک على هامش الخازن ص ۴/۴۲، سورۂ ص، تحت آیت: ۳۴، مطبوعه المطبعة الميمنة مصر،

۳...... معالم التنزيل ص ۴/۶۳، سورۂ ص، تحت آیت: ۳۴، مطبوعه ادارۂ تالیفات اشرفیه ملتان،

۴...... كتاب الشفاء قاضى عياض ص ۲/۱۰۷، فصل فى اجماع الامة على عصمة النبى ﷺ من الشيطان، القسم الثالث، مطبوعه مؤسسة الكتب الثقافية بيروت،

۵...... واعلم ان اهل التحقيق استبعد واهذاالكلام من وجوه الاول ان الشيطان لوقدر على ان يتشبه بالصورة والخلقة بالانبياء فحينئذ لا يبقى اعتماد على شى من الشرائع فلعل هٰولاء الذين رأوهم الناس فى صورة محمد وعيسى وموسىٰ عليهم الصلوة والسلام ماكانوا اولئك بل كانوا شياطين تشبهوا بهم فى الصورة لاجل الاغواء والاضلال ومعلوم ان ذلك يبطل الدين بالكلية الخ، تفسير الكبير للامام الرازى ص ۷/۱۹۵، سورۂ ص، تحت آیت: ۳۴، مطبوعه دارالفكر بيروت،

کیا آسیبی اثر سے زبان گنگ ہوسکتی ہے

سوال:- کیا جنات قوم میں یہ قدرت اور طاقت ہے کہ کسی انسان کی زبان بند کردیں یا بہتر گونگا اندھا وغیرہ تصرفات کردیں ہمارے یہاں ایک نوجوان تندرست اور صحیح سالم ہے لیکن اس کی یہ حالت ہے کہ دن رات میں کبھی ایک دو گھنٹہ اور کبھی تین چار گھنٹہ تک بولتا نہیں اس کا بہت ہی زیادہ علاج کیا گیا، لیکن فائدہ بلاکل نظر نہیں آتا یہاں پر بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ ایک جن عورت کا اثر ہے تو ان کی یہ بات صحیح ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جنات قوم میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ کسی انسان کی زبان بند کردے یا کسی کو نابینا یا بینا بنادے صحیح کیا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جنات تصرفات سے بھی اس قسم کے اثرات ہوسکتے ہیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹۶/۳/۱۰ھ

جماعِ جن سے استقرار حمل

سوال:- اگر جن لوگ کسی عورت سے صحبت کریں تو کیا اس سے حمل ٹھہر سکتا ہے یا نہیں؟

---

[1]...... ان الشیاطین لهم تصرف فی بنی آدم شرح فقه اکبر ص ۱۶۲، مطبوعه مجتبائی دهلی، ان المس الجزئی من الجن للانس یکون یمس الجن الجسد البشری جزئیا کان یمسک عضوا واحدا منه کذراع او الرجل او اللسان الخ، تحصین الانسان من السحر والجن والشیطان بالاذکار الخ، ص ۳۴، بعض انواع المس الشیطانی، المس الجزئی، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

الجواب حامداً ومصلیاً!

حمل ٹھہر سکتا ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

سٹہ کا نمبر بتانا

سوال:- ایک شخص عالم ہے اور بظاہر پرہیز گار بھی ہے امام مسجد بھی ہے، مگر وہ عالم سفلی عمل کے ذریعہ سے سٹے کا نمبر بتلاتا ہے، اس کے پاس اگر کوئی شخص اس کا خادم بن کر جاتا ہے، اور خوشامد کرتا ہے، تو عالم صاحب اس کو سٹہ کا عمل بتلا دیتے ہیں، اور عالم صاحب یہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص بالکل مجبور اور مفلس ہو تو سٹے کا عمل ایسے شخص کے لئے پڑھنا جائز ہے، اور جو روپیہ نمبر لگانے کا ملے وہ جائز بتلاتے ہیں، تو آپ شرعی رو سے بتلایئے کہ ایسے عالم کا عقیدہ کیسا ہے؟ اور سٹے کا عمل کرنا اور بتلانا جائز ہے یا نہیں؟ آپ جو شریعت کا مسئلہ ہو اس کو صاف صاف تحریر کیجئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس عالم کا یہ طریقہ غلط اور خلاف شرع ہے ایسی آمدنی بھی حرام ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند

۱...... كما تستفاد من هذه العبارة كما يتفق للانس مع الجن وقد يتناكح الانس والجن ويولد بينهما وهذا اكثير معروف، دليل الانسان لعلاج السحر والحسد والجان ص۹۸، بيان صرع الجن للانس، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، التوالد دليل على استقرار الحمل، آكام المرجان فى غرائب الاخبار واحكام الجان ص۶۶، باب فى بيان مناكحة الجن، مطبوعه كراچى، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

not found.

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

۲...... صرح الفقهاء بان من اكتسب مالا بغير حق فاما ان يكون كسبه بعقد فاسد كالبيوع الفاسدة والاستيجار على المعاصى والطاعات او بغير عقد كالسرقة والغصب والخيانة والغلول ففى جميع الاحوال المال الحاصل له حرام عليه، بذل المجهود ص۳۷/۱، باب فرض الوضوء، مطبوعه رشيديه سهارنپور،

E:\F.M.Fainal\Jild-28\19-Kasab Aor Pesha

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب چہاردہم: کسب اور پیشہ

کسب کی تفصیل

سوال:۔ انسان اپنے کو زندہ رکھنے کے لئے کن کن پیشوں سے مخصوص نسبت رکھ سکتا ہے ضروری پیشہ کو بالترتیب ان کے درجہ ومرتبہ کے مطابق بوضاحت بیان فرمائیں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

حقوق واجبہ ادا کرنے کے لئے حلال روزی حاصل کرنا لازم ہے جس جس پیشہ کی شریعت نے اجازت دی ہے حدود شرع کی رعایت رکھتے ہوئے اس کو اختیار کرنا درست ہے کسب کے طرق کے متعلق فتاویٰ عالمگیری ص۳۴۹[1] ج ۲ میں ہے **وأفضل أسباب الكسب الجهاد ثم التجارة ثم الزراعة ثم الصناعة كذافى الاختيار شرح المختار والتجارة افضل من الزراعة عند البعض والاكثر علىٰ ان الزراعة افضل كذا فى الوجيز للكردری**۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند، ۳/۴/۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند

---

[1] عالمگیری ص ۳۴۹ ج۵ (مطبوعه كوئٹه) كتاب الكراهة الباب الخامس عشرفی الكسب مجمع الانهر ص ۱۸۴ ج۴، كتاب الكراهية فصل فی الكسب، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، البحرالرائق ص ۲۶۲ ج۵، كتاب البيوع قبيل قوله البيع يلزم بايجاب و قبول، مطبوعه الماجديه كوئٹه، شامی زكريا ص ۴۶ ج ۱۰، كتاب الصيد.

کونسے پیشے افضل ہیں کیا کوئی پیشہ رذیل ہے؟

سوال:۔(۱) کون کون سے پیشے شریف ہیں اور کون کونسے رذیل ہیں انہیں نمبروار ارشاد فرمائیں؟ (۲) کپڑا بننے کا پیشہ شریف ہے یا رذیل؟

الجواب حامداً ومصلیاً

روزی کمانے کے پیشے فتاویٰ عالمگیری[۱] میں، ج۵/ص۳۴۹/ میں یہ ترتیب درج ہے''افضل اسباب الکسب الجهاد ثم التجارة ثم الزراعة ثم الصناعة كذافی الاختيار، شرح المختار، والتجارة افضل من الزراعة عندالبعض والاكثر على ان الزراعة افضل كذافی الوجيز الكردری''بعض حضرات نے مستقل کتابیں بھی پیشوں کے متعلق لکھی ہیں، حضرت داؤد علیہ السلام لوہے سے زرہ بنایا کرتے تھے[۲] بعض انبیاء علیہم السلام نے خیاطی سے گذارہ کیا ہے[۳]، ہر جائز پیشہ جو تقویٰ کے ساتھ ہو اختیار کیا جائے

[۱] عالمگیری کوئٹه، ج۵/ص ۳۴۹/ کتاب الکراهية، الباب الخامس عشر فی الكسب، مجمع الانهر ج۴/ص ۱۸۴، کتاب الکراهية فصل فی الکسب، مطبوعه دارالکتب العلميه بیروت، البحر الرائق ج۵/ص ۲۶۲، اول کتاب البیوع مطبوعه الماجدیه کوئٹه، شامی زکریا ج۱۰/ص ۴۶، کتاب الصید..

[۲] فعلمه تعالیٰ صنعة الدروع فكان يعمل كل يوم درعاً الخ تفسير روح البيان، ج۷/ص۲۶۸، الجزء الثانی والعشرون، مطبوعه دارالفکر بیروت، تفسیر ابن کثیر، ج۳/ص ۸۳۸/ مطبوعه مصطفی احمدالباز مکه مکرمه تحت سورة سبا آیت ۱۱/محیط برهانی ج۸/ص ۶۱، کتاب الکراهية والاستحسان، الفصل الرابع عشر فی الکسب مطبوعه ڈابھیل.

[۳] وهو ای ادريس عليه السلام او ل نبی خط بالقلم وقطع الثياب وخاطها الخ المنتظم فی تاريخ الملوک والامم، ج۱/ص ۲۳۴/ باب ذکر ادریس علیه السلام، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، محیط برهانی ج۸/ص ۶۱، کتاب الکراهية والاستحسان، الفصل الرابع عشر فی الکسب مطبوعه ڈابھیل.

درست ہے کسی کو ذلیل نہ سمجھا جائے، قرآن کریم میں ''اراذلنا'' کا لفظ آیا ہے، قوم نوح علیہ السلام نے کہا تھا ''مَانَرٰکَ اتَّبَعَکَ اِلَّاالَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ'' جلالین[1] میں ہے ''اسافلنا کالحاکة والاساکفه اھ بادی الراعی'' کی تفسیر میں ہے ''ای ابتدأ من غیر تفکر فیک''، مگر حالات بدلتے رہے ہیں یہ ضروری نہیں کہ ایک عرف بھی ہمیشہ باقی رہے۔ (۲) پیشہ ذلیل نہیں جبکہ اعلیٰ اخلاق وصحیح حالات کے ساتھ ہو۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۳/۱/۱۴۰۱ھ

جوتی بنانے کا پیشہ

سوال:۔ جوتی بنانے کے کام کو شریعت منع تو نہیں کرتی اگر کرتی ہے تو کیوں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شریعت اس کو منع نہیں کرتی[2] البتہ معاملات کی صفائی اور پاکی کا اہتمام ضروری ہے[3]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۱/۵/۵۷ھ

صحیح: عبداللطیف مظاہر علوم سہارنپور الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مظاہر العلوم

---

[1] جلالین شریف، ص ۱۸۲/ج ۱، سورہ ھود آیت ۲۷/ مطبوعہ رشیدیہ دھلی.

[2] وقد کان غالب اعمال الاخیار من السلف عشر صنائع الخرزوالتجارة والحمل والخیاطة والحذوالخ. (احیاء العلوم ص ٦٧ ج ٢ کتاب آداب الکسب الباب الخامس فی شفقة التاجر علی دینه مطبع عثمانیه مصریه) ثم المذهب عندجمهور الفقهاءؒ ان جمیع انواع الکسب فی الإباحة علی السواء الخ المحیط البرهانی ص ٦٢/ ج٨، کتاب الکراهیة والاستحسان، الفصل الرابع عشر فی الکسب، مطبوعه ڈابھیل. شامی زکریا ص ٤٦/ج ١٠ کتاب الصید.

[3] والغش حرام فی البیوع والصنائع جمیعاً ولاینبغی أن یتهاون الصانع بعلمه علی وجه لوعامله به غیره لما ارتضاه لنفسه بل ینبغی أن یحسن الصنعة ویحکمها (احیاء العلوم ص ٧٠ ج ٢، کتاب آداب الکسب الباب الثالث، مطبع عثمانیه مصریه)

قصاب کا پیشہ

سوال:۔ایک مسلمان قصاب کا پیشہ کرسکتا ہے یا نہیں یعنی جس جگہ گائے کی اجازت ہے وہاں گائے کا گوشت بیچ سکتا ہے یا نہیں۔(۲) شرعی اعتبار سے اگر کوئی مسلمان متواتر چالیس دن گائے کا گوشت کھائے تو کیا اس کا دل سیاہ ہوجاتا ہے (۳) حضور ﷺ کو گوشت پسند تھا یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

اپنی عزت کی محافظت بھی لازم آتی ہے اگر چہ قصاب کا پیشہ فی نفسہ جائز ہے مگر قانون کی خلاف ورزی کرنا خطرہ مول لینا ہے۔[۱] (۲) یہ بے اصل اور غلط ہے۔[۲] (۳) حضور ﷺ کو گوشت مرغوب تھا۔[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

الجواب صحیح: محمد جمیل الرحمٰن

نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

بے پردہ عورت کی کمائی

سوال:۔عورت کی محنت کی کمائی جس میں بے پردگی ہو کھانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

---

[۱] لا ینبغی للمومن ان یذل نفسه الحدیث ترمذی شریف ص ۵۰ ج ۲ کتاب اللفتن (مطبوعه رشیدیه دهلی)

[۲] من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد (مشکوة شریف ص۲۷ باب الاعتصام بالکتاب والسنة (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

[۳] عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال اتی رسول الله ﷺ بلحم فدفع الیه الذراع وکان یعجبه فنهس منها. ترمذی شریف ص۶ ج ۲ ابواب الاطعمة باب ما جاء ای اللحم احب الی رسول الله ﷺ (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

الجواب: حامداً ومصلیاً

عورت کے ذمہ پردہ لازم ہے[۱] تاہم بے پردگی کی وجہ سے اس کی حلال کمائی کو ناجائز نہیں کہا جائیگا[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور

عورتوں کا مزدوری کے لئے باہر نکلنا

سوال:۔ ہم ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور سابقہ زمانہ سے ہمارے خاندان میں مچھلی پکڑنے اور اس کے فروخت کرنے کا پیشہ چلا آرہا ہے۔ گھر کے تمام مرد وعورت اپنی قوت بازو سے کما کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مگر وہ زمانہ شریف تھا، دوسروں کی عزت کو خود اپنی عزت سمجھا جاتا تھا۔ مگر آج زمانے کی فضا نے ہر شخص کے دل میں فتنہ اور بے حیائی کے جذبات کو پیدا کر دیا ہے۔ اور ہماری قوم اس قدر بے خبر ہے کہ وہ اپنے مذہب کے ایک ادنیٰ سے چیز پر بھی عامل نہیں ہے۔ ہماری عورتیں باہر لوگوں کی مزدوری کرتی ہیں، ہم ان کو منع کرتے ہیں مگر باز نہیں آتی ہیں۔ اور کچھ غنڈے قسم کے لوگ بھی گھر پر ٹھہرتے ہیں جس کی وجہ سے بعض وہ عورتیں جو باز رہتی ہیں ان کو بھی جانے کا موقع ملتا ہے۔

---

[۱] قال مشائخنا تمنع المرأة الشابة من كشف وجهها بين الرجال فى زماننا للفتنة البحرالرائق، ج ۱/ص ۲۷۰/باب شروط **الصلوٰة**، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی پاکستان. الدرالمختار مع کراچی ص ۴۰۶/ج ۲، کتاب الصلوٰة، باب شروط الصلوٰة مطبوعه کراچی، الدرالمنتقى على المجمع ص ۱۲۱/ج ۱، کتاب الصلوٰة، باب شروط الصلوٰة.

[۲] ويكره له أن يستأجر امرأة مرة أو امة يستخدمها ويخلو بها لقوله صلّى الله عليه وسلّم لايخلوَنَّ رجل بامرأة ليس منها بسبيل فان ثالثها الشيطن ولأنه لايامن من الفتنة على نفسه أو عليها إذاخلابها ولكن هذا النهى لمعنى فى غير العقد فلايمنع صحة الإجارة ووجوب الأجر إذا عمل كالنهى عن البيع وقت النداء الخ، المبسوط ص ۲۵، باب اجارة الرقيق فى الخدمة وغيرها دارالفكر بيروت.

اس لئے پر زور عرض ہے کہ آپ ان عورتوں کی کمائی حرام قرار دے کر ایسا حکم صادر فرمائیں جس کے ذریعہ یہ عورتیں اپنے اس مزدوری کے پیشہ کو چھوڑ کر پردہ کی پابند ہو جائیں اور پردہ کا حکم ان کے لئے کیا جائے، تاکہ بے حیائی کا شکار نہ بنیں۔ نیز یہ بات بھی ہماری قوم میں رائج ہے۔ حق سلب کر لینا۔ ناپ تول میں کمی کرنا، جھوٹ بولنا، اس لئے اس پر بھی شرعی روشنی میں ان باتوں پر جواز یا ممانعت کا حکم لگائیں۔ آیا یہ باتیں صحیح ہیں یا باطل؟ اور باطل پر عمل کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

بے حیائی اور بدکاری کی برائی کو سب ہی جانتے ہیں۔ کوئی بے خبر نہیں۔ ایسی حالت میں صرف فتویٰ کافی نہیں بلکہ تعلیم کا انتظام کیا جائے، گھروں میں دینی کتابیں سنائی جائیں، بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کیا جائے، علمائے حق کے وعظ کہلوائیں۔ سب برادری اس پر غور کر کے اصلاح کا پختہ ارادہ کرے۔ ہر شخص اپنی بیوی کا نان ونفقہ پورا پورا دے[۱] اور اس کو مجبور کرے کہ اب تم کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں، تمہاری ہر ضرورت یہیں پوری کی جائے گی، مچھلی پکڑنے اور فروخت کرنے کے لئے بھی مت جانا۔ دوسرے کا حق غصب کر لینا کبیرہ گناہ ہے۔ جو شخص ایک بالشت زمین کسی کی غصب کرے گا ساتوں زمینوں کا طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا[۲] اور چار پیسے کے عوض سات سو فرض مقبول نمازیں دلائی جائیں گی[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۸/۱۳۹۰ھ

---

[۱] فتجب (النفقة) للزوجة بنكاح صحيح على زوجها لانها جزاء الاحتباس الخ درمختار على الشامى زكريا ص ۲۷۸ ج۵ باب النفقة، عالمگيرى كوئٹه ص ۵۴۴/ ج ۱، الباب السابع عشر فى النفقات الفصل الاول فى نفقة الزوجة، زيلعى ص ۵۰/ ج۳، باب النفقة مطبوعه امداديه ملتان.

[۲] عن سعيد ابن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ من أخذ شبراً من الأرض ظلماً فانه يطوقه يوم القيامة من سبع ارضين، مشکوٰۃ ص۲۵۴، باب الغصب والعارية الفصل الاول، (باقی اگلے صفحہ پر)

چوڑیاں پہنانے کا پیشہ

سوال:۔زید کے یہاں چوڑی پہنانے کا رواج ہے عموماً عورتیں چوڑیاں پہنایا کرتی ہیں زید چونکہ تنہا امور خانہ داری پورا نہیں کرسکتا ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی اس پیشہ کے ذریعہ زید کا ہاتھ بٹائے کیا زید کی یہ خواہش ازروئے شرع جائز ہے یا نہیں ویسے صورت مذکورہ میں جو عام طور پر ہندوستان کی ایک قوم کے ساتھ مخصوص ہے جو کہ اوروں کے لئے جائز بظاہر معلوم نہیں ہوتا ہے یہ کیسا ہے اور اس سے حاصل شدہ رقم مرد کے لئے اور بچوں کے لئے استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

عورت اگر پردہ میں رہے اور کسی نامحرم کے سامنے نہ آئے[1] اور عورتوں کو چوڑیاں پہنا کر روپیہ حاصل کرے تو شرعاً وہ روپیہ درست ہے کسی ایک قوم کے ساتھ اس پیشہ کے خاص ہو جانے کی وجہ سے اس کو دوسروں کے لئے ناجائز نہیں کہا جائے گا[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸؍۳؍۸۹

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دارالعلوم دیوبند ۹؍۳؍۸۹

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] جاء فی بعض الکتب انه یؤخذ لدانق ثواب سبع مائة صلوٰة بالجماعة الأشباه والنظائر ص ۴۷ (مطبوعه دار العلوم دیوبند) تحت القاعدة الثانية

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] وتمنع المرأة الشابة من كشف الوجه بين رجال (درمختار مع الشامی کراچی ص ۴۰۶/۱ باب شروط الصلوٰة، مطلب فی ستر العورة، سکب الانهر ص ۲۰۲/ ج۴، کتاب الکراهية فصل فی النظر والمس مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، البحر الرائق کوئٹه ص ۱۹۲/ج۸، کتاب الکراهية فصل فی النظر والمس،

[۲] ثم المذهب عند جمهور العلماء والفقهاء أن جميع انواع الكسب فی الإباحة على السواء الخ، مجمع الانهر ص ۱۸۴/ج۴، کتاب الکراهية فصل فی الکسب، دارالکتب العلمیه بیروت، المحیط البرهانية ص ۶۲/ج۸، کتاب الکراهية الخ الفصل الرابع عشر فی الکسب مطبوعه ڈابھیل، شامی زکریا ص ۴۶/ج۱۰، کتاب الصید.

چوڑی پہنانے کا پیشہ

سوال:۔ بہت سے مرد چوڑیاں پہنانے کا کام کرتے ہیں یہ کمائی حلال ہے یا حرام جائز ہے یا ناجائز ہے؟

(۲) بہت سی عورتیں بے پردہ ہوکر باہر دیہات میں چوڑیاں پہناتی ہیں ان کیلئے کیا حکم ہے علاوہ ازیں ایک عورت جسکا خاوند مرگیا ہو اور لڑکے اس کے جوان باروزگار ہوں اور پھر بھی وہ عورت چوڑیاں بے پردگی سے پہناوے تو اسکی ذمہ داری کس کے ذمہ ہے بالفرض اگر وہ لڑکے اسکو نان ونفقہ نہ دیں تو کیا حکم ہے اور اگر اس کو کھانا کپڑا وغیرہ دیں اور بے پردگی سے منع کریں تو کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) چوڑیوں کی قیمت حلال ہے۔ نامحرم کے ہاتھ وغیرہ کو مس کرنا ناجائز ہے[۱]۔

(۲) یہ تجارت اور اجرت جائز ہے چاہے لڑکے نان نفقہ دیں چاہے نہ دیں بے پردگی منع ہے[۲] جس کی ذمہ داری خود اس بے پردپر ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررۂ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ ۱۳؍رجب ۶۷ھ

---

[۱] وما حل نظره حل لمسه إلا من أجنبية فلا يحل مس وجهها و كفها الخ الدرالمختار على الشامى زكريا ص ۲۲۸ ج ۹ فصل فى النظر والمس، المحيط البرهانى ص ۳۰ ؍ج۸، كتاب الكراهية، الفصل التاسع فيمايحل للرجل اليه النظر والمس، مطبوعه ڈابهيل، مجمع الانهر ص ۲۰۳ ؍ج ۴، كتاب الكراهية فصل فى النظر مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت. البحرالرائق ص ۱۹۴ ؍ج۸، كتاب الكراهية فصل فى النظر والمس مطبوعه الماجديه كوئٹه.

[۲] وتمنع المرأة الشابة من كشف الوجه بين رجال لخوف الفتنة(الدرالمختار على الشامى نعمانيه ص ۲۷۴ ج ۱، باب شروط الصلوٰة، مطلب فى سترالعور، البحرالرائق ص ۱۹۲ ؍ج۸، كتاب الكراهية فصل فى النظر والمس، مطبوعه الماجديه كوئٹه، سكب الانهر ص ۲۰۲ ؍ج ۴، كتاب الكراهية فصل فى النظر والمس، مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

درزی کو ناجائز لباس سینا

سوال:۔ میں سلائی کا کام کرتا ہوں اور لوگ ہر قسم کا نقشہ یا ہر قسم کا لباس سلوا کر پہنتے ہیں تو مجھے سینا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

ناجائز لباس سینا مکروہ ہے۔[۱] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۶/۵/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ ۱۸/۵/۸۸ھ

کوٹ پتلون سینا

سوال:۔ زید کا کام کپڑے سینے کا ہے اور مختلف قسم کے کپڑے بنانے ہوتے ہیں جس میں کوٹ پتلون بھی تیار کرنا ہوتا ہے اور پتلون اس وقت اس قسم کی تیار کی جارہی ہے کہ رانوں میں پھنسی ہوتی ہے۔ جواب عنایت فرمائیں کہ کوٹ اور پتلون سینا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

اس طرح کا کپڑا سینے میں انکشافِ ستر کا تو احتمال نہیں ہے۔ یعنی اس سے مرد کا وہ حصہ

---

[۱] خیاطاً امره ان یتخذ له ثوباً علی زی الفساق یکره له ان یفعل الخ شامی زکریا ص ۵۶۲ ج ۹ کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع، المحیط البرهانی ص ۶۳/ ج ۸، کتاب الکراهیة الفصل الرابع عشر فی الکسب، مطبوعه ڈابھیل، مجمع الانهر ص ۱۸۸/ ج ۴، کتاب الکراهیة فصل فی الکسب، دار الکتب العلمیه بیروت.

بدن نہیں کھلتا جس کا چھپانا فرض ہے۔ رانوں میں اگر پتلون اس طرح پھنسی ہو کہ ران کی ہیئت ادھر سے ظاہر نہ ہوتی ہو تو کچھ اشکال نہیں۔ البتہ خود ایسے کپڑے پہننا مکروہ ہے۔ تو اس وجہ سے ان کے سینے میں بھی ایک قسم کی کراہت[1] ہوگی۔ لیکن اگر یہ لباس عامۃً مسلمان پہنتے ہوں تو کراہت بھی نہیں ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررۂ العبد محمود غفرلہٗ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

آمدنی کی تحصیل وتقسیم کا ذمہ دار والدہ کو قرار دینا

سوال: ۔ زمین کی آمدنی وخرچ کا ذمہ دار والدہ کو قرار دینا جب کہ وہ اس سے متفق نہ ہو رہی ہوں۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جب انتظام ان کے قابو کا نہیں تو ان پر کیوں بار ڈالا جائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررۂ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ ۴/۱/۸۸ھ

مال یتیم میں تجارت

سوال: ۔ والد کے انتقال کے بعد والدہ دوسرا نکاح کر لیتی ہے تو اس صورت میں مال یتیم بچوں کو ملنا چاہئے یا ان بچوں کی والدہ کو مال یتیم سے کوئی دوسرا پیشہ مثلاً تجارت وغیرہ کی جاسکتی

[1] خیاطا امرہ أن یتخذ لہ ثوباً علی زی الفساق یکرہ لہ أن یفعل الخ شامی زکریا ص ۵۶۲ ج ۹ کتاب الحظر و الاباحۃ فصل فی البیع، المحیط البرھانی ص ۶۳ / ج ۸، کتاب الکراھیۃ، الفصل الرابع عشر فی الکسب، مطبوعہ ڈابھیل، مجمع الانھر ص ۱۸۸ / ج ۴، کتاب الکراھیۃ، فصل فی الکسب، دارالکتب العلمیہ بیروت.

E:\F.M.Fainal\Jild-28\19-Kasab Aor Pesha

ہے یا نہیں۔اور مال یتیم کے منافع بچوں کو ملنا چاہئے یا تجارت کرنے والے کو۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جو مال بچوں کے والد کا تھا انتقال والد کے بعد اٹھواں حصہ اس میں سے بچوں کی والدہ کا ہے[1] اس کو اختیار ہے اپنا حصہ جو چاہے کرے[2] بعد جو حصہ بچوں کا ہے نیز جو مال براہ راست یتیموں کی ملک ہے خواہ ان کو والد نے اپنی حیات میں دیا ہو یا کسی اور طرح ان کو ملا ہو اس میں والدہ کو مالکانہ تصرف کا حق نہیں اس کو محفوظ رکھا جائے اس میں تجارت بھی نہ کی جائے مبادا خسارہ ہو جائے[3]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ
دارالعلوم دیوبند

تصویر کی طباعت اور اس کی آمدنی

سوال:۔ آج کل بڑی بڑی تجارتی کمپنیوں کے اندر جاندار کی تصاویر ہوتی ہیں اور یہ پریس میں طبع ہوتی ہیں۔ طباعت کے آنے والے کاموں میں دو ثلث حصہ ایسا ہوتا ہے جس پر کسی نہ کسی جاندار کی تصویر ہوتی ہے۔ ہر صفحہ طباعت کا ایک حصہ ایسا ہوتا ہے جس پر تصویر نہیں ہوتی۔ اب مسلمانوں کے لئے ان تصاویر کا طبع کرنا کیا تصویر بنانے اور تصویر کشی کے حکم میں آتا ہے یا نہیں؟ اور اس سے حاصل شدہ آمدنی جائز ہے یا ناجائز؟

---

[1] اما للزوجات فحالتان الی قوله والثمن مع الولدولدالابن الخ سراجی ص ۱۲ فصل فی النساء

[2] المالک هو المتصرف فی الاعیان المملوکة کیف شاء الخ بیضاوی شریف ص۷ ج۱ سورة الفاتحة.

[3] لایتجر فی مال الیتیم لان المفوض الیه الحفظ دون التجارة الخ، البحرالرائق ص۴۶۸/ج۸، باب الوصی ومایملکه، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، مجمع الانهر ص۴۶۳/ج۴، باب الوصی، دارالکتب العلمیه بیروت، شامی زکریا ص۴۲۵/ج۱۰، کتاب الوصایا، باب الوصی.

الجواب: حامداً مصلیاً!

جاندار کی تصویر بنانا ممنوع ہے[۱] خواہ ابتداء جاندار سے بنائی جائے یا تصویر سے نقل کی جائے، قلم سے ہو یا مشین سے یا کپڑے کی بناوٹ میں ہو یا پتھر لکڑی لوہے، وغیرہ پر کسی آلہ سے بنائی جائے اور جبکہ ٹریڈ مارکہ کے طور پر ہوتو وہ مقصود کے درجہ میں ہوگی، اس لئے اس کو جائز نہیں کہا جائے گا۔ اس پر جو وعیدیں حدیث پاک میں وارد ہیں وہ بہت سخت ہیں[۲]۔ یہ تو تصویر کی طباعت کے متعلق ہے۔ اس سے حاصل شدہ آمدنی کا حکم یہ ہے کہ اگر تصویر کی اجرت کے مقابلہ میں غیر تصویر کی (یعنی جائز) آمدنی زیادہ ہے تو سب آمدنی کو ناجائز نہیں کہا جائے گا بلکہ غلبہ کا اعتبار ہوگا[۳]۔ یہ تو کلی اور اصولی جواب ہے۔ خاص طور پر اجارہ فاسدہ کے متعلق فقہاء لکھتے ہیں کہ اجرت پر ملک متحقق ہو جاتی ہے۔ **والاجر یطیب وان کان السبب حراماً اھ شامی ص ۲۸[۴] ج۵ اول باب الاجارة الفاسدة**۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] قال اصحابنا وغيرهم من العلماء تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر لانه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور فى الاحاديث سواء صنعه فى ثوب اوبساط اودرهم اودينار أوغيرذالک الخ مرقات ص۴۸۳ ج۴ (مطبوعه اصح المطابع بمبئى، كتاب اللباس باب التصاوير الفصل الاول. شامى كراچى ص۶۴۷/ ج۱، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، نووى على المسلم ص ۱۹۹/ ج۲، كتاب اللباس باب تحريم تصوير صورة الحيوان الخ مطبوعه سعد ديوبند.

[۲] عن عبدالله بن مسعود قال سمعت رسول الله ﷺ يقول اشد الناس عذاباً عندالله المصورون متفق عليه. مشكوٰة شريف ص ۳۸۵ (مطبوعه ياسرنديم ديوبند) باب التصاوير الفصل الاول.

[۳] أهدى إلى رجل شيئا او أضافه إن كان غالب ماله من الحلال فلابأس إلا أن يعلم بأنه حرام فان كان الغالب هوالحرام ينبغى أن لايقبل الهدية ولايأكل الطعام الخ، عالمگيرى ص ۳۴۲/ ج۵، كتاب الكراهية الباب الثانى عشر فى الهدايا والضيافات، مطبوعه كوئٹه، مجمع الانهر ص۱۸۶/ ج۴، كتاب الكراهية فصل فى الكسب، دارالكتب العلميه بيروت. المحيط البرهانى ص۷۳/ ج۸، كتاب الكراهية الفصل السابع عشر فى الهدايا والضيافات، مطبوعه ڈابهيل.

[۴] شامى زكريا ص ۶۲ ج۹ كتاب الاجارة اول باب الاجارة الفاسدة.

تہوار کے موقع پر جاندار کی تصویریں بنانا

سوال:۔ مسلمان حلوائی ہندوؤں کے تہواروں کے موقع پر مٹھائی کے کھلونے بناتے ہیں۔ جس میں گائے بھینس بیل انسان بندر وغیرہ کی شکل کے ہوتے ہیں پھر ان کو فروخت کرتے ہیں تو مسلمان حلوائی کے لئے مٹھائی سے جاندار کی تصویر بنانا اوران کا فروخت کرنا کیسا ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

جاندار تصویروں کا پتھر، مٹی، مٹھائی، کھلونے سب منع ہیں، مسلمانوں کا اس سے بچنا لازم ہے[1]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹۰/٦/۱۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ

مسلم حجام کا غیر مسلم کی داڑھی مونڈنا

سوال:۔ مسلم نائی غیر مسلم، مشرک بھنگی کی حجامت یعنی داڑھی مونڈنا اور بال کترنا وغیرہ بلا کراہت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

حجام کے لئے مسلم یا غیر مسلم کی داڑھی مونڈنا درست نہیں[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] قال اصحابنا وغيرهم من العلماء تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر الخ مرقات ص۳۸۳ ج۴ (مطبوعه بمبئى) باب التصاوير الفصل الاول، شامى كراچى ص۶۴۷/ ج۱، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، نووى على المسلم ص ۹۹ ج ۲، كتاب اللباس باب تحريم تصوير صورة الحيوان، مطبوعه سعد ديوبند.

[2] لانه اعانة على المعصية وقد قال اللّٰه تعالىٰ وتعاونوا على البر والتقوى ولاتعاونوا على الإثم والعدوان الخ ص ۲۹/ ج٦، كتاب الكراهية فصل فى البيع، مطبوعه امداديه ملتان، لمافيه من الاعانة علىٰ مايجوز، وكل ما ادى الىٰ مالايجوز لايجوز الخ درمختار على الشامى زكريا ص۵۱۸/ ج۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى اللبس، جواهر الفقه ص۴۴۷ ج۲ رساله تفصيل الكلام فى مسئلة الاعانة على الحرام.

E:\F.M.Fainal\Jild-28\19-Kasab Aor Pesha

حلاق لحیہ اور خیاط لباس فساق

سوال:۔ داڑھی بنانے والا نائی بھی مواخذہ دار ہوگا یا نہیں کیونکہ اس کا پیشہ یہی ہے۔ جیسا عوام حکم دیتے ہیں ویسا ہی بناتا ہے۔ اسی طرح کپڑا سینے والا انگریزی کوٹ یا نیکر یا پتلون وغیرہ سیتے ہیں یہ کس حکم میں ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً!

ایسا نائی اور درزی بھی گنہگار ہے کذا فی درالمختار مع ردالمختار[۱] ص۲۵۱ ج۵ زیلعی ص۲۹ ج۶۔ فقط واللہ اعلم حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفرلہٗ

حجام کا داڑھی مونڈنا

سوال:۔ میں حجام ہوں۔ یہاں کے مسلمان مجھے اپنی داڑھی کے منڈا دینے پر مجبور کر رہے ہیں اور پنچایت کر کے میری داڑھی کو زبردستی منڈا دینا چاہتے ہیں۔ کیا داڑھی منڈا دینے کی شریعت میں گنجائش ہے؟

الجواب: حامداً ومصلیاً!

داڑھی مونڈنا ناجائز ہے[۲] پنچایت کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ ناجائز کام پر مجبور کرے اور

---

[۱] وإن كـان اسكافاً أمره انسان أن يتخذ له خفاً علی زی المجوس او الفسقة او خياطا امره أن يتـخـذ لـه ثـوبـاً عـلی زی الفساق يكره له ان يفعل. شامی زكريا ص ۵۶۲ ج ۹ كتاب الحظر والاباحة فصل فی البيع. زيلعی ص ۲۹ /ج۶، كتاب الكراهية فصل فی البيع، مطبوعه امداديه ملتـان، مـجـمـع الانهـر ص۱۸۸ /ج۴، كتـاب الكراهية فصل فی الكسب، دارالكتب العلميه بيروت، المحيط البرهانی ص۶۳ /ج۸، كتاب الكراهية الفصل الرابع عشر فی الكسب، مطبوعه ڈابهيل.

[۲] وامـاالأخـذ مـنهـا دون ذلک ای دون الـقبضة كمايفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبيـحـه احـد وأخـذ كـلهـا فعل يهود الهند، ومجوس الاعاجم، شامی زكريا ص۳۹۸ /ج۳، كتـاب الصوم باب مايفسد الصوم، مطلب فی الأخذ من اللحية، فتح القدير ص۳۴۷ /ج۲، كتـاب الـصوم باب مايوجب القضاء **والكفارة**، مـطبوعه دارالفكر بيروت، مرقات ص۳۰۲ /ج۱، كتاب الطهارة باب السواک الفصل الاول، مطبوعه بمبئی.

آپ کے لئے بھی ناجائز کام میں پنچایت کی اطاعت جائز نہیں [۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۵/۸۷ھ

ڈاکٹری اور مدرسی کی کمائی

سوال:۔ زید اور عمر دونوں ایک ایسی بستی میں رہتے ہیں جہاں کچھ دن قبل سود کا نام نہیں تھا، لیکن اب سود کا لین دین عام ہوگیا ہے، زید مدرسہ اسلامیہ میں مدرس ہیں کہ جس مدرسہ کی آمدنی ان ہی لوگوں سے اور ان کے سودی کاروبار سے ہی ہوتی ہے، اس کے علاوہ اور ذریعہ آمدنی مدرسہ کی نہیں ہے، اور عمر پوسٹ آفس میں نوکری کے ساتھ حکمت اور ڈاکٹری بھی کرتا ہے، مگر دونوں دوسرے گاؤں کے رہنے والے ہیں، اب ان دونوں میں سے کس کی آمدنی حلال ہے اور کس کی حرام، کس کو اس گاؤں میں رہنا چاہئے اور کس کو نہیں؟

الجواب: حامداً ومصلیاً

جو شخص حکیم ڈاکٹر ہے اور وہ اپنی دوا کی قیمت سے اپنا گزارہ کرتا ہے، اس کے متعلق کھوج کرید کرنے کی ضرورت نہیں، اس کی آمدنی کو بلا وجہ شرعی حرام کہنے کا حق نہیں [۲]، جو شخص مدرسہ سے تنخواہ لیتا ہے اور مدرسہ میں ہر قسم کا چندہ آتا ہے، کچھ جائز ہوتا، کچھ ناجائز تو اس کی پوری تنخواہ کو بھی ناجائز کہنے کا حق نہیں، البتہ متعین طور پر جس کے پاس بھی ناجائز آمدنی آئے

---

[۱] لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق الحديث مشكوٰة شريف ص ۳۲۱ (مطبوعه ياسر نديم ديوبند) كتاب الامارة الفصل الثانی، شامی زكريا ص ۵۸۳/ج۹، كتاب الحظر والإباحة فصل فی البيع.

[۲] وحمل فعل المسلم على الصحة والحل واجب ماامكن الاان تقوم البينة، مبسوط سرخسی ص ۲۲/ج۸، الجزء السابع عشر، كتاب الدعوى، باب اختلاف الاوقات فی الدعوى مطبوعه دارالفكر بيروت، قواعد الفقه ۱۲/ قاعده ۶/ الرسالة الاولى اصول الكرخی، مطبوعه دارالكتاب ديوبند.

،خواہ سود کی ہو، کسی اور طرح کی ہو اس کو ناجائز ہی کہا جائیگا۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۵/۱۰/۹۹ھ

دوسرے سے سارٹیفکٹ حاصل کرنا

سوال: ۔ اگر ایک لڑکے نے ٹینکل کورس کیا مگر اس کے پاس سارٹیفکٹ نہیں ہے۔ تو کہیں سے سارٹیفکٹ لے کر نوکری حاصل کر سکتے ہیں یا نہیں جبکہ وہ لڑکا تجربہ کار بھی ہے۔

الجواب: حامداً ومصلیاً

اگر قانوناً سارٹیفکٹ حاصل کرنا ضروری ہے بغیر اس کے ملازمت حاصل کرنا جرم ہے تو قانون کی پابندی لازمی ہے کہ اس میں جان و مال کی حفاظت بھی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] مستفاد: لایجب دعوة الفاسق المعلن لیعلم انه غیر راض بفسقه وکذا دعوة من کان مالهٗ من حرام مالم یخبر انه حلال وبالعکس یجیب مالم یتبین عنده انه حرام (عالمگیری کوئٹه، ج۵/ص ۳۴۳/ کتاب الکراهیة،الباب الثانی عشر. مجمع الانهر ص ۱۸۶/ج۴، کتاب الکراهیة، فصل فی الکسب، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، المحیط البرهانی ص ۷۳/ج۸، کتاب الکراهیة، الفصل السابع عشر فی الهدایا والضیافات.

[۲] لاینبغی للمؤمن أن یذل نفسه ترجمه :– مومن کے لئے مناسب نہیں ہے کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ الحدیث ترمذی شریف ص ۵۰/ج ۲، مطبوعه رشیدیه دهلی، ابواب الفتن.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب پانزدھم: مالِ حرام اور رشوت

فصل اول:- مالِ حرام کا حکم

حرام مال سے کوئی چیز خریدنا

سوال:۔ایک شخص کے پاس مال حرام ہے، جواس کوکسی حلال شے کے فروخت کرنے پر مشتری سے ملا ہے، اب اگر یہ شخص ایک گھوڑا خرید کرے اور ایک ہفتہ کا اُدھار کر کے گھوڑے کواپنے گھرلے آئے اور مال حرام ایک ہفتہ بعد دے تو گھوڑا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً:۔

حلال شئی کو مال حرام کے عوض میں فروخت کرنا جائز نہیں، ”**لقوله تعالیٰ ولاتتبدلوا الخبیث بالطیب**“[1] لیکن اگرکسی کے پاس اس طرح مال حرام آجائے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے، یا اسکے مثل کسی اور طرح آجائے تو اسکو اُدھار یا قرض میں کسی غیر مسلم کو دینا درست ہے،

---

[1] سورۂ نساء آیت: ۲.

لہٰذا اس گھوڑے کو حرام نہیں کہا جائیگا۔ کذا فی عالمگیریہ، ص[1] ۲۱۲ ج ۳، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹ رجب ۵۳ھ

صحیح عبداللطیف غفرلہٗ، صحیح سعید احمد غفرلہٗ مظاہر علوم سہارنپور ۱۰ رجب ۵۳ھ

مال حرام کی خرید وفروخت

سوال:۔ سود کا مال اگر کوئی شخص خریدے تو وہ حلال ہوجاتا ہے یا باوجود خرید لینے کے بھی وہ حرام ہی رہتا ہے۔ مفصل لکھئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر وہ مال کسی شخص کے پاس خالص حرام طریقہ سے آیا ہوا ہو اس کا خریدنا جائز نہیں، کیونکہ اس کا اصل مالک کو واپس کرنا ضروری ہے، "**الحرام ینتقل فلو دخل بامان واخذ مال حربی بلارضاه واخرجه الینا ملکه وصح بیعه لکن لایطیب له وللمشتری منه درمختار قال الشامی قوله الحرام ینتقل ای تنتقل حرمته وان تداولته الایدی وتبدلت الاملاک ویأتی قریباً قوله وللمشتری منه فیکون بشرائه منه مسیئاً لانه ملکه بکسب خبیث وفی شرائه تقریر للخبث یؤمر بماکان یومر به البائع من رده علیٰ الحربی لان وجوب الرد علیٰ البائع انما کان لمراعاة ملک**

[1] الهندیه ص ۲۱۲/ج۳/ کتاب البیوع، الباب العشرون فی البیاعات المکروهة والارباح الفاسدة، واصرح منه فی الدرالمختار، اکتسب حراما واشتری به اوبالدراهم المغصوبة شیئا قال الکرخی ان نقد قبل البیع تصدق بالربح والا لا وفی ردالمحتار الفتویٰ الیوم علی قول الکرخی دفعاً للحرج لکثرة الحرام شامی کراچی ص ۲۳۵/ج۵/ کتاب البیوع، باب المتفرقات، مطلب اذا اکتسب حراماً ثم اشتری فهو علی خمسة اوجه. مجمع الانهر ص ۸۳/۴، کتاب الغصب، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

الحربی ولاجل غدر الأمان وهذ المعنی قائم فی ملک المشتری کمافی ملک البائع الذی اخرجه اھ (شامی[۱] ص ۱۷۹/ ج۳/) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۰/۲/۵۵ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ صحیح عبداللطیف ۱۱/ربیع الاول ۵۵ھ

مال حرام سے تجارت

سوال:۔اگر کسی شخص نے حرام مال کمایا، اس سے اس کی اولاد پرورش پائی، اس میں سے بعض عالم ہوئے، انہوں نے مال کی یا اسی طرح دوسرے بھائیوں نے تجارت کی، تو کیا ان کا کمانا بھی مال حرام کہلائے گا؟ اور نسلاً بعد نسلٍ اس کا شیوع ہوتا رہے گا؟

الجواب حامداً ومصلیا

جس قدر مال بطریق حرام کمایا اس کی واپسی لازم ہے، اگر وہ شخص موجود نہ ہو جس سے مثلاً مالِ حرام (مثلاً رشوت یا غصب) لیا ہو، مر گیا ہو تو اس کے ورثاء کو دیا جائے، ورثاء بھی موجود نہ ہوں یا کوشش کے باوجود ان کا علم نہ ہو سکے تو غریبوں محتاجوں کو صدقہ کر دیا جائے[۲]،

---

[۱] درمختار مع الشامی کراچی، ص۹۸/ ج۵/ باب البیع الفاسد، مطلب الحرمة تعدد. بحر کوئٹہ ص۹۵/۶، فصل فی احکام البیع الفاسد، الاشباه والنظائر ص ۱۵۹، الفن الثانی، کتاب الحظر والاباحة، مطبوعه دارالاشاعة دهلی.

[۲] اخذ مورثه رشوة اوظلما ان علم ذٰلک لایحل له اخذه والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده علیهم والا فان علم عین الحرام لایحل لهٗ ویتصدق بنیة صاحبه الخ شامی زکریا ج۷/ ص ۳۰۱/ باب البیع الفاسد، مطلب فیمن ورث مالاً حراماً. بذل المجهود ص۳۷/۱، کتاب الطهارة، فصل فی فرض الوضوء، مطبوعه یحیوی سهارنپور، عالمگیری ص ۳۴۹/۵، کتاب الکراهیة، الباب الخامس عشر فی الکسب، مطبوعه کوئٹه، المحیط البرهانی ص۶۳/۸، کتاب الکراهیة، الفصل الرابع عشر فی الکسب، مطبوعه ڈابهیل، شرح فقه اکبر ص ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی.

لیکن اس مال کے ذریعہ دوسرا حلال مال کمایا گیا تو اسکو حرام نہ کہا جائیگا، کذافی ردالمحتار[۱]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

مال مخلوط سے تجارت

سوال: ۔ایسی جائز تجارت جس میں مال حرام غالب لگا ہوا اور مال حلال مغلوب ہو اس سے حلال پیشہ شروع کیا جائے تو ایسی تجارت کی آمدنی کا کیا حکم ہے، اس کو کارخیر میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

خلط کی وجہ سے ملک متحقق ہوکر تجارت درست ہوگی، اور اس کی آمدنی حلال ہوگی، جس کو کارخیر میں لگانا بھی درست ہوگا، اصل مال حرام کا ضمان لازم ہوگا[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

---

[۱] ''قال الکرخی فی الوجه الاول والثانی لایطیب وفی الثلاث الاخیرة یطیب لکن الفتویٰ الآن علی قول الکرخی دفعاً للحرج عن الناس ،شامی زکریا، ج۷/ص ۴۹۰/ باب البیع الفاسد،باب المتفرقات،مطلب اذا اکتسب حراماً ثم اشتری الخ'' بحر کوئٹه ص ۱۱۴/۸، کتاب الغصب، مجمع الانهر ص ۸۳-۸۲/۴، کتاب الغصب، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[۲] ولوخلط السلطان المال المغصوب بماله فتجب الزکاة فیه ویورث عنه لان الخلط استهلاک اذا لم یمکن تمییزه عندابی حنیفة ،وفی الشامیة تحت قوله لان الخلط استهلاک ای بمنزلته من حیث ان حق الغیر یتعلق بالذمة الخ الدرالمختار مع الشامی زکریا ج۳/ ص۲۱۷/ باب زکوٰة الغنم، قبیل مطلب فی التصدق من المال الحرام. النهر الفائق ص ۴۱۲/۱ ، کتاب الزکوة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، فتح القدیر ص ۱۵۴/۲، کتاب الزکوة، مطبوعه دارالفکر بیروت.

حرام مال کے ذریعہ تجارت

سوال:۔ مال حرام سے اگر کوئی حلال کاروبار شروع کیا جائے تو اس کی آمدنی حرام ہوگی، یا حلال اور اس کو کسی کارِ خیر میں لگانا جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر مال حرام کو متعین کر کے اس کے بدلہ میں حلال مال خریدا ہے، اور پھر وہی حرام مال متعینہ قیمت میں ادا کر دیا ہے، تب تو اس کی آمدنی ناجائز ہے، اس کو غرباء ومساکین پر صرف کر دیا جائے، کسی اور کارِ خیر میں لگانا یا اپنے کام میں خرچ کرنا شرعاً درست نہیں، اگر بغیر تعین مال حرام کوئی مال حلال خریدا اور پھر وہ مال حلال قیمت میں ادا کر دیا یا متعین تو کیا مال حرام کو مگر ادا کیا مال حلال یا متعین تو کیا مال حلال مگر ادا کیا مال حرام تو ان تینوں صورتوں میں کرخیؒ کے نزدیک آمدنی اس کی حلال ہوگی، (صرف اصلی مال حرام کا ضمان لازم ہوگا) ذخیرہ، قہستانی، غرر، مختصر وقایہ، اصلاح وغیرہ میں اس پر فتویٰ بھی نقل کیا گیا ہے[1]، ہدایہ[2]، مبسوط[3] وغیرہ میں بہر صورت اس آمدنی کو ناجائز قرار دیا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

---

[1] رجل اكتسب مالا من حرام ثم اشترى فهذا على خمسة اوجه اما ان دفع تلك الدراهم الى البائع اولا ثم اشترى منه بها او اشترى قبل الدفع بها ودفعها او اشترى قبل الدفع بها ودفع غيرها او اشترىٰ مطلقاً ودفع تلك الدراهم او اشترى بدراهم آخر ودفع تلك الدراهم قال الكرخي في الوجه الاول والثاني لايطيب وفي الثلاث الاخيرة يطيب وقال ابوبكر لايطيب في الكل لكن الفتوىٰ الآن على قول الكرخي دفعاً للحرج عن الناس، شامي زكريا ج۷/ ص ۴۹۰/ باب المتفرقات ،مطلب اذا اكتسب حراماً ثم اشترىٰ على خمسة اوجه ،باب البيع الفاسد.

[2] هدايه ج۳/ص ۶۲/ باب البيع الفاسد ،فصل في احكامه،مطبوعه تهانوى ديوبند. وهدايه ص ۳/۳۷۶، كتاب الغصب، مطبوعه تهانوى ديوبند. (حاشیہ نمبر:۳/اگلے صفحہ پر)

مال حرام قرض دینا

سوال:۔ زید نے عمر کو مال حرام سے قرض دیا، اوراس کے بعد عمر نے اپنے مال حلال سے زید کا قرضہ ادا کیا، تو یہ رقم جو عمر نے زید کو دی ہے، یہ حلال رہی یا حرام رہی؟

الجواب حامداً ومصلیاً

عمرو نے مال حلال سے جو رقم زید کو قرضہ ادا کرنے کی صورت میں دی وہ حلال ہے، اور زید نے جو رقم عمرو کو بطور قرض دی ہے وہ حلال نہیں ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

ناجائز مال سے قرض وصول کرنا

سوال:۔ کسی مسلمان قرض خواہ کو کسی قرضدار سے اپنا قرضہ وصول کرنا جائز ہے یانہیں، خواہ وہ قرضدار مسلمان ہو یا غریب جب کہ اس کو معلوم ہو کہ یہ مال ناجائز طریقہ سے کمایا ہے، یا نا معلوم ہو ان دونوں صورتوں میں کیا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

نامعلوم ہونے کی صورت میں اپنا قرض وصول کرنا درست ہے، اگراس کا حرام ہونا معلوم ہو تو اس کا لینا غیر مسلم سے درست ہے اور مسلم سے مکروہ ہے، **"ولو کان لمسلم علیٰ نصرانی دین فباع النصرانی خمراً واخذ ثمنها وقضاه المسلم من دينه جازله**

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] مبسوط سرخسی ج۶/ص ۱۱۲/ الجزء الحادی عشر، کتاب الودیعة، الشراء بالمغصوب، مطبوعه دارالفکر بیروت.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] الحرام ینتقل ای تنتقل حرمته وان تداولته الایدی وتبدلت الاملاک. شامی زکریا ج۷/ ص ۳۰۰/ باب البیع الفاسد، قبیل مطلب البیع الفاسد لایطیب لهٗ الخ، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص ۹/۵۵۴، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع،

اخذہ لان بیعه له مباح ولو کان الدین لمسلم علیٰ مسلم فباع المسلم خمراً واخذ ثمنها وقضاہ صاحب الدین کرہ لهٗ ان یقبض ذٰلک من دینه ، کذا فی السراج الوهاج، (فتاویٰ عالمگیری[1] ج۴/ص ۲۴۸) فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹/۱۱/۵۳ھ

الجواب صحیح عبداللطیف مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۹/۱۱/۵۳ھ

مال حرام سے قرض ادا کرنا

سوال:۔ زید شراب کی تجارت اوراس کا کاروبار کرتا ہے، جو کچھ روپیہ پیسہ ساز وسامان اس کے پاس ہے سب کچھ اسی تجارت کی آمدنی سے ہے، اب بتوفیق الٰہی اپنے اس فعل سے تائب ہوکراس سے الگ ہونا چاہتا ہے،لیکن اشکال یہ ہے کہ گذران کی صورت کیا ہوگی،لہٰذا معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اگرکسی سے بلاسودی قرض لے کرکوئی دوسرا کاروبار کرے، جس سے اس کے بال بچوں کا گذران ہواورقرض کواس شراب کی تجارت کے روپئے سے ادا کرے تو کیا یہ صحیح ہوگا،جیسا کہ فتاویٰ عبدالحیؒ میں اس مسئلہ میں استقراض کی شکل کو جائز لکھا ہے،لیکن اس صورت میں یہ اشکال ہے کہ قرض اس مال سے ادا بھی ہوگا یانہیں، کیونکہ وہ مال تو مال غصب کے حکم میں ہے'' جیسا کہ امدادالفتاویٰ میں لکھا ہے کہ اصحاب مال معلوم ہوں تو ان کولوٹا دیا جائے ورنہ خیرات کردیا جائے،لیکن نیت ثواب کی نہ رکھی جائے ،اوراصحاب مال کی طرف سے خیرات کی نیت کی جائے کیونکہ اس مال کا مالک یہ نہیں ہے ایسی صورت میں استقراض کی صورت کیونکرممکن ہوگی مال غیر سے قرض کیونکرادا ہوگا، بینوا وتوجروا

---

[1] عالمگیری کوئٹہ ج۵/ص۳۶۷/ کتاب الکراهية، الباب السابع والعشرون فی القرض والدین. درمختار علی الشامی زکریا ص۹/۵۵۳، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، زیلعی ص۶/۲۷، کتاب الکراهية، فصل فی البیع، مطبوعه امدادیه ملتان.

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کوئی شخص مختلف آدمیوں کا مال غصب کر کے خلط کرے تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس خلط کیوجہ سے وہ مالک ہوجاتا ہے، اور ضمان لازم ہوگا، لہٰذا اس مال سے قرض ادا کرنے کی بھی گنجائش ہے[1]، البتہ اتنی مقدار کا ضمان حسب تحریر امداد الفتاویٰ ادا کرنا لازم ہے[2]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

مال حرام سے قرض کی ادائیگی

سوال:۔ زید نے عمر کے پاس مال حرام کے سو روپے بطور امانت رکھدیئے پھر زید نے عمر سے سو روپیہ قرض لئے، قرض لینے کے بعد زید نے عمرو سے کہا کہ ہماری رقم جو بطور امانت ہے وہ اپنے قرض میں وضع کرلو ایسی صورت میں یہ رقم جو زید کو عمرو نے بطور قرض دی ہے، اس کی حلت میں تو فرق نہیں آئیگا؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جو رقم زید کو عمرو نے بطور قرض دی ہے وہ تو حلال ہے لیکن اس قرض کی ادائیگی کے لئے اس رقم کا وضع کرنا اور لینا درست نہیں جو زید نے عمر کے پاس مال حرام سے بطور امانت

---

[1] ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملكه فتجب الزكاة فيه ويورث عنه لان الخلط استهلاک اذالم يمكن تمييزه عندابى حنيفة. الدرالمختارعلى الشامى زكريا ج٣/ ص٢١٧/ باب زكوٰة الغنم، قبيل مطلب فى التصدق من المال الحرام. النهرالفائق ص١/٤١٦، اول كتاب الزكوة، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، فتح القدير ص٢/١٥٤، اول كتاب الزكوة، مطبوعه دارالفكر بيروت.

[2] امدادالفتاویٰ ج٤/ص١٤٤/ مطبوعه ادارهٔ تاليفات اولياء ديوبند.

رکھی ہے[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

حرام حلال مخلوط آمدنی کا حکم

سوال:۔ ایسی کمپنی کہ جس میں باجہ بھی ہو اور عورتیں بھی تماشہ کرتی ہوں، اور جانور بھی ہوں، اس کی آمدنی کا کچھ حصہ مدرسہ اسلامیہ میں صرف کرسکتے ہیں یا کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر آمدنی حلال بھی ہے اور غالب ہے تو اس کا خود استعمال کرنا اور مدارس وغیرہ میں دینا درست ہے اگر آمدنی حرام غالب ہو تو اس کو خود استعمال نہ کیا جائے، بلکہ غرباء ومساکین پر صرف کردیا جائے، خواہ وہ غرباء مدارس اسلامیہ سے متعلق ہوں خواہ نہ ہوں[۲] اور اس کمپنی کی

---

۱ الحرام ينتقل اى تنتقل حرمته وان تداولته الايدى وتبدلت الاملاك الخ، شامى زكريا ج۷/ ص۳۰۰/ باب البيع الفاسد، قبيل مطلب البيع الفاسد لايطيب لهٗ الخ. درمختار على الشامى زكريا ص۵۵۴/ ۹، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع،

۲ أكل الربا وكاسب الحرام اهدى اليه اواضافه وغالب ماله حرام لايقبل ولاياكل وان كان غالب ماله حلالاً لابأس بقبول هديته والاكل منها ،عالمگيرى كوئٹه ،ج۵/ ص۳۴۳/ كتاب الكراهية، الباب الثانى عشر فى الهدايا والضيافات. المحيط البرهانى ص۷۳/ ۸، كتاب الكراهية والاستحسان، الفصل السابع عشر فى الهدايا والضيافات.

"والحاصل ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه، شامى زكريا ج۷/ ص۳۰۱/ باب البيع الفاسد، مطلب فيمن ورث مالاً حراماً" عالمگيرى ص۵/۳۴۹، كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر فى الكسب، مطبوعه كوئٹه، بذل المجهود ص۱/۳۷، كتاب الطهارة، فصل فى فرض الوضوء، مطبوعه رشيديه سهارنپور.

آمدنی جو طریقۂ مذکور سے حاصل ہوتی ہے وہ ناجائز ہے[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

مال حرام کا مصرف

سوال:۔ زید نے تمام عمر گناہ کئے اور نماز بھی نہیں پڑھی اور سود پر روپیہ دے کر سود کا روپیہ اپنے خورد ونوش میں خرچ کیا اور اکٹھا بھی کیا مگر اپنی آخری عمر میں زید توبہ کر کے استغفار کر کے روزہ نماز کا بالکل پابند ہوگیا ہے، مگر وہ اپنے اس روپیہ کو مسجد میں استعمال کرنا چاہتا ہے، آیا اس کے اس روپیہ کو مسجد کے خرچ میں استعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو کس صورت میں خرچ کیا جاوے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

جو مال روپیہ حرام طریقہ سے کمایا گیا ہے، اسکو مسجد میں صرف کرنا جائز نہیں[۲] وہ روپیہ اصل مالک کو واپس کرنا چاہئے، وہ نہ ہو تو اس کے ورثہ کو دیدیں، وہ بھی نہ ہوں یا ان کا علم نہ ہو تو اصل مالک کی طرف سے غرباء کو صدقہ کر دیا جائے[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

---

[۱] ویحرم علی المغنی والنائحة والقوال اخذ مال المشروط وکذا صاحب الطبل والمزمار شامی زکریا ص۶۰۸/۹/ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع. عالمگیری ص ۳۴۹/۵، کتاب الکراھیة، الباب الخامس عشر فی الکسب.

[۲] لوانفق فی ذٰلک مالا خبیثا ومالا سببه الخبیث والطیب فیکرہ لان اللہ تعالیٰ لایقبل الا الطیب فیکرہ تلویث بیته بما لا یقبله. شامی زکریا ج۲/ص ۴۳۱/ باب مایفسد الصلوٰة ومایکرہ فیھا.

[۳] والحاصل ان علم ارباب الاموال وجب ردہ علیھم والا فان علم عین الحرام لا یحل له ویتصدق به بنیة صاحبه، شامی زکریا ص ۳۰۱/۷، باب البیع الفاسد، مطلب فیمن ورث مالا حراما، بذل المجھود ص۳۷/۱، کتاب الطھارة، باب فرض الوضوء، مطبوعه سھارنپور، شرح فقه اکبر ص ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه رحیمیه دیوبند.

مال مخلوط کو کار خیر میں صرف کرنا

سوال:۔ ایسی تجارت کی آمدنی کہ جس میں غلبہ مال حلال کا ہو اور مال حرام بھی مغلوب اور مخلوط ہو یعنی کسی جائز کاروبار میں جو روپئے لگائے گئے ہیں ان میں سے زیادہ کسب حلال کے روپئے تھے، اور کچھ روپئے کسب حرام کے بھی مخلوط ہو گئے ایسے کاروبار کی آمدنی میں سے کسی کار خیر پر صرف کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

کیا جا سکتا ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

حرام آمدنی دینی کاموں میں خرچ کرنا

سوال:۔ بعض حضرات حرام کمائی سے مکان بنوا کر نزول برکت کیلئے قرآن خوانی کراتے ہیں، اور وہ اس حرام کمائی سے قربانی عقیقہ اور بزرگان دین کے ایصال ثواب یا عوام میت کے ایصال ثواب پر خرچ کرتے ہیں، اس سے ثواب پہنچتا ہے یا نہیں؟

---

[1] ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملكه فتجب الزكاة فيه ويورث لان الخلط استهلاک اذا لم يمكن تمييزه عند ابی حنيفة ،الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زكريا ج۳/ ص ۲۱۷/ باب زكاة الغنم، قبيل مطلب فی التصدق من المال الحرام، وان كان غالب ماله من حلال فلا بأس بان يقبل مالم يتبين له ان ذلک من الحرام، وهذا لان اموال الناس لا تخلو من قليل حرام وتخلو عن كثير حرام فيعتبر الغالب و يبنی عليه الحكم، المحيط البرهانی ص۸/۷۳، كتاب الكراهية، الفصل السابع عشر فی الهدايا، مطبوعه ڈابھیل، عالمگيری كوئٹه ص۵/۳۴۳، كتاب الكراهية، الباب الثانی عشر فی الهدايا، مجمع الانهر ص۴/۱۸۶، كتاب الكراهية، فصل فی الكسب.

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر حلال کمائی میں کچھ حرام کمائی ملائی گئی ہے تو اس سے بنا ہوا مکان استعمال کرنا درست ہے[۱] اور ایسی کمائی کو دین کے کاموں میں خرچ کرنا بھی درست ہے، لیکن حرام کمائی کا گناہ مستقل ہے، اور جس قدر مال حرام کمائی سے کمایا ہے اس کا اصل مالک کو واپس کرنا لازم ہے، وہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو دے دیا جائے، اور وہ باقی نہ ہو تو غرباء پر اس نیت سے صدقہ کر دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اس کے وبال سے بچائے، اور جو خالص حرام کمائی کا روپیہ ہو اس کو اپنے ذاتی یا دینی کاموں میں خرچ کرنا درست ہی نہیں[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

ناجائز آمدنی سے خریدے ہوئے مال کا حکم

سوال:۔(۱) زید کے قبیلہ میں شراب کی تجارت ہوتی ہے، زید دینی زندگی گذارنا چاہتا ہے، لیکن زید کے قریبی رشتہ دار اس تجارت میں مبتلا ہیں، لیکن بعض نے اس تجارت کے پیسہ سے دینی زندگی گذارنے کیلئے توبہ کر کے دوسری تجارت شروع کر دی ہے، مکان، کھیتی وغیرہ، تو کیا اسکی یہ تجارت اور زید کا ان رشتہ داروں کے یہاں آمد و رفت، خورد و نوش جائز ہوگا؟

---

[۱] وان کان غالب ماله من حلال فلا بأس بان يقبل مالم يتبين له ان ذلک من الحرام الخ، المحيط البرهانی ص ۸/۷۳، کتاب الکراهية الخ، الفصل السابع عشر فی الهدايا، مطبوعه ڈابھیل، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۴۳، کتاب الکراهية، الباب الثانی عشر فی الهدايا الخ،

[۲] اخذ مورثه رشوة اوظلماً ان علم ذلک بعينه لايحل له اخذه والحاصل ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه، شامی زکريا، ج ۷/ص ۳۰۱/ باب البيع الفاسد، مطلب فيمن ورث مالا حراماً. المحيط ص ۶۳، ج ۸، کتاب الکراهية الخ، الفصل الرابع عشر فی الکسب، مطبوعه ڈابھیل، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۴۹، کتاب الکراهية، الباب الخامس عشر فی الکسب.

(۲) ان لوگوں کے بچے زید کے یہاں زیر تعلیم ہیں تو کیا زید کا تعلیم کیلئے یہ پیسہ لینا جائز ہوگا جو کہ اس مال میں سے ہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

(۱) محض توبہ کر لینے سے مال پاک نہیں ہوا بلکہ وہ کل مال یا اسکی مقدار صدقہ کرنا واجب ہے، البتہ اگر اسی مال سے زمین خریدی گئی ہے، یا اس سے کوئی جائز تجارت کی جارہی ہے تو اس زمین وتجارت کی آمدنی حلال ہوگی، اور انکے یہاں خورد ونوش، آمد ورفت بھی جائز ہوگی، لیکن اس پر ضروری ہوگا کہ جتنے ناجائز روپے اس نے زمین یا تجارت میں لگائے ہیں، اس مقدار کو صدقہ کردے اگرچہ اسکی آمدنی سے ہی ہو ''**فی القنیة لو کان الخبیث نصاباً لایلزمه الزکوٰة لان الکل واجب التصدق علیه شامی ج ۲ / ص ۳۴**'' [۱]

(۲) اگر بعینہ پیشہ ناجائز کی آمدنی ہو تو زید کیلئے اس میں سے اخراجات لینا درست نہیں ہے، لیکن اگر پیشہ ناجائز کی آمدنی سے زمین خریدی گئی یا اس کو کسی جائز تجارت میں لگادیا گیا، تو اس میں سے لینا درست ہے، ''**وجاز اخذ دین علیٰ کافر من ثمن خمر لصحة بیعه بخلاف دین علی المسلم لبطلانه الخ درمختار ج۵ / ص ۳۳۹**'' [۲]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

---

[۱] شامی نعمانیه ج۲/ص ۲۵ / مطبوعه زکریا ج۳/ص ۲۱۸ / کتاب الزکوٰة، قبیل مطلب فی التصدق من المال الحرام. مجمع الانهر ص۲۸۵/۱، کتاب الزکوة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[۲] الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا ج۹/ص۵۵۳ / مطبوعه نعمانیه ج۵/ ص۲۴۷ / کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع. زیلعی ص۲۷/۶، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، مطبوعه امدادیه ملتان، عالمگیری ص۳۶۷/۵، کتاب الکراهیة، الباب السابع والعشرون، فی القرض والدین، مطبوعه کوئٹه.

حرام اور مخلوط آمدنی سے امام کو تنخواہ اور کھانا دینا

سوال:۔بکر ایک مسجد میں امامت کرتا ہے اور اس کی تنخواہ مقرر ہے، جو تنخواہ مسجد کے متولی بکر کو دیتے ہیں، وہ چندہ وغیرہ جمع کر کے دی جاتی ہے، اور اس چندہ میں سود خور اور رشوت خور سے بھی چندہ لیا جاتا ہے، کیا ایسا چندہ لینا اور پھر امامت کی تنخواہ میں دینا کیسا ہے؟ جبکہ امامت کرنے میں تقویٰ کا زیادہ خیال رکھنا ضروری ہے، پھر کیا امام کو بھی تنخواہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور اس زمانہ میں اکثر و بیشتر ایسا ہی ہوتا ہے، اور اسی طرح مدرسہ کے مدرس کا بھی مسئلہ ہے وہ بھی تحریر فرمائیں، بعض جگہ اماموں کا مستقل کھانے کا انتظام ہوتا ہے، اور جن گھروں سے کھانا آتا ہے، ان میں سے بعض گھر والے سود لینے میں بھی مبتلا ہیں اور بعض سرکاری ملازم رشوت لیتے ہیں ایسے گھر سے بھی کھانا آتا ہے، اب امام کو ایسا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ یہ امام اور یہ مدرس محنت سے کام کرتے ہیں، اور اگر کھانا بند کر کے تنخواہ بڑھا دینے کی بات کی جاتی ہے، تو تنخواہ بہت ہی کم بڑھائی جاتی ہے، جو کھانے کی نسبت بہت ہی کم ہوتی ہے، اور جو تنخواہ بڑھائی جاتی ہے تو وہ بھی اسی آمدنی سے جو کہ سود خور اور رشوت خور سے چندہ لیکر جمع کیا گیا ہے، ایسی صورت میں امام یا مدرس کیا کرے؟ ان دونوں صورتوں میں بہتر صورت کونسی ہے؟ آیا صرف پوری تنخواہ ہی لی جائے یا کھانے کو بھی جاری رکھا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

متعین طور پر جو شخص رشوت یا سود کی آمدنی امام یا مدرس کو دے خواہ روپیہ کی صورت میں ہو یا کھانے کی صورت میں ہو، اس کا لینا جائز نہیں، اگر کسی کی آمدنی حلال وحرام دونوں قسم کی ہو مگر حلال آمدنی زیادہ ہو حرام کم ہو، ایسی مخلوط آمدنی سے امام یا مدرس کو کھانا یا نقد دے تو اس کا لینا درست ہے، اگر حرام زیادہ ہو حلال کم تو لینا درست نہیں، ایسا آدمی اگر حلال سے

E:\f.m.Fainal\Jild-28\20-Male Hram ka Hukm

دے مثلاً قرض لے کر دے یا اس کو وراثت میں حلال چیز ملی ہو اور اس میں سے دے تو لینا درست ہے۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دار العلوم دیو بند ۱۶/۷/۹۴ھ

مال حرام سے خریدے ہوئے مکان سے انتفاع

سوال:۔ایسی زمین جو مال حرام سے خریدی گئی ہے، کوئی شخص اس کو اپنی پاک کمائی کے روپیہ سے خرید سکتا ہے یا نہیں؟ یا ایسا مکان جو حرام سے بنایا یا خریدا گیا ہے، اس کو مال حلال کے عوض خرید کر اپنے صرف میں لایا جاسکتا ہے یا نہیں؟ یا ایسی زمین اور ایسے مکان کو کرایہ پر لیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

زمین یا مکان کے حرام مال سے خریدنے کی چار صورتیں ہیں جیسا کہ پیچھے مذکور ہوئی[2]، اگر مشتری نے اول صورت سے خریدا ہے تب تو اس سے کسی مشتری آخر کو حلال مال سے خریدنا

---

[1] أكل الربوا وكاسب الحرام اهدى اليه اواضافه وغالب ماله حرام لايقبل ولاياكل مالم يخبره ان ذٰلک المال اصله حلال ورثه اواستقرضه وان كان غالب ماله حلالا لابأس بقبول هديته والا كل منها، عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۴۳/ کتاب الکراهية، الباب الثانی عشر فی الهدایا والضیافات. فتاوی بزازیه کوئٹه ص ۶/۳۶۰، کتاب الکراهية، الفصل الرابع فی الهدية، المحیط البرهانی ص۸/۷۳، کتاب الکراهية، الفصل السابع عشر فی الهدایا، مطبوعه ڈابھیل.

[2] ملاحظه هو عنوان "حرام مال کے ذریعه تجارت"

E:\f.m.Fainal\Jild-28\20-Male Hram ka Hukm

درست نہیں، اگر بقیہ تین صورتوں سے خریدا ہے تو مشتری آخر کو خریدنا درست ہے[1]۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۳ رصفر ۶۸ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۵ رصفر ۶۸ھ

ناجائز زمین کی پیداوار کا حکم

سوال: ۔ایک شخص کا باپ چوری کرتا ہے اور اس کے وہاں کھیتی بھی ہوتی ہے، مگر کھیتی میں اور کھیتی کے بیلوں میں روپیہ چوری کا لگا ہوا ہے، اور دنیاوی کاروبار بہت اچھا چلا رکھا ہے، اور اس کے دادا بھی چوری کا کام کرتے تھے، اور زمین بھی دبا لیتے تھے، اب جو سرمایہ باپ دادا نے زمین وروپیہ جمع کر رکھا ہے، اس میں چوری اور رہن کا بھی ہے، اور گھر کا بھی، اس زمین میں کونسی حرام ہے کونسی حلال ہے، اس گھر میں ایک لڑکا ہے، وہ عاقل وبالغ ہوگیا ہے، اب اس نے حرام وحلال میں فرق دیکھا، اس نے اس کے کھانے میں کراہت سمجھی اور وہ اپنے والدین کا اکیلا ہے، گھر کا سب کاروبار کھیتی وغیرہ سب وہی کرتا ہے، اگر وہ کاروبار چھوڑ دے

---

[1] رجل اکتسب مالاً حراماً ثم اشتری فهذا علی خمسة اوجه اماان دفع تلک الدراهم الی البائع اولا ثم اشتری منه بها او اشتری قبل الدفع بها ودفعها او اشتری قبل الدفع بها ودفع غیرها او اشتریٰ مطلقاً ودفع تلک الدراهم او اشتری بدراهم آخر ودفع تلک الدراهم قال الکرخی فی الوجه الاول والثانی لایطیب وفی الثلاث الاخیرة یطیب قال ابوبکر لایطیب فی الکل لکن الفتویٰ الآن علی قول الکرخی دفعا للحرج عن الناس .شامی زکریا ج۷/ ص۴۹۰/ کتاب البیوع، باب المتفرقات،مطلب اذا اکتسب حراماً ثم اشتری علی خمسة اوجه. البحرالرائق ص۱۱۴/ ۸، کتاب الغصب، مطبوعه الماجدیه کوئٹه، مجمع الانهر ص۸۳–۴/۸۲، کتاب الغصب، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

تو تمام خراب ہو جائے ، باپ مانتا نہیں، اب اس زمین کی پیداوار میں کھانا پینا چھوڑ دے یا کیا کرے دوسرا کام بھی اس کو دشوار ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً

جس چیز وزمین کے متعلق معلوم ہو کہ یہ چوری کی ہے، اس کا استعمال کرنا کھانا پینا سب ناجائز ہے، اس کا اصل مالک کو واپس کرنا ضروری ہے، اگر مر گیا تو اس کے ورثہ کو واپس کر دے، اگر مالک معلوم نہ ہو تو اس کو صدقہ کر دے تاکہ عذاب قیامت سے چھٹکارہ ہو[۱] اور جس چیز کے متعلق معلوم نہ ہو کہ یہ چوری کی ہے، یا حلال کی کمائی کی ہے، تو پھر دیکھنا چاہئے کہ اگر حلال غالب نہیں ہے، تب تو اس کا استعمال درست نہیں ہے، اگر حلال غالب ہے تو اس میں گنجائش ہے[۲]

زمین جس کی زبردستی دبا رکھی ہے اسکا واپس کرنا بھی ضروری ہے اور اس کی پیداوار میں

---

[۱] اخذ مورثه رشوة اوظلما ان علم ذٰلک بعينه لايحل له اخذه والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والا فان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به بنية صاحبه وان كان مختلطا مجتمعا من الحرام لايعلم اربابه ولا شيأمنه بعينه حل له حكما والا حسن ديانة التنزه عنه، شامی زكريا ج۷/ص ۳۰۱/ باب البيع الفاسد، مطلب فيمن ورث مالا حراماً. المحيط البرهانی ص۸/۶۳، كتاب الكراهية الخ، الفصل الرابع عشر فی الكسب، مطبوعه ڈابهيل، عالمگيری كوئٹه ص ۵/۳۴۹، كتاب الكراهية، الباب الخامس عشر فی الكسب.

[۲] أكل الربوا وكاسب الحرام اهدى اليه او اضافه وغالب ماله حرام لايقبل ولاياكل وان كان غالب ماله حلالا لابأس بقبول هدية والا كل منها. عالمگيری كوئٹه ج۵/ ص۳۴۳/ كتاب الكراهية، الباب الثانی عشر فی الهدايا والضيافات. فتاوی بزازيه ص ۶/۳۶۰، كتاب الكراهية، الفصل الرابع فی الهدية، مطبوعه كوئٹه، المحيط البرهانی ص۸/۷۳، كتاب الكراهية، الفصل السابع عشر فی الهدايا، مطبوعه ڈابهيل.

سے صرف بیج کی مقدار رکھنا درست ہے، اس سے زائد رکھنا درست نہیں[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۰/۶/۵۶ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح سعید احمد غفرلہٗ ۱۶/ رمضان ۵۶ھ

صبی کی ملک میں مربی کا تصرف

سوال:۔ ایک شخص کی نگرانی میں ایک خاندان کا بچہ تعلیم کے واسطے سپرد کیا گیا، بچہ کے نام جاگیر ہے، اسکو ہبہ کیا جاتا ہے، اس کے نام روپیہ آتا ہے، تو وہ نگراں اپنی ضروریات میں بھی خرچ کرتا ہے، وہ بچہ غصب کرتا ہے کہ کوئی چیز چراتا ہے یا اس کو صدقہ کیا جاتا ہے، حالانکہ وہ سید ہے طالب علم مسافر بھی ہے نابالغ تو ہے ہی نگراں بھی دست نگر اور تنگدست ہے، ایسی صورت میں شریعت کے کیا احکام ہیں، اور ان کے ضبط کے لئے کیا قاعدہ کلیہ ہے مدلل ومشرح بیان فرمائیے۔؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اس بچہ کو صدقات واجبہ لینا ناجائز ہے، چوری غصب بھی ممنوع ہے، نگراں کو اس کی ملک میں اپنی ذات کے لئے تصرف درست نہیں اس کا ہدیہ بھی قبول نہیں کرنا چاہئے، بچہ کو ہدیہ قبول کرنا صحیح ہے ”**قبول الصبی العاقل الھبة صحیح**اھ اشباہ[2] ص ۱۹۵/ شرائط

[1] غصب من آخر ارضا فزرعھا ونبت حتی ادرک الذرع فالذرع للغاصب وھذا معروف والمختار انہ یضمن قیمة بذرہ مبذوراً فی ارض غیرہ، عالمگیری کوئٹہ ج۵/ ص ۱۴۳/ کتاب الغصب، الباب العاشر فی زراعة الا رض المغصوبة. بحر کوئٹہ ص ۱۱۲/۸، کتاب الغصب، زیلعی ص ۲۲۵/۵، کتاب الغصب، مطبوعہ امدادیہ ملتان پاکستان.

[2] الاشباہ والنظائر ص ۱۴۳/ الفن الثانی، کتاب الھبة، مطبوعہ اشاعت الاسلام دھلی. عالمگیری کوئٹہ ص ۳۹۳/۴، کتاب الھبة، الباب السادس فی الھبة للصغیر.

صحتها في الواهب العقل والبلوغ اھ سکب الانہر[1] ج ۲/ ص ۲۵۳/. اورجواحکام دریافت طلب ہوں تفصیل سے تحریر کیجئے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ

معین مفتی مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور ۱/۳/۶۱ھ

الجواب صحیح عبد اللطیف غفرلہٗ مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور ۵/ربیع الاول ۶۱ھ

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور ۵/۳/۶۱ھ

چوری کا کوئلہ واپس کرنا چاہئے

سوال:۔ زید ریلوے میں ملازم ہے، اوربکر کا دوست ہے زید ریلوے سے کوئلہ چرا کر لاتا اورجلاتا ہے، بکر کواس کا علم ہے کہ زید ریل کا کوئلہ چرا کر لاتا ہے، اس کے علم کے باوجود بکر نے زید سے کوئلہ منگوایا تو زید نے کسی آدمی کے ہاتھ کوئلہ لاکر بھجوادیا، کوئلہ منگانے کے بعد بکر کو خیال ہوا کہ کوئلہ واپس کردیں ،لیکن کوئلہ واپس نہیں کیا جاسکتا ، کیونکہ زید دور شہر میں ملازم اور بکر ایک دیہات میں رہتا ہے ، اس لئے اس کوئلہ کی واپسی ناممکن ہے ،ایسی صورت میں کوئلہ کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً:۔

چوری کا کوئلہ استعمال نہ کیا جائے ، اگراسکو واپس کرنا ممکن نہ ہوتو کسی غریب کواس نیت سے دیدیا جائے کہ اللہ پاک اسکے وبال سے نجات دے[2]، جوشخص وہاں ملازم ہواس سے

---

[1] سکب الانہر علی ہامش مجمع الانہر ج۲/ص ۴۹۰/ اول کتاب الهبة، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت. الدارالمختار علی الشامی زکریا ص ۸/۴۸۹، کتاب الهبة، عالمگیری کوئٹه ص ۴/۳۷۴، کتاب الهبة، الباب الاول، زیلعی ص ۵/۹۱، کتاب الهبة، مطبوعه امدادیه ملتان. (حاشیہ نمبر:۲/اگلے صفحہ پرملاحظہ فرمائیں)

واپسی کی ترکیب دریافت کر لی جائے، ممکن ہیکہ کوئی ترکیب نکل آئے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

کارخانہ کے ملازمین پر دباؤ ڈال کر روپیہ لینا

سوال:۔کارخانہ میں کچھ کاریگر ملازم ہیں جن کے ذمہ ہزار روپیہ قرض بھی ہے، اس کے باوجود ہر ہفتہ پیشگی کے طالب رہتے ہیں، اس صورت میں کارخانہ کا مالک دباؤ ڈالنے کے لئے ۵/۵ روپیہ مٹھائی کے لئے خرچ کرالیتا ہے، پھر پیشگی دیتا ہے، یہ دینا کیسا ہے؟ اور مالک کا خرچ کرانا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

یہ دباؤ ڈال کر خرچ کروانا درست نہیں [۱]، ہاں اپنے قرض میں محسوب کرلے تو درست ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

۲؎ اما اذا کان عند رجل مال خبیث الیٰ ماقال ولایمکنه ان یرده الیٰ مالکه ویریدان یدفع مظلمته عن نفسه فلیس لهٗ حیلة الا ان یدفعه الیٰ الفقراء الخ. بذل المجهود ج ۱/ ص ۳۷/ مطبوعه رشیدیه سهارنپور، کتاب الطهارة، باب فرض الوضو. المحیط البرهانی ص ۸/۶۳، کتاب الکراهیة الخ، الفصل الرابع فی الکسب، مطبوعه ڈابهیل، عالمگیری کوئٹه ص ۵/۳۴۹، کتاب الکراهیة، الباب الخامس عشر فی الکسب.

(حاشیہ صفحہ ھذا)

۱؎ لایحل مال امراء الابطیب نفس منه الحدیث، مشکوٰة شریف ص ۲۵۵/ مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، کتاب الغصب والعاریة، الفصل الثانی،

ترجمه:۔کسی کا مال اس کی اجازت کے بغیر حلال نہیں۔

ٹھیکہ میں بچا ہوا سامان استعمال کرنا

سوال:۔ کسی شخص نے سڑک کی مرمت کی ٹھیکے داری لی، گورنمنٹ نے اس سلسلہ میں کافی بجری سڑک کی مرمت کے لئے دی، ٹھیکے دار نے سڑک مرمت کرادی اور مرمت کے بعد بجری بچ گئی، اب اس بجری کو گورنمنٹ کی اجازت کے بغیر عوام کا استعمال کرنا اپنے ذاتی کام میں کیسا ہے؟

(نوٹ) بجری ٹھیکہ دار کی ہے اور سڑک ڈسٹرکٹ بورڈ کی ہے، عوام بغیر اجازت کے استعمال کرنا چاہتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

کسی کو مالک کی اجازت کے بغیر استعمال کرنے کا حق نہیں [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۵/۱۱/۹۲ھ

چندہ کر کے خود کھالینا کیا خیرات ہے

سوال:۔ بیماری کے اندر بستی میں کچھ خیرات کے لئے اکٹھا کیا اور وہ پکا کر خود انہوں نے کھالیا یہ خیرات مشروع ہے یا غیر مشروع؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ خیرات نہیں بلکہ خیرات اور تصدق جس کا حدیث شریف میں حکم ہے، جس سے بلا

---

[۱] لایجوز التصرف فی مال غیرہ بلا اذنه ولا ولایته الخ درمختار علی الشامی زکریا ج ۹/ ص ۲۹۱/ کتاب الغصب، مطلب فیما یجوز من التصرف بمال الغیر الخ. الاشباہ والنظائر ص ۱۵۷، الفن الثانی، کتاب الغصب، مطبوعه اشاعة الاسلام دھلی، قواعد الفقه ص ۱۱۰، مطبوعه اشرفی دیوبند.

دفع ہوتی ہے، یہ ہے کہ غرباء اور حاجت مندوں کو دیا جائے، مالدار کو صدقہ نہیں کھانا چاہئے[۱]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہٗ

بڑے بھائی کی دوکان سے پیسہ بچانا

سوال:۔ زید اپنے بڑے بھائی بکر کے ساتھ رہتا ہے، بڑے بھائی کی دوکان ہے، زید بھی دوکان کا کافی کام کراتا ہے، زید کو بڑے بھائی نے کھانے پینے کی اجازت دے رکھی ہے، مگر زید کھانے پینے میں بہت کم خرچ کرتا ہے اور کچھ پیسہ جمع کرتا ہے، تو یہ پیسہ اس کو خود خرچ کرنا یا مسجد میں صرف کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بڑے بھائی کو اس کی خبر کردے اور اس سے اجازت لیلے، پھر مسجد وغیرہ میں جہاں چاہے صرف کرے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۱/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۱/۸۸ھ

---

[۱] ولایصرف الیٰ غنی یملک قدر نصاب الخ ،درمختار علی الشامی زکریا ج۳/ص۲۹۵/ کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف. سکب الانہر ص۳۲۹/۱، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، زیلعی ص۳۰۲/۱، کتاب الزکوۃ، باب المصرف، مطبوعہ امدادیہ ملتان.

[۲] لایجوز التصرف فی مال غیرہ بلااذنہ ولاولایتہ الخ الدرالمختار علی الشامی زکریا ج۹/ ص۲۹۱/ کتاب الغصب، مطلب فیما یجوز من التصرف بمال الغیر الخ. الاشباہ والنظائر ص۱۵۷، الفن الثانی، کتاب الغصب، مطبوعہ اشاعت الاسلام دھلی، قواعد الفقہ ص۱۱۰، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

یتیموں کا مال مسجد اور مدرسہ میں دینا

سوال:۔ مسجد و مدرسہ کے نام پر یتیموں کی ملکیت مسجد و مدرسہ میں لینے کے لئے طرح طرح کی سازش کرنا اور اس میں عیب جوئی کرنا اور غیر انسانی حرکت کرنا کیسا فعل ہے، جو لوگ اس حرکت میں شامل ہوں ان کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

بلا وجہ شرعی نہ مسجد میں لینے کا حق ہے نہ مدرسہ میں[1] ظالم کی مدد کرنا بھی ظلم ہے۔[2]

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۳/۷/۹۶ھ

درگاہ میں آیا ہوا پیسہ دینی یا دنیاوی تعلیم پر

سوال:۔ ہمارے اُلّال میں بہت بڑا درگاہ ہے جو بہت مشہور ہے، جس کی روزانہ آمدنی کے طور پر نیاز وغیرہ سے بہت جمع ہوتا ہے، کچھ فلوس فراہم کئے ہیں، جو نیاز کے طور پر آتے ہیں، اس فراہم کئے ہوئے پیسہ کو کیا کہتے ہیں؟ فراہم کئے ہوئے پیسے کس طور پر استعمال کر سکتے ہیں، کیا اس پیسے کو دین سکھانے والے اسکولوں کو یا دنیاوی سکھانے والے اسکولوں پر خرچ کر سکتے ہیں؟

---

[1] لایجوز التصرف فی مال غیرہ بلااذنہ ولاولایتہ الدر المختار علی ہامش ردالمحتار زکریا ص ۲۹۱/۹، کتاب الغصب، مطلب فیما یجوز التصرف بمال الغیر. الاشباہ والنظائر ص۱۵۷، کتاب الغصب، مطبوعہ اشاعۃ الاسلام دھلی، قواعد الفقہ ص ۱۱۰، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

[2] قال اللّٰہ تعالیٰ ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان (سورۂ مائدہ الآیۃ ۲)

الجواب حامداً ومصلیاً

اللہ کے نام پر غرباء کو کچھ دیکر ایصال ثواب کر دینا شرعاً درست ہے[۱]، اس قسم کا جو روپیہ درگاہ کے ذمہ دار صاحب کو دیا گیا ہو وہ غرباء کو بھی دے سکتے ہیں، اور دین کے دوسرے کاموں میں بھی صرف کر سکتے ہیں، اور جو چیز غیر اللہ کے نام پر دیجائے اسکا لینا اور خرچ کرنا درست نہیں، اس واسطے مناسب یہ ہے کہ دینے والوں کو پوری تفصیل کے ساتھ مسئلہ بتایا جائے کہ وہ اللہ کے نام پر دیں اور اسکا ثواب صاحب درگاہ مرحوم کو پہنچادیں، اور اس روپیہ کا اختیار درگاہ کے ذمہ دار کو دیدیں کہ وہ ثواب کیلئے دین کے جس کام میں چاہیں صرف کیا کریں[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۱۰/۹۹ھ

حکومت سے دوسرے کے نام زمین الاٹ کرائی اس کا مالک کون

سوال:۔ آج سے تقریباً ۱۵/سال پہلے راجستھان سرکار نے ایسے کسانوں کو جن

۱؎ من صام أو صلى أو تصدق وجعل ثوابه لغيره من الاموات والا حياء جاز (شامی کراچی ج۲/ ص۲۴۳/ باب الجنائز، مطلب فى القراء ة للميت واهداء ثوابها لهٗ، شرح فقه اكبر ص۱۵۸، دعاء الاحياء للاموات وصدقتهم لهم نفع لهم، مطبوعه مجتبائى دهلى، هدايه ص۲۹۶/۱، باب الحج عن الغير، مطبوعه تهانوى ديوبند)

۲؎ واعلم أن النذر الذى يقع للاموات من اكثر العوام ومايؤخذ من الدراهم والشمع والزيت ونحوها الى ضرائح الا ولياء الكرام تقربا اليهم فهو باطل وحرام مالم يقصدوا صرفها لفقراء الانام أى بان تكون صيغة النذر لله تعالىٰ للتقرب اليه (درمختار مع الشامى كراچى ج۲/ ص۴۳۹/ كتاب الصوم، مطلب فى النذر الذى يقع للاموات الخ، بحر ص۲۹۸/۲، كتاب الصوم، فصل فى النذر، قبيل باب الاعتكاف، مطبوعه الماجديه كوئٹه، سكب الانهر ص۳۷۶/۱، قبيل باب الاعتكاف، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت)

کے پاس کاشت کی زمین نہیں تھی، بلا قیمت زمین الاٹ کرنے کی اسکیم چلائی تھی، زید اس وقت اپنے گاؤں میں سرپنچ تھا، زید کے پاس کاشت کے لئے پہلے سے کافی زمین تھی، اس لئے اس اسکیم کے تحت زمین حاصل نہیں کرسکتا تھا، زید نے زمین حاصل کرنے کی غرض سے اپنے نام کی جگہ اپنے چھوٹے بھائی عمر کے نام سے درخواست دیکر جس کے پاس زمین کاشت پہلے سے نہیں تھی، اور عمر اس اسکیم میں قانوناً زمین لے سکتا تھا، عمر کے نام میں ۱۵/ بیگھہ زمین الاٹ کروالی اور اسمیں کاشت کرتا رہا، زید نے اس بات کو اپنے بھائی عمر کو نہیں بتلایا کہ میرے پاس ۱۵/ بیگہ زمین تمہارے نام سے ہے، پچھلے سال عمر کو اس بات کا علم ہوا کہ زید کے پاس جو ۱۵/ بیگہ کا الاٹ ہے وہ اسکے نام میں ہے، عمر نے زید سے درخواست کی کہ اس زمیں میں مجھے کاشت کرنے دو؟ کیونکہ حکومت نے میرے نام سے الاٹ مینٹ دیا ہے، زید زمین پر اپنی ملک بتاتا ہے، اور چھوڑنا نہیں چاہتا ہے، یہ زمین آج بھی سرکاری کاغذوں میں عمر کے نام ہے۔

(۱) زید کا عمر کے نام پر اس طرح زمین حاصل کرنا کیسا ہے؟

(۲) زمین کا شریعت کی رو سے مالک کون ہے؟

(۳) اگر زمین کا مالک عمر ہے تو اتنے سالوں سے زید اس کو کاشت کرتا رہا اور آمدنی لیتا رہا اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

(۴) اگر زید زمین کا مالک ہے تو عمر کو زید کے نام زمین ٹرانسفر کرنے کے لئے کوئی شرط لگانے کا حق ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

(۱) یہ طریقہ غلط ہے (۲) جو عمر کے نام سے الاٹ ہوئی ہے عمر ہی مالک ہے۔ (۳) وہ غلط طریقہ پر کاشت کرتا رہا اور آمدنی لیتا رہا۔ (۴) زید کو چاہئے کہ وہ زمین عمر کے

حوالہ کردے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱۰/۹۹ھ

پانی ملا کر دودھ گرم کرنا کہ اصل باقی رہے درست ہے

سوال:۔ دودھ میں پانی ملا کر گرم کرتے ہیں اوراس کے بعد اس دودھ کی چائے بنا کر دیتے ہیں، تو کیا ایسا عمل جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر آپ خالص دودھ خریدیں اوراس میں پانی ملائیں یہ عمل ایسا ہوگا کہ اگر دوسرا شخص یہ کرے تو آپ کو ناپسند ہے، خود اس عمل کو کریں گے، تو وہ کیوں ناپسند نہیں[2]، بہر حال اگر پانی اس لئے ملاتے ہیں تا کہ گرم کرنے سے پانی پانی جل جائے ، اور دودھ اپنی اصلی حالت پر باقی رہے اوراس سے چائے بنا کر دیں تو درست ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۱/۹۹ھ

ناجائز پیسوں سے خریدشدہ سامان کا حکم

سوال:۔ زید نوکری پیشہ تھا، تنخواہ کے مقابلے میں بالائی آمدنی اس کی زیادہ تھی،

---

[1] لایجوز التصرف فی مال غیرہ بلااذنہ ولاولایتہ (درمختار مع الشامی کراچی ج۶/ ص۲۰۰/ کتاب الغصب ،مطلب فیما یجوز من التصرف بلااذن صریح، الاشباہ والنظائر ص۱۵۷، کتاب الغصب، مطبوعہ اشاعت الاسلام دھلی، قواعد الفقہ ص۱۱۰، مطبوعہ اشرفی دیوبند)

[2] تحب للناس ماتحب لنفسک وتکرہ لھم ماتکرہ لنفسک (الحدیث)مشکوٰۃ ص۱۶/ باب الکبائر، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند)

ترجمہ:۔ پسند کرے تو لوگوں کیلئے وہ جو اپنے لئے پسند کرے اور ناپسند کرے لوگوں کیلئے جو اپنے لئے ناپسند کرے۔

دونوں بیویوں کو ساتھ رکھتا تھا، ان ایام میں زید نے گرم اور ٹھنڈے کپڑے مثلاً کوٹ اور گرم کرتے اور چادر وغیرہ دیگر سامانِ آرائش خریدے، طعام اور دوسرے لغویات پر ان بیویوں پرصرف کرتا تھا، لیکن تنخواہ کے پیسے ان اخراجات کے لئے کافی نہیں تھے، تقریباً تین سال سے اس نے نوکری چھوڑ دی ہے اور خدا نے توفیق دی، اس وقت عبادت اور ریاضت میں مشغول ہے، اب سوال یہ ہے کہ اسکے پاس وہی کپڑے اور سامان ہیں جس کو اس نے ان دنوں میں خریدا تھا، اور انہیں کپڑوں کیساتھ نماز اور دیگر ارکان ادا کرتا ہے، نوکری چھوڑنے کے بعد سے بیکار ہے، ذریعہ معاش بھی انہیں پیسوں کے ذریعہ اختیار کئے ہوئے ہے، ان پیسوں کو اپنے بھائیوں کو دے رکھا ہے، جس کے ذریعہ وہ تجارت کرتے ہیں، اور انہیں کے ساتھ شامل رہتا ہے، بیکاری کی وجہ سے اس سے دوسرے کپڑے اور سامان بنوانا مشکل ہے، اور اگر بنانا ہی ہے تو وہی مذکورہ پیسے استعمال ہوں گے، اس صورت میں کیا کرے؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

جتنے پیسے اس نے ناجائز طریقے پر حاصل کئے آہستہ آہستہ مالک کو واپس کرے، مالک کا علم نہ ہو تو غرباء کو اس کی نیت سے صدقہ کرتا رہے[۱] اور جب تک حلال پیسہ میسر آئے ان کپڑوں کو استعمال کرتا رہے اور استغفار بھی کرتا رہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] والسبیل فی المعاصی ردھا وذٰلک برد المأخوذ ان تمکن من ردہ بأن عرف صاحبہ وبالتصدق بہ ان لم یعرفہ لیصل الیہ نفع مالہٗ ان کان لایصل الیہ عین مالہٗ الخ عالمگیری ج۵/ ص ۳۴۹/ مطبوعہ کوئٹہ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس عشر فی الکسب، بذل المجھود ص۳۷/ ۱، کتاب الطھارۃ، باب فرض الوضوء، مطبوعہ سھارنپور، شرح فقہ اکبر ص ۱۹۴، بحث التوبۃ، مطبوعہ مجتبائی دھلی، شامی زکریا ص ۳۰۱/ ۷، باب البیع الفاسد، مطلب فیمن ورث مالا حراما.

ٹھیکہ دار کے لئے سامان بچا کر خود رکھنا

سوال:۔زید گورنمنٹ کا پل بنوانے کا ٹھیکہ دار ہے، مثلاً ایک پل کے لئے چالیس بوریاں ملتی ہیں، اور سیر کہتا ہے کہ دس بوریاں مجھ کو دیدو، وہ دیدیتا ہے، اور سیر کہتا ہے کہ اب میں تمہارا پل پاس کردوں گا، اور پانچ بوری خود بھی رکھ لیتا ہے، کیونکہ زید مطمئن ہے کہ اور سیر خود دس بوری لے چکا ہے، اگر اور سیر کو نہیں دیتا تو پل پاس نہیں ہوتا، ایسی صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ خیانت ہے، رشوت ہے، معصیت ہے۔[۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ڈاک کے غیر مہر شدہ ٹکٹ دوبارہ استعمال کرنا

سوال:۔زید محکمۂ وقف میں ملازم ہے جہاں باہر سے بکثرت ڈاک آتی ہے، اور بعض اوقات ڈاک ٹکٹ جو خطوط پر چسپاں ہوتے ہیں، مہر کی زد سے بچ جاتے ہیں، کیا زید ان ٹکٹوں کو اپنے یا وقف کے مفاد میں دوبارہ استعمال کرسکتا ہے، اور شرع کی رو سے ایسے استعمال شدہ ٹکٹوں کا استعمال جائز ہے یا کہ ناجائز؟

---

[۱] ”الرشوة مايعطيه الشخص الحاكم وغيره ليحكم لهٗ اويحمله على مايريد الخ شامی زکریا ج۸/ ص۳۴/ کتاب القضاء مطلب فی الکلام علی الرشوة الخ“ قواعد الفقه ص۳۰۷، حرف الراء، مطبوعه اشرفی دیوبند، البحر الرائق ص ۶/۲۶۲، کتاب القضاء، مطبوعه الماجدیه کوئٹه.

الجواب حامداً ومصلیاً

دوبارہ استعمال کرنے کی اجازت نہیں [۱] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۶/۱۳۹۵ھ

جس کا مال مشتبہ ہو اس کے یہاں خوراکی دے کر کھانا

سوال:۔ مجھے اپنی خوراک کے حلال یا حرام ہونے کے بارے میں بہت تشویش ہے، میرا کھانا پینا ایک ایسے شخص کے پاس ہے جس کا مال حرام اور مشتبہ ہے، ایسے شخص کے پاس خوراکی دے کر کھانا کھانا میرے لئے شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً:۔

اگر اس کا مال بالکل حرام ہے یا غالب مال حرام ہے تو اس کا کھانا آپ کیلئے جائز نہیں، اپنا انتظام کہیں اور کریں، اور اگر اس کا اکثر مال حلال ہے اور کم مقدار میں حرام ہے، اور وہ سب مخلوط ہے تو آپ کو اس کے کھانے کی گنجائش ہے، [۲] اگر محض مشتبہ ہے تو پھر پریشان ہو کر

---

[۱] اس لئے کہ اس میں حکومت کی چوری قانون شکنی اور دھوکہ دہی ہے، جس کی خلاف ورزی کرکے اپنے کو مصیبت میں ڈالنا خلاف دانشمندی ہے۔

"لاینبغی للمؤمن ان یذل نفسه قالوا وکیف یذل نفسه قال یتعرض من البلاء لمالا یطیق الحدیث، ترمذی شریف ج۲/ص ۵۰/ مطبوعه رشیدیه دهلی، ابواب الفتن.

[۲] **أکل الربا وکاسب الحرام أهدیٰ الیه اواضافه وغالب ماله حرام لایقبل ولایأکل مالم یخبره أن ذٰلک المال اصله حلال ورثه اواستقرضه وان کان غالب ماله حلالا لابأس بقبول هدیته والأکل منها الخ عالمگیری ج۵/ص۳۴۳/ مطبوعه کوئٹه ، کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر فی الهدایا الخ. المحیط البرهانی ص۸/۷۳، کتاب الکراهیة، الفصل السابع عشر فی الهدایا، مطبوعه ڈابهیل، فتاوی بزازیه علی الهندیة ص ۶/۳۶۰، کتاب الکراهیة، الفصل الرابع فی الهدیة، مطبوعه کوئٹه.**

تشویش میں نہ پڑیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۴/۱/۹۲ھ

درزی کو بچا ہوا کپڑا استعمال کرنا

سوال:۔ درزی کو جو کپڑا سلنے کے لئے دیتے ہیں اس کی اجرت تو پہلے طے ہو جاتی ہے، اور ناپ کے مطابق گاہک سے کپڑا لیا جاتا ہے، سلنے کے بعد اگر بچا ہوا کپڑا گاہک کو واپس کیا جائے تو اس کی تین صورتیں ہیں:۔

(۱) گاہک بچا ہوا کپڑا لیکر خوش ہوتا ہے اور دعائیں دیتا ہے، دوسرا گاہک بچا ہوا کپڑا لیکر گالیاں دیتا ہے، اور کہتا ہے کہ میرے کپڑے کا ستیاناس کر دیا، میرا کپڑا چھوٹا کر دیا اگر کپڑا پورا لگاتا تو میرے کپڑا صحیح بنتا، تیسرا گاہک کہتا ہے کہ اگر مجھے پہلے سے بتلا دیتے تو میں اتنا کپڑا کم لاتا یہ کپڑا بہت مہنگا ہے، اسے کون بھگتے گا، مندرجہ بالا صورتوں کے پیش نظر درزی کیا کرے؟

کیا بچے ہوئے کپڑے کو اپنے استعمال میں لا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

درزی کو چاہئے کہ جب کپڑا ناپے تو جتنا خرچ ہوگا، ناپ کر اتنا ہی بتائے، نہ اتنا کم بتائے کہ سل کر چھوٹا رہ جائے، نہ اتنا زیادہ بتائے کہ باقی بچے اور واپسی کی نوبت آئے، تاہم

---

[1] عن ابی ہریرۃؓ قال قال النبی ﷺ اذا دخل احدکم علی اخیہ المسلم فلیأکل من طعامہ ولایسأل ویشرب من شرابہ ولایسأل، مشکوۃ شریف ص ۲۷۹، باب الولیمۃ، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

اگر باقی بچے گا تو اس کو خود نہ رکھے، بلکہ واپس کر دے[۱] اس پر اگر گاہک ناراض ہو کر سخت الفاظ کہے تو جواب نہ دے، خاموش رہے اور اس کو ذخیرہ آخرت تصور کرے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیو بند ۲/۲۶/ ۱۴۰۱ھ

درزی کا بچا ہوا کپڑا رکھ لینا

سوال:۔ زید خیاطی کا کام کرتا ہے، لوگوں کے کپڑے سیتا ہے اور معقول سلائی لیکر بال بچوں کی پرورش کرتا ہے، دوسرا کوئی روزگار نہیں ہے، لیکن زید نے اپنا یہ طور بنا رکھا ہے کہ اگر مسلم کا کپڑا کاٹتا ہے تو جو کچھ بچ جاتا ہے، واپس کر دیتا ہے، غیر مسلموں کا بچا ہوا کپڑا واپس نہیں کرتا، لہٰذا ایسا کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

چوری مسلم کی ہو یا غیر مسلم کی جائز نہیں حرام ہے[۲] غیر مسلم کی چوری کا معاملہ زیادہ سخت ہے، "خصومة الذی اشد من خصومة المسلم اھ (درمختار[۳]) وغیرہ میں یہ مضمون وارد ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفی اللہ عنہ

---

[۱] من اکتسب مالا بغیر حق فاما ان یکون کسبه بعقد فاسد اوبغیر عقد کالسرقة والغصب والخیانة والغلول ففی جمیع الاحوال المال الحاصل لهٗ حرام علیه ولکن ان اخذه من غیره عقد لم یملکه ویجب علیه ان یرده علیٰ مالکه الخ، بذل المجهود ص۳۷/ مطبوعه رشیدیه سهارنپور ، کتاب الطهارة،باب فرض الوضو. عالمگیری ص ۳۴۹/۵، کتاب الکراهیة، الباب الخامس عشر فی الکسب، مطبوعه کوئٹه، شامی زکریا ص ۳۰۱/۷، باب البیع الفاسد، مطلب فیمن ورث مالا حراما.

[۲] "والمراد بها (ای بالکبائر) نحو القتل والزنیٰ واللواطة والسرقة الخ، شرح فقه اکبر ص۶۸/ مطبوعه رحیمیه دیوبند، (حاشیہ۳/ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

جو کپڑا درزی بچالے اس کا حکم

سوال:۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک درزی میرا دوست ہے اس کا لڑکا بھی میرے پاس پڑھتا ہے وہ درزی یہ کہتا ہے کہ میں آپ کو ایک جوار کٹ دوں گا، میرے پاس دس سال کا ایک کپڑا کسی کی شیروانی میں کا بچا ہوا ہے، درزی مسلمان ہے، اور نماز بھی پڑھتا ہے، مگر چونکہ درزی کپڑا جو بچاتے ہیں، وہ چوری کا ہی بچاتے ہیں، مجھے یہی شبہ ہے کہ وہ شاید چوری کا ہے، درزی سے یہ معلوم کیا تو یہ بتایا کہ بہت دنوں کی بات ہے، معلوم نہیں کہ کس کا کپڑا تھا، اس سے کہہ کر رکھا تھا، یا چوری سے بچایا تھا، اب مسئلہ کے بارے میں فرمادیں کہ اس درزی سے میں وہ جوار کٹ انعام میں لے سکتا ہوں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

جب کہ عام طور پر درزیوں کی عادت معروف ومشہور ہے کہ وہ کپڑا چوری کر کے رکھ لیتے ہیں اور خود آپ کے درزی صاحب کو بھی یہ یاد نہیں کہ چوری سے رکھا ہے، یا اجازت سے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس کا اپنا خریدا ہوا نہیں ہے، اور آپ کا ظن غالب ہے کہ یہ چوری کا ہے، تو اس کو آپ نہ لیں۔[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۸/۸۸ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱/۹/۸۸ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] درمختار علی الشامی زکریا ج۵/ص ۴۵۹/ شامی کراچی ج۳/ ص ۲۹۴/ کتاب العتق، مطلب خصومة الذی اشد من خصومة المسلم. شرح فقه اکبر ص ۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی، خانیة علی الهندیة ص ۳/۲۵۸، کتاب الغصب، فصل فی براء ة الغاصب والمدیون، مطبوعه کوئٹه. (مندرجہ ذیل حاشیہ اسی صفحہ کا ہے)

[1] فکل عین قائمة یغلب علیٰ ظنه انهم اخذ وها من الغیر بالظلم وباعوها فی السوق فانه لاینبغی أن یشتری الخ، عالمگیری کوئٹه ج۵/ص ۳۶۴/ کتاب الکراهیة، الباب الخامس والعشرون.

چوری کا مال خریدنا

سوال:۔مسروقہ شئی مثلاً جانور، کپڑا، جوتہ وغیرہ کو دانستہ یا غیر دانستہ خریدنا اوراس کو استعمال کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً

معلوم ہونے پر کہ یہ چوری کی چیز ہے اس کا خریدنا درست نہیں[1] اس سے اس کی ملک ثابت نہیں ہوگی[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حرام روزی یا حرام لقمہ کھانے سے عبادت قبول نہیں

سوال:۔حرام روزی کا لقمہ اگر پیٹ میں اتر جائے تو اس کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوگی، اوراس کی اولاد بھی حرامی ہوگی، حرام روزی سے بنا ہوا بدن بھی دوزخ میں جائے گا، حوالہ حدیث سے مطلع فرما کر ممنون فرمائیں؟

---

[1] فکل عین قائمة یغلب علی ظنه انهم اخذ وها من الغیر بالظلم وباعوها فی السوق فانه لاینبغی أن یشتری ذٰلک وان تداولته الا یدی (عالمگیری دارالکتاب دیوبند ج۵/ ص۳۶۴/ کتاب الکراهیة، الباب الخامس والعشرون فی البیع والا ستیام علی سوم الغیر)

[2] ان کان السارق قد ملک المسروق رجلا ببیع أو هبة اوصدقة (الیٰ قوله)فلصاحبه أن یاخذه لانه ملکه اذ السرقة لاتوجب زوال الملک عن العین المسروقة فکان تملیک السارق باطلا (بدائع زکریا ج۶/ص۴۵/ کتاب السرقة، قبیل کتاب قطاع الطریق)

الجواب حامداً ومصلیاً

حرام روزی کھانے سے عبادت قبول نہیں ہوتی اتنی بات صحیح ہے[۱] مگر قبول نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ عبادت مستحق انعام نہیں اور حق تعالیٰ اس سے راضی نہیں یہ مطلب نہیں کہ فرض ادا نہیں ہوتا یہ بات کہ اس کی اولاد بھی حرامی ہوگی میرے علم میں نہیں، البتہ اتنی بات صحیح ہے کہ جو گوشت حرام[۲] روزی سے بنے وہ جہنم کی آگ کا مستحق ہے یہ حدیث شریف مشکوٰۃ کی شرح مرقات[۳] میں تفصیل سے مذکور ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۷/۱۴۰۰ھ

شیعہ عورت کا زیور چوری کیا، پھر وہ مرگئی کوئی وارث نہیں چھوڑا، اس کو کہاں صرف کیا جائے

سوال:۔ ایک شیعہ مذہب عورت کا ایک شخص نے کچھ زیور چوری کرلیا، وہ عورت فوت ہوگئی، یہ زیور اس خیال سے رکھتا تھا کہ اس سے امام باڑہ بنوائے یا کسی مذہبی کام میں صرف کرے، مرحومہ نے کوئی وارث بھی نہیں چھوڑا، اس کے مرنے کے بعد چور کے دل میں خوف پیدا ہوا، اب وہ اس زیور کی رقم کو کسی ایسی جگہ خرچ کرنا چاہتا ہے جو مالکہ کے لئے باعث اجر بنے ازروئے شریعت رہنمائی فرمائیں، کہ یہ رقم کس مصرف میں لگائی جائے؟ مسجد

۱؎ "عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قلت یارسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلنی مستجاب الدعوة قال یاانس رضی اللہ عنہ اطب کسبک یستجاب دعوتک فان الرجل لیرفع اللقمة الی فیه من حرام فلا یستجاب له دعوة اربعین یوماً" (ترغیب وترهیب، ج ۱/ص ۴۵۷/ رقم الحدیث: ۱۰۸۳/

۲؎ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایدخل الجنة لحم نبت من السحت وکل نبت من السحت کانت النار اولی به (مشکوٰة شریف ج ۱/ص ۲۴۲/ باب الکسب وطلب الحلال)

۳؎ مرقات ج۳/ص ۲۹۴/ باب الکسب وطلب الحلال، مطبوعه بمبئی.

یا مدرسہ یا طلباء کے مصارف وغیرہ میں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

اگر اس عورت کا کوئی نزدیک دور کسی قسم کا وارث نہیں تو وہ روپیہ غرباء پر صدقہ کر دیا جائے، نادار طلبہ بھی مستحق ہیں، بیواؤں، یتیموں اپاہجوں کو بھی دیا جا سکتا ہے[1]، مسجد، مدرسہ اور راستہ وغیرہ کی تعمیر یا کسی بھی تنخواہ میں صرف نہ کیا جائے[2] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۴/۱۳۹۵ھ

مشتبہ مال سے بنے مکان میں رہائش

سوال:۔ کیا مشتبہ مال سے بنے مکان میں بالغ بچوں کے لئے رہنا جائز ہے اور اس طرح کے گھر میں کوئی چیز استعمال میں لانا کیسا ہے؟

---

[1] والحاصل ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والا فان علم عين الحرام لايحل له ويتصدق به نية صاحبه الخ، شامی زکریا ج:۷/ ص: ۳۰۱/ باب البیع الفاسد، مطلب فیمن وارث مالاً حراماً. شرح فقه اکبر ص:۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی، بذل المجهود شرح ابی داؤد ص:۳۷، ج:۱، کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، مطبوعه سهارنپور.

[2] اما لو انفق فی ذٰلک مالاً خبيثاً ومالا سببه الخبيث والطيب فيكره لان الله تعالىٰ لايقبل الا الطيب فيكره تلويث بيته بمالايقبله. شامی زکریا ج۲/ص ۴۳۱/ باب مايفسد الصلوٰة ومايكره فيها، قبيل مطلب فی افضل المساجد. ويسترط ان يكون الصرف تمليكا لا يصرف الى بناء نحو مسجد كبناء القناطر والسقايات واصلاح الطرقات ولا الى كفن ميت الخ، درمختار مع الشامی زکریا ص ۲۹۱/۳، کتاب الزکوة، باب المصرف، بحر ص ۳۴۳/۲، باب المصرف، مطبوعه الماجديه کوئٹه، النهر الفائق ص ۴۶۲/۱، کتاب الزکوة، باب المصرف، مطبوعه دارالکتب العلمية بيروت.

الجواب حامداً ومصلیاً

جس مال کا حرام ہونا معلوم ہو اس سے کھانا درست نہیں نہ اس کو بحیثیت میراث لیا جائے، مالک اور اس کے ورثاء کا علم نہ ہو تو اس کو صدقہ کردیا جائے[1]، اگر مال مخلوط ہو اور حلال غالب ہو تو اس کا لینا درست ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

شادی کے بعد حرام کمائی والا سامان استعمال کرنا

سوال:- اگر اس طوائف کے پاس کچھ سامان وغیرہ جو اس کی ناجائز کمائی کا ہے، جیسے کپڑا وغیرہ تو زید کے نکاح میں آنے کے بعد کیا وہ اس کو اپنے استعمال میں لاسکتی ہے؟ اگر نہ استعمال کے قابل ہو تو اس سامان کا کیا کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

حرام آمدنی کا سامان کپڑا وغیرہ اس وقت استعمال کرتی تھی، جب حلال آمدنی نہیں

---

[1] اکل الربا وکاسب الحرام اهدیٰ الیه او اضافه وغالب ماله حرام الیقبل ولایأکل مالم یخبره ان ذالک المال اصله حلال ورثه او استقرضه وان کان غالب ماله حلالا لا بأس بقول هدیته والاکل منها الخ، عالمگیری کوئٹه ص۵/۳۴۳، کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر فی الهدایا الخ، المحیط البرهانی ص۸/۷۳، کتاب الکراهیة، الفصل السابع عشر فی الهدایا، مطبوعه ڈابهیل، بزازیه علی الهندیة کوئٹه ص۶/۳۶۰، کتاب الکراهیة، الفصل الرابع فی الهدیة.

[2] والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب علیهم والا فان علم عین الحرام لایحل له ویتصدق به بنیة صاحبه وان کان مالاً مختلطاً مجتمعا من الحرام ولایعلم اربابه ولاشیئا منه بعینه حل لهٗ حکما (شامی کراچی ج۵/ص۹۹/ کتاب البیوع، مطبوعه زکریا ص۷/۳۰۱، مطلب فیمن ورث مالا حراماً، بذل المجهود ص۱/۳۷، کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، مطبوعه سهارنپور، شرح فقه اکبر ص۱۹۴، بحث التوبة، مطبوعه مجتبائی دهلی)

تھی نکاح کے بعد جب کھانا کپڑا شوہر کے ذمہ ہو جائیگا، تو پھر حرام آمدنی کا سامان کیوں استعمال کرے بلکہ وہ سامان غریبوں محتاجوں کو دیدے، اور خود حرام سے پکی توبہ کر کے عمر بھر توبہ واستغفار میں گذارے۔[۱] فقط واللہ موفق

حررۂ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹/۱۳/ ۱۳۹۹ھ

ڈاکٹر کو طوائف سے فیس لینا

سوال: ۔ جن کی کمائی ناجائز ہے، جیسے طوائف، اس سے خرید وفروخت کرنا یا ڈاکٹر کو طوائف سے فیس لینا کیسا ہے؟ دریں صورت وہ کسی سے قرض لے کر ادا کرے تو کیسا ہے اسی طرح اس کو دعوت کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً: ۔

اگر وہ حرام کی کمائی کا روپیہ دے تو ڈاکٹر یا دوکاندار کو فیس یا قیمت لینا درست نہیں، ایسے روپیہ سے دعوت قبول کرنا بھی درست نہیں، ہاں وہ قرض لے کر حلال روپیہ دے، تو لینا درست ہے۔[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررۂ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲/۱۱/ ۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲/۱۱/ ۹۰ھ

---

[۱] صرح الفقهاء بان من اكتسب مالا بغير حق فاما ان يكون كسبه بعقد فاسد كالبيوع الفاسدة والاستيجار على المعاصي او بغير عقد كالسرقة والغصب والخيانة والغلول ففي جميع الاحوال المال الحاصل له حرام عليه ولكن ان اخذه من غير عقد لم يملكه ويجب عليه ان يرده على مالكه ان وجد المالك، بذل المجهود ص۳۷/۱، تحت باب فرض الوضو، مطبوعه رشيديه سهارنپور. (حاشیہ نمبر: ۲/ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

جھٹکے کے گوشت کی قیمت استعمال کرنا

سوال:- ہمارے یہاں دنبہ آتا ہے سرکاری طور سے جس کو جھٹکے کے ذریعہ کاٹ دیا جاتا ہے اور اس کا کچھ حصہ گوشت فروخت کر دیا جاتا ہے۔ پھر اس سے ایک فنڈ بنایا جس سے پکوان کی دوسری چیزیں خریدی جاتی ہیں اور وہ تمام پکوان میں استعمال ہوتی ہیں اب سوال یہ ہے کہ جو گوشت جھٹکے کا تھا اور اس پیسے سے جو چیزیں خریدیں اس حصہ میں کھانا کیسا ہے کیونکہ فنڈ حصہ میں میرا خود کا حصہ آتا ہے میں جھٹکے کا گوشت تو کھاتا نہیں البتہ بیچ کر جو پیسے آتے ہیں اس کے متعلق مطلع کریں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر جھٹکے کا گوشت غیر مسلم کے ہاتھ فروخت کر کے آپ کو پیسے دئے ہیں تو یہ آپ کے لئے درست ہے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [2] اکل الربا وکاسب الحرام أهدى اليه اوأضافه وغالب ماله حرام لايقبل ولايأكل مالم يخبرأن ذالك المال اصله حلال ورثه اواستقرضه الخ، عالمگیری ج۵/ ص۳۴۳/ مطبوعه کوئٹه ، کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشرفی الهدایاوالضیافات.
مجمع الانهر ص۱۸۶، ۱۸۷/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی الکسب، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، المحیط البرهانی ص۷۳/۸، کتاب الکراهیة، الفصل السابع فی الهدایا والضیافات، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهیل.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1] وبطل بيع مال غير متقوم كخمرو خنزير وميتة لم تمت حتف أنفها (قوله لم تمت حتف انفها) هذا فی حق المسلم أما الذمی ففی رواية بيعها صحيح (درمختار مع الشامی کراچی ص۵۵ ج۵ باب البيع الفاسد، مطلب فيما اذا اجتمعت الاشارة مع التسمية، البحرالرائق ص۷۱/۶، باب البيع الفاسد، مطبوعه الماجديه کوئٹه)

فصل دوم:- رشوت کا بیان

رشوت کا حکم

سوال:۔شہر بمبئی میں چاہے کیسا ہی مکان ہو یا دوکان ہو مگر بغیر پگڑی کے نہیں ملتا اور کوئی سرکاری کام چاہے کتنا ہی چھوٹا ہو مثلاً کسی چیز کا لائیسنس نکالنا ہو یا میونسپلٹی سے مکان بنانے کا پلان منظور کرانا ہو بغیر افسروں کے رشوت دیئے کام نہیں ہوتا۔ میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ پگڑی لینا دینا رشوت دینا لینا حرام ہے اس وقت سے مجھے بہت فکر ہے کیونکہ مجھے ایک کارخانہ کا پلان منظور کرانا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

رشوت کا دینا لینا حرام ہے[1] البتہ دفع ظلم اور اپنا حق وصول کرنے کیلئے بحالت مجبوری رشوت دینے کی گنجائش ہے۔اس صورت میں فقط رشوت لینے والا گنہگار رہوگا[2]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

---

[1] لعن رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم الراشی والمرتشی ترمذی شریف ص۲۴۸/ج۱، ابواب الاحکام، باب ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم، اشرفی بکڈپو دیوبند.

[2] دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسه وماله ولاستخراج حق له لیس برشوة یعنی فی حق الدافع. شامی زکریا ص۶۰۷ ج۹ اخر کتاب الحظر والاباحة.شامی کراچی ص۴۲۳ج۶، الثالث اخذالمال لیسوی أمره عند السلطان دفعا للضرر أو جلبا للنفع وهو حرام علی الأخذ فقط (إلی قوله) الرابع مایدفع لدفع الخوف من المدفوع إلیه علی نفسه أو ماله حلال للدافع حرام علی الاخذ شامی کراچی ص۳۶۲/ج۵، کتاب القضاء، مطلب فی الکلام علی الرشوة، فتح القدیر ص۲۵۵/ج۷، کتاب ادب القاضی، دارالفکر، بحر کوئٹہ ص۲۶۲/ج۶، کتاب القضاء.

رشوت دینا

سوال:۔ اس دور میں عام طور پر غذائی قلت اور بے روزگاری پھیلی ہوئی ہے لیکن مسلمانوں کے طبقے اس سے زیادہ دوچار ہیں۔ کسی آفس میں بھی بغیر رشوت کے کوئی کام نہیں ہوتا ہے۔ چاہے وہ نوکری سے متعلق ہو یا دوسری وجہ سے ہو۔ اب اگر رشوت سے بچتے ہیں تو پھر دوسری صورت بے روزگاری سامنے ہے۔ اور اتنی پونجی بھی نہیں کہ کہیں تجارت کرسکیں۔ اور مزدوری کرنی اتنی کافی نہیں ہوتی کہ بچوں کی پرورش کرسکیں۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اپنا حق (تجارت یا ملازمت وغیرہ) وصول کرنے کے لئے اگر مجبوراً رشوت دی جائے تو امید ہے کہ رشوت دینے والا گناہ سے بچ جائے گا۔ رشوت لینے والے پر ہی وبال رہے گا۔[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

رشوت واغلام

سوال:۔ رشوت کی کیا تعریف ہے رشوت کے خلاف قرآن شریف میں کون سی صریح آیت ہے اور کہاں ہے؟

(۲) اغلام کے خلاف قرآن شریف میں کونسی صریح آیت ہے اور کہاں ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) جو کام کسی کے ذمہ واجب ہو پھر اس کا معاوضہ لیں وہ رشوت ہے۔ جیسے عدالت اور

---

[1] دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسه وماله ولاستخراج حق له ليس برشوة يعنى فى حق الدافع. شامی زکریا ص۶۰۷ ج۹ آخر کتاب الحظر والاباحة. شامی کراچی ص۴۲۳ ج۶.

پولیس کے ملازمین یا ڈاکخانہ کے ملازمین کے ذمہ جو کام متعین ہے اگر وہ پبلک سے اس پر معاوضہ لیں۔ بغیر معاوضہ نہ کریں تو رشوت ہے۔ اسی طرح جو شخص کسی چیز کا مستحق نہیں بلکہ وہ چیز اس کے لئے ممنوع ہے۔ اور وہ شخص کوئی معاوضہ حکام کو دے کر اس کو حاصل کرے یہ رشوت ہے مثلاً بلا ٹکٹ سفر کرنے کی اجازت نہیں یا مقدار معینہ سے زائد سامان ریل میں لیجانے کی اجازت نہیں لیکن کوئی شخص یہ دونوں کام ملازمین ریلوے کو ذاتی طور پر کچھ پیش کش کر کے کر لیتا ہے تو یہ رشوت ہے اور بھی بہت صورتیں ہیں[۱] رشوت کی ممانعت کے لئے آیت **ولاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام لتأکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون** سے ثابت ہے۔ یہ آیت سورۂ بقرہ[۲] پارہ سیقول کے ربع ثانی میں ہے۔

(۲) کئی جگہ قوم لوط کا ذکر ہے اور ان پر عذاب کا تذکرہ ہے اس سے ممانعت ثابت ہے۔ آٹھویں،[۳] چودھویں،[۴] انیسویں،[۵] بیسویں،[۶] پارہ میں دیکھئے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح سعید احمد غفرلہٗ

---

[۱] **الرشوة اربعة اقسام** ...... الثانی ارتشاء القاضی لیحکم وھو کذلک ولو القضاء بحق لانہ واجب علیہ (إلی قولہ) وحرام منھما کالاھداء لیعینہ علی الظلم شامی کراچی ص ۳۶۲ / ج۵، کتاب القضاء، مطلب فی الکلام علی الرشوة والھدیة، فتح القدیر ص ۲۵۵ / ج۷، کتاب ادب القاضی، دارالفکر، بحر کوئٹہ ص ۲۶۲ / ج۶، کتاب القضاء.

[۲] سورۂ بقرہ آیت ۱۸۸.

[۳] ولوطاً اذقال لقومه اتأتون الفاحشة ماسبقکم بھا من احد من العٰلمین انکم لتأتون الرجال شھوة من دون النساء بل انتم قوم مسرفون الی قوله وامطرنا علیھم مطراً فانظر کیف کان عاقبة المجرمین. سورة اعراف آیت: ۸۰، ۸۱، ۸۴.

[۴] سورہ حجر : ۵۰تا۷۷

[۵] سورہ نمل آیت: ۵۴، ۵۸

[۶] سورہ عنکبوت آیت: ۲۸. ۲۹

رشوت کی چند صورتیں اور اس سے توبہ

سوال:۔ زید ملازم کمیٹی نے عمر درخواست دہندہ کمیٹی کا کچھ جائز کام دیر لگانے کے بجائے جلدی کر دیا اور زید نے کمیٹی کے دیگر کام انجام دینے میں وقت کی کوئی تاخیر نہیں کی بلکہ عمر کا کام کمیٹی کے مقررہ وقت کے علاوہ چھٹی کے وقت میں زید نے انجام دیا اور عمر کا کام کرنے میں زید نے کمیٹی کی آمدنی اور وقت کا کوئی نقصان نہیں کیا۔ بلکہ زید نے اس جائز کام کو صرف جلدی کرنے کے بدلے میں عمر سے مقررہ اجرت کے علاوہ کچھ زائد روپیہ بطور انعام یا ہدیہ لے لیا جو عمر کو بموجب قواعد دینا واجب نہ تھا کیا زید کو عمر سے ایسا زائد روپیہ لینا بطور رشوت حرام ہوا یا بطور ہدیہ حلال ہوا۔

(الف) زید ملازم کمیٹی نے عمر درخواست دہندہ کمیٹی کا قانوناً کچھ جائز کام کمیٹی کے مقررہ وقت کے اندر انجام دیا اگر چہ بموجب قواعد کمیٹی زید کو یہ کام بطور فرائض کمیٹی انجام دینا لازم تھا اور عمر کو اس کام کی کوئی اجرت دینا واجب نہ تھی لیکن زید نے عمر سے اس کام کے عوض بطور انعام یا ہدیہ کچھ روپیہ لے لیا کیا زید کو عمر سے ایسا روپیہ لینا بطور رشوت حرام ہوا یا بطور ہدیہ حلال ہوا۔

(ب) زید ملازم کمیٹی نے دوسرے ملازم کمیٹی مسمّٰی عمر سے کسی کام کی بابت اس کے حق کے متعلق درخواست دلوائی اور پھر زید نے قانوناً جائز کوشش کر کے عمر کو کمیٹی سے قانوناً جائز حق دلوایا اور اس کام کے بدلہ میں زید نے عمر سے کچھ روپیہ بطور انعام یا ہدیہ لے لیا عمر کو دینا واجب نہ تھا کیا زید کو عمر سے ایسا روپیہ لینا بطور رشوت حلال ہوا یا حرام؟

(۲) اگر مذکورہ بالا سوالات (۱) الف، ب، کے مطابق درخواست دہندہ عمر اور ملازم کمیٹی عمر سے زید کو ایسا روپیہ لینا بطور رشوت حرام تھا اور اب زید تائب ہو گیا تو کیا اب زید کے ذمہ ایسا روپیہ عمر کو واپس کرنا واجب ہے یا نہیں؟ اگر شرعی قانون کے مطابق زید کے ذمہ ایسا

روپیہ عمر کو واپس کرنا واجب ہے۔ اور زید یہ روپیہ عمر کو واپس ادا کردے تو پھر زید عمر کے حق سے بری الذمہ اور رشوت کے گناہ سے دنیا میں پاک ہوجائے گا اور قیامت کے دن زید آخرت کے عذاب سے نجات پاسکتا ہے یا نہیں؟

(۳) اگر مذکورہ بالاسولات (ا) اور الف کے مطابق زید کو بالکل یاد نہ آوے کہ درخواست دہندہ اشخاص کون کون آدمی تھے اور ان میں سے بعض کا نام اور پتہ بھی زید کو بالکل معلوم نہیں ہے۔ یا ان میں سے کسی کو زید تلاش کرے پھر بھی اس کا پتہ نہ چلے یا ان میں سے کسی کا انتقال ہوجائے۔

غرض زید اپنی جانب سے حتی الامکان کوشش کرے اور کوشش کے بعد زید کو عمر کا پتہ معلوم نہ ہوسکے تو پھر اس صورت میں اگر زید عمر کے حق کا روپیہ کسی دیگر مستحق اولیٰ کو اللہ نام دے کر خیرات کردے اور اس کا ثواب عمر کو بخش دے تو کیا شرعی قانون کے مطابق زید کی توبہ مکمل ہو جائے گی اور زید قیامت کے دن عمر کے حق کے مواخذہ سے بری الذمہ ہوکر رشوت کے گناہ کے عذاب سے نجات پاسکے گا یا نہیں؟

(۴) مذکورہ بالاسوالات (ا) اور الف اور ب کے مطابق زید نے کمیٹی کی آمدنی یا روپے کا کچھ نقصان نہیں کیا اور کمیٹی کے مقررہ وقت کا بھی کچھ نقصان نہیں کیا اور کمیٹی کے دیگر کاموں کا بھی نقصان نہیں کیا۔ زید نے درخواست دہندہ عمر کے کام بموجب قواعد کمیٹی جائز کام انجام دیئے اور ملازم کمیٹی عمر کو بھی قانوناً جائز حق دلوایا ایسی صورت میں عمر سے مذکورہ بالا رشوت لینے کی وجہ سے کیا زید کے ذمہ شرعی قانون کے مطابق قیامت کے دن کمیٹی کی جانب سے کوئی مواخذہ ہوگا یا نہیں۔ اگر کمیٹی کا بھی زید سے مواخذہ ہوگا تو زید کو دنیا میں اپنی توبہ کی تکمیل کے لئے کمیٹی کے ساتھ کیا عمل چاہیئے؟

(۵) زید ملازم کمیٹی اگر اپنے افسر کو خوش کرنے اور راضی کرنے کی نیت سے مٹھائی یا ترکاری وغیرہ کی کوئی چیز بطور نذرانہ پیش کرے یا تواضع کی غرض سے صرف پان کھلائے۔ یا

افسر کسی چیز کی فرمائش کرے اور زید اس کی فرمائش پوری کردے تاکہ افسر نرمی اور مہربانی سے پیش آئے تو کیا ایسے سب کام رشوت کے گناہ میں شمار ہوں گے اور زید بھی ایسی چیزیں دینے کی وجہ سے رشوت کا گنہگار ہوگا یا نہیں؟

الف مذکورہ بالا سوال (۵) کے مطابق اگر زید بھی رشوت کے گناہ کا مجرم ہوگیا تو زید کو ایسے فعل کی بابت معافی کے لئے کیا عمل کرنا چاہئے۔ تاکہ زید دنیا میں اپنی توبہ کی تکمیل کر سکے اور آخرت میں زید اس گناہ کے عذاب سے نجات پا سکے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) اگر زید کمیٹی کے مقررہ وقت میں یہ کام کرسکتا تھا مگر اس نے عمر سے روپیہ لینے کی وجہ سے اس وقت نہیں کیا بلکہ خارج وقت میں کیا ہے، اور کمیٹی کا وقت فضول ضائع کیا تو یہ کمیٹی کے ساتھ خیانت ہے اور رشوت لینے کا حیلہ ہے[۱] اگر کمیٹی کا وقت پورا اس کے کام میں صرف کیا اور جو کام باقی رہ گیا تھا جس کو قانوناً دوسرے روز کرنا چاہئے تھا اور اپنے ذاتی وقت میں عمر کی رعایت سے وہ کام کردیا ہے اور قانوناً اس کی ممانعت بھی نہیں، تو یہ روپیہ لینا درست ہے۔

(الف) یہ روپیہ لینا جائز نہیں[۲]

---

[۱] ولیس للخاص ان یعمل لغیره وفی الشامیة اذا استاجر رجلایوماً یعمل کذا فعلیه ان یعمل ذالک العمل الی تمام المدة ولایشتغل بشئی آخرسوی المکتوبة. الدر المختار علی الشامی زکریا ص ۹۶، ج۸، کتاب الاجارة، لیس للاجیر الخاص ان یصلی النافلة. شامی کراچی ص ۷۰ ج۶، بحر کوئٹه ص ۲۹ ج۸، کتاب الاجارة، باب ضمان الاجیر، زیلعی ص۱۳۷ ج۵، کتاب الاجارة، باب ضمان الاجیر، امدادیه ملتان.

[۲] والحاصل أن حد الرشوة هو مایؤخذ عماوجب علی الشخص سواء کان واجبا علی العین أو علی الکفایة، اعلاء السنن ص ۶۱ ج۱۵، کتاب القضاء، باب الرشوة، تحقیق معنی الرشوة الخ، مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان، مکه مکرمه. الرشوة مایعطیه الشخص الحاکم وغیره لیحکم له اویحمله علی مایرید. الدر المختار علی هامش ردالمحتار زکریا ص ۳۴ ج۸ کتاب القضاء. مطلب فی الکلام علی الرشوة شامی کراچی ص ۳۶۲ ج۵.

(ب) اگر یہ محض سفارش کا عوض لیا ہے تو ناجائز ہے اگر[1] ملازم کرانے میں کوئی اور بھی ایسا عمل کیا ہے جس پر اجرت دی جاتی ہو تو جائز ہے۔

(۲) جو روپیہ بطور رشوت وغیرہ ناجائز طریق پر کسی سے لیا جائے اس کی واپسی واجب ہوتی ہے، واپسی کے بعد حق العبد سے آدمی بری الذمہ ہو جاتا ہے۔[2] صاحب حق سے معذرت کرنا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا بھی لازم ہے[3]۔ پھر دنیا وآخرت میں اس پر انشاء اللہ کوئی مواخذہ نہیں۔

(۳) اوّلاً ناجائز روپیہ اصل مالک کو دیا جائے وہ مر چکا ہو تو اس کی طرف سے غرباء ومساکین پر صدقہ کر دیا جائے۔ اور خداوند تعالیٰ سے توبہ کی جائے، انشاء اللہ تعالیٰ اس سے نجات ہو جائے گی۔[4]

---

[1] عن ابی امامة عن النبی صلّی اللّٰه علیه وسلّم قال من شفع لاخیه شفاعة ماهدی له هدیة علیها فقبلها فقد أتی بابا عظیما من ابواب الربا ابوداؤد ص ۴۹۹، کتاب البیوع، تفریع ابواب الاجارة، باب فی الهدیة لقضاء الحاجة، سعد بکڈپو دیوبند.

[2] الرشوة یجب ردها ولاتملک شامی زکریا ص۳۵ ج۸، کتاب القضاء، مطلب فی الکلام علی الرشوة، بحر کوئٹه ص ۲۶۲ ج۶، کتاب القضاء، مجمع الانهر ص۲۱۴ ج۳، کتاب القضاء، دارالکتب العلمیه بیروت.

[3] اتفقوا علی أن التوبه من جمیع المعاصی واجبة علی الفور لایجوز تاخیرها نووی علی مسلم ص۳۵۴ ج۲، اول کتاب التوبة، مکتبه بلال دیوبند، روح المعانی ص ۱۵۹ ج۲۸، سورۂ تحریم آیت۸، مطبوعه مصطفائی دیوبند.

[4] الحاصل ان علم ارباب الاموال وجب رده علیهم والافان علم عین الحرام لا یحل له ویتصدق به بنیة صاحبه. شامی زکریا ص ۳۰۱ ج۷ باب البیع الفاسد. مطلب فیمن ورث مالاً حراماً.شامی کراچی ص ۹۹ ج۵، هندیه کوئٹه ص ۳۴۹ ج۵، کتاب الکراهیة، الباب الخامس عشر فی الکسب، محیط برهانی ص۶۳ ج۸، کتاب الکراهیة، الفصل الرابع عشر فی الکسب، طبع مجلس علمی گجرات.

(۴) جب کمیٹی کا کوئی حق تلف نہیں کیا تو تکمیل توبہ کے لئے کمیٹی سے معاف کرانے کی ضرورت نہیں۔

(۵) اگر افسری ماتحتی کے علاوہ اور کوئی تعلق نہیں۔ اور یہ ہدیہ وتواضع ودعوت محض اسلئے ہے کہ افسر نرمی سے پیش آئے اور قابل گرفت کاموں پر چشم پوشی کرے تو یہ رشوت ہے جو کہ ناجائز ہے[۱]۔

البتہ دفع ظلم کے لئے سخت مجبوری کے وقت رشوت دینا جائز ہے۔ مگر رشوت لینا جائز نہیں[۲]۔

(الف) گذشتہ فعل پر ندامت اور آئندہ کے لئے پختہ عہد کرے اللہ پاک معاف فرمادیں[۳] گے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صحیح عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم

---

۱ الرشوة مايعطيه الشخص الحاكم وغيره ليحكم له اويحمله على مايريد. شامی زکریا ص۳۴ ج۸ كتاب القضاء، مطلب فى الكلام على الرشوة. شامی کراچی ص۳۶۲ ج۵، بحر کوئٹہ ص۲۶۲ ج۶، كتاب القضاء، اعلاء السنن ص۶۱ ج۱۵، كتاب القضاء، باب الرشدة، تحقيق معنى الرشوة، مطبوعه مكتبه امدايه مكه مكرمه.

۲ الرابع مايدفع لدفع الخوف من المدفوع اليه على نفسه اوماله حلال للدافع حرام على الأخذ شامی زکریا ص۳۵ ج۸ كتاب القضاء. مطلب فى الكلام على الرشوة الخ. شامی کراچی ص۳۶۲ ج۵، فتح القدير ص۲۵۵ ج۷، كتاب ادب القضاء، طبع دارالفكر بيروت، بحر کوئٹہ ص۲۶۲ ج۶، كتاب القضاء.

۳ قال الطيبى والتوبة فى الشرع ترك الذنب لقبحه والندم على مافرط منه والعزيمة على ترك المعاودة مرقاة شرح مشكوٰة ص۶۰ ج۳ اول باب الاستغفار والتوبة. مطبوعه اصح المطابع بمبئى، نووى على مسلم ص۳۵۴ ج۲، اول كتاب التوبة، مكتبه بلال ديوبند، طيبى ص۹۷ ج۵، كتاب الدعوات، باب الاستغفار والتوبة، الفصل الاول، مطبوعه زكريا ديوبند.

سرکاری ہسپتال سے رشوت دیکر دوائیاں لینا

سوال:۔سرکاری ہسپتال میں مفت دوائیں ملتی ہے لیکن رشوت نہ دی جائے تو ٹال دیتے ہیں اور غریب آدمی باہر کا علاج نہیں کرسکتا تو رشوت دینا ٹھیک ہے یا نہیں اور مالدار بھی ایسی دوائیں استعمال کرسکتا ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

اپنا حق وصول کرنے کے لئے مجبوراً رشوت دی جائے تو گناہ نہیں[1] ہسپتال اگر غرباء کے لئے مخصوص نہ ہوتو مالدار بھی اس سے دوائیں لے سکتا ہے[2] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

کسٹم پر قلی کو رشوت دینا

سوال:۔ایک شخص حج کرنے کے لئے جاتا ہے اور واپسی میں کچھ سامان لے کر آتا ہے جس پر کسٹم ڈیوٹی لگتی ہے وہ شخص اس سامان کو چھپا کر لاتا ہے، قلی کی مدد سے اور اس کو کچھ رقم دیتا ہے جو اس کی اجرت سے زیادہ ہے جس کو بقول قلی کے افسران تک میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ کیا اس رقم کو جو اجرت سے زیادہ دی گئی ہے قلی کو رشوت کہیں گے یا نہیں؟ اگر رشوت ہے تو

---

[1] دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسه وماله ولاستخراج حق له ليس برشوة يعني في حق الدافع ردالمحتار ص۲۰۷ ج۹ کتاب الحظر والاباحة فصل فی البیع۔شامی کراچی ص۴۲۳ ج۶، فتح القدیر ص۲۵۵ ج۷، کتاب ادب القاضی، دارالفکر.

[2] ان الوقف المطلق يختص بالفقراء لايحل للغني وان عمم الواقف وان خصصه بغني معين اوبقوم محصورين اغنياء حل لهم ويملكون منا فعه لا عينه ردالمحتار ص۴۰۶ ج۱۰ کتاب الوصايا فصل في وصايا الذمي وغيره.شامی کراچی ص۶۹۸ ج۶، هنديه کوئٹه ص۳۷۰ ج۲، کتاب الوقف، الباب الثالث في المصارف.

الراشی والمرتشی کلاہما فی النار،، والی حدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں، کیا گورنمنٹ کی کسٹم ڈیوٹی کو جبریہ ٹیکس کہیں گے اور اس کو بچا سکتے ہیں؟ اور اس سامان کو بچانے کے لئے جو رقم دی گئی اس کو دینے والے کو جائز کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس کے رشوت ہونے میں کیا تامل ہے[۱] رشوت کی وعید بھی برحق ہے۔[۲] اپنا حق وصول کرنے کے لئے یا ظلم سے بچنے کیلئے رشوت دینے والے کیلئے یہ وعید نہیں۔[۳] یہ ٹیکس تو سراسر ظلم ہے۔ بلاضرورت ایسا سامان لانا ہی کیا ضروری ہے جس سے بچنے کے لئے رشوت دینی پڑے۔ نہ دی تو سخت بے عزتی، سامان بچالیا تو چوری، یہ کوئی دانشمندی کی بات نہیں۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

تم الجزء الثامن والعشرون بحمد الله تعالیٰ ویلیه الجزء التاسع والعشرون اوله فصل فی احکام الزوجین انشاء الله تعالیٰ وصلی الله تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد واٰله واصحابه اجمعین الی یوم الدین

محمد فاروق غفرله

---

[۱] الرشوة مایعطیه الشخص الحاکم وغیره لیحکم له أو یحمله علی مایرید شامی زکریا ص۳۴ ج۸، کتاب القضاء، باب مطلب فی الکلام علی الرشوة، بحر کوئٹه ص ۲۶۲ ج۶، کتاب القضاء، اعلاء السنن ص ۶۱ ج۱۵، کتاب القضاء باب الرشوة، تحقیق معنی الرشوة، طبع امدایه مکه مکرمه.

[۲] لعن رسول اللّٰه صلّی اللّٰه علیه وسلّم الراشی والمرتشی ترمذی شریف ص۲۴۸ ج۱، ابواب الاحکام، باب ماجاء فی الراشی والمرتشی، طبع اشرفی بکڈپو دیوبند.

[۳] دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسه وماله ولا ستخراج حق له لیس رشوة یعنی فی حق الدافع. شامی زکریا ص۶۰۷ ج۹ اخر کتاب الحظر والاباحة، فتح القدیر ص۲۵۵ ج۷، کتاب ادب القاضی، دارالفکر.